قُربُ الاِسنادِ

مِنْ أَعْلَامِ القرنِ الثالث الهجري

الشيخ الجليل عبد الله بن جعفر الحميري

URDU TRANSLATED BY
TIKTOK-HAQCOMMUNITY
923201414208

مؤسسة آل البيت عليه الأحياء التراث

مترجم نے کچھ نکات واضع کیے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

میں نے یہ کتاب کا ترجمہ صرف امام زمانہ عج کی
خوشنودگی حاصل کرنے کے لیے کیا ہے تا کہ شیعہ عوام
اس کتاب سے علمی استفادہ حاصل کرے اور میں امام
زمانہ ع کے حضور دعا کرتا ہوں وہ میرے مرحوم بھائی
سید حر علی نقوی کی روح کو معطر کریں گئے اور اسکی
مغفرت کی سفارش اللہ کے حضور کریں گئے

مترجم نے کچھ نکات واضع کیے

1-میں نے اس کتاب کا ترجمہ عربک ایڈیشن مؤسسۃ آل البیت علیک الأحیاء التراث سے کیا ہے۔

2-اس کتاب میں احادیث کا سلسلہ اور نمبرنگ بلکل عربک ایڈیشن کے مطابق ہے۔

3-اس کتاب میں میں نے کوشش کی ہے کہ کوئی غلطی نہ ہو اگر کوئی غلطی واضع ہو تو میں امام زمانہ ع کے حضور معافی کا امید وار ہوں

URDUBOOKHAQ.COM

سلسلة مصادر بحار الأنوار

(١١)

قرب الإسناد

تأليف

الشيخ الجليل أبي العباس عبد الله بن جعفر الحميري

من أعلام القرن الثالث الهجري

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

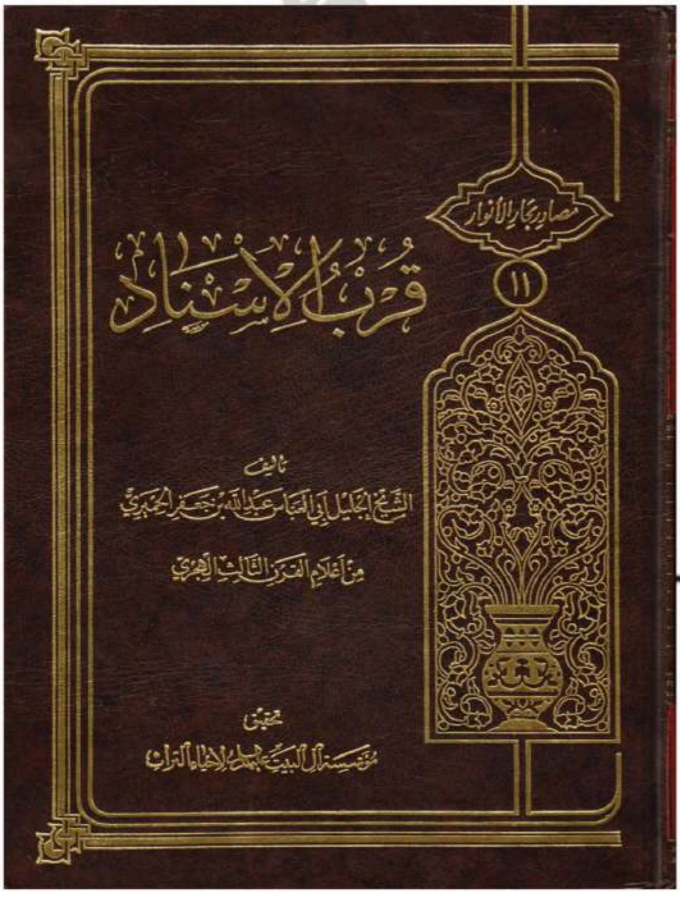

مترجم نے کچھ نکات واضع کیے

ہماری حوصلہ افزائی کے لیے ہمارے پیج کو فالو کریں

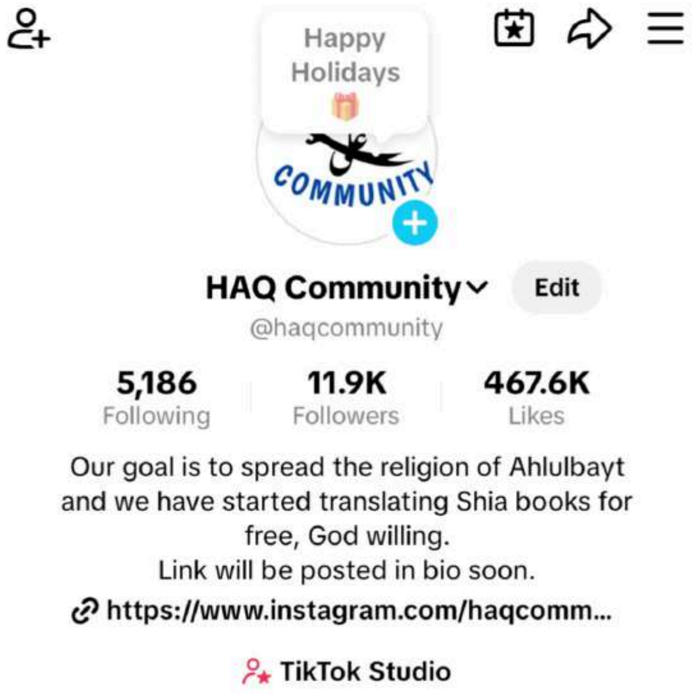

فہرس الموضوعات

1-امام جعفر صادق ع اور امام موسیٰ کاظم ع کی متفرق احادیث--------------1

2-باب فی وضو (وضو کے متعلق احادیث)----------------201

3-باب فی الغسل (غسل کے متعلق احادیث)----------------204

4-باب فی الصلوۃ (نماز کے متعلق احادیث)----------------206

5-باب صلوۃ المریض (مریض کی نماز کے متعلق احادیث)----------------240

6-باب صلوۃ الجمعہ و العیدین (جمعہ اور عیدین کی نماز کے ----------------241
متعلق احادیث)

7- مسافروں کی نماز کا باب----------------243

8-نماز جنازہ کا باب----------------245

9-سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا باب----------------246

10-خوف کی نماز کا باب----------------247

TIKTOK HAQ COMMUNITY

فهرس الموضوعات

11-ایام تشریق میں تکبیر کا باب---------------248
12بابِ عورتوں پر نماز کے واجب ہونے کے بارے میں---------------250
13-بابِ زکوٰۃ یا زکوٰۃ کا باب---------------255
14- بابِ روزہ یا روزوں کا باب---------------257
15-بابِ حج اور عمرہ---------------261
16-بابِ ہدی یا ہدی (قربانی) کا باب---------------276
17-بابِ جائز نکاح کے بارے میں---------------277
18- طلاق اور خلع کا باب---------------285
19- حدود (شرعی سزاؤں) کا باب---------------290
20- بابِ جائز بیوع کے بارے میں---------------294
21- بیع کے الفاظ اور ان میں جائز چیزوں کا باب---------------296
22- کھانے پینے اور استعمال کی چیزوں میں حلال کا باب---------304

فہرس الموضوعات

23- شکار کا باب--------------310

24-جنابت اور دیگر نجاستوں والے کپڑوں کے پہننے میں جو حلال ہے اس کا باب--314

25-وصیت کا باب-------------316

26-والدین کے بارے میں جو احکام اور احادیث آئی ہیں اس کا باب--318

27- مکاتب (مکاتبت والے غلام) کا باب---------------320

28- مساجد میں جائز اعمال کا باب---------------322

29- بابِ قسموں کے بارے میں جو احکام اور احادیث آئی ہیں--------324

30- چاندی اور دیگر دھاتوں کی انگوٹھیوں کا باب---------------325

31- جائز چیزوں کا باب-----------326

32- عقیقہ کا باب----------328

33- گواہیوں کا باب-----------329

فہرس الموضوعات

34- متفرق احادیث---------------330

35-رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کے متعلق احادیث --353

36- متفرق احادیث---------375

37- امام رضا ع سے منقول متفرق احادیث ----------390

38- متفرق احادیث----------391

39- امام رضا علیہ السلام کے جوابات-----------399

40- احادیث متفرقہ-----------402

TIKTOK YA ALI COMMUNITY

۱- محمد بن عبد اللہ بن جعفر الحمیریؒ نے اپنے والد سے، انہوں نے ہارون بن مسلم سے، انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے روایت کی، اور مسعدہ نے کہا: مجھ سے جعفرؑ نے اپنے والد (امام باقرؑ) سے بیان کیا کہ: حضرت علی علیہ السلام سجدہ میں یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھے ایسی بلا میں مبتلا کرے جس کی مجبوری اور ضرورت مجھے مجبور کر دے کہ میں تیری کسی نافرمانی کی طرف مائل ہو جاؤں (یعنی گناہ پر مجبور ہو جاؤں)۔ اے اللہ! اور نہ تو میرے لیے تیرے بدترین اور شرارتی بندوں میں سے کسی کی طرف کوئی حاجت اور ضرورت پیدا کر، اور نہ ان کے سامنے مجھے محتاج کر۔ اور اگر تو نے میرے لیے اپنے بندوں میں سے کسی کی طرف کوئی حاجت رکھی ہی ہے تو اسے ان میں سے سب سے خوبصورت چہرے والے، سب سے اچھے اخلاق والے، سب سے اچھے خُلق (ظاہری شکل) والے، اس کام میں سب سے زیادہ دل کھول کر دینے والے، زبان سے سب سے زیادہ نرم اور آسان کہنے والے، ہاتھ سے سب سے زیادہ سخی اور فراخ دل، اور احسان جتانے میں سب سے کم ترین شخص کی طرف کر دے۔

۲- مسعدۃ بن صدقۃ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: مجھ سے امام جعفر صادقؑ نے بیان کیا کہ: امام علی علیہ السلام کے ایک بیٹے (یا اولاد میں سے کسی) کو کوئی تکلیف ہوئی (بیمار ہو گئے)۔ حضرت علیؑ ان کے پاس سے گزرے تو ان سے فرمایا: "دَس مرتبہ یہ کہو:

یا اللہُ یا اللہُ یا اللہُ

(یعنی یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ)"

کیونکہ جب کبھی کوئی مومن یہ کلمات کہتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فوراً فرماتے ہیں:

"لبیک اے میرے بندے! مانگ جو چاہے تیری حاجت!"

۳-مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے جعفر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ میرے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا: ''کوئی مومن بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس گناہ کو (اس کے نامۂ اعمال میں لکھنے سے) سات گھنٹے تک مؤخر کر دیتا ہے (یعنی فوراً نہیں لکھا جاتا)۔ اگر وہ اس دوران توبہ کر لے اور اللہ سے مغفرت مانگ لے تو اس پر وہ گناہ بالکل نہیں لکھا جاتا اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس پر صرف ایک ہی برائی (سیئہ) لکھی جاتی ہے۔''(۲)

۴-مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے جعفر (بن محمد) نے اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے بیان کیا کہ:

حسن بصری امام محمد باقر ع کے پاس آئے اور کہنے لگے: ''اے ابا جعفر! مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے: 'کوئی بندہ (چاہے مومن ہو یا نہ ہو) کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ اسے سات گھنٹے تک مؤخر رکھتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے اور استغفار کر لے تو اس پر وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔''' تو میرے والد (امام باقر علیہ السلام) نے ان سے فرمایا: ''میں نے ایسا نہیں کہا تھا، بلکہ میں نے یوں کہا تھا: 'کوئی مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے (تو اللہ اسے سات گھنٹے تک مؤخر رکھتا ہے...) میری بات تو ہمیشہ سے یہی تھی۔''(۳)

۵-مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے جعفر (بن محمد الصادق علیہ السلام) نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میرے والد امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''کوئی مومن یہ کلمات ستر (70) بار کہے تو میں اس کی دنیا اور آخرت کی ضمانت لیتا ہوں۔ رہا دنیا میں فائدہ تو موت کے وقت فرشتے اسے بشارت دے کر استقبال کریں گے،

(۲) روى الكليني في الكافي:۲:۳۱۷/۳ نحوه، ونقله المجلسي في البحار ۷۱:۲۴۶/۳

(۳) الكليني في الكافي ۲:۳۱۸/۹ والأهوازي في الزهد: ۶۹/۱۸۵

اور رہی آخرت تو ان کلمات میں سے ہر کلمہ کے بدلے اس کے لیے جنت میں ایک محل ہوگا۔" وہ کلمات یہ ہیں کہ مومن یوں کہے:

اے سب سننے والوں سے زیادہ سننے والے!

اے سب دیکھنے والوں سے زیادہ دیکھنے والے!

اے سب حساب لینے والوں سے زیادہ تیز حساب لینے والے! اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے! اے سب حکم دینے والوں سے زیادہ بہترین حکم دینے والے!(۱)

۶-مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے جعفر (بن محمد الصادق علیہ السلام) نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میرے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا: "جب تم فجر کی نماز پڑھ کر اپنے کام کاج یا حاجت (روزگار، کاروبار وغیرہ) کے لیے گھر سے نکلو، تو سلام پھیرنے کے بعد (یعنی تشہد کے فوراً بعد) یہ دعا تین بار پڑھو:

اے اللہ! میں تیری طرف سے جو حکم ہوا ہے اسی کے مطابق تیری فضل و کرم کی تلاش میں نکلا ہوں پس مجھے اپنے فضل سے حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرما اور جو کچھ تو مجھے رزق دے اس میں عافیت اور خیر و برکت بھی عطا فرما۔"(۲)

۷-مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے جعفر (بن محمد الصادق علیہ السلام) نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا: "جب میں یہ کلمات پڑھ لیتا ہوں تو مجھے کوئی پروا نہیں رہتی، چاہے تمام جن اور انسان میرے خلاف اکٹھے ہو جائیں، کیونکہ اللہ نے میرے لیے نصرت اور فتح کا فیصلہ فرما رکھا ہے۔" یہ کلمات یہ ہیں کہ تم کہو:

---

(۱)رواه الراوندي في دعواته: ٢١٥/٥٨٠ باختلاف يسير ونقله المجلسي في البحار ٩٥ ٣٥٠/١

(۲)روى الكليني في الكافي ٣: ٧/٤٧٥ ، عن أبي عبد الله (عليه السلام) نحوه، ونقله المجلسي في البحار ٢٩٣/١

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَاللّٰہُ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ ، بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَإِلَى اللّٰہِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ اللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ اللّٰھُمَّ احْفَظْنِيْ بِحِفْظِ الْإِيْمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ ، وَمِنْ خَلْفِيْ ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ ، وَعَنْ شِمَالِيْ ، وَمِنْ فَوْقِيْ ، وَمِنْ تَحْتِيْ فَادْفَعْ عَنِّيْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (۱)

۸-راوی کہتا ہے: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو سنا کہ وہ کوفہ کے بعض تاجروں میں سے ایک کو رزق طلب کرنے کے سلسلے میں املا کر رہے تھے، تو ان سے فرمایا:
جب چاہے دو رکعت نماز پڑھ لو، پھر جب تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو کہو:
"توَجَّهْتُ بحَوْلِ اللّٰہِ وقُوَّتِهِ بلا حَوْلٍ مِنِّي ولا قُوَّةٍ ، ولكِنْ بحَوْلِكَ يا رَبِّ وقُوَّتِكَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنَ الحَوْلِ والقُوَّةِ إلّا ما قَوَّيْتَنِي۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بَرَكَةَ هذا اليَوْمِ ، وأَسْأَلُكَ بَرَكَةَ أَهْلِهِ ، وأَسْأَلُكَ أَنْ تَرْزُقَنِي مِنْ فَضْلِكَ رِزْقًا واسِعًا حلالًا طَيِّبًا مُبارَكًا ، تَسُوقُهُ إِلَيَّ في عافِيَةٍ بحَوْلِكَ وقُوَّتِكَ ، وأَنا خافِضٌ في عافِيَةٍ۔" (۲)

۹-حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب بیمار ہو تو یہ دعا ضرور پڑھا کرے اللّٰهُمَّ اشْفِنِيْ بِشِفَائِكَ ، وَدَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ ، وَعَافِنِيْ مِنْ بَلَائِكَ
"کیونکہ ممکن ہے کہ وہ یہ کلمات تین مرتبہ بھی نہ کہے کہ عافیت نظر آنے لگے۔"
(یعنی بہت جلد شفا مل جاتی ہے)(۳)

۱۰-راوی کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کعبہ معظمہ سے باہر نکلے تو برابر یہ کلمات کہہ رہے تھے: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر! اے اللہ! ہماری بلاؤں کو ہم پر ناقابل برداشت نہ کر اور ہمارے دشمنوں کو ہم پر ہنسنے اور خوش ہونے کا موقع نہ دے کیونکہ نقصان دینے والا بھی تو ہی ہے اور فائدہ دینے والا بھی تو ہی ہے۔

(۱)رواه الكليني في الكافي ۲: ۱۰/٤۰٦، والشيخ الطوسي في اماليه ۱: ۲۱۱، باختلاف يسير، ونقله المجلسي في البحار ۹۵- ٤/۲۱۲
(۲)روى الكليني في الكافي ۳: ۷/٤۷۵، عن ابي عبد الله عليه السلام نحوه، ونقله المجلسي في البحار۱۹۱ ۲/۳٤
(۳)روى الكليني في الكافي ۲: ۳/٤۱۱، والطبرسي في مكارم الأخلاق: ۳۹۲ نحوه، ونقله المجلسي في البحار۹۵ ٤۳/٦۵

پھر آپ علیہ السلام کعبہ کے چبوترے سے نیچے اترے حجرِ اسود والے کونے کے بالکل پاس (دیوارِ کعبہ سے چپک کر) دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ اور کعبہ کی دیوار کے درمیان کوئی آدمی موجود نہ تھا۔اس کے بعد آپ اپنے گھر (قیام گاہ) تشریف لے گئے۔(۱)

۱۱-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص فجر کی فرض نماز سے فارغ ہونے کے فوراً بعد ابھی اپنے پاؤں بھی نہ سمیٹے (یعنی بیٹھنے کی جگہ بھی نہ بدلے) کہ تسبیحاتِ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کے (سارے) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور تسبیح کی ابتدا تکبیر (اللہ اکبر) سے کرنی چاہیے۔پھر امام صادق علیہ السلام نے حمزہ بن حمران (جو اس روایت کے راوی ہیں) کی طرف دیکھ کر فرمایا:اے حمزہ! یہ ایک تسبیح تمہیں کافی ہے!(۲)

(۱۲)یہ اللہ کی حمد کے بہترین طریقوں میں سے ایک ہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَىٰ نِعَمِهِ كُلِّهَا حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَىٰ مَا يُحِبُّ رَبِّي وَيَرْضَىٰ

سارے تعریفی کلمات کے ساتھ اللہ کی حمد ہے،
اس کی ساری نعمتوں پر، یہاں تک کہ حمد اس مقام پر پہنچ جائے جو میرے رب کو پسند ہو اور جس سے وہ راضی ہو جائے۔

۱۳-اور یہ حصہ بھی گواہی میں سے ہے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ كَمَا تَقُولُ، وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ كَمَا شَهِدْتَ لِنَفْسِكَ، وَشَهِدَتْ لَكَ مَلَائِكَتُكَ، وَأُولُو الْعِلْمِ بِأَنَّكَ قَائِمٌ بِالْقِسْطِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَكَمَا أَثْنَيْتَ عَلَىٰ نَفْسِكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو بالکل ویسا ہی ہے جیسا تو خود اپنے بارے میں کہتا ہے

(۱)رواه الكليني في الكافي ٤/٥٢٩٤/٧، والشيخ الطوسي في التهذيب :٥ ٩٥٦/٢٧٩ باختلاف بسير. ونقله المجلسي في البحار ٩٩ -١/٣٦٨

(٢)رواه الكليني دون ذيله في الكافي ٣ ٦/٣٤٢، والصدوق في ثواب الأعمال: ٤/١٩٦، والطبرسي في مكارم الأخلاق: ٢٨١، ونقله الحر في الوسائل ٤:٦/١٠٢٢، ونقله المجلسي في البحار ٨٥ ٢/٣٢٨

اور تو اس سے بھی بہت بلند و بالا ہے جتنا کوئی کہنے والا کہہ سکے۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو بالکل ویسا ہی ہے جیسا تو نے اپنی ذات کے لیے خود گواہی دی ہے، اور جیسا تیری فرشتوں نے اور اہلِ علم نے تیری گواہی دی ہے کہ تو پوری پوری انصاف کے ساتھ قائم ہے، کوئی معبود نہیں سوائے تیرے کے۔اور جیسا تو نے اپنی ذات کی تعریف خود کی ہے، تو پاک ہے، اور تیری حمد کے ساتھ(۱)

۱۴-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
میرے والد گرامی (امام محمد باقر علیہ السلام) رضی اللہ عنہ نے فرمایا:"ایک نبی اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی نے (نماز یا دعا میں) یہ کہا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا حَمْدًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، كَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَعِزِّ جَلَالِكَ

اللہ کے لیے بہت زیادہ حمد ہے، پاکیزہ اور بابرکت حمد، ایسی حمد جو تیرے چہرے کے کرم اور تیری جلالت کے عزت کے لائق ہو
تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی کی طرف وحی کی:
"اے میرے بندے! تو نے اپنے دونوں حفاظ (یعنی دو فرشتوں) کو مشغول کر دیا، اور میں خود تیرے ان دونوں حفاظ کا نگہبان بن گیا ہوں(۲)

۱۵-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"میرے والد گرامی (امام محمد باقر علیہ السلام) آدھی رات کے اندھیرے میں تہجد پڑھتے تھے۔ جب سجدہ کرتے تو سجدہ اتنا لمبا کر دیتے کہ ہم لوگ جو پاس بیٹھے ہوتے، گمان کرنے لگتے کہ اب تو آپ سو گئے ہوں گئے اچانک ایک دھیمی لرزتی ہوئی اور عشق بھری آواز آتی

(۱)نقله المجلسي في البحار ٩٤ ١/١٧٩
(۲)نقله المجلسي في البحار ٩٣: ١/٢٠٩

"کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے "اے میرے رب! میں نے تیرے سامنے سجدہ کیا، غلامی سے محبت اور نرمی سے ایمان سے تصدیق سے اور خالص دل سے "اے عظیم! اے عظیم! میرا عمل بہت کمزور ہے، اسے میرے لیے دو گنا کر دے، بلکہ کتنا ہی بڑھا دے، کیونکہ تو بڑا سخی اور کریم ہے "اے نہایت رحم والے! اے بہت زیادہ احسان کرنے والے! میرے سارے گناہ اور قصور معاف فرما دے۔"اور میرا عمل قبول فرما لے، اے رحم والے، اے کریم"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ کہیں میں نامراد ہو جاؤں یا کسی پر ظلم کر بیٹھوں یہ سن کر ہم سب کے آنسو نکل آتے تھے۔ سجدے میں اتنی لمبی بات، اتنا درد، اتنی عاجز اور پھر اُٹھتے تو چہرے پر ایسی نورانیت ہوتی کہ دیکھتے ہی رہ جائیں(۱)

۱۶- مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص دعا تھا جو آپ راتوں میں، سجدوں میں، تنہائی میں بار بار مانگا کرتے تھے: اے اللہ! مجھ پر رحم فرما کہ میں تیری نافرمانی چھوڑ دوں، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، جب تک تو مجھے زندہ رکھے۔اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں ہر کام میں ایسی بصیرت سے دیکھوں جو تجھے پسند ہو، جو تیری رضا کا باعث ہو۔ اے اللہ! میرے دل کو اپنے قرآن کی حفاظت کا پابند کر دے، بالکل ویسے ہی جیسے تو نے مجھے سکھایا ہے۔اور مجھے توفیق دے کہ میں اسے اس انداز سے تلاوت کروں، اس لہجے سے پڑھوں، اس درد کے ساتھ پڑھوں کہ تو خوش ہو جائے۔اے اللہ! اپنے قرآن کے نور سے میری آنکھیں روشن کر دے، اپنے قرآن سے میرا سینہ کشادہ کر دے اپنے قرآن سے میرے دل کو سرور اور خوشی عطا فرما،

(۱)رواه الكليني في الكافي: ۳۲۷ ذيل الحديث ۲۱ ونقله المجلسي في البحار ۴/۱۹۷۸۷

اپنے قرآن سے میری زبان کھول دے،
اپنے قرآن سے میرے جسم کو عبادت کے قابل بنا دے،اور مجھے اس کی طاقت عطا فرما... کیونکہ کوئی زور اور کوئی طاقت نہیں سوائے تیری ہی۔ لا حول ولا قوۃ إلا بک۔ یہ دعا پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑتے تھے اور بار بار یہی مانگتے تھے کہ "اے اللہ! مجھے گناہ چھوڑنے کی توفیق دے... اور تیرا قرآن میرا بن جائے، میرا دل، میری زبان، میری آنکھیں، میرا جسم، میری پوری زندگی تیرا قرآن بن جائے۔"اللہ ہمیں بھی یہ دعا سچی زبان سے مانگنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین(۱)

۱۶-مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص دعا تھا جو آپ راتوں میں، سجدوں میں، تنہائی میں بار بار مانگا کرتے تھے: اے اللہ! مجھ پر رحم فرما کہ میں تیری نافرمانی چھوڑ دوں، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، جب تک تو مجھے زندہ رکھے۔اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں ہر کام میں ایسی بصیرت سے دیکھوں جو تجھے پسند ہو، جو تیری رضا کا باعث ہو۔ اے اللہ! میرے دل کو اپنے قرآن کی حفاظت کا پابند کر دے، بالکل ویسے ہی جیسے تو نے مجھے سکھایا ہے۔اور مجھے توفیق دے کہ میں اسے اس انداز سے تلاوت کروں، اس لہجے سے پڑھوں، اس درد کے ساتھ پڑھوں کہ تو خوش ہو جائے۔اے اللہ! اپنے قرآن کے نور سے میری آنکھیں روشن کر دے، اپنے قرآن سے میرا سینہ کشادہ کر دے اپنے قرآن سے میرے دل کو سرور اور خوشی عطا فرما،

(۱)رواه ابن فهد في عدة الداعي: ۲۷۹، والطبرسي في مكارم الاخلاق: ۳٤۱ باختلاف يسير، ونقله المجلسي في البحار ۹۵ ۱/۳٤۱

اے اللہ! اپنے قرآن کے نور سے میری آنکھیں روشن کر دے، اپنے قرآن سے میرا سینہ کشادہ کر دے، اپنے قرآن سے میرے دل کو سرور اور خوشی عطا فرما، اپنے قرآن سے میری زبان کھول دے، اپنے قرآن سے میرے جسم کو عبادت کے قابل بنا دے، اور مجھے اس کی طاقت عطا فرما کیونکہ کوئی زور اور کوئی طاقت نہیں سوائے تیری ہی۔ لا حول ولا قوۃ إلا بک۔یہ دعا پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑتے تھے اور بار بار یہی مانگتے تھے کہ"اے اللہ! مجھے گناہ چھوڑنے کی توفیق دے... اور تیرا قرآن میرا بن جائے، میرا دل، میری زبان، میری آنکھیں، میرا جسم، میری پوری زندگی تیرا قرآن بن جائے۔"(۱)

۱۷-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

یہ "دعائے اِلحاح" (یعنی شدید اصرار والی دعا) میں سے ہے، جب تمہیں کوئی بہت بڑی حاجت ہو، کوئی بہت گہری پریشانی ہو، یا دل بالکل ٹوٹ چکا ہو تو یہ دعا پڑھو:اے وہ ذات جو اتنی بلند و بالا ہے کہ نہ کوئی آسمان آسمان کو اس سے روک سکتا ہے،نہ کوئی زمین زمین کو،نہ کوئی پردہ اس کے اور کسی دل کے درمیان حائل ہو سکتا ہے،نہ کوئی چادر اس کے اور کسی مخفی چیز کے درمیان حائل ہو سکتی،نہ کوئی پہاڑ اس سے چھپا سکتا ہے جو اس کی جڑ میں ہے،نہ کوئی سمندر اس سے چھپا سکتا ہے جو اس کی تہہ میں ہے۔اے وہ رب جس پر لاکھوں آوازیں ایک ساتھ آئیں تو بھی الگ الگ سنتا ہے،جسے کروڑوں حاجتیں ایک ساتھ پیش کی جائیں تو بھی کوئی حاجت اس پر بھاری نہیں پڑتی،جس سے بار بار مانگنے والوں کا اصرار کبھی ناپسند نہیں ہوتا،بلکہ وہ تو اصرار کرنے والوں کو اور بھی پیار کرتا ہے۔اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما اور پھر اپنی جو حاجت مانگنی ہے، جو درد دل میں ہے، جو آنکھوں میں آنسو ہیں،وہ مانگ لے...وہ ضرور دے گا، وہ ضرور سنے گا، وہ ضرور قبول کرے گا۔یہ دعا پڑھ کر دل مطمئن ہو جاتا ہے کہ میرا رب مجھ سے کوئی پردہ، کوئی فاصلہ، کوئی رکاوٹ نہیں رکھتا۔وہ تو سب سے قریب ہے، سب سے سننے والا ہے، سب سے دینے والا ہے۔(۲)

(۱) روى الكليني في الكافي ۲ ٦ ٤٢٣/٤٢ نحو ونقله المجلسي في البحار ٩٥ ١٥٤/٢

(۲)نقله المجلسي في البحار ٩٥ ١٥٤ ذح ٢

۱۸-حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ دعائے الحاح (بار بار مانگنے کی دعا) میں سے ہے:

يَا مَنْ لَّا تَحْجُبُهُ سَمَاءٌ عَنْ سَمَاءٍ، وَلَا أَرْضٌ عَنْ أَرْضٍ، وَلَا جُنُبٌ عَنْ قَلْبٍ وَلَا سِتْرٌ عَنْ كُنْهٍ، وَلَا جَبَلٌ عَمَّا فِي أَصْلِهِ، وَلَا بَحْرٌ عَمَّا فِي قَعْرِهِ. يَا مَنْ لَّا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ، وَلَا تَغْلِبُهُ كَثْرَةُ الْحَاجَاتِ، وَلَا يَبْرَمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ.

محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما۔اس کے بعد اپنی حاجت مانگو(۱)

۱۹-امام علیہ السلام نے فرمایا:

"بے شک مؤمن بھائی کا اپنے بھائی کے لیے پردے کے پیچھے (یعنی غائبانہ، بغیر بتائے) دعا کرنا قبول ہوتی ہے، یہ رزق کو کھینچ کر لاتی ہے،اور برائی اور مصیبت کو دور کر دیتی ہے۔(۲)

۲۰-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

یہ آپ کی حمد و ثناء میں سے ہے جو آپ نئے رزق کے ملنے یا کوئی نئی نعمت آنے پر پڑھا کرتے تھے(۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نِعَمُهُ تَغْدُوْ عَلَيْنَا وَ تَرُوْحُ،

وَ نَظِلُّ بِهَا نَهَارًا، وَ نَبِيْتُ فِيْهَا لَيْلًا، فَنُصْبِحُ فِيْهَا بِرَحْمَتِهِ مُسْلِمِيْنَ، وَ نُمْسِيْ فِيْهَا بِمَنِّهِ مُؤْمِنِيْنَ، مِنَ الْبَلْوٰى مُعَافَيْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُفَضِّلِ الْمُحْسِنِ الْمُجْمِلِ ذِي الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ، ذِي الْفَضَائِلِ وَ النِّعَمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَخْذُلْنَا عِنْدَ شِدَّةٍ، وَ لَمْ يَفْضَحْنَا عِنْدَ سَرِيْرَةٍ، وَ لَمْ يُسَلِّمْنَا عِنْدَ جَرِيْرَةٍ

(۱)نقله المجلسي في البحار ۹۵ /۱۵٤ ذح ۲

(۲) رواه الكليني في الكافي ۲ ۲/۳٦۸، والصدوق في اماليه: ۱/۳٦۸، وابن فهد في عدة الداعي: ۱۷۰. ونقله المجلسي في بحاره ۹۳ ۱/۳۸۳

(۳)نقله المجلسي في البحار ۹۳ ۱/۲۰۹

۲۱-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
یہ بھی آپ کی حمد و ثناء میں سے ہے جو آپ اکثر پڑھا کرتے تھے(۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى عِلْمِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى فَضْلِهِ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيْعِ خَلْقِهِ، وَكَانَ بِهِ كَرِيْمَ الْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ مَا اللّٰهُ بِهِ عَلِيْمٌ.

۲۲-امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے والد گرامی امام محمد باقر علیہ السلام اللہ کے اس فرمان کی تفسیر میں فرمایا کرتے تھے:
﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾
"جب تم فرض نماز سے فارغ ہو جاؤ (یعنی سلام پھیر کر بیٹھ جاؤ)، تو فوراً کھڑے ہو کر (یعنی پورے جوش و خضوع سے) دنیا و آخرت کے معاملات میں دعا مانگنا شروع کر دو(۲)

۲۳-امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے والدِ گرامی امام محمد باقر علیہ السلام سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:
اَللّٰهُمَّ إِنْ ظَنَّ النَّاسُ بِيْ حُسْنًا فَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ، وَلَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا يَقُوْلُوْنَ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ.

۲۴-امام علیہ السلام اس دعا کو بہت پڑھا کرتے تھے(۳)

اَللّٰهُمَّ هَبْ لِيْ حَقَّكَ وَأَرْضِ عَنِّيْ خَلْقَكَ، وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ، وَعَافِنِيْ مِمَّا لَا يَنْفَعُكَ، فَإِنَّ شَقَائِيْ لَا يَضُرُّكَ وَعَذَابِيْ لَا يَنْفَعُكَ. فَإِنَّكَ تُعْطِيْ مَنْ يَسْأَلُكَ، وَتَغْضَبُ عَلَى مَنْ لَا يَسْأَلُكَ، وَلَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ أَحَدٌ غَيْرُكَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِ

(۱)نقله المجلسي في البحار ۹۳: ۲۱۰ ذیل الحدیث ۱
(۲)نقله المجلسي في البحار ۸۵ ۱۹/۳۲۵ والعاملي في وسائله ٤ ۷/۱۰۱۵
(۳)نقله المجلسي في البحار ۸٦: ۲۲۸/ ذیل الحدیث ٤٨

۲۵-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:اور میرے والد اپنی دعا میں یہ کہا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ أَلْبِسْنِي الْعَافِيَةَ حَتَّى تُهَنِّئَنِي الْمَعِيشَةَ، وَارْزُقْنِي مِن فَضْلِكَ مَا تُغْنِينِي بِهِ عَنْ سَائِرِ خَلْقِكَ وَلَا أَشْتَغِلَ عَنْ طَاعَتِكَ بِبَشَرٍ سِوَاكَ

اے اللہ! مجھے عافیت (صحت اور سلامتی) کا لباس پہنا دے تاکہ میری زندگی میرے لیے خوشگوار ہو جائے، اور مجھے اپنے فضل سے اتنا رزق عطا فرما جو مجھے تیری تمام مخلوق سے بے نیاز کر دے، اور مجھے تیرے سوا کسی اور انسان کی وجہ سے تیری اطاعت سے غافل نہ کر(۱)

۲۶-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:اور میرے والد اپنی دعا میں یہ کہا کرتے تھے:

رَبِّ أَصْلِحْ لِي نَفْسِي فَإِنَّهَا أَهَمُّ الْأَنْفُسِ إِلَيَّ، رَبِّ أَصْلِحْ لِي ذُرِّيَّتِي فَإِنَّهُمْ يَدِي وَعَضُدِي، رَبِّ وَأَصْلِحْ لِي أَهْلَ بَيْتِي فَإِنَّهُمْ لَحْمِي وَدَمِي، رَبِّ أَصْلِحْ لِي جَمَاعَةَ إِخْوَتِي وَأَخَوَاتِي وَمُحِبِّي فَإِنَّ صَلَاحَهُمْ صَلَاحِي

اے میرے رب! میرے نفس (ذات) کی اصلاح فرما، کیونکہ وہ میرے لیے تمام جانوں میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ اے رب! میری اولاد کی اصلاح فرما، کیونکہ وہ میرے ہاتھ اور میرا بازو ہیں۔ اے رب! میرے اہل و عیال کی اصلاح فرما، کیونکہ وہ میرا گوشت اور میرا خون ہیں۔ اے رب! میرے بھائیوں، میری بہنوں اور میرے چاہنے والوں کے گروہ کی اصلاح فرما، کیونکہ ان کی بہتری ہی میری بہتری ہے(۲)

۲۷-فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام مَیں نے اپنے والد کو سجدے کی حالت میں یہ کہتے سنا:

يَا ثِقَتِي وَرَجَائِي فِي شِدَّتِي وَرَخَائِي، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَالْطُفْ بِي فِي جَمِيعِ أَحْوَالِي فَإِنَّكَ تَلْطُفُ لِمَنْ تَشَاءُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا.

---

(۱) نقله المجلسي في البحار ۹۵- ۲/۳۵۰

(۲)نقله المجلسي في البحار ۹۵- ۲/۳۵۰

(۳)نقله المجلسي في البحار ۸٦- ۴۸/۲۲۸

۲۸-ہارون بن مسلم نے بیان کیا، کہا: مجھے مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا:حضرت امام جعفر بن محمد صادق ع سے قسم میں نیت کو دل میں چھپا کر رکھنے (یعنی الفاظ کے ظاہر کے خلاف نیت رکھنے) کے بارے میں پوچھا گیا کہ کن صورتوں میں یہ جائز ہے اور کن میں نہیں؟امام جعفر صادق نے فرمایا:"بے شک، نیتیں بعض صورتوں میں جائز ہوتی ہیں اور بعض میں نہیں۔پس جس صورت میں نیت (کے پوشیدہ معنی) کا اعتبار جائز ہے، وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص مظلوم ہو، تو وہ جس چیز پر بھی قسم کھائے اور جو نیت وہ اس قسم میں رکھے، تو اس کا اعتبار اس کی اپنی نیت پر ہو گا۔اور جب کوئی شخص ظالم ہو، تو قسم کا اعتبار مظلوم کی نیت پر ہو گا۔" پھر امام جعفر صادق نے فرمایا: 'اور اگر فاسق (گناہگار) لوگوں کی نیتوں پر بھی ان کا مواخذہ کیا جاتا، تو پھر ہر اُس شخص کو زنا کی نیت پر زنا کی سزا دی جاتی، ہر اُس شخص کو چوری کی نیت پر چوری کی سزا دی جاتی، اور ہر اُس شخص کو قتل کی نیت پر قتل کی سزا دی جاتی۔لیکن اللہ عدل کرنے والا، حکمت والا ہے، اور ظلم کرنا اس کی شان نہیں ہے۔ بلکہ وہ نیکی کی نیت رکھنے والوں اور اس پر پختہ ارادہ کرنے والوں کو اس پر اجر دیتا ہے، اور فاسقوں سے تب تک مواخذہ نہیں کرتا جب تک کہ وہ [گناہ کا] فعل سرانجام نہ دے لیں۔(۱)

۲۹-اور مجھ سے مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھ سے جعفر بن محمد (امام جعفر صادق علیہ السلام) نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کی، انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں حضرت خدیجہ (سلام اللہ علیہا) سے (یہ اولادیں) پیدا ہوئیں: قاسم، طاہر، ام کلثوم، رقیہ، فاطمہ اور زینب۔
پس علی علیہ السلام نے فاطمہ علیہا السلام سے شادی کی۔اور ابو العاص بن ربیعہ نے جو کہ بنی امیہ میں سے تھے زینب سے شادی کی۔اور عثمان بن عفان نے ام کلثوم سے نکاح کیا، لیکن وہ ان کے پاس داخل نہ ہو سکیں کہ اس سے پہلے ہی وہ وفات پا گئیں۔

(۱)نقله المجلسي في البحار ٧٠- ٢٠٦/٢٠، والعاملي في وسائله ١- ٤٠ ذيل الحديث ٢١.

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انہیں (عثمان کو) ام کلثوم کی جگہ رقیہؓ سے شادی کر دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی اولاد ام ابراہیم (یعنی ماریہ قبطیہؓ) سے حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے۔ ماریہؓ کو صاحبِ اسکندریہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا تھا، اس کے ساتھ شہباء نامی خچر اور کچھ دوسری چیزیں بھی بھیجی تھیں(۱)

۳۰-راوی نے کہا: اور مجھ سے مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے جعفر بن محمد (امام جعفر صادق علیہ السلام) نے اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہوئے فرمایا:"بے شک اللہ کے دشمن ابلیس نے چار مواقع پر (شدتِ غم و غصہ سے) بلند چیخ ماری (یا نالہ کیا): جس دن اس پر لعنت کی گئی۔ جس دن اسے زمین پر اتارا گیا۔ جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے (یعنی اعلانِ نبوت کے دن)۔
اور یومِ غدیر (غدیر خم کے دن)۔(۲)

۳۱-حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد گرامی (امام باقر علیہ السلام) نے فرمایا:"جب لعنت لعن کرنے والے کے منہ سے نکلتی ہے تو وہ اس کے اور جس پر لعنت کی جا رہی ہے، اس کے درمیان ٹھہر جاتی ہے (یعنی یہ دیکھنے کے لیے) کہ اگر اس پر لعنت کرنے کی کوئی گنجائش (وجہ شرعی) پائے تو وہ اس پر جا لگے، ورنہ واپس لوٹ کر لعن کرنے والے پر ہی پڑتی ہے، اور وہ اس کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔ پس تم ڈرو اس بات سے کہ کسی مومن پر لعنت کرو، پھر (لعنت واپس لوٹ کر) تم پر ہی حلول کر جائے۔"

(۱)الحديث مروي في تأريخ اهل البيت: ۹۱ وكذا في الهداية الكبرى للخصيبي : ۳۹، وروى نحوه ابن ابي الثلج البغدادي في تاريخ الائمة: ۱۵، والصدوق في الخصال: ۱۱۵/٤۰٤، ونقله المجلسي في البحار ۲۲- ۲/۱۵۱
(۲)روى الصدوق في خصاله ۱٤۱/۲٦۳ نحوه ونقله المجلسي في بحاره۳۷ ۱۳/۱۲۱
(۳)روى الكليني في الكافي ۲ ٦/۲٦۸ والصدوق في ثواب الاعمال ۱/۳۲۰، صدر الحديث، ونقله المجلسي في البحار ۷۲ ۱/۲۰۸، والعاملي في وسائله ۸: ۱/٦۱۳

۳۲-ہم سے مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے جعفر بن محمد (یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام) نے بتایا:لڑکے کے کان چھیدنا سنت ہے اور اس کا ختنہ ساتویں دن کرنا سنت ہے،جبکہ عورتوں کا ختنہ (خفض) مکرمہ (یعنی ایک پسندیدہ اور خوبصورت عمل) ہے یہ سنت میں داخل نہیں ہے اور نہ ہی کوئی واجب چیز ہے۔اور مکرمہ سے بہتر چیز کیا ہو سکتی ہے؟"

۳۳-مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ:حضرت علی علیہ السلام ایک ذمی (یعنی اہلِ ذمہ، غیر مسلم شہری) کے ساتھ چل رہے تھے۔ ذمی نے پوچھا:"اے عبد اللہ! تم کہاں جا رہے ہو؟"حضرت علیؑ نے فرمایا:"میں کوفہ جا رہا ہوں۔"جب ذمی اپنی راہ پر مڑ گیا (یعنی الگ ہو گیا)، تو حضرت علیؑ بھی اس کے ساتھ مڑ گئے (کچھ دیر تک اس کے ساتھ چلنے لگے)۔ذمی نے حیرت سے کہا:"کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم کوفہ جا رہے ہو؟"حضرت علیؑ نے فرمایا:"ہاں، بالکل۔"ذمی نے کہا:"اچھا؟ تو تم راستہ چھوڑ کر میری طرف کیوں مڑ گئے؟"
حضرت علیؑ نے فرمایا:"مجھے خوب معلوم ہے۔"ذمی نے کہا:"پھر جب تمہیں معلوم تھا، تو میرے ساتھ کیوں مڑ گئے؟"حضرت علیؑ نے فرمایا:"یہ اچھے ساتھ اور حسنِ معاشرت کا کمال ہے کہ جب کوئی اپنے ساتھی سے جدا ہو رہا ہو تو اسے کچھ دیر تک رخصت کرتے ہوئے مشایعت کرے۔ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے۔"ذمی نے حیرت سے کہا:"کیا واقعی ایسا ہی ہے؟!"حضرت علیؑ نے فرمایا:"ہاں، بالکل۔"ذمی نے کہا:"پھر کوئی تعجب کی بات نہیں کہ لوگ آپ کے نبی کے دین کی پیروی کرتے ہیں،کیونکہ آپ لوگوں کے اخلاق اور کردار اتنی بلند ہیں۔میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ آج سے میں آپ کے دین پر ہوں۔"چنانچہ وہ ذمی واپس مڑا اور حضرت علیؑ کے ساتھ چلا۔
جب اس نے آپؑ کو خوب پہچان لیا تو فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔(۱)

---

(۱) رواه الكليني في الكافي ۲:۴۹۱/۵، ونقله المجلسي في بحاره ۷۴:۱۵۷/۴، والحر في وسائله۸:۴۹۳/۱

۳۴-مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ:اللہ تبارک و تعالیٰ نے عورت کو دس مردوں کے برابر صبر عطا کیا ہے۔پھر جب وہ حاملہ ہو جاتی ہے تو اللہ اسے مزید دس مردوں کے برابر طاقت عطا فرما دیتا ہے۔(۱)

۳۵-مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:"جو شخص اپنے آپ کو قیاس (ذاتی رائے اور منطقی اندازے) کا امام بنا لے، وہ اپنی پوری زندگی الجھنوں اور غلط فہمیوں میں ہی گزارے گا۔اور جو شخص محض اپنی عقل و رائے سے اللہ کی عبادت اور دین سمجھنے لگے، وہ ساری عمر شکوک و شبہات کے گڑھے میں ڈوبا رہے گا (کبھی حق تک نہ پہنچ سکے گا)(۲)

۳۶-مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا:"جو شخص اپنی ذاتی رائے سے لوگوں کو فتویٰ دیتا ہے وہ درحقیقت ایسی چیز کا دعویٰ کرتا ہے جس کا اسے کوئی علم نہیں۔اور جو شخص بغیر علم کے دین پر عمل کرتا ہے وہ اللہ کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ وہ خود حلال و حرام ٹھہراتا ہے،حالانکہ اسے ان دونوں کے بارے میں کوئی علم ہی نہیں ہوتا۔"(۳)

۳۷-مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ:حضرت علی علیہ السلام خوارج کے خلاف دعا فرمایا کرتے تھے، اوراپنی دعا میں یوں کہتے تھے:اے اللہ! اے آباد گھر (بیت المعمور) کے رب!اے بلند کیے ہوئے سقف (آسمان) کے مالک!اے بھڑکائی ہوئی آگ والے سمندر کے رب!

(۱)رواه الصدوق في الخصال: ۳۱/٤۳۹، ونقله المجلسي في البحار۱۰۳- ۳/۲٤۱

(۲)رواه الكليني في الكافي ٤۷:۱ صدر الحديث ۱۷ ونقله المجلسي في البحار ۲ : ۲٤/۲۹۹ والعاملي في الوسائل ۱۱/۲۵

(۳)رواه الكليني في الكافي ٤۷:۱ ذيل الحديث ۱۷، ونقله المجلسي في البحار ۲:۲۹۹/۲۵والعاملي في وسائله ۱۲/۲۵

اے لکھی ہوئی کتاب (لوح محفوظ) کے مالک! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں پر غلبہ اور فتح عطا فرماجو تیری کتاب کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک چکے ہیں،اور جنہوں نے تیری نافرمانی اور سرکشی میں احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت سے علیحدگی اختیار کر لی(۱)

۳۸-امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا:لوگ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ کے منبر پر فرمایا تھا:اے لوگو! تمہیں عنقریب مجھے گالی دینے کی دعوت دی جائے گی تو تم مجھے گالیاں دو، پھر تمہیں مجھ سے برأت (بیزاری) کا مطالبہ کیا جائے گا، اور میں تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر ہوں۔اور انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ "وَتَبَرَّؤُا مِنِّی" (یعنی تم مجھ سے برأت بھی کر لو)۔سائل نے پوچھا:اگر کوئی شخص برأت کرنے کی بجائے قتل ہونا پسند کر لے تو کیا حکم ہے؟امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:(یعنی نہیں، اس پر قتل ہونا لازم نہیں)بلکہ اس کے لیے وہی حکم ہے جو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا۔اہلِ مکہ نے عمار کو ایمان چھوڑنے پر مجبور کیا، انہوں نے زبان سے کفر کا کلمہ کہہ دیا مگر دل ایمان پر مطمئن تھا۔تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ(سورہ النحل: 106)

یعنی سوائے اس شخص کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔
اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار سے فرمایا:اے عمار! اگر وہ دوبارہ ایسا کریں تو تم بھی وہی کرو (یعنی زبان سے کہہ دو)کیونکہ اللہ نے قرآن میں تمہارا عذر نازل کر دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اگر وہ واپس ایسا کریں تو تم بھی واپس وہی کہو۔

(۱)نقله المجلسي في بحاره المجلد الثامن: ٥٦١ (الطبعة الحجرية).

۳۹-مسعدہ بن صدقہ نے کہا، مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے والد (باقر علیہ السلام) کے واسطے سے بیان کیا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا:"اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ اجر پانے والا عیادت کرنے والا وہ ہے جو اپنے مؤمن بھائی کی عیادت کے دوران بیٹھنے کو مختصر رکھے، مگر یہ کہ مریض خود اسے پسند کرے، اس کا خواہشمند ہو اور اس کا مطالبہ کرے۔" اور آپ نے فرمایا: "عیادت کی تکمیل میں سے ہے کہ عیادت کرنے والا اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر یا مریض کی پیشانی پر رکھے۔"(۱)

۴۰-اور فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا:"جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے، تو آسمان سے ایک منادی (پکارنے والا) اس کا نام لے کر پکارتا ہے: 'اے فلاں! تو پاک ہو گیا اور تیرا چلنا بھی پاک ہو گیا، تُو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنا لیا۔'"(۲)

۴۱-محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے حفص بن محمد (جو علی بن یقطین کے مؤذن تھے) نے بیان کیا:"میں نے ابوعبداللہ (یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام) کو روضہ (شریف) میں دیکھا اور آپ نے زعفرانی رنگ کے رنگ (خز) کا ایک لمبا چغہ (جبہ) پہنا ہوا تھا۔"

۴۲-محمد بن عیسیٰ نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے حفص بن محمد (جو علی بن یقطین کے مؤذن تھے) نے بیان کیا:"میں نے ابو عبداللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) کو دیکھا کہ آپ نے حج کیا اور موقف (وقوف عرفہ یا وقوف مشعر) میں قیام فرمایا۔
پھر جب لوگوں نے وہاں سے واپسی کے لیے کوچ کیا، تو ابو عبداللہ علیہ السلام اس خچر سے گر گئے جس پر آپ سوار تھے۔اس سال جو حاکم (والی) لوگوں کو وقوف کرا رہا تھا — اور یہ سن ایک سو چالیس (140 ہجری) کا واقعہ ہے —

(۱)رواه الكليني في الكافي ۳:۱۱۸/٦، والطبرسي في مكارمه ۳٦۰، ونقله المجلسي في بحاره ۸۱:۲۱٤ ذيل الحديث ، والعاملي في الوسائل ۲/٦٤۲
(۲)رواه الكليني في الكافي ۳:۱۲۱/۱۰، والطبرسي في مكارمه: ۳٦۱، ونقله المجلسي في البحار۸۱:۲۱٤/ ذيل الحديث ۱

اس نے آپ کو پہچان لیا۔ چنانچہ وہ ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آ کر رُک گیا۔
تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: 'مت رُکو، کیونکہ جب امام (حج کا قائد) لوگوں کو لے کر کوچ کر چکا ہو تو اب اس کے لیے (کسی کے لیے) ٹھہرنا جائز نہیں ہے۔'
اور اس سال جو شخص لوگوں کو وقوف کرا رہا تھا، وہ اسماعیل بن علی بن عبداللہ بن عباس تھا۔"(۱)

۴۳-محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا، کہا: ہم سے بکر بن محمد الازدی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: "مکہ کے راستے میں میرے ایک رشتہ دار کو کوئی عارضہ پیش آیا – اور میرا خیال ہے کہ اس نے (جگہ کا نام) ربذہ بتایا تھا۔ پھر جب ہم ابوعبداللہ (یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے اس واقعہ کا ذکر آپ سے کیا، اور ان کے لیے دعا کی درخواست کی، چنانچہ آپ نے (دعا) فرمائی۔"بکر نے کہا: "میں نے اس شخص کو اس وقت بھی دیکھا جب اسے وہ عارضہ پیش آیا تھا، اور اس وقت بھی دیکھا جب وہ صحت یاب ہو گیا۔"(۲)

۴۴-محمد بن عیسیٰ، بکر بن محمد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ بکر نے کہا: میری خالہ (یا پھوپھی) غنیمہ اپنے بیٹے کے ہمراہ ابوعبداللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور میرا خیال ہے کہ اس بیٹے کا نام محمد تھا۔"راوی نے کہا: ابو عبداللہ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: 'مجھے تمہارے بیٹے کا جسم دُبلا اور کمزور کیوں نظر آ رہا ہے؟
"انہوں نے عرض کیا: 'یہ بیمار رہتا ہے۔'
"راوی نے کہا: تو آپ نے ان سے فرمایا: اسے سَویق (ستّو) پلاؤ، کیونکہ یہ گوشت پیدا کرتا ہے اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔'"

(۱) رواه الكليني في الكافي ٤:٥/٥٤١ باختصار، ونقله المجلسي في البحار ٩٩: ٤/٢٥٠، والعاملي في وسائله ٨:٣/٢٩٠.
(۲) نقله المجلسي في البحار ٤٧ -١/٦٣

۴۵- محمد بن عیسیٰ نے کہا، ہمیں ابراہیم بن عبد الحمید نے، ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق) یا ابو جعفر (امام محمد باقر) علیہ السلام سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: قیامت کے دن میزان میں سب سے بھاری چیز جو رکھی جائے گی، وہ محمد اور ان کے اہل بیت پر درود بھیجنا ہے۔"

۴۶- محمد بن عیسیٰ نے کہا: ہم سے ابراہیم بن عبد الحمید نے بیان کیا، میں مسجد الحرام میں گیا انہوں نے کہا: میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے میرے لیے ایک مصحف (قرآن مجید) نکالا۔ کہا: میں نے اسے پلٹ پلٹ کر دیکھا تو میری نظر اس کی ایک جگہ پر پڑی اور وہاں لکھا ہوا تھا: "یہ جہنم ہے جسے تم (دونوں) جھٹلاتے تھے، تو اس میں جھلسو، نہ اس میں (تم دونوں) مرو گے اور نہ جیو گے۔" یعنی پہلے دو۔(۲)

۴۷- محمد بن عیسیٰ نے ابراہیم بن عبد الحمید کے واسطے سے امام ابو عبداللہ (علیہ السلام) سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "اگر آپ کو یہ بات خوش کرے کہ آپ کسی ایسے شخص کو دیکھیں جو دنیا میں بھی بہترین (خیار) ہو اور آخرت میں بھی بہترین (خیار) ہو، تو اس شیخ کی طرف دیکھو۔" یعنی: عیسیٰ بن ابی منصور(۳)

۴۸- محمد بن عیسیٰ، حسن بن ظریف، اور علی بن اسماعیل، ان سب نے حماد بن عیسیٰ البصری الجہنی سے روایت کی، اُنہوں نے کہا:
"میں نے ابو عبداللہ جعفر بن محمد (امام صادق) علیہ السلام، سے سوال کیا، اور اُس وقت ان کے پاس ان کے غلام کے سوا کوئی نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا: 'میں آپ پر قربان جاؤں، مجھے بتائیے کہ ایک غلام (عبد) کتنی عورتوں سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے والد (امام باقر) نے فرمایا کہ علی (علیہ السلام) نے فرمایا ہے: 'وہ دو عورتوں سے زیادہ شادی نہ کرے۔'"

---

(۱) روى الكليني في الكافي ۲:۳۵۸/۱۵، والصدوق في ثواب الأعمال : ۱۸۶/۱ نحوه، ونقله المجلسي في البحار ۹۴:۴۹/۹ (۲) نقله المجلسي في بحاره ۹۲:۴۸/۶

(۳) روى الصدوق في شرح مشيخة الفقيه ٤:۸۷، والكشي في رجاله ۲:۶۲۱/۶۰۰ نحوه، ونقله المجلسي في بحاره ٤۷:۳۳٤/۳.

۴۹-اور ان (سابقہ راویوں) کی سند سے، حماد بن عیسیٰ نے کہا: میں نے ابو عبداللہ (امام صادق)، علیہ السلام، سے پوچھا: 'ایک غلام کسی لونڈی (کنیز) کو کتنی طلاقیں دے سکتا ہے؟' آپ نے فرمایا: 'میرے والد نے فرمایا کہ علی (علیہ السلام) نے فرمایا: 'دو طلاقیں۔'' انہوں نے کہا: اور میں نے اُن سے پوچھا: 'غلام کی طرف سے لونڈی کی عدت کتنی ہے؟' آپ نے فرمایا: میرے والد نے فرمایا کہ علی (علیہ السلام) نے فرمایا: 'دو مہینے یا دو حیض (کے وقفے)۔ انہوں نے کہا: اور میں نے اُن سے پوچھا: 'میں آپ پر قربان جاؤں، اگر ایک آزاد عورت کسی غلام کے نکاح میں ہو تو کیا حکم ہے؟' آپ نے فرمایا: 'میرے والد نے فرمایا کہ علی (علیہ السلام) نے فرمایا: 'طلاق اور عدت عورتوں کے اعتبار سے ہو گی۔''(۱)

۵۰-اور ان (سابقہ راویوں) کی سند سے، حماد بن عیسیٰ نے کہا: ابو عبداللہ (امام صادق) علیہ السلام نے فرمایا: آزاد عورت کو تین طلاقیں دی جاتی ہیں، اور اس کی عدت بھی تین (حیض یا طہر کے ادوار) ہے۔(۲)

۵۱-حماد نے کہا: اور میں نے ابو عبداللہ (امام صادق) علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ تبوک کی طرف نکلے۔ اور آپ اپنی سواری پر نمازِ شب (تہجد) ادا فرمایا کرتے تھے جس طرف بھی وہ رخ کرتی تھی اور آپ اشارے سے رکوع و سجود کرتے تھے(۳)

۵۲-حماد بن عیسیٰ نے کہا: اور میں نے ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک میرے دادا علی بن الحسین امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: جو فیصلہ زمانہ ماضی میں ہوتا تھا وہ یہ تھا کہ جب کوئی آدمی کسی باندی کو خریدتا اور اس کے ساتھ وطی (جنسی تعلق) قائم کرتا، پھر (باندی میں) کوئی عیب ظاہر ہوتا، تو بیع لازم ہو جاتی تھی، وہ اس باندی کو واپس نہیں کر سکتا تھا بلکہ صرف عیب کا معاوضہ (نقصان) لے سکتا تھا۔"

(۱)روى الكليني في الكافي ٦:١٦٧/٢، والصدوق في الفقيه ٣:٣٥١/١٦٧٦ ذيل الحديث، وفي الكافي ٦٠:١٦٩/١، والتهذيب ٨:٥٤/٥٣٧ ما يدل عليه ونقله المجلسي في البحار١٠٤:١٨٣/٣

(٢) رواه الكليني في الكافي ٦:١٦٧ ذيل الحديث ، ونقله المجلسي في بحاره ١٠٤: ١٨٣/٤.

(٣) رواه الشيخ الطوسي في تهذيبه ٧:٦١/٢٦٣، ونقله المجلسي في بحاره ١٠٣: ١٠٩/١

۵۳-حماد بن عیسیٰ نے کہا: اور میں نے ابو عبداللہ/امام صادق کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے والد امام باقر ع نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک گواہ اور (مدعی کی) ایک قسم کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا۔

۵۴-حماد بن عیسیٰ نے کہا:مولا جعفر صادق ع سے سنا مولا جعفر نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی بیٹی کی شادی نہ کی اور نہ ہی آپ ﷺ نے اپنی کسی بیوی سے شادی کی بارہ اوقیہ اور ایک نش سے زیادہ مہر پر(یعنی نش سے مراد آدھی اوقیہ ہے، یعنی کل مہر ساڑھے بارہ اوقیہ یعنی ۵۰۰ درہم سے زیادہ نہیں تھا)(۱)

۵۵-حماد نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا آپ فرماتے تھے:میرے والد امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ

(یاد کرو اللہ کو گنتی کے چند دنوں میں) [البقرہ: ۲۰۳]

فرمایا: "یہ ایامِ تشریق ہیں۔(۲)

۵۶-اسی حماد سے مروی ہے، انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: میرے والد امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے اللہ عز وجل کے اس قول کی تفسیر میں: ﴿فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ﴾ (سورہ بقرہ: ۱۹۶) فرمایا: یہ تین دن ہیں:یوم الترویہ سے ایک دن پہلے یعنی ۷ ذی الحجہ یوم الترویہ یعنی ۸ ذی الحجہ یوم عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ پھر فرمایا:"جو شخص ان تین دنوں میں سے (تمتع کی قضا یا کفارہ وغیرہ کی وجہ سے) یہ تین روزے نہ رکھ سکے، تو وہ لَيْلَةَ الْحَصْبَة میں سحری کھا کر روزہ رکھ لے۔اور لیلۃ الحصبہ وہ رات ہے جو لَيْلَةَ النَّفْرِ الْأَوَّل یعنی ۱۲ ذی الحجہ کی رات ہوتی ہے (یعنی ۱۱ کی شام سے ۱۲ کی صبح تک)۔"

(۱)رواه الكليني في الكافي ۵:۳۷۶/۵، والصدوق في معاني الأخبار: ۲۱۴/۱، ونقله المجلسي في بحاره ۲۲: ۱۹۷/۱۳

(۲)رواه العياشي في تفسيره ۱:۹۹/۲۷۸، والصدوق في معاني الأخبار: ۲۹۷/۲، والطوسي في تهذيبه ۵:۴۴۷/۱۵۵۸ و ۴۸۷ / ذيل الحديث ۱۷۳۶، ونقله المجلسي في بحاره ۹۹:۳۰۹/۱۹

۵۷-میرے والد امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:رات کو چہرہ ڈھانپنا (یا نقاب/برقع پہننا) شک و شبہ کی بات ہے۔

۵۸-امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مچھلی اور ٹڈا، یہ دونوں بغیر ذبح کیے حلال اور پاک ہیں یعنی انہیں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں جیسے ہی مرتے ہیں یا زندہ پکڑ کر کھائے جائیں پاک ہیں۔

۵۹-امام جعفر صادق علیہ السلام) کو فرماتے سنا کہ میرے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز کے لیے تشریف لائے،اس وقت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ رہے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن القَشَب (یا قَشِب) سنتِ فجر کی دو رکعت پڑھ رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا:"اے ابن القشب! کیا تو فجر کی نماز چار رکعت پڑھ رہا ہے؟

۶۰-اور انہی (راوی) سے منقول ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو عبد اللہ [امام جعفر صادق] (ع) کو فرماتے ہوئے سنا: میرے والد [امام محمد باقر] (ع) نے فرمایا: حضرت علی (ع) نے فرمایا کہ: عورتیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں، اور انہیں حکم دیا جاتا تھا کہ وہ مردوں سے پہلے اپنے سر نہ اٹھائیں، اِس کی وجہ تہبندوں (اَزر) کا تنگ ہونا تھی

TIKTOK HAQ COMMUNITY

٦١-اور انہی (راوی) سے منقول ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق (ع) کو فرماتے ہوئے سنا:میرے والد امام محمد باقر (ع) نے فرمایا: حضرت علی (ع) نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کے کمرے میں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک 'مدراۃ' یعنی کنگھی یا لوہے کا نوکدار آلہ تھی، تو ایک شخص نے دروازے کے سوراخ سے جھانکا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: 'اگر میں تمہارے قریب ہوتا تو اِس (مدراۃ) سے تمہاری آنکھ پھوڑ ڈالتا(۱)

٦٢-اور اُنہی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:میرے والد نے فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا: کوّے کی طرح ٹھونگ مارنے (نقرۃ غراب) سے اور شیر کی طرح بازو پھیلانے (فرشۃ الأسد) سے۔"(۲)

٦٣-اور اُنہی راوی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:میرے والد امام باقر علیہ السلام بازار کی طرف درہم بھیجتے تھے اور ان سے پنیر خریدا جاتا تھا۔ پھر وہ (بسملہ پڑھ کر) کھاتے تھے اور اس کے بارے میں (ماخذ کی) کوئی پوچھ گچھ نہیں کرتے تھے(۳)

٦٤-اور اُنہی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا:اہلِ عراق میرے والد (امام باقر ع سے کشتی (یا بحری جہاز) میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ تو وہ جواب دیتے تھے:اگر تم خشکی کی طرف نکلنے کی طاقت رکھتے ہو، تو ایسا کرو (یعنی کشتی سے باہر خشکی پر آکر نماز پڑھو) اور اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے تو بیٹھ کر نماز پڑھو، اور قبلہ رُخ ہونے کی کوشش کرو۔

(١)رواه الكليني في الكافي ٧:٢٩٢/١١، والصدوق في الفقيه ٤:٧٤/٢٢٦، والطوسي في تهذيبه ١٠:٢٠٧/٨١٨، وأماليه ٢ : ١٢ بتفاوت يسير، ونقله المجلسي في بحاره ٧٩: ٤/٢٧٨

(٢)نقله المجلسي في بحاره ٨٤:٢٣٦/١٣، والعاملي في وسائله١٦- ٧/٢١٧

(٣)روى البرقي نحوه في المحاسن: ٤٩٥ صدر الحديث ٥٩٦ صدر الحديث ونقله المجلسي في بحاره١٠٣- ١/٧٠

TIKTOK HAQ COMMUNITY

٦٥-اور اُنہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ (امام صادق علیہ السلام) کو فرماتے ہوئے سنا: میرے والد نے فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدیل بن ورقاء الخزاعی کو منیٰ کے دنوں میں ایک "جمل اُورق" (سبزی مائل سرمئی رنگ کے اونٹ) پر سوار کر کے بھیجا۔ اور فرمایا: لوگوں میں یہ اعلان کرو کہ: خبردار! روزے نہ رکھو، کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

٦٦-محمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن میمون قدّاح سے، وہ جعفر بن محمد (امام صادق علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میرے والد (امام باقر علیہ السلام) نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن (اپنے چچا) حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) سے وہ دینار لے لیے جو ان کے پاس تھے۔تو(حضرت عباس نے) کہا: 'یا رسول اللہ! میرے پاس ان کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: 'تو وہ (دینار) کہاں ہیں جو تم نے اُمّ الفضل (اپنی زوجہ) کے پاس چھپا رکھے تھے؟ یہ سن کر (حضرت عباس نے) کہا: 'میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، جب میں نے انہیں چھپایا تھا تو میرے ساتھ کوئی اور موجود نہیں تھا۔'(١)

٦٧-اور اُنہی سے، عبداللہ بن میمون القداح کے واسطے سے جعفر (امام صادق) سے، اور انہوں نے اپنے والد (امام باقر علیہ السلام) سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا: ایک شخص میرے والد (امام باقر علیہ السلام) کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: 'کیا آپ کی کوئی بیوی ہے؟'اس نے کہا: 'نہیں (میری بیوی نہیں ہے)۔'اس پر امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

(١)رواه العياشي في تفسيره ٢:٦٩/٧٩، والقمي في تفسيره ١:٢٦٨ نحوه، ونقله المجلسي في بحاره١٨:١٠٥/٢، والعاملي في إثبات الهداة١- ٣٢٠/٢٨٢

اس پر امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: 'مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ مجھے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، وہ سب مل جائے، اور میں ایک رات بھی بغیر بیوی کے گزاروں۔(امام باقر علیہ السلام نے) مزید فرمایا:ایک شادی شدہ شخص کی پڑھی ہوئی دو رکعتیں، اس شخص سے افضل ہیں جو کنوارہ رہ کر رات بھر قیام کرے اور دن بھر روزہ رکھے۔اس کے بعد میرے والد نے اسے سات دینار دیے اور فرمایا:ان سے شادی کر لو۔ اور یہ واقعہ مجھ سے سنہ ایک سو اٹھانوے (198 ہجری) میں بیان کیا گیا۔"(۱)

۶۸-پھر میرے والد (امام باقر علیہ السلام) نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:اہل (بیوی) اختیار کرو، کیونکہ یہ تمہارے لیے زیادہ رزق کا سبب ہے(۲)

۶۹-اور اُنہوں نے، عبداللہ بن میمون کے واسطے سے، جعفر (امام صادق) سے اور انہوں نے اپنے والد (امام باقر علیہ السلام) سے روایت کی، کہ انہوں نے فرمایا:کسی بندے نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جو نیک بیوی سے بہتر ہو، جب وہ اسے دیکھتا ہے تو وہ اسے خوش کر دیتی ہے، اور جب وہ اس سے غائب ہوتا ہے تو وہ اس کی غیر موجودگی میں اس کی ذات اور اس کے مال میں حفاظت کرتی ہے

۷۰-اور اُنہی راوی نے جعفر بن محمد (امام صادق) کے واسطے سے، اور انہوں نے اپنے والد (امام باقر علیہ السلام) سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو اسے اپنے تہبند (یا چادر) کے کنارے سے جھاڑ لے، کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے جانے کے بعد اس پر کیا چیز آئی تھی

(۱)رواه الكليني في الكافي /٣٢٩:٥ صدر الحديث ٦ والطوسي في التهذيب : ٢٣٩ صدر الحديث ١٤٠٦ و ١٦١٩/٤٠٥، والطبرسي في مكارمه: ١٩٧ ونقله المجلسي في بحار١٠٣: ١/٢١٧

(۲)رواه الكليني في الكافي ٣٢٩:٥ ذيل الحديث ٦ والطوسي في تهذيبه ٧ ٢٣٩ ذيل الحديث ١٤٠٦، ونقله المجلسي في بحاره١٠٣: ٢١٧ ذيل الحديث١

۷۱-آپ ع نے فرمایا:اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پانی پیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:(۱)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَقَانَا عَذْباً زُلَالاً بِرَحْمَتِهِ، وَلَمْ يَسْقِنَا مِلْحاً أُجَاجاً بِذُنُوبِنَا

۷۲-اور انہی سے وہ جعفر صادق سے وہ اپنے والد محمد باقر ع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفہ کے دن جب سورج غروب ہوا تو یہ دعا فرمائی۔ اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے چھلک پڑیں پھر آپ نے فرمایا، اور یہی ان کی آخری بات اس مجلس میں یا اس وقت کی آخری بات تھی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَمِنْ تَشَتُّتِ الْأَمْرِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.أَصْبَحَ ذُلِّي مُسْتَجِيرًا بِعِزِّكَ، وَأَصْبَحَ وَجْهِيَ الْفَانِي مُسْتَجِيرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِي، يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، وَأَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى، وَأَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ، جَلِّلْنِي بِرَحْمَتِكَ، وَأَلْبِسْنِي عَافِيَتَكَ، وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ.

۷۳-اور انہی سے وہ جعفر صادق سے وہ اپنے والد محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ درہم کی صورت میں مال لایا گیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس (بن عبد المطلب، آپ کے چچا) سے فرمایا:"اے عباس! اپنی چادر بچھا دو اور اس مال میں سے ایک حصہ لے لو۔"پس انہوں نے اپنی چادر بچھائی اور اس میں سے ایک حصہ لیا۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱)رواه البرقي في محاسنه ٤٣/٥٧٨، والكليني في الكافي ٦:٣٨٤/٢، وأبو حنيفة التميمي في دعائم الأسلام ٢:١٣٠/٤٥٦، ونقله المجلسي في بحاره ٦٦: ٤٥٩/٦

اے عباس! یہ اس میں سے ہے جس کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے(ترجمہ): "اے نبی! ان قیدیوں سے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں، کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں بھلائی دیکھے گا تو تمہیں اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے، اور تمہیں معاف کر دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔" (سورۃ الأنفال، آیت 70)(۱)

۷۴-اور انہی سے وہ جعفر الصادق سے، وہ اپنے والد محمد الباقر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:"ابن آدم سات ہڈیوں (اعضاء) پر سجدہ کرتا ہے:
اپنے دونوں ہاتھ
اپنے دونوں پاؤں
اپنے دونوں گھٹنے
اور اپنی پیشانی"(۲)

۷۵-محمد بن عیسیٰ نے کہا: مجھ سے ابو محمد الغفاری نے بیان کیا وہ جعفر بن محمد صادق ع سے وہ اپنے والد محمد باقر سے ع اور وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:"میری اولاد میں ہمیشہ ایک محفوظ امانت دار رہے گا۔"

(۱)رواه العياشي في تفسيره ۲:۶۹/۸۰، ونقله المجلسي في البحار ۲۲:۲۸٤/٤۸.(۳) أثبتناها من البحار.
(۲)بروى نحوه الصدوق في الخصال: ۳٤۹/۲۳، والشيخ في تهذيبه ۲:۲۹۹/۱۲۰٤، واستبصاره ۱:۳۲۷/۱۲۲٤، ونقله المجلسي في بحاره ۱۳٤/۱۰

٧٦-محمد بن عیسیٰ نے کہا: مجھ سے ابن ابی الکرام الجعفری ـ جو مأمون کے دور میں ایک شیخ تھے نے بیان کیا کہ :میں اور ہمارے کچھ خادم مدینہ کے تفریحی مقامات جیسے عقیق اور اس سے ملتی جلتی جگہوں کی طرف نکلے۔ ہم ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام کی ایک سبیل (پانی پلانے کی جگہ) پر پہنچے، جس میں صدقہ کی کھجوریں رکھی تھیں۔ میں نے ایک کھجور اٹھائی اور اسے اپنے منہ میں رکھا۔اس پر میرے ساتھ موجود خادم کھڑا ہوا اور اپنی انگلی میرے منہ میں ڈال کر کھجور کو میرے منہ سے نکالنے لگا۔ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام اسی وقت تشریف لائے جب وہ (خادم) کھجور کو نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ آپ نے اس خادم سے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ یہ کیا کر رہے ہو؟"
خادم نے عرض کیا: "میں آپ پر قربان جاؤں! یہ کھجوریں صدقہ کی ہیں، اور صدقہ بنی ہاشم کے لیے حلال نہیں ہے۔راوی نے کہا: تو ابو عبداللہ امام جعفر صادق ع نے فرمایا: وہ(صدقہ) ہم پر دوسروں کی طرف سے حرام کیا گیا ہے، لیکن جہاں تک ہم میں سے بعض کا بعض سے (صدقہ لینے) کا تعلق ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

٧٧-محمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن میمون القداح سے وہ جعفر بن محمد امام صادق ع اور وہ اپنے والد امام محمد باقر علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: وہ امام باقر ع بچوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھیں: ظہر (الاولی) اور عصر کو، اور مغرب اور عشاء کو۔
آپ فرماتے تھے:جب تک وہ وضو کی حالت میں ہیں، اس سے پہلے کہ وہ کھیل کود یا کسی اور چیز میں مشغول ہو جائیں(۲)

(۱)روى الكليني في الكافي ٤:٥٩/٥، والطوسي في تهذيبه ٤:٦٠/١٦٠، و ٦١/١٦٤، واستبصاره ٢:٣٧/١١٤ ما يدل على ذيل الحديث ونقله المجلسي في البحار ٩٦: ٧٣/٢.
(٢)نقله المجلسي في البحار ٨٢- ٣٣٢/٣

۷۸-اور اسی راوی نے عبداللہ بن میمون القداح سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد الباقر سے روایت کی ہے کہ: انہوں نے علی بن الحسین علیہما السلام کو کعبہ میں دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔"

۷۹-اور اسی راوی نے ان سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون القداح سے، انہوں نے جعفر امام صادق سے انہوں نے اپنے والد امام باقر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: 'اللہ سے حیاء شرم کا حق ادا کرتے ہوئے حیاء کرو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کیا کریں؟' آپ نے فرمایا: اگر تم ایسا کرنے والے ہو تو تم میں سے کوئی رات نہ گزارے مگر یہ کہ اس کی موت (اجل) اس کی آنکھوں کے سامنے ہو۔ اور اسے چاہیے کہ سر اور جو کچھ اس میں ہے (یعنی عقل اور سوچ) اور پیٹ اور جو کچھ اس میں سمایا ہوا ہے (یعنی کھانا اور حرام مال) اس کی حفاظت کرے۔ اور قبر اور مٹی میں مل جانے (فنا) کو یاد رکھے۔ اور جو آخرت کا ارادہ کرتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ دنیا کی زندگی کی زینت کو چھوڑ دے۔"

۸۰-محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن میمون القداح سے انہوں نے جعفر بن محمد امام صادق ع سے انہوں نے اپنے والد امام باقر ع سے روایت کی انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا آنا رُک گیا (یا دیر سے آیا)۔تو آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ پر وحی آنا رُک گیا ہے۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: 'مجھ سے وحی کیوں نہ رُکے گی، جبکہ تم لوگ اپنے ناخن نہیں کاٹتے اور اپنی انگلیوں کے جوڑوں کو صاف نہیں کرتے۔

۸۱-اور انہی سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون القداح سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ میں دو چیزیں مٹھی میں پکڑے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ کھولا اور فرمایا:بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ رحمن و رحیم کی طرف سے اہل جنت کے بارے میں ایک کتاب ہے، ان کی تعداد، ان کے حسب (درجہ) اور نسب کے ساتھ، ان پر مکمل کی گئی ہے۔ ان میں سے نہ کوئی کم ہوگا اور نہ ہی کسی کا اضافہ کیا جائے گا۔پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ کھولا اور فرمایا:"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ رحمن و رحیم کی طرف سے اہل دوزخ کے بارے میں ایک کتاب ہے، ان کی تعداد، ان کے حسب اور نسب کے ساتھ، قیامت کے دن تک ان پر مکمل کی گئی ہے۔ ان میں سے نہ کوئی کم ہوگا اور نہ ہی کسی کا اضافہ کیا جائے گا۔اور کبھی کبھی نیک بخت (سعادت مند) لوگ بد بختوں کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں، یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ: 'وہ انہی میں سے ہیں، وہ ان جیسے ہی ہیں! ان میں کتنی مشابہت ہے!' پھر ان میں سے کوئی ایک اپنی موت سے پہلے ہی اپنی نیک بختی کو پا لیتا ہے، خواہ وہ ایک اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقفے (بفواق ناقہ) جتنے قلیل وقت میں ہو۔ اور کبھی کبھی بد بخت لوگ نیک بختوں کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں، یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ: 'وہ انہی میں سے ہیں، وہ ان جیسے ہی ہیں! ان میں کتنی مشابہت ہے!' پھر ان میں سے کوئی ایک اپنی موت سے پہلے ہی اپنی بد بختی کو پا لیتا ہے، خواہ وہ ایک اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقفے جتنے قلیل وقت میں ہو۔اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اعمال کا دار و مدار ان کے انجام پر ہے، اعمال کا دار و مدار ان کے انجام پر ہے، اعمال کا دار و مدار ان کے انجام پر ہے۔

(۱)رواہ الصفار في بصائر الدرجات: ۲/۲۱۱ مختصراً، والبرقي في المحاسن: ۲۸۰/۴۰۹ مفصلاً ونقلہ المجلسي في بحارہ ۵:۱۵۳/۲.

۸۲-اور انہی سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ:اللہ تبارک و تعالیٰ کی مخلوق میں کچھ برگزیدہ لوگ ہیں جنہیں وہ اپنی نعمت سے پالتا ہے، انہیں اپنی عافیت سے نوازتا ہے، اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا۔ ان کے پاس سے مصیبتیں اور فتنے ہواؤں کی طرح گزر جاتے ہیں جو انہیں ذرا بھی نقصان نہیں پہنچاتے

۸۳-اور انہی سے انہوں نے عبداللہ بن میمون القداح سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے فرمایا:نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایمان قول اور عمل ہے، یہ دونوں بھائی اور شریک ہیں

۸۴-اور انہی سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون القداح سے، انہوں نے جعفر سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: "ہم میں سے سات (شخصیات) ہیں جنہیں اللہ عز و جل نے پیدا کیا اور زمین میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں کیا۔ ہم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو اگلوں اور پچھلوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں، اور ان کے وصی جو بہترین وصی ہیں، اور ان کے دو نواسے جو بہترین نواسے ہیں یعنی حسن اور حسین، اور شہداء کے سردار ان کے چچا حمزہ، اور وہ جو فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں یعنی جعفر، اور آخری القائم (مہدی) عج۔(۱)

۸۵-اور انہی سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون القداح سے، انہوں نے جعفر سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:ایک شخص علی علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: "اللہ مجھے آپ پر فدا کرے،

(۱)رواه الصدوق في الخصال: ۱/۳۲۰، وفي الامالي: ۱۵/۳۸٤ نحوه، ونقله المجلسي في البحار-۲۲:۲۷٥/۲٤

میں آپ اہلِ بیت سے محبت کرتا ہوں۔"
راوی نے کہا: اور اس شخص میں (کردار کا) کچھ نقص تھا۔راوی نے کہا: تو کئی لوگوں نے علی علیہ السلام کے سامنے اس شخص کی تعریف کی۔پس آپ نے اس شخص سے فرمایا: "تم جھوٹ بولتے ہو ہم سے کوئی مخنث نہ کوئی دیوث نہ کوئی ولد الزنا اور نہ وہ شخص محبت کرتا ہے جسے اس کی ماں نے حیض کی حالت میں حمل میں اٹھایا ہو۔راوی نے کہا: وہ شخص چلا گیا پھر جب جنگ صفین کا دن آیا تو وہ معاویہ کے ساتھ تھا قتل ہوا۔

۸۶-اور انہی سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے جعفر سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:عبداللہ بن عمر نے کہا: "اللہ کی قسم، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں منافقین کو علی علیہ السلام سے ان کی دشمنی کے سوا کسی اور چیز سے نہیں پہچانتے تھے

۸۷-اور انہی سے انہوں نے عبداللہ سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے فرمایا:علی علیہ السلام اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ کربلا سے گزرے۔ راوی نے کہا: جب آپ وہاں سے گزرے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: "یہ ان کے اونٹوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے، اور یہ ان کے سامان اتارنے کی جگہ ہے اور یہاں ان کا خون بہایا جائے گا۔ اے مٹی! تجھے خوشخبری ہو کہ تجھ پر محبوبوں کا خون بہایا جائے گا

۸۸-اور انہی سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:جب حسین (علیہ السلام) کی اولاد کو لے کر یزید کے پاس لایا گیا

تو انہیں دن کے وقت لایا گیا جبکہ ان کے چہرے کھلے ہوئے تھے۔ شام کے سخت دل لوگوں نے کہا: "ہم نے ان سے بہتر قیدی نہیں دیکھے، تم کون ہو؟" تو سکینہ بنت الحسین نے کہا: "ہم آلِ محمد ہیں

۸۹-اور انہی سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون القداح سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: جب لوگوں نے عثمان کو گھیر لیا، تو مروان بن حکم عائشہ کے پاس آیا، جو حج کی تیاری کر چکی تھیں۔ مروان نے کہا: "اے ام المؤمنین! لوگوں نے عثمان کا محاصرہ کر لیا ہے، اگر آپ حج چھوڑ دیں اور ان کا معاملہ درست کر دیں تو لوگ آپ کی بات سنیں گے۔"عائشہ نے کہا: "میں حج کا احرام باندھ چکی ہوں اور اپنے تھیلے مضبوطی سے باندھ چکی ہوں۔"مروان پیٹھ پھیر کر یہ کہتے ہوئے چلا گیا: قیس نے ملک کو جلا دیا، یہاں تک کہ جب وہ بھڑک اٹھا تو اس نے ہاتھ کھینچ لیا تو عائشہ نے اسے سنا اور کہا: "ادھر آؤ! شاید تم سمجھتے ہو کہ میں تمہارے ساتھی (عثمان) کے بارے میں شک میں ہوں؟ اللہ کی قسم! میں تو یہ چاہتی ہوں کہ تم اور وہ میرے تھیلوں میں سے دو تھیلوں میں بند ہو جاؤ، جنہیں تم پر سی دیا جائے، اور تم دونوں سمندر میں غوطے کھاتے رہو یہاں تک کہ مر جاؤ۔"

۹۰-اور انہی سے انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ مقامِ عرج پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا: اے اللہ! تیرے بندے موسیٰ نے تجھے پکارا تو تُو نے اسے قبول کیا، اور تُو نے اپنی طرف سے اس پر محبت ڈال دی، اور اس نے تجھ سے درخواست کی کہ تُو اس کا سینہ کھول دے، اس کے معاملے کو آسان کر دے،

اور اس کے اہلِ خانہ میں سے اس کے لیے ایک وزیر بنا دے، اور اس کی زبان کی گرہ کھول دے۔ اور میں تجھ سے اسی چیز کے ذریعے سوال کرتا ہوں جس کا سوال تیرے بندے موسیٰ نے کیا تھا کہ تُو میرا سینہ اس کے ذریعے کھول دے، اور میرا معاملہ میرے لیے آسان کر دے، اور میرے اہلِ خانہ میں سے علی میرے بھائی کو میرا وزیر بنا دے۔"

۹۱-اور انہی سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے جعفر سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ:علی علیہ السلام خود جنگ میں حصہ لیا کرتے تھے۔ اور آپ نے اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کو نہروان کے دن آواز دی: "اے میرے بیٹے! عَلَم آگے بڑھاؤ۔" تو اس نے آگے بڑھایا۔ پھر فرمایا: "اے میرے بیٹے! عَلَم آگے بڑھاؤ۔" تو اس نے آگے بڑھایا۔ پھر وہ رُک گیا۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: اے میرے بیٹے! آگے بڑھو۔" تو وہ نوجوان ہچکچا گیا۔ تب آپ نے فرمایا: "اے اللخناء (بدبو والی)کے بیٹے آگے بڑھو۔"پھر علی علیہ السلام آئے یہاں تک کہ انہوں نے اس سے عَلَم لے لیا اور اللہ کی مشیئت کے مطابق اس کے ساتھ چلے، پھر رُک گئے، پھر علی (علیہ السلام) اس کے سامنے آگے بڑھے اور ایک قدم بڑھا کر حملہ کیا۔(۱)

۹۲-ہارون بن مسلم نے مسعدۃ بن زیاد سے روایت کی، انہوں نے کہا: مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی کہ:نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"ریا کار کی تین علامتیں ہیں:جب وہ اکیلا ہوتا ہے تو سستی کرتا ہے۔جب اس کے پاس کوئی اور ہوتا ہے تو چست ہو جاتا ہے۔اور وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے تمام کاموں میں اس کی تعریف کی جائے۔"

(۱)نقله المجلسي في البحار المجلد الثامن : ٥٦١ الطبعة الحجرية

اور ظالم کی تین علامتیں ہیں:وہ نافرمانی کے ذریعے اپنے سے بالاتر (حاکم یا قانون) کو دباتا ہے۔وہ غلبے کے ذریعے اپنے سے کمزور کو دباتا ہے۔اور وہ ظالموں کی حمایت کرتا ہے۔"اور سست کی تین علامتیں ہیں:وہ تاخیر کرتا ہے یہاں تک کہ موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ اور موقع ہاتھ سے نکال دیتا ہے یہاں تک کہ کام ضائع ہو جاتا ہے۔اور کام ضائع کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ گنہگار ٹھہرتا ہے۔"اور منافق کی تین علامتیں ہیں:جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔
اور جب امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔"

۹۳-اور انہی سے، انہوں نے مسعدة بن زیاد سے روایت کی، انہوں نے کہا: مجھ سے جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ:اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتابوں میں سے ایک کتاب اپنے انبیاء میں سے ایک نبی پر نازل فرمائی، جس میں یہ (تحریر) تھا:"یقیناً میری مخلوق میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو دین کے ذریعے دنیا کو چاٹیں گے (یعنی دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنائیں گے)۔ وہ بھیڑوں کی کھالیں پہنیں گے جبکہ ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔ وہ صبر (ایک کڑوی بوٹی) سے بھی زیادہ تلخ ہوں گے، ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی، اور ان کے باطنی اعمال مُردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوں گے۔
کیا وہ مجھ سے دھوکہ کر رہے ہیں؟! یا مجھ کو فریب دے رہے ہیں؟! یا مجھ پر جبر کر رہے ہیں؟!پس میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان پر ایک ایسا فتنہ بھیجوں گا جو اپنی لگاموں سے روندتا ہوا زمین کے کناروں تک پہنچے گا، اور اس میں حکیم بھی حیران و سرگرداں رہ جائے گا۔"

۹۴-اور انہی سے، انہوں نے مسعدۃ بن زیاد سے روایت کی، انہوں نے کہا: اور مجھ سے جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ:نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"بد گمانی سے بچو، کیونکہ بد گمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ اور اللہ کے لیے آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ آپس میں نفرت نہ کرو، اور نہ ایک دوسرے کی جاسوسی کرو، اور نہ بے حیائی کی باتیں کرو، اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو، اور نہ آپس میں جھگڑا کرو، اور نہ آپس میں بغض رکھو، اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو، اور نہ ہی آپس میں حسد کرو، کیونکہ حسد ایمان کو اسی طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو کھا جاتی ہے۔"

۹۵-اور انہی سے، انہوں نے مسعدۃ بن زیاد سے روایت کی، انہوں نے کہا: اور مجھ سے جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"قیامت کے دن لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہوگا جو مثلث (تین کو ہلاک کرنے والا) ہو۔" عرض کیا گیا: "یا رسول اللہ، مثلث کون ہے؟" آپ نے فرمایا: "وہ شخص جو اپنے بھائی کے بارے میں اس کے حاکم کے پاس جا کر چغلی کھائے، اور حاکم اسے قتل کر دے، تو وہ اپنی جان کو، اپنے بھائی کو، اور اپنے حاکم کو ہلاک کر دیتا ہے۔"

۹۶-محمد بن خالد الطیالسی نے علاء سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ (علیہ السلام) سے کہا: ایک شخص کوئی چیز بیچنا چاہتا ہے، تو وہ کہتا ہے: "میں تمہیں دس پر گیارہ یا دس پر بارہ میں بیچوں گا؟" آپ نے فرمایا: "کوئی حرج نہیں، یہ بیع (خرید و فروخت) ہی ہے۔ جب بیع کو یکجا کر لیا جائے تو اسے ایک ہی قیمت پر کر دیا جائے۔"

۹۷-اور انہی سے، انہوں نے علاء سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ (علیہ السلام) سے پوچھا: "کیا یتیم کے مال پر زکوٰۃ ہے؟" آپ نے فرمایا: "نہیں۔" میں نے پوچھا: "کیا زیورات پر زکوٰۃ ہے؟" آپ نے فرمایا: "نہیں

۹۸-اور انہی سے، انہوں نے علاء سے روایت کی انہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا: ایک شخص کے پاس مال قرض کے طور پر ہو اور اس پر سال گزر جائے کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟" آپ نے فرمایا: "ہاں

۹۹-اور انہی سے انہوں نے علاء سے روایت کی انہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ (علیہ السلام) سے پوچھا: "ایک شخص نے دو رکعتیں پڑھیں اور اسے تیسری میں شک ہو گیا؟آپ نے فرمایا: وہ یقین پر بنیاد رکھے (یعنی دو پر یقین رکھے) جب وہ فارغ ہو جائے تو تشہد پڑھے اور کھڑا ہو کر ایک رکعت سورۃ فاتحہ کے ساتھ پڑھے

۱۰۰-اور انہی سے انہوں نے علاء سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ (علیہ السلام) سے پوچھا: "جب میں نے اپنا سر منڈوا لیا اور میں عمرہ تمتع کرنے والا ہوں تو کیا میں اپنے سر پر مہندی لگا سکتا ہوں؟آپ نے فرمایا: "ہاں لیکن بغیر خوشبو لگائے۔میں نے پوچھا: "اور کیا میں قمیص پہن سکتا ہوں اور سر پر کپڑا (قناع) لے سکتا ہوں؟"آپ نے فرمایا:ہاں۔میں نے پوچھا:کیا یہ سب کعبہ کا طواف کرنے سے پہلے کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا:ہاں۔

۱۰۱-اور انہی (راوی) سے، وہ علاء سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: "میرے کچھ قرضے ہیں اور میرے پاس کچھ چوپائے جانور اور چکیاں بھی ہیں اور بعض اوقات قرض ملنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ جب میں وہ قرض وصول کر لوں تو اس پر زکوٰۃ کب واجب ہو گی؟آپ علیہ السلام نے فرمایا: "صرف ایک سال جب وصول کرنے کے بعد ایک سال گزر جائے۔میں نے عرض کیا: "چوپائے اور چکیوں کا کیا حکم ہے؟ جو میرے پاس ہیں، کیا ان میں مجھ پر کچھ (زکوٰۃ) ہے؟آپ علیہ السلام نے فرمایا: "نہیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر اسے بند کیا (مٹھی کی طرح دبایا) اور فرمایا: "میرے والد امام باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: زکوٰۃ تو صرف سونے پر ہے جب وہ تمہارے ہاتھ میں ٹھہر جائے یعنی قبضہ میں آ جائے۔"میں نے آپ سے عرض کیا: "ساز و سامان (تجارتی مال) جو میرے پاس ہو اور مجھے اس پر سرمایہ اصل رقم بھی حاصل نہ ہو، کیا اس میں مجھ پر زکوٰۃ ہے؟"آپ علیہ السلام نے فرمایا: "نہیں۔"

۱۰۲-اور انہی (راوی) سے، وہ علاء سے، اور وہ حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فجر کی نماز پڑھتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: "وہ دوبارہ پڑھے گا۔" یعنی نماز لوٹائے گا تو ہمارے اصحاب میں سے بعض نے آپ سے پوچھا، جبکہ میں بھی وہاں موجود تھا: "اور مغرب کی نماز کا کیا حکم ہے؟"آپ علیہ السلام نے فرمایا:اور مغرب بھی (دوبارہ پڑھے گا۔میں نے (علاء نے) آپ سے پوچھا:اور وتر کی نماز کا کیا حکم ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں، اور وتر بھی، اور جمعہ بھی

۱۰۳-اور انہی (راوی) سے، وہ علاء سے، اور وہ حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے آپ سے اس کنویں کے بارے میں پوچھا جس سے لوگ وضو کرتے ہیں اور اس کے پہلو میں ایک نالی یا گٹر (بالوعۃ/جیسا کہ سیوریج کا گڑھا) ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:اگر ان دونوں (کنویں اور نالی) کے درمیان دس ہاتھ کا فاصلہ ہو، اور جس کنویں سے پانی نکالتے ہیں وہ وادی کے نچلے حصے (یا پانی کے مرکزی بہاؤ) کی طرف ہو، تو کوئی حرج نہیں۔"

۱۰۴-ہم سے احمد بن اسحاق بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے بکر بن محمد الازدی نے حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: "بے شک دعا قضا (فیصلے/تقدیر) کو ٹال دیتی ہے اور بے شک مؤمن کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے سبب وہ رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے

۱۰۵-اور انہی سے وہ بکر بن محمد سے، اور وہ حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے خیثمہ سے فرمایا جبکہ میں (بکر بن محمد) سن رہا تھا:"اے خیثمہ! ہمارے موالیوں (ماننے والوں) کو میرا سلام کہنا، اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عظیم تقوے کی وصیت کرنا اور یہ کہ ان کا مالدار ان کے غریب پر مہربانی کرے، اور ان کا قوی ان کے کمزور پر (طاقت خرچ کرے/مدد کرے) اور یہ کہ ان کے زندہ لوگ اپنے مردوں کے جنازوں میں شریک ہوں اور وہ ایک دوسرے سے اپنے گھروں میں ملیں، کیونکہ ان کا یہ ملنا ہمارے امر (دین/مسلک) کی زندگی ہے۔"پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا: "اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے ہمارے امر کو زندہ کیا۔"

۱۰۶-اور انہی راوی سے وہ بکر بن محمد الازدی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام نے فرمایا:ہمارے موالیوں (ماننے والوں) کو ہماری طرف سے سلام پہنچا دینا، اور انہیں بتا دینا کہ ہم انہیں اللہ کی طرف سے کسی چیز میں فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے سوائے عمل کے، اور یہ کہ وہ ہماری ولایت (دوستی/سرپرستی) کو ہرگز نہیں پا سکتے مگر عمل اور پرہیزگاری (ورع) سے۔اور بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت (افسوس) والا وہ شخص ہو گا جو انصاف (عدل) کا وصف بیان کرے پھر خود اس کی خلاف ورزی کر کے کسی دوسرے (طریقہ) کو اختیار کرے۔

۱۰۷-اور انہی (راوی) سے، وہ بکر بن محمد الازدی سے، اور وہ حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا:"جو شخص یہ چاہے کہ اسے پورا پیمانہ بھر کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ"

۱۰۸-اور انہی سے وہ بکر بن محمد الازدی سے اور وہ حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دل کے دو کان ہوتے ہیں روح ایمان اس کے کان میں بھلائی کی سرگوشی کرتی ہے اور شیطان اس کے کان میں برائی کی سرگوشی کرتا ہے پھر ان دونوں میں سے جو بھی دوسرے پر غالب آتا ہے وہی اس پر چھا جاتا ہے

۱۰۹-(بکر بن محمد الازدی) نے کہا اور حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی آدمی زنا کرتا ہے تو اللہ اس میں سے روح ایمان نکال لیتا ہے تو ہم نے عرض کیا کیا یہ وہی روح ہے جس کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان کی مدد فرمائی ایک روح سے جو اس کی طرف سے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں

۱۱۰-اور حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام نے فرمایا زانی زنا نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مومن ہو میرا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اس (عورت) کے پیٹ پر ہوتا ہے (یعنی زنا کی حالت میں ہوتا ہے) لیکن جب وہ وضو کر لیتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے تو پھر اس کی حالت اس سے مختلف ہو جاتی ہے

۱۱۱-اور انہی (راوی) سے وہ بکر بن محمد سے اور وہ حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جمعہ کے دن لوگ تین مرتبوں پر ہوتے ہیں پہلا شخص وہ جو امام کے باہر آنے سے پہلے جمعہ کے لیے آیا اور خاموشی اور سکون سے جمعہ میں شریک ہوا تو یہ عمل اس کے لیے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک نیکی لائے گا تو اس کے لیے دس گنا اجر ہے دوسرا شخص وہ جو اضطراب اور شور و غل کے ساتھ جمعہ میں شریک ہوا تو بس یہی اس کا حصہ ہے

تیسرا شخص وہ جو جمعہ کے لیے اس وقت آیا جب امام خطبہ دے رہا تھا اور وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا تو اس نے سنت کی مخالفت کی اور وہ اللہ سے سوال کر رہا ہے پس اگر اللہ چاہے تو اسے دے اور اگر چاہے تو اسے محروم کر دے

۱۱۲-اور انہی (راوی) سے وہ بکر بن محمد سے اور وہ حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا

حضرت امیر المؤمنین (علی) علیہ السلام نے فرمایا بے شک شک اور نافرمانی آگ (جہنم) میں ہیں

وہ نہ ہم میں سے ہیں اور نہ ہماری طرف (منسوب) ہیں اور مومنوں کے دل ایمان کے ساتھ لپیٹے ہوئے ہیں پس جب اللہ چاہتا ہے کہ جو کچھ ان دلوں میں ہے اسے منور کرے تو وہ اسے وحی کے ذریعے کھول دیتا ہے پس اس میں حکمت بونے والا اسے بوتا ہے اور کاٹنے والا اسے کاٹتا ہے

۱۱۳-اور انہی (راوی) سے وہ بکر بن محمد سے اور وہ حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا
"بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی گردن پکڑ کر اسے اس امر (ولایت/دین) میں داخل کر دیتا ہے
۱۱۴-اور انہی (راوی) سے وہ بکر بن محمد سے اور وہ حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا
بے شک تقیہ مومن کی ڈھال ہے اور اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس میں تقیہ نہ ہو تو میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں کیا آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ قول نہیں دیکھا مگر وہ شخص جسے مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو آپ نے فرمایا تقیہ اس کے سوا اور کیا ہے
۱۱۵-اور انہی سے وہ بکر بن محمد سے اور وہ حضرت امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے وقت تین مرتبہ یہ کہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی عَلَا فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی يُحْيِي الْمَوْتٰى وَيُمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
آپ نے فرمایا وہ شخص اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو کر نکلتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا

۱۱۶- بکر بن محمد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا "جب بھی کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی اللہ کی خاطر اور اللہ کے لیے زیارت کرتا ہے، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے آواز دیتا ہے: اے زیارت کرنے والے! تو پاک ہوا اور تیرے لیے جنت پاکیزہ ہوئی

۱۱۷- بکر بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فضیل سے فرمایا تم بیٹھ کر گفتگو کرتے ہو فضیل نے عرض کیا جی ہاں میں آپ پر قربان جاؤں آپ نے فرمایا میں ان مجلسوں کو پسند کرتا ہوں لہذا اے فضیل ہمارے امر کو زندہ کرو پس اللہ اس پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے اے فضیل جس نے ہمیں یاد کیا یا اس کے پاس ہمارا ذکر کیا گیا اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کے برابر بھی آنسو نکلا تو اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں

۱۱۸- بکر بن محمد ازدی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ابوبصیر نے ان سے (حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے) حور عین کے بارے میں سوال کیا اور میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا ابوبصیر نے ان سے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں کیا حور عین دنیا کی مخلوق میں سے ہیں یا جنت کی مخلوق میں سے ہیں تو آپ نے ان سے فرمایا تجھے اس سے کیا واسطہ تجھے تو نماز کی فکر کر اس لیے کہ آخری چیز جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی اور اس پر زور دیا وہ نماز ہے خبردار تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ہلکا نہ سمجھے پس نہ تو وہ جوانی میں اسے پورا کرتا ہے اور نہ ہی بڑھاپے میں اس پر مضبوط رہ پاتا ہے اور نماز کی چوری سے زیادہ سخت اور کیا ہوگا

پس جب تم میں سے کوئی قیام کرے تو اسے سیدھا کھڑا ہونا چاہیے اور جب رکوع کرے تو پورے طور پر ٹھہرنا چاہیے اور جب اپنا سر اٹھائے تو سیدھا ہو جائے اور جب سجدہ کرے تو کھل کر سجدہ کرے اور پوری طرح ٹھہرے
اور جب سجدہ سے سر اٹھائے تو تھوڑا ٹھہرے یہاں تک کہ وہ مطمئن ہو جائے

۱۱۹- پھر میں نے ان سے مغرب کی نماز کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:
"جب ٹکیہ (سورج کا قرص) غائب ہو جائے۔ پھر میں نے ان سے عشاء آخرہ (عشاء کی) نماز کے وقت کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا:"جب شفق غائب ہو جائے۔" آپ نے فرمایا: "اور شفق کی نشانی سرخی ہے۔" راوی نے کہا: اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح (اشارہ کر کے) فرمایا۔

۱۲۰- بکر بن محمد ازدی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: میں مومن کے لیے یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ ایسی نماز میں امام کے پیچھے کھڑا ہو جس میں آواز سے قرأت نہیں کی جاتی تو وہ گدھے کی طرح کھڑا رہے۔" میں نے ان سے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں، تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: "وہ تسبیح پڑھے۔

۱۲۱- بکر بن محمد ازدی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:"جب قیامت کا دن ہوگا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کو تھامے ہوئے آئیں گے، اور تم ہمارے دامن کو تھامے ہوئے آؤ گے۔ پھر ہم سب کو کہاں لے جایا جائے گا؟ اللہ کی قسم، جنت میں!"

۱۲۲-بکر بن محمد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا: "میں آپ پر قربان جاؤں، شعبان کے روزے کے بارے میں آپ کا کیا فرمان ہے؟" آپ نے فرمایا: "روزہ رکھو۔" میں نے عرض کیا: "تو فضیلت کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: "نصف (پندرہویں) کے بعد ایک دن، پھر نماز پڑھو۔"

۱۲۳-بکر بن محمد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: "خبردار! بے شک امر (تقدیر) ہر روز آسمان سے زمین پر بارش کے قطروں کی طرح ہر جان پر اتارا جاتا ہے، جس میں اللہ نے اس کے لیے کوئی کمی یا زیادتی مقرر کی ہو، چاہے وہ خاندان میں ہو، یا مال میں، یا جان میں۔ پس جب تم میں سے کسی کو اس کے خاندان، مال یا جان میں کوئی مصیبت پہنچے، یا وہ کسی دوسرے کے پاس فراوانی دیکھے تو یہ چیز اس کے لیے فتنہ نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ مسلمان شخص جب تک کسی کمزوری میں مبتلا نہ ہو جائے جسے وہ ظاہر کرے جب اس کا ذکر ہو، اور وہ لوگوں کے درمیان اسے چھیڑے، تو وہ اس جوا کھیلنے والے کی طرح ہے جو کامیاب ہوا اور اپنی قرعہ اندازی میں پہلی جیت کا انتظار کر رہا ہے جو اس کے لیے غنیمت (فائدہ) کو واجب کرے اور نقصان کو دور کرے۔ سو یہی وہ مسلمان شخص ہے جو خیانت اور جھوٹ سے پاک ہے اور دو بہترین چیزوں میں سے ایک کا انتظار کرتا ہے: یا تو اللہ کا بلانے والا (موت) تو جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس کے لیے بہتر ہے، اور یا اللہ کی طرف سے رزق، تو اس وقت وہ خاندان والا اور مال والا ہو جاتا ہے، اور اس کے ساتھ اس کا دین ہوتا ہے۔ اور مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی کھیتی ہیں، اور نیک عمل آخرت کی کھیتی ہے۔ اور اللہ عزوجل بعض قوموں کے لیے ان دونوں کو جمع فرما دیتا ہے۔"

۱۲۴-ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:
"جب بھی کسی مسلمان نے کسی مسلمان کی حاجت پوری کی، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے آواز دیتا ہے: تیرا ثواب مجھ پر ہے، اور میں تیرے لیے جنت سے کم پر راضی نہیں ہوں گا
۱۲۵-ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:
"جب سورج ڈوبتا ہے تو اللہ تعالیٰ سورج کے ساتھ ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو کہتا ہے یا آواز دیتا ہے: اے لوگو! اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ، بے شک جو چیز کم ہو اور کافی ہو وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ اور ایک فرشتہ سورج کے طلوع ہونے پر مقرر ہے جو کہتا ہے یا آواز دیتا ہے: اے آدم کے بیٹے! مرنے کے لیے پیدا ہو، اور ویرانی کے لیے عمارت بنا، اور فنا کے لیے جمع کر۔"
۱۲۶-ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:
"جس نے اللہ کی خاطر ہم سے محبت کی، تو اللہ اسے اس محبت سے فائدہ دے گا، چاہے وہ دیلمیوں کے ہاتھ میں قیدی ہی کیوں نہ ہو۔ اور جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور وجہ سے ہم سے محبت کی، تو اللہ اس کے ساتھ جو چاہے گا کرے گا۔ بے شک ہم اہلِ بیت کی محبت بندوں کے گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتی ہے جیسے تیز ہوا درخت سے پتوں کو جھاڑ دیتی ہے
۱۲۷-اس (راوی) سے روایت ہے، اس نے کہا: میں طواف کرنے نکلا اور میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے پہلو میں تھا یہاں تک کہ آپ نے اپنا طواف مکمل کر لیا۔ پھر آپ جھکے اور رکنِ بیت اور حجر (اسماعیل) کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی۔ میں نے سجدے کی حالت میں آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:"میرے چہرے نے تیرے لیے بندگی اور غلامی کرتے ہوئے سجدہ کیا،

اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، سچا اور برحق۔ تو ہر چیز سے پہلے اول ہے، اور ہر چیز کے بعد آخر ہے۔ اور میں یہاں تیرے سامنے حاضر ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، پس مجھے بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی بھی عظیم گناہ کو نہیں بخشتا، پس مجھے بخش دے کیونکہ میں اپنے گناہوں کا اقرار اپنی جان پر کرتا ہوں، اور تیرے سوا کوئی بھی عظیم گناہ کو دور نہیں کر سکتا۔" پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا، اور رونے کی وجہ سے آپ کا چہرہ ایسا تھا جیسے پانی میں ڈبویا گیا ہو۔

۱۲۸-ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:
"اللہ عز وجل کی کتنی ہی نعمتیں اس کے بندے پر اس کی امید کے بغیر ہوتی ہیں، اور کتنے ہی لوگ کسی چیز کی امید رکھتے ہیں جبکہ بھلائی کسی اور میں ہوتی ہے، اور کتنے ہی لوگ اپنی ہلاکت کی طرف دوڑتے ہیں جبکہ اپنی قسمت سے سست ہوتے ہیں۔"

۱۲۹-ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:
"بے شک میرے نزدیک میرے اولیاء میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ مؤمن بندہ ہے جو صلاحیت کی نعمت سے بہرہ ور ہو، اپنے رب کی عبادت بہترین طریقے سے کرے، اور خلوت میں اللہ کی عبادت کرے، اور لوگوں میں گمنام ہو، پس اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو، اور اس کا رزق ضرورت کے مطابق ہو، اور اس نے اس پر صبر کیا ہو، پس موت نے اسے جلد آ لیا ہو، تو اس کا ترکہ کم ہو اور اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں۔" آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

۱۳۰-راوی نے کہا: اور میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ ان کے بعض اصحاب نے کہا:"اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔"تو حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:"نہیں! بلکہ اس سے افضل (سب سے بہتر) جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور برکت دی، بے شک تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔"

۱۳۱-ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:"""(اے نبی) کہہ دیجیے کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو، وہ یقیناً تم سے ملنے والی ہے، پھر تم غیب اور حاضر کو جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کرتے تھے" (سورۃ الجمعہ: 8)" آپ نے فرمایا: "وہ سالوں کو شمار کرتا ہے، پھر مہینوں کو شمار کرتا ہے، پھر دنوں کو شمار کرتا ہے، پھر گھڑیوں کو شمار کرتا ہے، پھر سانسوں کو شمار کرتا ہے: "پس جب ان کی مدت آ جاتی ہے تو وہ نہ ایک گھڑی تاخیر کر سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں" (سورۃ الأعراف: 34)۔"

۱۳۲-بکر بن محمد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:"اور نوح نے اپنے بیٹے کو آواز دی (قرآن کی آیت) میں اِبنھا (با کے نیچے زیر کے ساتھ) اصل میں اَیھا (اے) ہے، اور یہ طی قبیلے کی زبان ہے۔

۱۳۳-بکر بن محمد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ علی بن عبدالعزیز بھی تھے۔آپ نے مجھ سے پوچھا: "یہ کون ہے؟"میں نے عرض کیا: "میرا مولیٰ (آزاد کردہ غلام)۔"آپ نے فرمایا: "تم نے اسے آزاد کیا ہے یا اس کے باپ کو؟"میں نے عرض کیا: "بلکہ اس کے باپ کو۔"آپ نے فرمایا: "یہ تمہارا مولیٰ نہیں ہے، یہ تمہارا بھائی اور چچا کا بیٹا ہے۔

مولیٰ تو وہ ہے جس پر (آزادی کی) نعمت جاری ہوئی ہو، اور جب نعمت اس کے باپ پر جاری ہوئی ہے تو یہ تمہارا بھائی اور چچا کا بیٹا ہے (بنیاد پر یہ غلام نہیں رہا)۔"

۱۳۴-ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار آیا، تو ان کے پاس جبرائیل آئے اور ان کی عیادت کی، اور کہا:بسم اللہ کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں - اے محمد - اور بسم اللہ کے ساتھ میں آپ کو شفا دیتا ہوں، اور بسم اللہ کے ساتھ ہر بیماری سے، اللہ رحمن آپ کو آرام دے، اور بسم اللہ اور اللہ آپ کو شفا دینے والا ہے، اور بسم اللہ کے ساتھ یہ (شفا) لے لیجیے تو یہ آپ کے لیے مبارک ہو، بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ (قرآن کی آیت کے ٹکڑے کا حوالہ دیتے ہوئے) "پس میں ستاروں کے ڈوبنے کی جگہوں کی قسم کھاتا ہوں" تو آپ اللہ کے حکم سے ضرور صحت یاب ہو جائیں گے۔"

۱۳۵-بکر بن محمد نے کہا: پھر میں نے آپ سے (حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے) بخار کے دم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے وہ بتایا۔ اور میں نے آپ سے سوجن اور زخم کے دم کے بارے میں پوچھا، تو ابو عبداللہ نے فرمایا:"تم ایک چھری لو، پھر اسے اس جگہ پر پھیرو جس کی تم شکایت کر رہے ہو، زخم کی ہو یا کسی اور چیز کی، پھر کہو:بسم اللہ کے ساتھ میں تمہیں دم کرتا ہوں، دھار اور لوہے سے، اور لکڑی کے اثر سے، اور ڈھیلے پتھر سے۔ اور سست رگ سے، اور سرخ سوجن سے، اور کھانے اور اس کے کاٹنے (نقصان) سے، اور پینے اور اس کی ٹھنڈک سے، اللہ کے حکم سے انسانوں اور چوپایوں میں مقررہ مدت تک اس کے پاس جا۔ بسم اللہ کے ساتھ میں نے کھولا، اور بسم اللہ کے ساتھ میں نے بند کیا (ختم کیا)۔"پھر چھری کو زمین میں گاڑ دو۔"

۱۳۶-ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:"مؤمن کے لیے نماز کے پہلے وقت کی فضیلت بعد والے وقت پر اس کے اولاد اور مال سے بھی بہتر ہے۔"

۱۳۷-ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:اور جو چیزیں ابو عبداللہ ہمیں سب سے زیادہ کرنے کی وصیت فرماتے تھے، وہ نیکی (والدین کے ساتھ) اور صلہ رحمی (رشتہ جوڑنا) تھی۔

۱۳۸-بکر بن محمد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے متعہ (عارضی نکاح) کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا:(تم نے) ان سے جو بھی فائدہ حاصل کیا ہے، تو انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہر دے دو۔ اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں ہے جس پر تم مقرر شدہ (مہر) کے بعد باہم رضامند ہو جاؤ" (سورۃ النساء: 24)

۱۳۹-راوی نے کہا: اور میں نے ابوالحسن موسیٰ (یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے اس (متعہ) کے بارے میں سوال کیا کہ کیا یہ چار (بیویوں) میں سے ہے؟تو آپ نے فرمایا: "نہیں۔"

۱۴۰-بکر بن محمد نے کہا: ہم مدینہ سے نکل کر حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے گھر کی طرف جا رہے تھے، تو ابوبصیر بھی شہر کی ایک گلی سے باہر نکلتے ہوئے ہمارے ساتھ آ ملے اور وہ جنابت کی حالت میں تھے، اور ہمیں علم نہیں تھا—یہاں تک کہ ہم حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں سلام کیا۔ آپ نے ابوبصیر کی طرف سر اٹھایا اور ان سے فرمایا: "اے ابوبصیر! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جنبی (ناپاک) شخص کے لیے انبیاء کے گھروں میں داخل ہونا مناسب نہیں ہے؟پس ابوبصیر واپس چلے گئے اور ہم اندر داخل ہو گئے

SHIAKONKHAQ.COMMUNITY

۱۴۱-راوی نے کہا: میں نے آپ سے (متعہ کے بارے میں) سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا: "میں اس (مؤمن) کے لیے یہ ناپسند کرتا ہوں کہ وہ دنیا سے جائے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں سے کوئی سنت اس پر باقی رہ گئی ہو جسے اس نے پورا نہ کیا ہو۔"

۱۴۲-راوی نے کہا: میں اور ابوبصیر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے—اور علی بن عبدالعزیز بھی ہمارے ساتھ تھے— تو میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: "آپ ہمارے صاحب (امام) ہیں؟"

تو آپ نے فرمایا: "بے شک میں تمہارا صاحب (امام) ہوں!" پھر آپ نے اپنے بازو کی کھال پکڑ کر اسے کھینچا اور فرمایا: "میں ایک بوڑھا ہوں، اور تمہارا (حقیقی) صاحب تو ایک جوان لڑکا ہے۔"

۱۴۳-بکر بن محمد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: محمد بن عبدالسلام حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور آپ سے عرض کیا: "ایک آدمی نے گائے کو کلہاڑی ماری اور اسے زمین پر گرا دیا پھر اسے ذبح کیا۔"

آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، اور سعیدہ (خادمہ) کو بلایا اور اسے فرمایا: "یہ شخص میرے پاس آیا اور کہا: 'آپ نے مجھے اس گائے والے کے بارے میں پیغام بھیجا ہے جسے اس نے کلہاڑی ماری تھی، پس اگر خون اعتدال کے ساتھ بہا ہو تو تم کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ، اور اگر وہ آہستہ آہستہ مشکل سے نکلا ہو تو اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔ راوی نے کہا: اس پر اس (خادمہ سعیدہ) نے لڑکے کو پکڑا اور اسے مارنا چاہا، تو آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا: "اسے ستو اور شکر پلاؤ، کیونکہ یہ گوشت اگاتا ہے اور ہڈی کو مضبوط کرتا ہے۔"

۱۴۴-اور اس سے بکر بن محمد نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام (امام جعفر صادق) سے روایت کی سورۃ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ کی تفسیر میں آپ نے فرمایا میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور وَلِيَ دِينِ (اور میرے لیے میرا دین ہے) کے بارے میں فرمایا: میرا دین اسلام ہے اسی پر میں زندہ رہوں گا اور اسی پر میں مروں گا اگر اللہ نے چاہا۔

۱۴۵-محمد بن عیسیٰ بن عبید بن یقطین نے نباتہ بن محمد سے اور انہوں نے امام ابو عبداللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: میں نے آپ (ع) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے، جو اس کے بازو کو پکڑتا ہے اور اسے اس امر (ولایتِ اہل بیت و تشیع) میں داخل کر دیتا ہے۔"

۱۴۶-محمد بن عیسیٰ نے کہا: ہم سے حماد بن عیسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام (امام جعفر صادق) کو موقف (میدان عرفات) میں دیکھا، آپ ایک خچر پر سوار تھے اور اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ موسم (حج) کے والی کے بائیں جانب کھڑے تھے، یہاں تک کہ آپ وہاں سے واپس ہوئے۔اور آپ اس جگہ کھڑے تھے جہاں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا موقف تھا اور آپ کی دونوں ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف تھی اور آپ وقفے وقفے سے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کے ذریعے حفاظت یا پناہ طلب کر رہے (اشارہ کر رہے) تھے۔

۱۴۷-ہارون بن مسلم نے مسعدۃ بن صدقۃ سے، انہوں نے جعفر سے، اور انہوں نے اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کی ہے کہ: حضرت علی علیہ السلام نے ابو ایوب انصاری سے فرمایا: "اے ابو ایوب! آپ کے اخلاقِ کریمانہ کس حد تک پہنچے ہیں؟انہوں نے عرض کیا: "میں نہ تو کسی پڑوسی کو، اور نہ ہی اس سے کم تر (دور والے) کسی شخص کو ایذا دیتا ہوں، اور نہ ہی میں کسی ایسے نیکی یا معروف کو روکتا ہوں جس پر میں قادر ہوں۔راوی نے کہا پھر امام علی علیہ السلام نے فرمایا: کوئی ایسا گناہ نہیں ہے جس کے لیے توبہ نہ ہو۔ اور کوئی ایسا توبہ کرنے والا نہیں ہے جس کی توبہ قبول نہ ہو جائے سوائے برے اخلاق والے شخص کے۔ وہ تقریباً ایسا ہوتا ہے کہ ایک گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اس سے بھی زیادہ برا گناہ کر بیٹھتا ہے۔"

۱۴۸-ہارون بن مسلم نے مسعدۃ بن صدقۃ سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے اپنے آباء و اجداد سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک، قیامت کے دن تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میری مجلس میں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں اخلاق میں سب سے بہترین ہو، اور عاجزی میں سب سے زیادہ ہو۔" اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور ثرثارون (بکواس کرنے والے/ فضول گو) ہوں گے۔ اور ثرثارون وہی مستکبرون (تکبر کرنے والے) ہیں۔

۱۴۹-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بندے کے میزان (ترازو) میں سب سے پہلی چیز جو رکھی جائے گی وہ اس کا حسنِ اخلاق ہوگا۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

۱۵۰-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) فرمایا:"حیا (شرم) کی دو قسمیں ہیں: پس ان میں سے ایک تو کمزوری (ضعف) ہے، اور دوسری قسم قوت، اسلام، اور ایمان ہے۔"

۱۵۱-اور (ہارون بن مسلم) نے مسعدۃ بن صدقۃ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ جعفر (امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم صلوات اللہ علیہ نے فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں بیٹھے تو اس پر اپنے پردے لٹکا لے (یعنی پردے کا اہتمام کرے)، کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حیا (شرم) کو بھی اسی طرح تقسیم فرمایا ہے جس طرح رزق کو تقسیم کیا ہے۔"

۱۵۲-اور (ہارون بن مسلم) نے مسعدۃ بن صدقۃ سے، انہوں نے جعفر (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے، اور انہوں نے اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کی ہے کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"جب کوئی شخص اپنی مجلس سے اٹھ کر جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائیوں کو سلام کے ذریعے رخصت کرے۔کیونکہ اگر وہ (پیچھے رہنے والے) کسی خیر اچھی بات یا نیکی میں مشغول رہے تو یہ جانے والا شخص ان کا شریک ہوگا۔اور اگر وہ پیچھے رہنے والے کسی باطل بری یا فضول بات میں مشغول رہے تو یہ ان پر (ان کے گناہ میں شریک نہ ہوگا)، نہ کہ اس سلام کرکے جانے والے پر۔"

۱۵۳-اور (ہارون بن مسلم) نے مسعدۃ بن صدقۃ سے انہوں نے جعفر امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جب تم میں سے کسی کو ڈکار (جشاء) آئے

تو وہ اپنی ڈکار کو آسمان کی طرف نہ اٹھائے (یعنی منہ کو آسمان کی طرف کرکے ڈکار نہ لے اور نہ ہی جب تھوکے۔اور ڈکار اللہ جل و عز کی طرف سے ایک نعمت ہے۔ لہٰذا، جب تم میں سے کوئی ڈکار لے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی حمد کرے۔

۱۵۴-ہارون بن مسلم نے مسعدة بن صدقة سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) کو سنا جبکہ ان سے یہ سوال کیا گیا:کیا وجہ ہے کہ آپ زانی (زنا کرنے والے) کو کافر نہیں کہتے مگر تارکِ صلاۃ (نماز چھوڑنے والے) کو کافر کہتے ہیں؟ اس کی دلیل کیا ہے؟"امام (علیہ السلام) نے فرمایا:"اس لیے کہ زانی – اور اس جیسے دیگر گناہ کرنے والے یہ عمل صرف شہوت کی وجہ سے کرتے ہیں، کیونکہ شہوت ان پر غالب آ جاتی ہے۔جبکہ نماز چھوڑنے والا نماز کو صرف اس کی تحقیر (استخفاف) کرتے ہوئے ترک کرتا ہے۔اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ زانی کو نہیں پائیں گے کہ وہ عورت کے پاس جائے مگر یہ کہ وہ اس عمل سے لذت حاصل کر رہا ہو اور اس کا قصد کر رہا ہو۔اور ہر وہ شخص جو نماز کو جان بوجھ کر چھوڑتا ہے، تو اس کا نماز چھوڑنے کا مقصد لذت حاصل کرنا نہیں ہوتا۔ لہٰذا، جب لذت کا پہلو ختم ہو گیا، تو تحقیر (استخفاف) آ گئی اور جب تحقیر آ گئی تو کفر لازم آ گیا۔

۱۵۵-ہارون بن مسلم نے مسعدة بن صدقة سے روایت کی، انہوں نے کہا: ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا گیا:

"اس شخص میں کیا فرق ہے جس نے کسی عورت کی طرف دیکھا اور اس سے زنا کیا، یا شراب دیکھی اور اسے پی لیا اور اس شخص میں جو نماز چھوڑتا ہے؟ کیونکہ زانی اور شراب پینے والا تحقیر (استخفاف) کرنے والا نہیں ہوتا جیسا کہ نماز چھوڑنے والا تحقیر کرنے والا ہوتا ہے؟ اس کی دلیل کیا ہے؟ اور وہ کون سی علت ہے جو ان دونوں کے درمیان فرق کرتی ہے؟

امام (علیہ السلام) نے فرمایا: "دلیل یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس میں تم نے اپنے آپ کو داخل کیا اور نہ تو کسی داعی (پکارنے والے) نے تمہیں اس کی طرف بلایا اور نہ ہی کوئی شہوت (جیسے زنا اور شراب نوشی) تم پر غالب آئی بلکہ تم نے خود کو نماز چھوڑنے کی طرف بلایا اور وہاں کوئی شہوت بھی موجود نہیں تھی، تو یہی صریح تحقیر (استخفاف بعینہٖ) ہے۔ اور یہی ان دونوں کے درمیان فرق ہے۔

۱۵۶-اور (ہارون بن مسلم) نے مسعدۃ بن صدقۃ سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) کو سنا، جبکہ ان سے کفر اور شرک کے بارے میں سوال کیا گیا کہ: "ان دونوں میں سے کون زیادہ قدیم ہے؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا: "کفر زیادہ قدیم ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ابلیس پہلا شخص ہے جس نے کفر کیا، اور اس کا کفر شرک نہیں تھا کیونکہ اس نے غیر اللہ کی عبادت کی دعوت نہیں دی۔ اس نے تو اس (شرک) کی دعوت بعد میں دی، پھر وہ مشرک ہوا

۱۵۷-اور (ہارون بن مسلم) نے مسعدۃ بن صدقۃ سے، انہوں نے جعفر (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے، اور انہوں نے اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کی ہے کہ :ایک شخص نے ان سے کہا: "بیشک ایمان دل سے ہو جاتا ہے زبان کے اقرار کے بغیر بھی؟تو آپ (امام محمد باقر علیہ السلام) نے اس سے فرمایا:اگر یہ بات ویسی ہی ہے جیسی تم کہہ رہے ہو، تو پھر ہم پر مشرکین سے قتال کرنا حرام ہو جائے گا؛ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ — تمہارے دعوے کے مطابق ہم نہیں جانتے ہو سکتا ہے اس کے دل میں ایمان پوشیدہ ہو۔پس یہ قول اس امتحان کو باطل کرتا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کا لیتے تھے جو آپ کے پاس اسلام قبول کرنے کے لیے آتا تھا، اور آپ کا اس سے بیعت لینا اس کی شرائط کے ساتھ اور شدید تاکید کے ساتھ۔"مسعدۃ نے کہا:اور جس نے یہ بات کہی، تو اس نے بالکل کفر کیا، حالانکہ وہ جانتا نہیں ہے۔

۱۵۸-مسعدة بن صدقہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے سنا اور آپ سے ان امور کے بارے میں پوچھا گیا جن میں قسم حلف میں مضمر نیت جائز ہوتی ہے اور ان کے بارے میں جن میں جائز نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا: "بیشک نیتیں بعض جگہوں پر جائز ہو سکتی ہیں اور بعض میں نہیں ہو سکتیں پس جہاں وہ جائز ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص مظلوم ہو تو اس نے جو قسم کھائی اور جو نیت اپنے دل میں رکھی تو قسم کا انحصار اس کی نیت پر ہوگا لیکن اگر وہ شخص ظالم ہو تو قسم کا انحصار مظلوم کی نیت پر ہوگا۔" پھر آپ نے فرمایا: "اگر فسق و فجور والے لوگوں کی نیتوں پر بھی ان کا مواخذہ پکڑ ہونا شروع ہو جاتا تو یقیناً ہر وہ شخص جو زنا کی نیت کرتا ہے اسے زنا کی سزا دی جاتی ہر وہ شخص جو چوری کی نیت کرتا ہے اسے چوری کی سزا دی جاتی اور ہر وہ شخص جو قتل کی نیت کرتا ہے اسے قتل کی سزا دی جاتی لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ عادل اور کریم ہے ظلم کرنا اس کی شان نہیں ہے بلکہ وہ نیک نیتوں اور ان کے دل میں ان کے پختہ ارادوں پر نیک لوگوں کو ثواب عطا کرتا ہے اور فسق و فجور والوں کا مواخذہ تب تک نہیں کرتا ۔جب تک وہ برا عمل نہ کریں۔"اور یہ اس لیے ہے کہ تم کبھی کبھی ایک گُنگ زبان سے عاجز عجمی کو دیکھتے ہو اس سے وہ مطالبہ نہیں کیا جاتا جو کسی عالم اور فصیح صاف بیان کرنے والے شخص سے کیا جاتا ہے اسی طرح گونگا شخص نماز میں قراءت اور تشہد وغیرہ میں جتنا ادا کر سکے وہی کافی ہے یہ شخص اس گُنگ عجمی کے مرتبے میں ہے اس سے وہ مطالبہ نہیں کیا جاتا جو کسی عاقل متکلم اور فصیح شخص سے کیا جاتا ہے۔"اور اگر کوئی عالم متکلم اور فصیح شخص یہ جاننے کے باوجود کہ اس پر عمل کرنا لازم ہے اور اسے کرنا چاہیے قصداً اس عمل کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ اسے نباطی یا فارسی زبان میں غلط طریقے سے ادا کرے تو ادب اور سرزنش کے ذریعے

اس کے درمیان رکاوٹ پیدا کی جائے گی تاکہ وہ اس کی طرف لوٹ آئے جسے وہ جانتا ہے اور عقل رکھتا ہے۔آپ نے فرمایا: "اور اگر وہ شخص جس کا حال گُنگ عجمی جیسا نہ ہو پھر بھی وہ گونگے اور عجمی والے کام کرنے لگے جیسا کہ ہم نے بیان کیا تو پھر تو کوئی شخص خیر کا کوئی کام نہ کر پاتا اور نہ ہی جاہل کی عالم سے کوئی پہچان رہتی

۱۵۹-محمد بن ولید نے یونس بن یعقوب سے روایت کی انہوں نے کہا: میں نے امام ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: مسلمانوں کے زیرِ کفالت افراد (عیال المسلمین) کو کیا میں زکوٰۃ میں سے رقم دوں تاکہ میں ان کے لیے کپڑے اور کھانا خریدوں؟ اور میرا خیال ہے کہ یہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔
یونس بن یعقوب نے کہا: تو امام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں

۱۶۰-ہارون بن مسلم نے مسعدۃ بن صدقہ سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد (امام صادق) علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:
آپ سے آبی پرندوں کے انڈوں کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: آبی پرندوں کے انڈوں میں سے جو انڈے مُرغی کے انڈے کی طرح ہوں، یعنی ان کی ساخت (خلقہ) مُرغی کے انڈے جیسی ہو اور ان کا ایک سرا پھیلا ہوا (چوڑا) ہو، تو اسے کھاؤ، ورنہ نہیں۔

۱۶۱-ہارون بن مسلم نے مسعدۃ بن صدقہ سے، انہوں نے امام جعفر (صادق) علیہ السلام سے روایت کی، کہ: آپ سے غیر مختون (اغلف) شخص کے ذبیحہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

۱۶۲-ہارون بن مسلم نے مسعدۃ بن صدقہ سے، انہوں نے جعفر بن محمد (امام صادق) علیہ السلام سے روایت کی، کہ: آپ سے ٹڈی (جراد) کے کھانے کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں (لا بأس باکلہ)۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ (ٹڈی) سمندر میں موجود ایک مچھلی (حُوت) کی چھینٹ اُچھال (نثرہ) ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک ٹڈی اور مچھلی جب پانی سے باہر نکلیں تو وہ ذبح شدہ (ذکی) ہیں۔ اور زمین ٹڈی کے لیے جال (مصیدہ) ہے اور اسی طرح مچھلی بھی ہو سکتی ہے۔

۱۶۳-ہارون بن مسلم نے مسعدۃ بن صدقہ سے، انہوں نے جعفر (امام صادق) سے، انہوں نے اپنے والد (امام محمد باقر) سے روایت کی کہ: حضرت علی صلوات اللہ علیہ سے اساف اور نائلہ کے بارے میں اور قریش کی ان دونوں کی پوجا کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ہاں وہ دونوں خوبصورت نوجوان لڑکے تھے، اور ان میں سے ایک میں زنانہ پن (نرمی یا نازک مزاجی) تھی۔ وہ دونوں خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، تو انہوں نے بیت اللہ کے اندر تنہائی پائی۔ پس ان میں سے ایک نے دوسرے سے خواہش کی اور وہ فعل (فحش کام) کر ڈالا۔ تو اللہ نے انہیں پتھروں میں مسخ (تبدیل) کر دیا۔ تو قریش نے کہا: اگر اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی اپنے ساتھ عبادت کیے جانے پر راضی نہ ہوتا تو وہ انہیں ان کی حالت سے (پتھروں میں) تبدیل نہ کرتا

۱۶۴-حسن بن ظریف نے حسین بن علوان سے، انہوں نے امام ابوعبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام سے روایت کی آپ نے فرمایا: بیس سال کی صحبت (ساتھی ہونا) رشتہ داری ہے

۱۶۵-سندی بن محمد نے ابو البختری سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا:غلاموں کو آزاد کرنے میں اندھا ایک آنکھ کا کانا اور معذور نہیں چلنے والا شخص جائز نہیں ہے اور بہتر اور لنگڑا شخص جائز ہے۔

۱۶۶-سندی بن محمد نے ابو البختری سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:جس نے کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کی اس کے لیے اتنا ہی اجر ہوگا جتنا مصیبت زدہ کے لیے ہے بغیر اس کے کہ مصیبت زدہ کے اجر میں کچھ بھی کمی ہو۔

۱۶۷-محمد بن ولید نے داود الرقی سے انہوں نے ابوعبداللہ (امام صادق) علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے کہا:ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:ہر اس شخص کو دیکھو جو تمہیں تمہارے دین کے معاملے میں کوئی فائدہ نہ پہنچائے تو اسے اہمیت نہ دو اور نہ ہی اس کی صحبت میں رغبت رکھو کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور اس کا انجام برا ہے

۱۶۸-محمد بن عیسیٰ نے عبداللہ بن میمون القداح سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی، آپ نے فرمایا:اپنے گھروں کو مکڑی کے جالوں سے صاف کرو کیونکہ اسے گھر میں چھوڑ دینا غربت کا باعث بنتا ہے۔

۱۶۹-الہیثم بن اِبی مسروق النہدی نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن سَقفی نے حدیث سنائی، اور وہ ایک جادوگر تھا جس کے پاس لوگ آتے تھے اور وہ اس کے بدلے اجرت لیتا تھا۔ عیسیٰ بن سقفی نے کہا: پس میں نے حج کیا اور میری منیٰ میں ابوعبداللہ (امام صادق) علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پس میں نے آپ سے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں، میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میرا پیشہ جادوگری تھا اور میں اس پر اجرت لیتا تھا اور یہی میرا ذریعہ معاش تھا۔ میں نے حج کر لیا ہے اور اللہ نے مجھ پر آپ کی ملاقات کے ذریعے احسان کیا ہے اور میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور توبہ کر چکا ہوں، تو کیا میرے لیے اس میں سے (اس کمائی یا علم میں) کوئی راہ نجات ہے؟ تو ابوعبداللہ (امام صادق) علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (نجات کی راہ ہے) کھول دو اور گرہ نہ لگاؤ۔

۱۷۰-سندی بن محمد نے ابو البختری سے انہوں نے ابوعبداللہ (امام صادق) سے انہوں نے اپنے والد امام باقر سے روایت کی آپ نے فرمایا:
حضرت علی اور حضرت فاطمہ علیہما السلام نے خدمت گھریلو کاموں کی تقسیم کے معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ طلب کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ کے ذمہ دروازے کے اندر کے تمام کاموں کی خدمت کا فیصلہ کیا، اور حضرت علی کے ذمہ دروازے کے باہر کے کاموں کا فیصلہ کیا۔ راوی نے کہا: تو حضرت فاطمہ نے فرمایا: "اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجھے مردوں کے بوجھ (ذمہ داریوں) سے کفایت کر دینے پر (بری الذمہ کرنے پر) میرے دل میں کتنی خوشی اور مسرت داخل ہوئی۔

۱۷۱-سندی بن محمد نے ابو البختری سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی آپ نے فرمایا: حضرت علی نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو فوت ہو گیا اور ورثاء چھوڑے تو ورثاء میں سے کسی ایک نے اقرار کیا کہ میت پر قرض ہے۔آپ نے فرمایا:اس اقرار کی وجہ سے اقرار کرنے والے پر اس کے حصے میں میراث کے مطابق قرض لازم ہوگا اور یہ قرض اس کے اقرار کرنے والے کے تمام مال میں سے نہیں لیا جائے گا۔ اور اگر دو ورثاء اقرار کریں اور وہ دونوں قابل اعتماد عدول ہوں تو یہ اقرار تمام ورثاء پر نافذ ہوگا اور اگر وہ دونوں قابل اعتماد عدول نہ ہوں تو ان دونوں پر ان کے حصوں میں میراث کے مطابق ہی قرض لازم ہوگا جتنا انہوں نے وراثت پائی۔ اور اسی طرح اگر بعض ورثاء میت کے کسی اور بھائی یا بہن کے وارث ہونے کا اقرار کریں تو یہ اقرار صرف اقرار کرنے والے کے حصے میں لازم ہوگا۔آپ نے مزید فرمایا:اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اپنے مرنے والے بھائی کے لیے اقرار کیا کہ یہ میراث میں بھائی ہے تو وہ اقرار کرنے والا مال میں تو اس نئے بھائی کا شریک ہو جائے گا لیکن اس کا نسب ثابت نہیں ہوگا اگر اس نئے بھائی کے حق میں دو ورثاء اقرار کریں تو بھی یہی حکم ہے مگر یہ کہ وہ دونوں قابل اعتماد عادل ہوں تو اس صورت میں وہ نسب میں بھی شامل کیا جائے گا اور میراث میں بھی ان کے ساتھ حصہ دار ہوگا۔

۱۷۲-سندی بن محمد نے ابو البختری سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہ:حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام یہ فرمایا کرتے تھے:پُرانے کنویں (البئر العادیۃ) کا حریم پچاس ہاتھ (ذراع) ہوتا ہے، مگر یہ کہ وہ پانی پلانے کی جگہ (عطن) یا راستے کے قریب ہو، تو پھر یہ اس سے کم ہو کر پچیس ہاتھ تک ہو جاتا ہے۔"

۱۷۳۔سندی بن محمد نے ابو البختری سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی آپ نے فرمایا:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھجور کے درخت کا حریم اس کے پتّوں (سعف) کی لمبائی ہے۔

۱۷۴۔سندی بن محمد نے ابو البختری سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ:حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی (جاریہ) سے وطی (جنسی تعلق) کیا جس کے نتیجے میں وہ حاملہ ہو گئی۔اس شخص نے کہا: میری بیوی نے یہ باندی مجھے ہبہ کر دی تھی (تحفہ میں دے دی تھی)۔مگر عورت (بیوی) نے اس سے انکار کر دیا۔تو حضرت علی علیہ السلام نے (اس شخص سے) فرمایا: "تم میرے پاس گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں پتھروں سے رجم کر دوں گا۔" جب عورت (بیوی) نے یہ دیکھا تو اس نے اقرار کر لیا (کہ میں نے باندی ہبہ کر دی تھی)۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے اسے (اس عورت کو) حد لگائی۔

۱۷۵۔سندی بن محمد سے انہوں نے ابو البختری سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:جس شخص نے برہنہ کیے جانے یا قید کیے جانے یا ڈرائے جانے یا دھمکائے جانے کی صورت میں اقرار کیا تو اس پر کوئی حد نہیں ہے

۱۷۶۔"اور حضرت علی علیہ السلام تعریض (اشارے یا کنائے) سے حد نہیں لگاتے تھے جب تک کہ صریح اور واضح قذف نہ ہو جائے، جیسے کوئی کہے: 'اے زانی!' یا 'اے زانیہ کے بیٹے!' یا 'تو اپنے باپ کا بیٹا نہیں ہے۔'"

۱۷۷-السندی بن محمد عن وہب بن وہب القرشی عن جعفر بن محمد عن ان کے والد سے اور ان کے والد حضرت علی ع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی سال کی چار راتیں عبادت کے لیے فارغ کرے: رجب کی پہلی رات، عید الاضحیٰ (قربانی) کی رات، عید الفطر کی رات ،پندرہویں شعبان کی رات

۱۷۸-ہارون بن مسلم مسعدۃ بن صدقۃ سے وہ جعفر صادق ع سے اور وہ اپنے والد امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں بگڑ جائیں گی اور تمہارے نوجوان نافرمان (اور فاسق) ہو جائیں گے اور تم نیکی کا حکم نہیں دو گے اور برائی سے نہیں روکو گے؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ہاں، اور اس سے بھی بدتر (ہوگا) ! تمہارا کیا حال ہوگا جب تم برائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے؟عرض کیا گیا: یا رسول اللہ کیا ایسا بھی ہوگا؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ہاں، اور اس سے بھی بدتر (ہوگا) ! تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نیکی کو برائی اور برائی کو نیکی سمجھنے لگو گے؟

۱۷۹-مسعدۃ بن صدقۃ سے، وہ جعفر بن محمد صادق ع سے وہ اپنے والد امام محمد باقر ع سے اور وہ اپنے آباء و اجداد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جب کوئی بندہ گناہ چھپ کر کرتا ہے تو وہ صرف گناہ کرنے والے ہی کو نقصان پہنچاتا ہے، اور جب وہ گناہ کھلم کھلا کرتا ہے اور اس پر کوئی تبدیلی (روک ٹوک) نہیں کی جاتی تو وہ عام لوگوں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے

۱۸۰-مسعدۃ بن صدقۃ سے وہ جعفر (صادق) سے اور وہ اپنے والد (امام محمد باقر) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام نے فرمایا: "اے لوگو بے شک اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا جبکہ خاص لوگ وہ گناہ چھپ کر کریں اور عام لوگوں کو اس کا علم نہ ہو پھر جب خاص لوگ کھلم کھلا برائی کریں اور عام لوگ اسے تبدیل (یعنی منع) نہ کریں تو دونوں فریق اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں

۱۸۱-اسی سند کے ساتھ (مسعدۃ بن صدقۃ) جعفر صادق ع سے اور وہ اپنے والد امام محمد باقر ع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص ایسے آدمی کے پاس موجود نہ ہو جسے کوئی ظالم بادشاہ ظلم اور زیادتی سے نقصان پہنچا رہا ہو، نہ ہی کسی قتل کیے گئے شخص کے پاس اور نہ ہی کسی مظلوم کے پاس اگر وہ اس کی مدد نہ کر سکے، کیونکہ مومن کا مومن کی مدد کرنا ایک واجب فریضہ ہے جب وہ اس کے پاس موجود ہو، اور عافیت (سلامتی) زیادہ وسیع ہے جب تک تم پر کوئی واضح دلیل (نصرت کے لیے) لازم نہ ہو جائے

۱۸۲-السندی بن محمد العلاء بن رزین سے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام (امام جعفر صادق) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: عورت (بیوی) مٹی (زمین کی پیداوار یا سامان) سے وراثت پائے گی اور زمین جائیداد (رباع) سے کچھ بھی وراثت نہیں پائے گی۔"راوی (العلاء بن رزین) نے کہا: میں نے پوچھا: "وہ زمین کی پیداوار (فرع) سے کیسے وراثت پائے گی اور جائیداد (رباع) سے کچھ بھی وراثت نہیں پائے گی؟امام نے فرمایا: "اس کا (میاں کے ورثاء) میں کوئی نسب نہیں ہے جس سے وہ وراثت پائے، وہ تو ان پر باہر سے آئی ہے (دخیل ہے)۔

وہ فرع (پیداوار) سے وراثت پائے گی اور اصل (جائیداد/زمین) سے وراثت نہیں پائے گی، تاکہ اس کے سبب سے کوئی (غیر) ان کے (نسبی) ورثاء میں داخل نہ ہو جائے

۱۸۳-حدثنی السندی بن محمد قال: حدثنی صفوان بن مہران الجمال عن ابی عبد اللہ علیہ السلام (امام جعفر صادق) قال:امام جعفر صادق ع نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:میں اپنے رب سے چار افراد کو بخشوانے کی درخواست کروں گا اور وہ ان شاء اللہ مجھے ضرور عطا کرے گا: آمنہ بنت وہب اور عبد اللہ بن عبد المطلب اور انصار میں سے ایک شخص جس کے اور میرے درمیان گہرے تعلقات (ملحۃ یعنی نمک روٹی کا ساتھ) رہے

۱۸۴-اور ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق) نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے چار افراد سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟' آپ نے فرمایا: ان میں سے ایک علی بن ابی طالب ہیں۔پھر آپ خاموش ہو گئے۔پھر آپ نے فرمایا: 'بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے چار افراد سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب ع، اور مقداد بن الاسود، اور ابو ذر الغفاری، اور سلمان الفارسی

۱۸۵-اور ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:بے شک تم میں دو خصلتیں (عادتیں/باتیں) ایسی ہیں جن کی وجہ سے تم سے پہلے کئی امتیں ہلاک ہو گئیں ہیں۔ صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: "پیمانہ (ماپ) اور ترازو (تول)

۱۸۶-اور انہی سے صفوان الجمال سے روایت کرتے ہیں کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام (امام جعفر صادق) نے فرمایا:جب ولایت کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں درختوں(الدوحات) کے نیچے کھڑے ہونے کا حکم دیا، پس وہ کھڑے کیے گئے (صفائی کی گئی) پھر اعلان کیا گیا:الصلاۃ جامعۃ (نماز کے لیے لوگ جمع ہو جائیں)۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:اے لوگو! جس کا میں مولا ہوں، تو علی بھی اس کا مولا ہے۔ کیا میں تمہاری جانوں سے زیادہ تم پر حق نہیں رکھتا؟" سب نے کہا: "جی ہاں آپ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، تو علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے رب! جو اس (علی) سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ، اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ علی کی بیعت کریں پس سب نے ان کی بیعت کی، کوئی شخص ایسا نہ آیا جس نے بیعت نہ کی ہو اور ان میں سے کوئی بھی بولا نہیں۔پھر زفر اور حبتر آئے آپ نے زفر سے فرمایا: اے زفر علی کی ولایت کی بیعت کرو۔" اس نے کہا:کیا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسول کی طرف سے؟آپ نےفرمایا: "اللہ کی طرف سے بھی اور اس کے رسول کی طرف سے بھی۔"پھر حبتر آیا، آپ نے فرمایا: "علی کی ولایت کی بیعت کرو۔ اس نے کہا: "کیا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسول کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا:اللہ کی طرف سے بھی اور اس کے رسول کی طرف سے بھی۔" پھر وہ (زفر یا حبتر) پہلو بدل کر مڑتے ہوئے زفر سے کہنے لگا: وہ اپنے چچا زاد بھائی کے بازو کو بڑی سختی سے بلند کر رہے ہیں

۱۸۷-اور انہی سے صفوان سے وہ ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا اے جبرئیل مجھے دکھاؤ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کو کیسے اٹھائے گا انہوں نے عرض کیا جی ہاں پس وہ آپ کو لے کر قبیلہ بنی ساعدۃ کے قبرستان کی طرف گئے پھر ایک قبر پر آئے اور اس سے فرمایا اللہ کے حکم سے باہر آ جا تو ایک آدمی نکلا جو اپنے سر سے مٹی جھاڑ رہا تھا اور وہ کہہ رہا تھا ہائے افسوس اور یہ افسوس تباہی اور ہلاکت کے لیے تھا پھر جبرئیل نے فرمایا اندر جا تو وہ اندر چلا گیاپھر وہ آپ کو دوسری قبر کی طرف لے گئے اور فرمایا اللہ کے حکم سے باہر آ جا تو ایک جوان آدمی نکلا جو اپنے سر سے مٹی جھاڑ رہا تھا اور وہ کہہ رہا تھا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ اللہ ان لوگوں کو اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں
پھر جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اے محمد قیامت کے دن وہ اسی طرح اٹھائے جائیں گے

۱۸۸-اور انہی سے صفوان الجمال سے وہ ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہلیت کے زمانے میں ایک شخص کے ہاں مہمان بنے تو اس نے آپ کی خوب عزت کی جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس شخص سے کہا گیا اے فلاں تجھے معلوم ہے یہ مبعوث ہونے والے نبی کون ہیں اس نے کہا

نہیں لوگوں نے کہا یہ وہی ہیں جو فلاں دن فلاں وقت تیرے پاس مہمان بنے تھے اور تو نے ان کی عزت کی تھی اور انہوں نے فلاں فلاں چیز کھائی تھی وہ شخص گھر سے نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں آپ نے فرمایا تم کون ہو اس نے کہا میں وہی ہوں جو فلاں دن فلاں جگہ آپ کی خدمت کی تھی اور میں نے آپ کو فلاں فلاں چیز کھلائی تھی آپ نے فرمایا خوش آمدید جو مانگنا ہے مانگو اس نے کہا اسی 80 بکریاں ان کے چرواہوں سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گھڑی سر جھکائے رہے پھر آپ نے حکم دیا کہ جو اس نے مانگا ہے اسے دے دیا جائے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا اس شخص کے لیے کیا مشکل تھا کہ وہ بنی اسرائیل کی بڑھیا جیسا سوال کرتا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ بنی اسرائیل کی بڑھیا کا کیا سوال تھا آپ نے فرمایا بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ وہ یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں لے جائیں موسیٰ علیہ السلام نے ان کی قبر کے بارے میں پوچھا تو ایک بوڑھا ان کے پاس آیا اور کہا اگر کوئی جانتا ہے تو وہ فلاں عورت ہے چنانچہ آپ نے اس کے پاس آدمی بھیجا وہ آئی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں یوسف کی قبر کا ٹھکانہ معلوم ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا مجھے اس کا پتہ بتا دو اور تمہارے لیے جنت ہے اس نے کہا اللہ کی قسم میں تمہیں اس کا پتہ نہیں بتاؤں گی جب تک تم مجھے مختار (فیصلہ کرنے والا) نہ بنا دو آپ نے فرمایا تمہارے لیے جنت ہے اس نے کہا اللہ کی قسم میں تمہیں اس کا پتہ نہیں بتاؤں گی جب تک تم مجھے مختار نہ بنا دو آپ نے فرمایا تب اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان پر وحی کی کہ تجھ پر اس عورت کو مختار بنا دینا

کیا مشکل ہے آپ نے فرمایا تمہارا فیصلہ تمہیں دیا گیا اس نے کہا میں آپ پر یہ فیصلہ کرتی ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ اسی درجے میں رہوں جس میں آپ ہوں گے آپ نے فرمایا اس شخص (انصاری) کے لیے کیا مشکل تھا کہ وہ مجھ سے یہ مانگتا کہ میں جنت میں اس کے ساتھ رہوں

۱۸۹-اور انہی سے صفوان الجمال سے وہ ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کسی بندے نے کسی معاملے میں سو بار اللہ عز وجل سے استخارہ نہیں کیا اس حال میں کہ وہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو اور اللہ کی حمد کرے اس کی توحید بیان کرے اس کی تسبیح کرے اس کی بڑائی بیان کرے اور اس کی ایسی تعریف کرے جس کا وہ اہل ہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے دو بہترین چیزوں میں سے بہتر کی طرف مائل کر دیا

۱۹۰-اور انہی سے صفوان الجمال سے وہ ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا منافقین میں سے ایک شخص مر گیا تو حسین بن علی علیہ السلام چلتے ہوئے نکلے پس ان کی ملاقات اپنے ایک غلام سے ہوئی غلام نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں مولا ع نے کہا میں اس منافق کے جنازے سے بھاگ رہا ہوں تاکہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنی پڑے آپ نے فرمایا میرے پہلو میں کھڑے ہو جاؤ اور جو میں کہوں وہ تم بھی کہناراوی نے کہا پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور کہا اے اللہ اپنے اس بندے پر ہزار مختلف قسم کی لعنتیں نازل فرما اے اللہ اسے اپنے شہروں اور اپنے بندوں کے درمیان رسوا فرما اے اللہ اسے اپنی آگ کی تپش میں جھونک دے اے اللہ اسے اپنا سخت ترین عذاب چکھا کیونکہ یہ تیرے دشمنوں سے محبت رکھتا تھا اور تیرے دوستوں سے عداوت رکھتا تھا اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا

۱۹۱-اور انہی سے صفوان الجمال سے وہ ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ صفوان نے کہا میں نے آپ سے عرض کیا میرے ساتھ ایک کرش المنثور (بکھری ہوئی اوجھڑی جیسا ایک معاملہ یا الجھا ہوا کام) ہے تو کیا میں نماز مغرب کو شفق کے غائب ہونے تک مؤخر کر دوں پھر دونوں (مغرب اور عشاء) کو اکٹھا پڑھ لوں یہ میرے لیے زیادہ آسان ہوگا آپ نے فرمایا جب سورج کی ٹکیہ غائب ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھ لو بے شک تم اور تمہارا مال سب اللہ عز وجل کا ہے

۱۹۲-اور انہی سے صفوان الجمال سے وہ ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا انصار کی ایک عورت تھی جسے حسرہ کہا جاتا تھا وہ آل محمد کے ہاں آیا جایا کرتی تھی اور ان سے محبت رکھتی تھی ایک دن اسے زفر اور حبتر ملے تو انہوں نے پوچھا اے حسرہ تم کہاں جا رہی ہو اس نے کہا میں آل محمد کے پاس جا رہی ہوں تاکہ ان کا کچھ حق ادا کروں اور ان سے ملاقات کر لوں انہوں نے کہا تمہاری ہلاکت ہو ان کا کوئی حق نہیں ہے یہ تو صرف رسول اللہ کے زمانے تک تھا حسرہ واپس لوٹ گئی اور کچھ دن ٹھہری رہی پھر آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ام سلمہ نے اس سے پوچھا اے حسرہ تم اتنے دن ہم سے دور کیوں رہیں اس نے کہا مجھ سے زفر اور حبتر ملے اور انہوں نے کہا اے حسرہ تم کہاں جا رہی ہو میں نے کہا میں آل محمد کے پاس جا رہی ہوں تاکہ ان کا واجب حق ادا کروں انہوں نے کہا ان کا کوئی حق نہیں ہے یہ تو صرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے تک تھا
ام سلمہ نے فرمایا انہوں نے جھوٹ بولا اللہ ان دونوں پر لعنت کرے ان کا حق مسلمانوں پر قیامت تک واجب رہے گا

۱۹۳-اور انہی سے صفوان الجمال سے وہ ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کے داہنی طرف اور اس کے دونوں داہنے ہیں عرش کی دائیں جانب ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہروں پر نور ہوگا ان کا لباس نور کا ہوگا اور وہ نور کی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے تو حضرت علی نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں تو آپ نے فرمایا یہ ہمارے شیعہ ہیں اور تم ان کے امام ہو

۱۹۴-راوی نے کہا اور میں نے آپ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب علی علیہ السلام کے لیے ولایت (کا حکم) نازل ہوا تو لوگوں کے ایک طرف سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا اس رسول نے اس آدمی کے لیے ایک ایسی گرہ لگا دی ہے جسے اس کے بعد کافر کے سوا کوئی نہیں کھولے گا پھر دوسرا شخص اس کے پاس آیا اور کہا اے عبد اللہ تم کون ہو تو وہ خاموش ہو گیا پھر دوسرا شخص رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس واپس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے لوگوں کے ایک طرف ایک شخص کو دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ اس رسول نے اس آدمی کے لیے ایک ایسی گرہ لگا دی ہے جسے کافر کے سوا کوئی نہیں کھولے گا تو آپ نے فرمایا اے فلاں وہ جبرئیل تھے لہٰذا تم اس بات سے بچو کہ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اس گرہ کو کھولیں گے تو وہ شخص پیچھے ہٹ گیا

۱۹۵-صفوان نے کہا اور میں نے آپ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص آیا اور آپ سے سوال کیا اور کہنے لگا میں نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں آپ نے فرمایایہ کوئی چیز (معتبر) نہیں ہے۔پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں پڑھتے:

اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کو شمار کرو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ کسی کھلی ہوئی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔" پھر آپ نے فرمایا: "تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی صورت (صلح و رجوع کی) پیدا کر دے۔" پھر آپ نے فرمایا: "جو بھی چیز اللہ کی کتاب اور سنت کے خلاف ہو وہ اللہ کی کتاب اور سنت کی طرف لوٹائی جائے گی۔

۱۹۶-انھوں نے کہا: اور میں نے انہیں استخارہ کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا:اے اللہ، میں تیرے علم کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں، اور تیری قدرت (عزت) کے واسطے سے تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں، اور میں تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں، اور تمام امور کے انجام کو سب سے زیادہ جاننے والا تو ہی ہے۔اگر یہ معاملہ میرے لیے، میرے دین، دنیا اور آخرت میں بہتر ہے، تو اسے میرے لیے آسان کر دے اور اس میں میرے لیے برکت ڈال دے، اور اگر یہ شر (برائی) ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور میرے لیے خیر (بھلائی) کا فیصلہ فرما جہاں کہیں بھی وہ ہو، اور مجھے اس پر راضی کر دے، یہاں تک کہ میں تیرے مؤخر کیے ہوئے کی تعجیل (جلد بازی) نہ چاہوں اور نہ ہی تیرے تعجیل کیے ہوئے کی تاخیر (دیر) چاہوں۔"

۱۹۷-اس سے روایت ہے کہ اس نے کہا: میں نے ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام سے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔پھر میں نے ان سے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں وہ اس کی مخلوق پر اللہ کی حجت تھے۔پھر امیر المؤمنین (علیہ السلام) تھے اور وہ اس کی مخلوق پر اللہ کی حجت تھے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ تم پر رحم فرمائے۔(پھر) حسن بن علی (علیہ السلام) تھے اور وہ اس کی مخلوق پر اللہ کی حجت تھے۔امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ تم پر رحم فرمائے۔(پھر) حسین بن علی (علیہ السلام) تھے. اور وہ اس کی مخلوق پر اللہ کی حجت تھے۔امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ تم پر رحم فرمائے۔(پھر) علی بن الحسین (صلوات اللہ علیہ) تھے اور وہ اس کی مخلوق پر اللہ کی حجت تھے۔
"(پھر) محمد بن علی (علیہ السلام) تھے اور وہ اس کی مخلوق پر اللہ کی حجت تھے۔
"اور آپ (یعنی امام صادق علیہ السلام) اس کی مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں۔امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ تم پر رحم فرمائے۔"

۱۹۸-ہارون بن مسلم نے مسعدہ بن صدقہ الربعی سے انہوں نے جعفر بن محمد (امام صادق) سے انہوں نے اپنے والد امام باقر سے روایت کی، جو اسے بلند درجے تک لے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا: وصیت میں (کسی کے حق کو) کم کرنا یا ناانصافی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے یعنی وصیت میں ظلم کرنا

۱۹۹-اور ان سے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے انہوں نے جعفر بن محمد امام صادق سے انہوں نے اپنے والد امام باقر سے روایت کی، آپ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی وصیت میں انصاف سے کام لیا وہ اس شخص کے مرتبہ میں ہوگا

جس نے اپنی زندگی میں اسے صدقہ کردیا، اور جس شخص نے اپنی وصیت میں ناانصافی (ظلم) کی، وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ (اللہ) اس سے منہ پھیرے ہوئے ہوگا

۲۰۰-اور ان سے انہوں نے مسعدہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: مجھے جعفر بن محمد (امام صادق) نے اپنے والد (امام باقرؑ) سے حدیث بیان کی: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ انصار میں سے ایک شخص فوت ہو گیا ہے اور اس کے چھوٹے بچے (بیٹے/بیٹیاں) ہیں اور ان کے لیے رات گزارنے کی جگہ بھی نہیں ہے، اس (میت) نے انہیں لوگوں سے مانگتے پھرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ اور اس شخص کے چھ غلام تھے، اور ان غلاموں کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہیں تھا، اور اس نے مرتے وقت انہیں آزاد کر دیا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قوم سے پوچھا: "تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟انہوں نے کہا: ہم نے اسے دفن کر دیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "خبردار! اگر مجھے اس کا علم ہوتا تو میں تمہیں اسے مسلمانوں کے ساتھ دفن نہ کرنے دیتا اس نے اپنے چھوٹے بچوں کو لوگوں سے مانگتے پھرنے کے لیے چھوڑ دیا۔

۲۰۱-اور ان سے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے روایت کی انہوں نے کہا: مجھے جعفر بن محمد (امام صادق) نے اپنے والد (امام باقر) سے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا:امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: "اگر میں (اپنے مال کے) ایک تہائی (ثلث) کی وصیت کرنے کے بجائے پانچویں حصے (1/5) کی وصیت کروں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے، اور اگر میں ایک تہائی (1/3) کی وصیت کرنے کے بجائے چوتھے حصے (1/4) کی وصیت کروں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ اور جس نے ایک تہائی (1/3) کی وصیت کر دی، تو اس نے کچھ نہیں چھوڑا

۲۰۲-اور اُس (راوی) سے، مسعدہ بن صدقہ نے کہا: مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی، اور اس پر نقش تھا:
'محمد رسول اللہ اور علی علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش تھا: اللہ الملک اللہ ہی بادشاہ ہے اور میرے والد ع کی انگوٹھی کا نقش تھا: العزۃ للہ عزت صرف اللہ کے لیے ہے

۲۰۳-اور اُس (راوی) سے، مسعدہ بن صدقہ نے روایت کیا، انہوں نے کہا مجھ جعفر بن محمد نے اپنے والد اور اُن کے آباؤ اجداد علیہم السلام کے واسطے سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سے تین طرح کے لوگ ہیں جو قیامت کے دن اللہ کے حضور شفاعت کریں گے اور اللہ ان کی شفاعت قبول فرمائے گا: انبیاء (نبی) پھر علماء (علم والے) پھر شہداء (شہید ہونے والے

۲۰۴-اور اُس (راوی) سے، مسعدہ بن صدقہ نے روایت کیا، اُنھوں نے کہا مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے والد امام محمد باقر) سے روایت کیا، اُنھوں نے فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میری شفاعت حاصل نہیں ہو گی: ظالم، ستمگر اور جابر حکمران اور وہ شخص جو دین میں غلو کرتا ہو جو اس سے نکل چکا ہو (مارق منہ)، اور نہ توبہ کرنے والا ہو اور نہ ہی باز آنے والا (غیر تائب ولا نازع)

۲۰۵-اور اُس (راوی) سے مسعدہ بن صدقہ نے جعفر بن محمد سے اُنھوں نے اپنے والد (امام محمد باقر) سے روایت کیا کہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص میری زیارت کرے زندہ یا وفات کے بعد میں قیامت کے دن اُس کے لیے شفاعت کرنے والا ہوں گا

۲۰۶-اور اُس (راوی) سے، مسعدہ بن صدقہ نے روایت کیا، اُنھوں نے کہا: میں نے جعفر بن محمد (امام جعفر صادق علیہ السلام) کو سنا، جب اُن سے اُس گھر یا مکان کے بارے میں پوچھا گیا جس میں مسجد ہو، اور پھر اُس کے مالکان چاہیں کہ اُس کے ایک حصے کو وسیع کریں اور اُس (مسجد کی جگہ) پر عمارت بنا دیں اور (مسجد کی) عمارت گرا دیں؟اُنھوں نے (امام نے) فرمایا:اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۲۰۷-مسعدہ نے کہا:اور میں نے اُنہیں (امام جعفر صادق علیہ السلام کو) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا جب اُن سے پوچھا گیا: کیا کوڑا کرکٹ یا گندگی کی جگہ (حَش) کو مسجد کے طور پر استعمال کرنا درست ہے؟'تو آپ نے فرمایا:
اگر اس پر اتنی مٹی ڈال دی جائے جو اُس (گندگی) کو چھپا دے اور اُس کی بو ختم کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
کیونکہ مٹی اُسے پاک کر دیتی ہے، اور سنت اسی طرح جاری رہی ہے۔

۲۰۸-اور اُس (راوی) سے مسعدہ بن صدقہ نے روایت کیا اُنھوں نے کہا: مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام کے واسطے سے روایت کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نصیحت فرمایئے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے پوچھا: کیا تم میری نصیحت کو قبول کرنے والے ہو اگر میں تمہیں نصیحت کروں؟"
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی اور ہر بار اُس آدمی نے کہا: "جی ہاں یا رسول اللہ۔"تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: "میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام پر غور کیا کرو اگر وہ بھلائی ہو تو اُسے کر گزرو اور اگر وہ گمراہی ہو تو اُس سے رُک جاؤ

۲۰۹-اور اُس (راوی) سے مسعدہ بن صدقہ نے جعفر بن محمد سے اُنھوں نے اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام کے واسطے سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:جب کوئی شخص اپنی مجلس سے اٹھے تو چاہیے کہ اپنے بھائیوں کو سلام کرکے رخصت ہو کیونکہ اگر اُنھوں نے (اس کے جانے کے بعد) کسی بھلائی کی بات کی تو وہ اُن کا شریک ہوگا اور اگر اُنھوں نے کسی بری (یا باطل) بات میں حصہ لیا تو اس کا وبال اُن پر ہوگا اُس (جانے والے) پر نہیں

۲۱۰-اور اُس (راوی) سے مسعدہ بن صدقہ نے جعفر بن محمد سے اُنھوں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام کے واسطے سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"تین طرح کے لوگوں پر رحم کھاؤ:وہ معزز شخص جو ذلیل ہو گیا ہو۔
وہ مالدار جو غریب ہو گیا ہو۔اور وہ عالم جو جاہلوں کے زمانے میں ضائع ہو گیا ہو

۲۱۱-اور اُس (راوی) سے مسعدہ بن صدقہ نے جعفر بن محمد سے اُنھوں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام کے واسطے سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلے اور کہے: 'بِسۡمِ اللّٰہِ' (اللہ کے نام سے) تو فرشتے اُس سے کہتے ہیں: 'تم سلامت رہے۔'اور جب وہ کہے: 'لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ' (نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے) تو فرشتے اُس سے کہتے ہیں: 'تمہاری کفایت کی گئی۔'اور جب وہ کہے: 'تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ' (میں نے اللہ پر بھروسہ کیا) تو فرشتے اُس سے کہتے ہیں: 'تمہاری حفاظت کی گئی'

۲۱۲-اور اُس سے مسعدہ بن صدقہ نے روایت کیا اُنھوں نے کہا: مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام کے واسطے سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً ہر بات کہنے والے کی زبان پر ایک نگہبان مقرر ہے لہٰذا بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور دیکھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے

۲۱۳-اور اس سے جعفر (بن محمد) نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام کے واسطے سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن اپنے ایک صحابی سے پوچھا: "کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟" اُس شخص نے کہا: "نہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے پوچھا: "کیا تم نے آج کوئی صدقہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: "نہیں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: "اُٹھو اور اپنی بیوی سے تعلق قائم کرو کیونکہ یہ بھی تمہاری طرف سے اُس پر صدقہ ہے۔"

۲۱۴-اُس نے کہا: اور مجھ سے جعفر نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنے دادا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کیا اُنھوں نے فرمایا: "آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اُن چیزوں کو چھوڑ دے جو اُس کے لیے بے فائدہ ہیں

۲۱۵-اور اُس سے مسعدہ بن صدقہ نے روایت کیا اُنھوں نے کہا: ہم سے جعفر بن محمد نے اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام کے واسطے سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک اپنے مونچھوں کے بال اور اپنی ناک کے بال تراشے اور اپنی ذات کی دیکھ بھال کرے کیونکہ یہ چیز اُس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہے۔"

۲۱۶-اور اُس (راوی) سے مسعدہ نے جعفر سے اُنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا اُنہوں نے فرمایا:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "پانی ہی بطور خوشبو کافی ہے

۲۱۷-اور اُس سے مسعدہ بن صدقہ نے روایت کیا اُنہوں نے کہا: مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایمان کا بہترین وزیر علم ہے اور علم کا بہترین وزیر حلم (بردباری) ہے اور حلم کا بہترین وزیر رفق (نرمی) ہے اور رفق کا بہترین وزیر لینت (خوش اخلاقی) ہے

۲۱۸-اور ان سے مسعدۃ بن صدقہ سے جعفر بن محمد امام جعفر صادق سے اپنے والد امام محمد باقر سے روایت ہے کہ :ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

ملعون ہے ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے ملعون ہے ہر وہ جسم جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے اگرچہ ہر چالیس دن میں ایک بار ہی سہی۔آپ سے پوچھا گیا: "یا رسول اللہ، مال کی زکوٰۃ کو تو ہم جان چکے ہیں، مگر جسموں کی زکوٰۃ کیا ہے؟آپ نے ان سے فرمایا: یہ کہ وہ کسی مصیبت کا شکار ہو۔راوی (امام باقر/صادق) فرماتے ہیں: یہ سن کر اُن لوگوں کے چہرے بدل گئے جنہوں نے یہ بات آپ سے سنی تھی۔ جب آپ نے دیکھا کہ ان کے رنگ بدل گئے ہیں، تو آپ نے ان سے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے اس قول سے کیا مراد لیا ہے؟"

انہوں نے عرض کیا: "نہیں، یا رسول اللہ۔آپ نے فرمایا: "کیوں نہیں! آدمی کو کوئی خراش آئے، یا کوئی چھوٹا سا حادثہ ہو جائے، یا کوئی ٹھوکر لگ جائے یا کوئی معمولی بیماری ہو یا کوئی کانٹا چبھ جائے، یا اس جیسی کوئی چیز یہاں تک کہ آپ نے اپنی حدیث کے آخر میں "آنکھ کا پھڑکنا" بھی ذکر فرمایا۔

۲۱۹-اور ان سے، مسعدۃ نے کہا، مجھے جعفر بن محمد امام صادق نے اپنے والد (امام باقر) سے روایت کی کہ: حضرت حسن بن علی ع نے فرمایا: جو شخص مساجد میں مسلسل آمد و رفت رکھتا ہے، وہ سات چیزوں میں سے کسی ایک سے محروم نہیں رہے گا: ایک ایسا بھائی جسے وہ اللہ کی خاطر حاصل کرے۔ یا کوئی نیا (مفید) علم۔ یا ایک منتظر رحمت جو اس پر نازل ہونے والی ہو یا ایک محکم واضح آیت قرآن کی یا کوئی ایسی بات سنے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرے یا اس کا گمان ہے کہ آپ نے کہا: درستی یا اچھائی جو اسے ہلاکت سے روک دے۔ یا حیا کی وجہ سے کوئی گناہ ترک کر دے۔ یا تقویٰ کی وجہ سے کوئی گناہ ترک کر دے۔

۲۲۰-مسعدۃ نے کہا مجھے جعفر بن محمد (امام صادق) نے اپنے والد (امام باقر) سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: اگر تم اپنی عمر میں (کوئی) دو دن کا بھی اضافہ پاؤ، تو ان میں سے ایک دن اپنی آخرت کے لیے وقف کر دو، جس کے ذریعے تم اپنی موت کے دن مدد حاصل کر سکو۔ پوچھا گیا: وہ مدد کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ وہ جو کچھ پیچھے چھوڑ کر جائے، اس کا انتظام اچھے طریقے سے کر دے اور اسے پختہ کر دے

۲۲۱-اور ان سے، مسعدۃ بن صدقۃ نے کہا: مجھے جعفر بن محمد امام صادق نے اپنے والد امام باقر سے روایت کیا کہ: حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا: اے میرے بیٹے کثرت سے ہنسنے سے بچنا کیونکہ کثرت سے ہنسنا بندے کو قیامت کے دن حقیر بے وقعت چھوڑ دے گا۔ اے میرے بیٹے! تم پر لازم ہے کہ خیر کی بات کے علاوہ لمبی خاموشی اختیار کرو، کیونکہ لمبی خاموشی پر ایک بار نادم ہونا کثرتِ کلام پر بار بار نادم ہونے سے بہتر ہے۔ اے میرے بیٹے اگر کلام چاندی کا ہوتا تو بھی خاموشی کو سونا ہونا چاہیے تھا۔

۲۲۲-اور ان سے مسعدۃ بن صدقہ نے کہا: مجھے جعفر بن محمد امام صادق نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے پاس اس کے گھر میں داخل ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ وہیں بیٹھے جہاں گھر کا مالک اسے بیٹھنے کا حکم دے۔ کیونکہ گھر کا مالک اپنے گھر کی پردے والی جگہوں یا پوشیدہ چیزوں کو اس شخص سے زیادہ جانتا ہے جو گھر میں داخل ہوا ہے

۲۲۳-اور ان سے مسعدۃ بن صدقہ نے کہا: مجھے جعفر بن محمد (امام صادق) نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: جس نے جوتا بنایا (یا خریدا) تو اسے چاہیے کہ وہ اسے نیا بنائے۔ (یعنی اس کے درست اور نئے ہونے کا خیال رکھے۔) اور جس نے لباس بنایا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے صاف رکھے۔ اور جس نے جانور (سواری کے لیے) پالا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے فربہ کرے۔ یعنی اس کی خوب خدمت کرے اور اسے توانا رکھے۔ اور جس نے عورت سے شادی کی تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی عزت کرے۔ کیونکہ وہ تم میں سے کسی ایک کا کھلونا ہے۔ جس نے اسے حاصل کیا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بے وقعت نہ کرے۔ اور جس نے بال رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ یعنی انہیں خوبصورت اور صاف ستھرا رکھے۔ اور جس نے بال رکھے اور ان میں مانگ (سیدھی لکیر) نہ نکالی، تو قیامت کے دن اللہ اسے آگ کے آرے سے کاٹ ڈالے گا۔

۲۲۴-اور ان سے مسعدۃ بن صدقہ نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: صاحبِ رحل (گھر کا مالک/میزبان) کھانے سے پہلے قوم میں سب سے پہلے وضو (یا ہاتھ دھوئے) اور کھانے کے بعد قوم میں سب سے آخر میں ہاتھ دھوئے

۲۲۵-اور ان سے مسعدۃ بن صدقۃ نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے والد (امام محمد باقر) سے روایت کیا کہ: حضرت علی علیہ السلام اپنے خادموں سے خمیر گوندھنے (یا آٹا بھگونے) کے معاملے میں ناراضگی کا اظہار کرتے اور فرماتے: روٹی کو زیادہ جلدی نہ بناؤ/یا اس میں اضافہ کرو۔

۲۲۶-اور ان سے مسعدۃ بن صدقۃ نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علی (امام باقر) علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: تم اپنے آپ کو جاہل عبادت گزاروں (بے علم عابدوں) اور فاسق و فاجر علماء (بدکردار عالموں) سے بچاؤ کیونکہ یہ ہر فتنہ زدہ شخص کے لیے فتنہ ہیں

۲۲۷-اور ان سے مسعدۃ بن صدقۃ نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے والد (امام محمد باقر) سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی یہودی، یا نصرانی، یا مجوسی، یا کسی بھی ایسے شخص کو دیکھے جو اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب پر ہو، تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی فَضَّلَنِی عَلَيْكَ بِالْإِسْلَامِ دِيناً وَبِالْقُرْآنِ كِتَاباً وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيّاً وَبِالْمُؤْمِنِينَ إِخْوَاناً وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً

۲۲۸-اور ان سے مسعدۃ بن صدقۃ نے کہا: مجھے جعفر بن محمد نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کیا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا: آپ نے حکم دیا: بیماروں کی عیادت کا۔ جنازوں کے پیچھے چلنے کا۔ قسم کو پورا کرنے (یا سچی قسم کو سچا ثابت کرنے) کا۔

چھینکنے والے کو جواب دینے (یَرْحَمُکَ اللہُ کہنے) کا۔مظلوم کی مدد کرنے کا۔سلام کو عام کرنے کا۔دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے کا۔اور آپ نے منع فرمایا: سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے۔سرخ زین پوش (میاثر حمر) استعمال کرنے سے۔اطلس (موٹا ریشم) پہننے سے۔خالص ریشم (الحریر) پہننے سے۔خالص ریشم سے بنا لباس (القز) پہننے سے۔ارغوانی (سرخ یا گہرا سرخ) لباس (الأرجوان) پہننے سے۔

۲۲۹-اور ان سے مسعدۃ بن صدقۃ نے جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ :ایک دیہاتی (اعرابی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایک ایسا آدمی تھا جو بہت ذہین اور یاد رکھنے والا (ذکور) تھا، لیکن اب میں بھولنے والا (نسی) بن گیا ہوں۔تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: "شاید تم قیلولہ (دوپہر کے کھانے کے بعد کا آرام) کے عادی تھے پھر تم نے اسے ترک کر دیا؟اس نے کہا: جی ہاں۔تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو پھر سے اس کی طرف لوٹ جاؤ (پھر سے قیلولہ کرو)ان شاء اللہ تمہارا حافظہ تمھیں واپس مل جائے گا۔

۲۳۰-اور ان سے مسعدۃ بن صدقۃ نے کہا: مجھے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا:فقہ (دین کی گہری سمجھ) حاصل کرنے کے لیے رات جاگنے میں کوئی حرج نہیں ہے

۲۳۱-اور ان سے مسعدة بن صدقة نے کہا امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم اس شخص پر اعتماد کرو جس نے تمہیں دھوکہ دیا ہے اور نہ ہی تم اس شخص پر شک کرو جس پر تم نے اعتماد کیا ہے

۲۳۲-اور ان سے مسعدة بن صدقة نے کہا: مجھے جعفر نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: لقمان حکیم سے پوچھا گیا: آپ نے اپنی حکمت میں سے کس چیز کو اپنا خلاصہ (نچوڑ) بنایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: "میں اس کام کا بوجھ نہیں اٹھاتا جس کی ذمہ داری مجھے کافی طور پر دی جا چکی ہے، اور میں اس کام کو ضائع نہیں کرتا جس کا میں ذمہ دار بنایا گیا ہوں

۲۳۳-اور ان سے مسعدة بن صدقة نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ: حضرت علی علیہ السلام نے ایک آدمی کو سنا جو کہہ رہا تھا: بخیل ظالم سے زیادہ قابلِ معافی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: "تم نے جھوٹ کہا! (ایسا نہیں ہے)۔ بے شک ظالم توبہ کر سکتا ہے، اور اللہ سے مغفرت طلب کر سکتا ہے، اور جس پر ظلم کیا ہے اس کی چیزیں اسے واپس کر سکتا ہے۔ لیکن بخیل جب بخل کرتا ہے تو وہ زکوۃ، صدقہ صلہ رحمی مہمان نوازی (اقراء الضیف) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور تمام نیکی کے دروازوں سے رک جاتا ہے۔ اور جنت پر حرام ہے کہ کوئی بخیل اس میں داخل ہو۔

۲۳۴-اور ان سے مسعدة بن صدقة نے کہا: ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) نے اپنے بعض ساتھیوں سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو اللہ سے قریب کرے، جنت سے قریب کرے، اور جہنم سے دور کرے؟" اس نے عرض کیا: کیوں نہیں! میں آپ پر قربان جاؤں

تم پر سخاوت لازم ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی رحمت کے لیے ایسے لوگ پیدا کیے ہیں جنہیں اس نے نیکی کے اہل اور خیر کی جگہ (موضع) بنایا ہے۔ اور لوگوں کے لیے (انہیں) ایک رُخ (وجہ) بنایا ہے کہ لوگ ان کی طرف دوڑتے ہیں تاکہ وہ ان کے ذریعے زندہ رہیں جیسے بارش کے ذریعے خشک زمین زندہ ہوتی ہے۔ وہی لوگ قیامت کے دن ایمان والے اور دوزخ سے محفوظ ہوں گے

۲۳۵-اور ان سے مسعدۃ بن صدقۃ نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے اور انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام بارش میں کھڑے ہوتے تھے—وہ پہلی بارش جو برستی تھی—یہاں تک کہ آپ کا سر، داڑھی اور کپڑے بھیگ جاتے تھے۔آپ سے عرض کیا گیا: "یا امیر المؤمنین! چھاؤں میں چلے جائیں (اپنے آپ کو ڈھانپ لیں)۔تو آپ فرماتے: یہ وہ پانی ہے جو عرش کے قریب عہد والا ہے۔پھر آپ نے خود ہی بات شروع کی اور بیان فرمایا: بے شک عرش کے نیچے ایک سمندر ہے جس میں پانی ہے، جس کے ذریعے حیوانات کا رزق اُگتا ہے۔ پس جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی رحمت سے یہ چاہتا ہے کہ جو کچھ ان کے لیے چاہے اس پانی سے اگائے، تو اللہ اس (سمندر) کی طرف وحی کرتا ہے۔ پس اس میں سے جتنا وہ چاہتا ہے، ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک برستا ہے، یہاں تک کہ وہ آسمانِ دنیا تک پہنچتا ہے، پھر اسے بادلوں تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ اور بادل چھلنی (غِربال) کے مقام پر ہوتے ہیں۔ پھر اللہ بادلوں کی طرف وحی کرتا ہے کہ اسے پیس دو اور اسے پانی کی طرح پگھلا دو، پھر اسے فلاں فلاں جگہ لے جاؤ، خواہ وہ جگہ ظاہر ہو یا غیر ظاہر (پوشیدہ)۔ پھر بادلوں کو جس طرح حکم دیا جاتا ہے، اسی طرح وہاں قطرہ قطرہ برساتے ہیں۔ پس کوئی ایک قطرہ بھی نہیں ٹپکتا مگر اس کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا ہے تاکہ اسے اس کی جگہ پر ڈالے۔

اور آسمان سے بارش کا ایک قطرہ بھی مقررہ تعداد اور معلوم وزن کے بغیر نازل نہیں ہوتا، سوائے اس کے جو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں طوفان کے دن ہوا، کیونکہ وہ بے شمار اور بے وزن پانی موسلادھار برسا تھا

۲۳۶-اور ان سے مسعدۃ بن صدقۃ نے ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق) سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: میرے والد (امام محمد باقر) نے فرمایا: بے شک امیر المؤمنین (علی علیہ السلام) نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے بادلوں کو بارش کے لیے چھلنی (غرابیل) بنایا ہے جو اولے (برد) کو نرم کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ پانی بن جائیں تاکہ وہ جس چیز پر بھی برسیں اسے نقصان نہ پہنچائیں۔ اور جو اولے (برد) اور بجلیاں (صواعق) تم دیکھتے ہو، وہ اللہ کی طرف سے سزا (نقمۃ) ہیں جو وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔راوی نے کہا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بارش کی طرف اشارہ نہ کرو اور نہ ہی نئے چاند (ہلال) کی طرف کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔

۲۳۷-اور ان سے مسعدۃ بن صدقۃ نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھانے والا شکر گزار اسے اجر میں اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا روزے دار صابر کو (جو ثواب کی نیت سے روزے رکھتا ہے)۔ اور صحت مند شکر گزار کو اجر میں اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا مصیبت زدہ صابر کو۔اور مالدار شکر گزار کو اجر میں اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا محروم (تنگدست) قناعت پسند کو

۲۳۸-اور ان سے مسعدۃ بن صدقۃ نے کہا: میں نے جعفر (امام جعفر صادق علیہ السلام) کو سنا، اور آپ سے رَیثا (ایک سمندری جانور) کے بارے میں سوال کیا گیا۔تو آپ نے فرمایا: اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں، اور ہماری خواہش ہے کہ وہ ہمارے پاس ہوتی

۲۳۹-مسعدۃ بن صدقہ نے مجھ سے بیان کیا وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایامیرے والد علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ بیت الخلاء میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی حمد اپنے دل میں کرے۔

۲۴۰-اور انہی سے مسعدۃ بن صدقہ نے روایت کیا انہوں نے کہا مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جو کھودی جا رہی تھی اور جو شخص اسے کھود رہا تھا وہ تھکاوٹ سے نڈھال ہو چکا تھا۔آپ نے اس سے پوچھا "تم یہ قبر کس کے لیے کھود رہے ہو؟"اس نے کہا "فلاں بن فلاں کے لیےآپ نے فرمایا "زمین تم پر سختی کیوں کر رہی ہے؟ اگرچہ مجھے معلوم ہے کہ وہ یقیناً آسان اخلاق والا اور اچھے کردار کا تھا۔تو زمین نرم ہو گئی یہاں تک کہ وہ اسے اپنی دونوں ہتھیلیوں سے کھودنے لگا۔ پھر آپ نے فرمایا "وہ یقیناً مہمان کو کھانا کھلانا پسند کرتا تھا اور مہمان کو کھانا صرف ایک مؤمن متقی ہی کھلاتا ہے۔

۲۴۱-اور انہی سے مسعدۃ بن صدقہ نے روایت کیا انہوں نے کہا مجھ سے جعفر نے اپنے آباء و اجداد سے روایت کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان میں اچھے طریقے سے وضو کرتا ہوں اور نماز قائم کرتا ہوں اور اپنے وقت پر زکوۃ ادا کرتا ہوں اور مہمان کو خوش دلی سے کھانا کھلاتا ہوں اور ان تمام اعمال میں اللہ کے ہاں اجر کا امیدوار ہوں۔آپ نے فرمایا واہ واہ واہ جہنم کو تم پر کوئی راستہ نہیں ہے اگر تم واقعی ایسے ہی ہو تو یقیناً اللہ نے تمہیں بخل سے پاک کر دیا ہے۔

۲۴۲-پھر فرمایا مہمان کے لیے ایسی تکلیف اٹھانے سے منع کیا گیا ہے جو مشقت کے بغیر پوری نہ ہو سکے اور کوئی مہمان ایسا نہیں جو آ کر ٹھہرے مگر یہ کہ اس کا رزق اس کے ساتھ ہوتا ہے

۲۴۳-اور انہی (صفوان جمّال) سے روایت ہے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے سنا وہ کہتے ہیں مجھ سے جعفر بن محمد (امام صادق) نے اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس کے اکثر باسی بُلہ (سادہ لوح) لوگ ہیں، "بُلہ" سے مراد وہ شخص ہے جو برائی سے غافل ہو اور نیکی کے معاملے میں عقل مند ہو، اور وہ لوگ جو ہر مہینے تین دن روزہ رکھتے ہیں

۲۴۴-اور انہی (راوی) سے روایت ہے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے سنا وہ کہتے ہیں مجھ سے جعفر بن محمد (امام صادق) نے اپنے والد (امام باقر) سے اور انہوں نے اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک معروف (اچھا کام نیک سلوک) بری موت (ہلاکت خیز ٹھکانوں) سے بچاتا ہے اور بیشک صدقہ پروردگار کے غصے کو بجھاتا ہے اور صلہ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سلوک) عمر میں اضافہ کرتی ہے اور فقر و غربت کو دور کرتی ہے، اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ (اللہ کے سوا نہ کوئی طاقت ہے اور نہ کوئی قوت) کا قول ننانوے (99) بیماریوں سے شفا ہے جن میں سب سے چھوٹی (ادنٰی) بیماری غم ہے۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

۲۴۵-اور انہی راوی سے روایت ہے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے سنا وہ کہتے ہیں مجھ سے جعفر بن محمد امام صادق ع نے اپنے والد (امام باقرؑ) سے روایت کی کہ امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:اے لوگو! بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے گناہ کی وجہ سے اس وقت تک عذاب نہیں دیتا جب تک کہ خاص لوگ وہ بُرا کام چھپ کر کریں اور عام لوگ اس سے لاعلم ہوں۔ لیکن جب خاص لوگ بُرا کام کھلم کھلا کریں اور عام لوگ اسے نہ بدلیں (یعنی روکیں نہیں) تو دونوں فریق اللہ کی طرف سے سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں

۲۴۶-اور انہی راوی سے روایت ہے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے سنا وہ کہتے ہیں مجھ سے جعفر بن محمد امام صادق نے اپنے والد امام محمد باقر سے روایت کی فرمایا: جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا: "بیشک اون اور بالوں کو دباغت دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے پانی سے دھویا جائے، اور پانی سے زیادہ پاکیزہ چیز اور کیا ہو سکتی ہے

۲۴۷-اور انہی (راوی) سے روایت ہے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے سنا وہ جعفر (امام صادق) سے اور وہ اپنے والد امام باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جنین ماں کے پیٹ میں بچہ یا شکار شدہ جانور کا بچہ کے بارے میں فرمایا:جب اس کے بال (اون/رواں) نکل آئیں تو اسے ذبح کے بعد کھاؤ اور اگر بال نہ نکلے ہوں تو اسے نہ کھاؤ

۲۴۸-فرمایا اور مجھ سے مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا انہوں نے جعفر بن محمد (امام صادق) سے اور انہوں نے اپنے والد (امام باقرؑ) سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک مسلمان شخص کی خوش نصیبی میں سے یہ چیزیں ہیں: اس کی اولاد کا اس سے مشابہ ہونا، باایمان خوبصورت عورت اور آرام دہ سواری اور کشادہ گھر

۲۴۹-اور انہی (راوی) سے روایت ہے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے سنا وہ کہتے ہیں مجھ سے جعفر بن محمد (امام صادق) نے اپنے والد (امام باقر) سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص پر نعمت بہت زیادہ ہو جائے، اس کے سبب لوگوں کا بوجھ (خواہشات و توقعات) بھی اس پر بڑھ جاتا ہے۔ پھر اگر وہ ان کے بوجھ کو اٹھا لے (یعنی لوگوں کی ضرورتیں پوری کرے) تو اللہ کی طرف سے اس پر نعمت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو یقیناً اس نے نعمت کو زوال کے لیے پیش کر دیا (یعنی اس کے زائل ہونے کا خطرہ مول لے لیا)

۲۵۰-اور انہی راوی سے روایت ہے فرمایا اور ہم سے مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا انہوں نے جعفر بن محمد امام صادق سے اور انہوں نے اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ہر دور خلف میں میرے اہل بیت میں سے ایک عادل عدل کرنے والا موجود ہوگا، جو اس دین سے غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل پرستوں کے جھوٹے دعوے، اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کرے گا۔ اور بیشک تمہارے آئمہ اللہ کی طرف تمہارا وفد (سفیر/ نمائندہ امام) ہیں پس غور کرو کہ تم دین کے معاملے میں کس کو اپنا امام بنا رہے ہو

۲۵۱-اور ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کو اپنے اعمال کے ذریعے ہماری طرف دعوت دینے والے بنو نہ کہ اپنی زبانوں سے دعوت دینے والے کیونکہ معاملہ وہ نہیں ہے جہاں لوگ جاتے ہیں۔ بیشک جس سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ وہ ہم سے ہے وہ ہم سے کبھی بھی خارج نہیں ہو سکتا خواہ ہم تلوار سے اس کی ناک کاٹ ڈالیں اور جو ہم میں سے نہیں ہے اگر ہم اسے تمام دنیا بھی دے دیں تاکہ وہ ہم سے محبت کرے تب بھی وہ (حقیقی معنوں میں) ہم سے محبت نہیں کرے گا

۲۵۲-ابو عبداللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا: جس نے اپنے (دینی) بھائی سے شکایت کی، تو گویا اس نے اللہ سے شکایت کی۔ اور جس نے اپنے بھائی کے علاوہ کسی اور سے شکایت کی، تو گویا اس نے اللہ کی شکایت کی

۲۵۳-ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں کا امتحان ان چیزوں سے لو: نماز کے اوقات میں کہ وہ کس طرح ان کی حفاظت (اور پابندی) کرتے ہیں۔ ہمارے رازوں کے معاملے میں کہ وہ کس طرح ہمارے دشمنوں سے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان کے اموال کے ذریعے کہ وہ کس طرح ان میں اپنے بھائیوں کا ساتھ دیتے ہیں (یعنی مواسات اور مدد کرتے ہیں)۔

۲۵۴-مجھ سے مسعدہ بن صدقہ نے بیان کیا انہوں نے جعفر (امام صادق) سے اور انہوں نے اپنے آباء و اجداد (علیہم السلام) سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی: "آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس رسالت پر کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے قرابت داروں کی محبت کے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ پر تمہارے لیے ایک فرض عائد کیا ہے، تو کیا تم اسے ادا کرنے والے ہو؟ فرمایا: ان میں سے کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا۔ پس آپ واپس چلے گئے۔ جب اگلا دن ہوا تو آپ ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور یہی بات فرمائی، پھر تیسرے دن بھی ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور یہی بات فرمائی، لیکن کوئی شخص نہ بولا۔ تو آپ نے فرمایا: "اے لوگو! بیشک یہ (فرض) نہ سونے، نہ چاندی، نہ کھانے اور نہ پینے (کے مطالبے) سے متعلق ہے۔ انہوں نے کہا: اگر ایسا ہے تو اسے بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا:

بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ پر یہ (آیت) نازل کی ہے: 'آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس (رسالت) پر کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے قرابت داروں کی محبت کے۔تو انہوں نے کہا: "یہ تو ہم ضرور قبول کرتے ہیں

۲۵۵-ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تو خدا کی قسم! ان میں سے صرف سات افراد نے ہی اس عہد کو پورا کیا یعنی اہل بیت کی مودت کو فرض مانا سلمان، اور ابو ذر، اور عمار، اور مقداد بن اسود کندی، اور جابر بن عبداللہ انصاری، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک آزاد کردہ غلام جسے ثبیت کہا جاتا تھا، اور زید بن ارقم

۲۵۶-اور انہی راوی سے روایت ہے انہوں نے مسعدہ بن زیاد سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے جعفر امام صادق ع کو سنا جبکہ آپ سے پوچھا گیا: کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی چیز سے محبت کرے جبکہ وہ اسے جانتا نہ ہو اور نہ ہی اسے دیکھا ہو؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔آپ سے پوچھا گیا: کیسے چیز کی مثال؟تو آپ نے فرمایا: جیسے کھانے میں رنگ ذائقہ کی مثال جس کی کسی شخص کے سامنے تعریف کی جائے لیکن اس نے اسے کھایا نہ ہو، پھر بھی وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور اس سے ملتی جلتی چیزیں جیسے ایک شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے جس کا ذکر اس کے ساتھی سے کیا جاتا ہے۔ اور مال تمہارے لیے اس سے زیادہ ہے جتنا تم چھوڑتے ہو

۲۵۷-اور انہی راوی سے روایت ہے انہوں نے مسعدہ بن زیاد سے سنا وہ کہتے ہیں مجھ سے جعفر بن محمد امام صادق ع نے اپنے والد امام باقر سے روایت کی کہ آدم علیہ السلام کی روح کو جب ان کے جسم میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا تو اس نے ناپسند کیا لہٰذا اسے یہ حکم دیا گیا کہ زبردستی داخل ہو اور زبردستی ہی خارج ہو

TIKTOKHAQCOMMUNITY

۲۵۸-اور انہی راوی سے روایت ہے انہوں نے مسعدہ بن زیاد سے سنا وہ جعفر امام صادق سے اور وہ اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کچھ اصناف (اقسام کے لوگ) ایسے ہیں جن کی دعا قبول نہیں کی جاتی ان میں سے یہ لوگ ہیں: وہ شخص جس نے کسی دوسرے شخص کو ایک مقررہ مدت کے لیے قرض دیا، مگر اس پر نہ کوئی تحریر لکھی اور نہ ہی گواہ بنائے (جب وہ قرض واپس نہ ملنے پر دعا کرتا ہے وہ شخص جو رشتہ دار پر بددعا کرتا ہے۔وہ شخص جس کی بیوی اپنی ہر ممکن کوشش سے اسے تکلیف دیتی ہے، اور وہ اس دوران اس پر اللہ سے بددعا کرتا ہے اور کہتا ہے: اے اللہ! مجھے اس سے نجات دے۔تو اللہ تعالیٰ اسے کہتا ہے:اے میرے بندے! کیا میں نے اس کا معاملہ تیرے سپرد نہیں کر دیا تھا؟ اگر تو چاہتا تو اسے چھوڑ دیتا اور اگر چاہتا تو روکے رکھتا۔
وہ شخص جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مال عطا کیا، پھر اس نے اسے نیکی اور تقویٰ میں خرچ کر دیا یہاں تک کہ اس کے پاس کچھ نہ بچا اور وہ اس کے باوجود اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اسے مزید رزق دے۔ تو پروردگار تبارک و تعالیٰ اسے کہتا ہے: کیا میں نے تجھے رزق نہیں دیا تھا اور تجھے غنی نہیں کیا تھا؟ تو نے کفایت شعاری کیوں نہ کی اور کیوں اسراف کیا؟ بیشک میں فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔وہ شخص جو اپنے گھر میں بیٹھا ہے اور اللہ سے رزق مانگتا ہے، نہ وہ باہر نکلتا ہے اور نہ اللہ کے فضل کو تلاش کرتا ہے جیسا کہ اللہ نے اسے حکم دیا ہے۔ اللہ اسے کہتا ہے: 'اے میرے بندے! میں نے تجھ پر دنیا کو تنگ نہیں کیا اور نہ ہی تیرے اعضاء کو بے کار کیا، اور میری زمین وسیع ہے۔ تو باہر نکل کر رزق کیوں نہیں تلاش کرتا؟ اگر میں تجھے محروم رکھتا تو میں تجھے معذور سمجھتا، اور اگر میں تجھے رزق دیتا تو یہی ہے جو تو چاہتا ہے

۲۵۹-راوی: مسعدة بن زیاد نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے سوال: آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ لوگ جو پھل اور تازہ کھجوریں (رطب) کھاتے ہیں وہ ان کے لیے کس حد تک حلال ہیں؟
امام کا جواب: کوئی شخص (ان میں سے) نہ کھائے مگر یہ کہ (اسے کھانے کی) شدید ضرورت ہو۔ اور اگر پھل یا کھجور کا باغ چاردیواری (فناء) کے اندر ہو تو (کھانے والا) فساد/نقصان نہ پہنچائے۔ اور ضرورت مندوں ہی کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کھجوروں اور پھلوں کے باغات کی چاردیواری پر کوئی عمارت بنائی جائے تاکہ ہر کوئی ان (پھلوں) میں سے کھا سکے۔

۲۶۰-راوی مسعدة بن زیاد نے جعفر امام جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ ذِمّہ (وہ غیر مسلم جو اسلامی حکومت کی پناہ میں ہوں) کے پاس تین دن ٹھہرنے (ان کی میزبانی قبول کرنے) کا حکم دیا

۲۶۱-مسعدة بن زیاد نے جعفر امام جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ: میں نے اپنے والد علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ میرے پاس ایک اَرضِ خَراج (خراج والی زمین) ہے، اور میں اس سے تنگ آ گیا ہوں (یا) اس کی وجہ سے مشکل میں ہوں

۲۶۲-مسعدة بن زیاد کہتے ہیں کہ مجھے جعفر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حسین اِمام حسین علیہ السلام اور میرے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) نے مہندی (حناء) اور کَتم ایک پودے کا پاؤڈر جو سیاہ رنگ پیدا کرتا ہے سے خضاب لگایا۔

۲۶۳-اور انہی جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے مَسعَدَہ بن زیاد کے واسطے سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے روایت کیا، آپ نے فرمایا: مویشیوں کو آگ سے داغنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ تم ان کے چہروں سے گریز کرو یعنی چہرے پر نہ داغ لگاؤ

۲۶۴-اور انہی سے مسعدۃ بن زیاد کے واسطے سے انہوں نے جعفر سے روایت کیا انہوں نے کہا: جعفر علیہ السلام سے کتوں بازوں کے شکار اور تیر اندازی کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: رہا وہ شکار جو سکھلائے ہوئے کتے نے پکڑا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ اگرچہ اس نے اسے مار ڈالا ہو اور اس میں سے کچھ کھا بھی لیا ہو۔

۲۶۵-اور آپ نے تلوار پتھر نشّاب (تیر) اور معراض (لکڑی کا دستہ) سے شکار کرنے والے کے بارے میں فرمایا: وہ نہیں کھایا جائے گا مگر جو ذبح کیا گیا ہو اسی طرح جو باز اور شکّرے اور دیگر پرندوں نے شکار کیا ہو وہ بھی نہیں کھایا جائے گا مگر جو ذبح کیا گیا ہو۔

۲۶۶-آپ نے کہا اور مجھ سے مسعدۃ بن زیاد نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جو فقر کی جڑ (فقر کی ماں) ہیں: ایک ایسا حکمران کہ اگر تم اس کے ساتھ نیکی کرو تو وہ شکر ادا نہیں کرتا اور اگر تم اس کے ساتھ بدی کرو تو وہ معاف نہیں کرتا۔ اور ایک ایسا پڑوسی جس کی آنکھیں تم پر لگی رہتی ہوں اور دل تمہیں بد دعا دیتا ہو اگر وہ کوئی نیکی دیکھے تو اسے دفن کر دیتا ہے اور ظاہر نہیں کرتا

TIKTOKHAQCOMMUNITY

اور اگر کوئی برائی دیکھے تو اسے ظاہر کر دیتا ہے اور پھیلا دیتا ہے۔ اور ایک ایسی بیوی کہ اگر تم سامنے موجود ہو تو تمہاری آنکھیں اس سے ٹھنڈی نہیں ہوتیں اور اگر تم غائب ہو جاؤ تو تمہیں اس کی طرف سے اطمینان نہیں ہوتا۔

۲٦۷-اور انہی جعفر ع سے مسعدۃ بن زیاد کے واسطے سے انہوں نے کہا اور مجھ سے جعفر نے بیان کیا انہوں نے فرمایا:جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہو گا جو اپنے والدین کا نافرمان ہو اور وہ جو شراب کا عادی ہو اور وہ جو نیک عمل کر کے احسان جتانے والا ہو جب وہ عمل کرے

۲٦۸-اور انہی جعفر سے مسعدۃ بن زیاد کے واسطے سے انہوں نے کہا اور مجھ سے جعفر نے اپنے آباء و اجداد کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:حبشہ والوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے خانہ کعبہ کا خزانہ نہیں نکالے گا مگر دو پتلی ٹانگوں والا۔

۲٦۹-اور انہی جعفر سے مسعدۃ بن زیاد کے واسطے سے انہوں نے کہا مجھ سے جعفر نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے فرمایا:صحابہ میں سے ایک شخص کا ایک راہب کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے اس سے کچھ بات کی تو راہب نے اس شخص سے کہا اے اللہ کے بندے بیشک تمہارا دین نیا ہے اور میرا دین پرانا ہو چکا ہے پس اگر تمہارا دین بھی پرانا ہو جائے تو تمہیں اس (میرے دین) جیسی کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں ہو گی

۲۷۰-حضرت مسعدۃ بن زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں:اور میں نے حضرت جعفر علیہ السلام کو سنا جب آپ سے اس زینت کے بارے میں سوال کیا گیا جسے عورت ظاہر کر سکتی ہے تو آپ نے فرمایا:چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں

۲۷۱-حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:جس نے خواب میں دیکھا کہ وہ حرم میں ہے اور وہ ڈرا ہوا تھا تو اسے امن مل جائے گا

۲۷۳-پھر فرمایا !خلوق لگانے میں حمام میں کوئی حرج نہیں اور ہاتھ پاؤں کے پھٹنے پر دوائی کی طرح اسے ملا جائے (تو جائز ہے) لیکن میں اسے بار بار استعمال کرنا پسند نہیں کرتا۔

۲۷۴-مسعدہ بن زیاد سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو سنا ان سے گھروں میں چیونٹیوں اور سانپوں کو تکلیف پہنچانے کی صورت میں مارنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:اگر وہ ایذا دیں تو انہیں مارنے اور جلا دینے میں کوئی حرج نہیں، البتہ گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوامر البیوت) کو نہ مارو۔پھر فرمایا: احد کی لڑائی کے دن ایک نوجوان انصاری رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے ان کی بیوی بہت خوبصورت تھی۔ وہ لڑائی میں گئے پھر واپس آئے تو دیکھا کہ ان کی بیوی دروازے سے جھانک رہی ہے۔ جب اس نے بیوی کو دیکھا تو غصے میں نیزہ سے اس کی طرف اشارہ کیا۔ بیوی نے کہا: ایسا نہ کرو بلکہ اندر آؤ اور دیکھو تمھارے گھر میں کیا ہے۔ وہ اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بستر پر ایک دھاری دار سانپ پڑا ہے۔ بیوی نے کہا: یہی چیز ہے جس نے مجھے باہر نکالا۔ شوہر نے سانپ کے سر میں نیزہ مارا، پھر اسے لٹکا دیا اور دیکھنے لگا

TIKTOKHAQCOMMUNITY

وہ تڑپ رہا تھا۔ اتنے میں اچانک وہ شخص گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی (سانپ کے ڈسنے سے مر گیا)۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے اس دن گھر کے سانپوں کو مارنے سے منع فرما دیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان (گھر کے سانپوں) کو ان کے انتقام کے ڈر سے چھوڑ دے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی اسے ڈرنا نہیں چاہیے باقی سانپ مار سکتا ہے لیکن گھروں میں بسنے والے سانپوں (عوامر الدور) پر حملہ نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن ان کے قتل سے منع فرما دیا تھا

۲۷۵-اور اسی مسعدہ بن زیاد سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا، انہوں نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام جب ان کی سواری (جانور) ٹھوکر کھاتا یا لڑھڑا جاتا تو فوراً یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَمِنْ تَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ، وَمِنْ فَجْأَةِ نِقْمَتِكَ

۲۷۶-مسعدہ بن زیاد سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے حق نہیں کہ جس شخص پر تو نے اعتماد کیا ہو اس پر بدگمانی کرے، اور نہ یہ حق ہے کہ جس خائن کو تو نے آزما لیا ہو اور وہ دغا دے چکا ہو، پھر بھی اس پر اعتماد کرے۔

۲۷۷-مسعدہ بن زیاد سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد (امام باقر علیہ السلام) سے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے میری امت کو جو فضیلت دی اور دوسری امتوں پر برتری عطا کی اس میں تین ایسی باتیں ہیں جو صرف انبیاء کو دی جاتی تھیں مگر اللہ نے یہ میری امت کو بھی عطا فرما دیں: جب اللہ کسی نبی کو بھیجتا تو اس سے کہتا: اپنے دین میں خوب محنت اور جدوجہد کرو تم پر کوئی تنگی اور سختی نہیں۔ اور اللہ نے یہی چیز میری امت کو بھی دے دی، جہاں ارشاد ہوتا ہے: یعنی دین میں تم پر کوئی تنگی اور دشواری نہیں رکھی گئی۔ جب اللہ کسی نبی کو بھیجتا تو اس سے کہتا: اگر تمہیں کوئی ایسی بات پریشان کرے جو تمہیں ناپسند ہو تو مجھے پکارو میں تمہاری دعا ضرور قبول کروں گا۔ اور اللہ نے یہ فضل بھی میری امت کو عطا فرما دیا جہاں فرمایا: مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ جب اللہ کسی نبی کو بھیجتا تو اسے اپنی قوم پر گواہ بنا دیتا تھا۔
مگر اللہ نے میری امت کو تمام مخلوق پر گواہ بنا دیا جیسا کہ فرمایا: تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں (یعنی ساری مخلوق) پر گواہ بن جاؤ۔

۲۷۸-مسعدہ بن زیاد سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹی گواہی دینے والا اپنی جگہ سے قدم بھی نہیں اٹھا سکتا (یعنی ابھی گواہی دے کر اٹھا بھی نہیں ہوتا) کہ اللہ اس کے لیے جہنم واجب فرما دیتا ہے۔

۲۷۹-مسعدہ بن زیاد سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ ہر اس چیز کو لے آئے گا جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی تھی چاہے سورج ہو چاند ہو یا کوئی اور چیز۔ پھر ہر انسان سے پوچھے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم ان کی عبادت اس لیے کرتے تھے کہ وہ ہمیں تیرے اور قریب کر دیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: "ان لوگوں کو اور ان کے معبودوں کو جہنم میں لے جاؤ۔ سوائے ان کے جنہیں میں نے مستثنیٰ قرار دیا ہے (یعنی خالص موحدین) وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔

۲۸۰-مسعدہ بن زیاد سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد علیہ السلام سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مشرکوں والی قلانسیں (یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کی خاص لمبی ٹوپیاں) مسلمانوں میں عام ہو جائیں گی تو اسی وقت زنا بھی کھلم کھلا ظاہر ہو جائے گا۔

۲۸۱-مسعدہ بن زیاد سے، انہوں نے کہا: مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد (امام باقر علیہ السلام) سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان نماز کے دوران آئے اور وسوسہ ڈالے کہ تیری نماز ریا کاری کی وجہ سے ہے تو وہ جتنی دیر چاہے اپنی نماز لمبی کرے، جب تک کہ فرض کا وقت نہ نکل جائے۔ اور جب آخرت کے کسی کام میں لگا ہو تو جتنی دیر چاہے ٹھہرے رہے (یعنی جلدی نہ کرے)۔

اور جب دنیا کے کسی کام میں ہو تو فوراً وہاں سے ہٹ جائے (یعنی زیادہ دیر نہ ٹھہرے)۔اور جب تمہیں شادی بیاہ یا ولیمہ وغیرہ کی دعوت دی جائے تو دیر سے جاؤ، کیونکہ یہ چیزیں دنیا کی یاد دلاتی ہیں۔اور جب جنازے کی دعوت (یعنی جنازے میں شرکت) کا کہا جائے تو جلدی سے جاؤ، کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتا ہے۔

۲۸۲-الحسن بن ظریف نے حسین بن علوان سے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد امام باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام سے تھوک کے کپڑے پر لگ جانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:
"اس میں کوئی حرج نہیں۔"

۲۸۳-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نصرانیوں، مجوسیوں اور یہودیوں سے خریدے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، چاہے اسے دھویا نہ گیا ہو۔یعنی وہ کپڑے جو ان کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں اور جن سے نجاست لگ جاتی ہے، لیکن وہ کپڑے نہیں جو وہ خود پہنتے پھرتے ہیں (کیونکہ وہ تو یقینی طور پر نجس ہوتے ہیں)

۲۸۴-اسی سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے نقل کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نصرانیوں اور یہودیوں سے ان کی دکانوں اور گرجا/کنیسوں میں اور مجوسیوں سے ان کی آگ کے گھروں(آتشکدوں) میں قسم کھلواتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے:ان پر قسم کھلوانے میں سختی کرو یہ مسلمانوں کے مال کی حفاظت اور احتیاط کا تقاضا ہے۔

۲۸۵-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے، انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ فرمایا کرتے تھے: جس شخص نے نکاح ہی نہ کیا ہو اس کا طلاق دینا درست نہیں، اور جس کے پاس غلام ہی نہ ہو اس کا آزاد کرنا بھی درست نہیں۔" اور حضرت علی علیہ السلام نے (ایک دوسرے موقع پر) فرمایا: اگر کوئی شخص (شادی کے دعویٰ میں) عورت کے سر پر ہاتھ بھی رکھ دے (تب بھی نکاح کے بغیر طلاق نہیں ہو سکتی)

۲۸۶-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: چار تھے قسم کے جوڑوں میں لعان (یعنی باہمی لعنت) کا حکم نہیں ہوتا: آزاد مرد اور لونڈی (کنیز) کے درمیان لعان نہیں آزاد عورت اور غلام کے درمیان لعان نہیں، مسلمان مرد اور نصرانیہ یا یہودیہ عورت کے درمیان لعان نہیں۔

۲۸۷-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ مستحب سمجھتے تھے کہ گھر میں مصحف (قرآن مجید) لٹکایا جائے، اس سے شیطان دور رہتے ہیں اور گھر محفوظ رہتا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: مستحب ہے کہ قرآن کو کبھی تلاوت سے خالی نہ چھوڑا جائے (یعنی گھر میں ہر وقت کوئی نہ کوئی اس کی تلاوت کرتا رہے)

۲۸۸-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جہاد میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت گھوڑے والے مجاہد (فارس) کو تین حصے عطا فرماتے تھے اور پیدل چلنے والے مجاہد (راجل) کو ایک حصہ دیتے تھے۔

جب جنازہ گزر گیا تو ایک شخص نے کہا: اللہ آپ کو سلامت رکھے! آپ کیوں نہ کھڑے ہوئے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ تو جنازے کے گزرنے پر کھڑے ہو جاتے تھے! امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تو صرف ایک ہی دفعہ کھڑے ہو کر جنازے کا احترام کیا تھا، وہ یہ کہ ایک یہودی کا جنازہ گزر رہا تھا اور جگہ بہت تنگ تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات ناپسند آئی کہ میت کا سر آپ کے سر سے بلند ہو کر گزرے، اس لیے آپ ﷺ محض ادب اور تنگ جگہ کی وجہ سے کھڑے ہو گئے تھے (نہ کہ جنازے کے لیے کھڑا ہونا سنت ہو)۔

۲۹۳-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ:
رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے پر نمازِ جنازہ پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگ آئے جو نمازِ جنازہ میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ دوبارہ اس جنازے پر نماز پڑھ دیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس پر نمازِ جنازہ تو ہو چکی اب دوبارہ نہیں پڑھائی جائے گی، البتہ تم سب اس میت کے لیے (کھڑے ہو کر) دعا کر لو۔

۲۹۴-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ:
حضرت علی علیہ السلام نے اپنی زوجہ محترمہ فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود اپنے ہاتھوں سے غسل دیا تھا

۲۸۹-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: قیدی کو کھانا کھلانا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا واجب حق ہے،
چاہے تم اسے اگلے دن قتل ہی کیوں نہ کر دو۔

۲۹۰-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ:
رسول اللہ ﷺ گھوڑوں کے درمیان دوڑ (سبقت) کا مقابلہ کرواتے تھے اور جو گھوڑے آگے نکلتے (یعنی جیت جاتے) ان کے مالکوں کو اپنے پاس سے (خصوصی) انعام عطا فرماتے تھے۔

۲۹۱-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دوڑ (اور انعامی مقابلہ) صرف تین چیزوں میں جائز ہے: حافر میں (یعنی گھوڑے، خچر، گدھے کی دوڑ میں)، نصل میں (یعنی تیر اندازی میں)، خف میں (یعنی اونٹ کی دوڑ میں)۔

۲۹۲-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ:
حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اپنے کچھ اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک جنازہ گزرا۔ صحابہ میں سے کچھ لوگ کھڑے ہو گئے، مگر امام حسن علیہ السلام نہ اٹھے

۲۹۵-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، بشرط یہ کہ اس کا ذائقہ منہ میں نہ آئے

۲۹۶-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں دن کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی مسواک کرتے تھے۔

۲۹۷-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: روزے دار کے لیے دن کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی تازہ (گیلا) مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔لوگوں نے پوچھا: گیلی مسواک کی نمی کا کیا حکم ہے؟آپ نے فرمایا: پانی سے کلّی کرنا تو اس سے بھی زیادہ گیلا ہے (اور وہ تو روزے میں جائز ہے)۔پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی کہے کہ وضو کی سنت کی وجہ سے پانی سے کلّی تو ضروری ہے تو اسے جواب دو کہ مسواک بھی اتنا ہی ضروری ہے کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے پاس مسواک کی سنت لے کر آئے تھے۔

۲۹۸-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ:

ان کی ایک ام ولد تھی۔ وہ رمضان المبارک میں حاملہ تھیں اور شدید پیاس لگ گئی۔ لوگوں نے اس بارے میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا:اسے حکم دو کہ روزہ چھوڑ دے (افطار کر لے)اور ہر روزے کے بدلے ایک مدّ کھانا صدقہ کر دے۔

۲۹۵-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، بشرط یہ کہ اس کا ذائقہ منہ میں نہ آئے

۲۹۶-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں دن کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی مسواک کرتے تھے۔

۲۹۷-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: روزے دار کے لیے دن کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی تازہ (گیلا) مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔لوگوں نے پوچھا: گیلی مسواک کی نمی کا کیا حکم ہے؟آپ نے فرمایا: پانی سے کلّی کرنا تو اس سے بھی زیادہ گیلا ہے (اور وہ تو روزے میں جائز ہے)۔پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی کہے کہ وضو کی سنت کی وجہ سے پانی سے کلّی تو ضروری ہے تو اسے جواب دو کہ مسواک بھی اتنا ہی ضروری ہے کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مسواک کی سنت لے کر آئے تھے۔

۲۹۸-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ: ان کی ایک ام ولد تھی۔ وہ رمضان المبارک میں حاملہ تھیں اور شدید پیاس لگ گئی۔لوگوں نے اس بارے میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا:اسے حکم دو کہ روزہ چھوڑ دے (افطار کر لے)اور ہر روزے کے بدلے ایک مدّ کھانا صدقہ کر دے۔
(مترجم یہ حدیث عمل کے لیے نہیں بلکے عبداللہ ابن عمر کی غلطی واضع کرنے کے لیے نقل ہوئی ہے)تہذیب ال احکام میں مولا صادق ع نے اس حدیث کو رد کیا ہے

۲۹۹-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد الباقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے روزوں کا حال بیان فرماتے تھے، فرمایا:
رسول اللہ ﷺ نے پہلے ایک طویل عرصہ ہر روز روزہ رکھا (یعنی سارا سال روزہ رکھتے تھے سوائے عیدین اور ایام تشریق کے) جتنی اللہ کی مشیت تھی۔ پھر آپ ﷺ نے وہ بھی چھوڑ دیا اور اپنے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار فرمایا یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار جتنی اللہ نے چاہا۔
پھر اسے بھی چھوڑ دیا اور ہر ہفتے پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنے لگے جتنی اللہ نے چاہا۔
پھر اسے بھی چھوڑ دیا اور ہر مہینے تین دن (یعنی ایام بیض: 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے رکھنے لگے
اور یہی آپ ﷺ کا مستقل طریقہ رہا یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔

۳۰۰-امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اگر کوئی شخص صدقہ دے اور وہ صدقہ کسی وجہ سے واپس لوٹ آ جائے (مثلاً فقیر نے قبول نہ کیا یا کوئی اور وجہ) تو اب اس شخص کے لیے وہ چیز کھانا جائز نہیں رہتی۔ اس کے لیے صرف دو ہی راستے ہیں:
یا تو وہ اسے کسی دوسرے مستحق کو دے دے، یا اگر کوئی مستحق نہ ملے تو بھی وہ خود اسے استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ صدقہ کی حیثیت اب اللہ کے نام پر آزاد کیے ہوئے غلام کی سی ہو گئی ہے۔ جیسے اگر کوئی شخص غلام کو اللہ کے نام پر آزاد کر دے، پھر وہ غلام کسی وجہ سے واپس آ جائے تب بھی وہ دوبارہ اس شخص کا غلام نہیں بن سکتا کیونکہ اللہ نے اسے آزاد کر دیا۔ اسی طرح صدقہ بھی اللہ کے لیے ہو چکا، اب اسے واپس لینا یا کھانا جائز نہیں۔

۳۰۱۔جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ :حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:تم مجوسیوں کا سارا کھانا کھا سکتے ہو سوائے ان کے ذبیحوں کے۔ پس وہ (ذبیحے) حلال نہیں ہیں اگرچہ ان پر اللہ کا نام ہی کیوں نہ لیا گیا ہو۔

۳۰۲۔جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ :حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:جو شخص کوئی کھانا کھائے اور اس کے شروع میں اللہ کا نام لے (بسم اللہ کہے) اور اس کے آخر میں اللہ کی حمد کرے (الحمد للہ کہے) تو اس سے اس کھانے کی نعمت کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا خواہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو

۳۰۳۔جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:ایک سائل (مانگنے والا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے کچھ مانگنے لگا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص ہے جس کے پاس (بطورِ قرض) دینے کے لیے کچھ ہو؟قبیلہ بنی الحُبلی سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ہے۔آپ نے فرمایا:تو اس سائل کو چار وسق (بوجھ) کھجوریں دے دو۔راوی نے کہا: چنانچہ انہوں نے وہ دے دیں پھر وہ انصاری بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنا قرض واپس مانگنے آئے۔آپ نے ان سے فرمایا: عنقریب ہو جائے گا اگر اللہ نے چاہا۔پھر وہ دوسری بار آپ کے پاس آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: عنقریب ہو جائے گا اگر اللہ نے چاہا۔ پھر وہ تیسری بار آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: عنقریب ہو جائے گا اگر اللہ نے چاہا۔(اس پر انصاری نے) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے 'عنقریب ہو جائے گا،

اگر اللہ نے چاہا بہت زیادہ کہہ دیا ہے۔راوی نے کہا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص ہے جس کے پاس (بطورِ قرض) دینے کے لیے کچھ ہو؟راوی نے کہا: تو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ میرے پاس ہے۔آپ نے فرمایا: تمہارے پاس کتنا ہے؟اس نے عرض کیا: جتنا آپ چاہیں۔آپ نے فرمایا:تو اس (سائل) کو آٹھ وسق کھجوریں دے دو۔(یہ سن کر پہلے) انصاری نے کہا: یا رسول اللہ میرا (قرض) تو صرف چار (وسق) تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور چار (وسق) تمہارے لیے بھی (قرض کی ادائیگی کے طور پر)۔

۳۰۴۔جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کوئی دینار وراثت میں چھوڑا، نہ کوئی درہم، نہ کوئی غلام، نہ کوئی لونڈی نہ کوئی بکری اور نہ کوئی اونٹ۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ کی زِرہ مدینہ کے ایک یہودی کے پاس بیس صاع جَو کے عوض رہن (گروی) رکھی ہوئی تھی جو آپ نے اپنے اہل و عیال کے خرچ کے لیے بطورِ قرض لیے تھے

۳۰۵۔جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت علی علیہ السلام کی ایک کتاب میں پڑھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب مجھ پر ایک جھوٹا شخص جھوٹ باندھے گا جیسا کہ مجھ سے پہلی امتوں کے لوگوں پر جھوٹ باندھا گیا۔ پس جو حدیث میری طرف سے تم تک پہنچے اور وہ اللہ کی کتاب (قرآن) کے موافق ہو، تو وہ میری حدیث ہے۔ اور جو اللہ کی کتاب کے مخالف ہو وہ میری حدیث نہیں ہے۔

۳۰۶۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو دو کمزوروں (ضعیفوں) کے معاملے میں: یتیم اور عورت۔ کیونکہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے اہل و عیال کے لیے بہترین ہیں۔

۳۰۷۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے، وہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی کرامت (عزت/عمدہ دعوت یا تحفہ) پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کیونکہ کرامت کو صرف گدھا ہی رد کرتا ہے

۳۰۸۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حسن اور حسین علیہما السلام معاویہ پر طعن و تنقید کرتے تھے اور ان کے بارے میں (سخت) بات کہتے تھے، مگر اس کے باوجود وہ ان کے عطیات (جائزے) قبول کر لیتے تھے

۳۰۹۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے، وہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو ایسی چیزوں سے آراستہ کرے جنہیں اللہ پسند کرتا ہے، مگر تنہائی میں اللہ کے سامنے ایسی چیزوں سے پیش آئے جنہیں اللہ ناپسند کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا اور وہ اس سے بغض رکھے گا۔

۳۱۰۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں اور شہروں کے قبیح (بُرے) ناموں کو تبدیل کر دیا کرتے تھے

۳۱۱۔جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زوجہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے پوچھا: تم نے اپنی لونڈی کے ساتھ کیا کیا؟انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں نے اسے آزاد کر دیا ہے۔آپ نے فرمایا:اگر وہ تمہاری ہی جلد (خون/رشتہ) کی ہوتی، تو تمہارے لیے بہتر ہوتا کہ تم اس کے ذریعے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتیں۔

۳۱۲۔جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ:حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:دودھ پلانے (رضاعت) کے لیے بھی اسی طرح اچھی عورت کا انتخاب کرو، جس طرح تم نکاح کے لیے انتخاب کرتے ہو، کیونکہ رضاعت طبیعتوں کو بدل دیتی ہے

۳۱۳۔جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ:حضرت علی علیہ السلام اپنی جنگوں میں شامل فریقِ مخالف سے فرمایا کرتے تھے:ہم انہیں کافر قرار دینے کی بنیاد پر نہیں لڑ رہے، اور نہ ہی ہم انہیں اس لیے لڑ رہے ہیں کہ وہ ہمیں کافر قرار دیں۔ بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں، اور وہ (مخالف فریق) سمجھتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں

۳۱۴۔جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:وہ (اہلِ بیت اور صحابہ) پسند کرتے تھے کہ گھر میں کوئی پالتو چیز موجود ہو، جیسے کبوتر مرغی یا بکری کا بچہ (عناق) تاکہ جنات کے بچے اس سے کھیلیں اور ان کے بچوں (انسانوں کے بچوں) سے نہ کھیلیں

۳۱۵۔جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:جو شخص کسی یتیم کی کفالت کرے اور اس کے خرچے کی ذمہ داری اٹھائے، تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔

۳۱۶۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بریرہ کے معاملے میں تین چیزوں کا فیصلہ فرمایا: آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ ولاء (وراثت کا حق) اس کا ہے جس نے آزاد کیا۔
آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ جب وہ آزاد ہوئیں تو انہیں (اپنے شوہر کے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا) اختیار دیا گیا۔ اور آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جس چیز کو صدقہ کے طور پر بریرہ کو دیا گیا ہو، اور وہ اسے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) تحفہ کے طور پر پیش کر دیں تو وہ ہدیہ ہے اور اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے

۳۱۷۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں اپنے والد (امام باقر علیہ السلام) کو یہ کہتے ہوئے سنتا تھا: جب تم مسجد میں داخل ہو اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو ان پر سلام نہ کرو، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجو، پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اور جب تم ایسی جماعت پر داخل ہو جو بیٹھی باتیں کر رہی ہو تو ان پر سلام کرو

۳۱۸۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت علی علیہ السلام اپنی جنگوں میں شریک کسی بھی فریقِ مخالف کو شرک یا نفاق کی طرف منسوب نہیں کرتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے: یہ ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہم پر سرکشی کی ہے۔ (یعنی انہوں نے حق سے روگردانی کی یا غلط راستہ اختیار کیا)۔

۳۱۹۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ میری مصیبت کو یاد کر لے، کیونکہ یہ تمام مصیبتوں میں سب سے بڑی مصیبت ہے

۳۲۰۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ، رقی (دعا، دم، جھاڑ پھونک) جن سے شفا چاہی جاتی ہے، کیا وہ اللہ کی تقدیر کو رد کر دیتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ (رقی) بھی اللہ کی تقدیر کا حصہ ہیں

۳۲۱۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ: علی بن ابی طالب علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: جس شخص کے گھر میں چور داخل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ چور پر مارنے میں پہل کرے، پس اس مار کے نتیجے میں جو بھی گناہ (ذمہ داری) لازم آئے گا، میں اس میں اس (گھر والے) کا شریک ہوں

۳۲۲۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے، وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: آپ علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جس سے ایک شخص نے شادی کی، پھر وہ شخص مر گیا اور اس نے عورت کے لیے کوئی مہر (صداق) مقرر نہیں کیا تھا:
اس کے لیے وراثت کافی ہے۔" (یعنی، اسے مہر کی ادائیگی کے بغیر صرف شوہر کی وراثت میں حصہ ملے گا)۔

۳۲۳۔ جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ: علی بن ابی طالب علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: آدمی ایمان کی حقیقت کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ ہوں: دین میں سمجھ رکھنا۔ مصیبتوں پر صبر کرنا۔ معاش (روزگار) میں اچھی تدبیر اختیار کرنا۔

۳۲۴۔جعفر بن محمد اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:روزہ دار کا سونا عبادت ہے، اور اس کا سانس لینا تسبیح ہے۔

۳۲۵۔جعفر اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر درد (صداع) کی شکایت کی، تو آپ پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ کو دم (رقی) کیا اور کہا:

بِسۡمِ ٱللَّهِ يَشۡفِيكَ،بِسۡمِ ٱللَّهِ يَكۡفِيكَ مِنۡ كُلِّ دَاءٍ يُؤۡذِيكَ،خُذۡهَا فَلۡتَهۡنِيكَ.

۳۲۶۔جعفر بن محمد اپنے والد (امام) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:سائل (مانگنے والے) کو تھوڑی سی چیز دے کر اور نرمی و رحم کے ساتھ واپس بھیجو، کیونکہ تمہارے پاس تمہارے دروازوں پر وہ مخلوق بھی آتی ہے جو نہ انسان ہے نہ جن، اور وہ یہ دیکھتی ہے کہ تم اس (مال) کے ساتھ کیا کرتے ہو جو اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے۔

۳۲۷۔حنان بن سدیر کہتے ہیں: میں نے ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا: میرے پاس بصرہ کے کچھ لوگ آئے اور مجھ سے طلحہ اور زبیر کے بارے میں پوچھا۔میں نے ان سے کہا: وہ دونوں کفر کے پیشواؤں میں سے تھے۔ بصرہ (جنگِ جمل) کے دن جب حضرت علی علیہ السلام نے گھوڑوں کی صف بندی کی تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: قوم پر جلدی (حملہ) نہ کرنا، یہاں تک کہ میں اس معاملے میں اپنے اور اللہ عز و جل کے درمیان اور ان کے درمیان عذر پیش کر دوں۔پھر آپ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے اہلِ بصرہ! کیا تم میرے حکم میں کوئی ظلم و زیادتی پاتے ہو؟انہوں نے کہا: نہیں۔آپ نے فرمایا: کیا تقسیم (مال و غنیمت) میں کوئی ناانصافی پاتے ہو؟انہوں نے کہا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے بجائے اپنے اور اپنے اہل بیت کے لیے دنیاوی (مال) کی کوئی ایسی خواہش کی جو میں نے لے لی ہو جس پر تم نے مجھ سے ناراض ہو کر میری بیعت کو توڑ دیا ہو؟انہوں نے کہا: نہیں۔آپ نے فرمایا: 'کیا میں نے تم میں حدود قائم کیں اور دوسروں کے لیے انہیں معطل کر دیا؟انہوں نے کہا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: تو پھر کیا وجہ ہے کہ میری بیعت توڑی جاتی ہے اور دوسروں کی بیعت نہیں توڑی جاتی میں نے معاملے کو خوب جانچا اور پرکھا تو مجھے کفر یا تلوار کے سوا کچھ نظر نہیں آیا۔پھر آپ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے:اور اگر وہ اپنے عہد و پیمان کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو بے شک ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں شاید وہ باز آ جائیں۔)امیر المؤمنین علیہ السلام نے (مزید) فرمایا:اس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیرا، اور جان کو پیدا کیا، اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نبوت کے لیے چنا یہ لوگ (جن سے ہم لڑ رہے ہیں) اسی آیت کے مصداق ہیں اور جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے ان سے جنگ نہیں کی گئی ہے

۳۲۸-اسی سابقہ سند سے حنان بن سدیر سے روایت ہے انہوں نے کہا:ایک شخص نے ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں آپ کے پاس موجود تھا، اس نے کہا: "میں آپ پر قربان جاؤں! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے ایک عورت سے زنا (سفاحاً) کیا تو کیا اس عورت کی بیٹی اس شخص کے لیے نکاحاً حلال ہے؟آپ علیہ السلام نے فرمایا:ہاں حلال چیز کو حرام چیز حرام نہیں کرتی

۳۲۹-وعنہما نے حنان بن سدیر سے اور انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: مجھ سے ابن شبرمہ نے سوال کیا: "آپ اَندَم (یا "اِندما" سے متعلق قتل کے معاملے) میں قسامہ (قسمیں کھانے کا شرعی طریقہ) کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟میں نے اسے وہ جواب دیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا تھا۔
اس پر اس نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہ کیا ہوتا تو اس کے بارے میں کیا حکم ہوتا؟آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا وہ تو میں نے تمہیں بتا دیا لیکن جو کام آپ نے نہیں کیا، اس کا علم مجھے نہیں ہے

۳۳۰-اور ان دونوں (راویوں) نے حنان سے روایت کی اس نے کہا میں نے ایک شخص کو ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کرتے ہوئے سنا ایک بکری کا بچہ جو خنزیرنی سؤرنی کا دودھ پی کر پلا بڑھا ہو پھر وہ بکروں میں شامل ہو کر نر بنا اور اس سے نسل اولاد پیدا ہوئی آپ اس نسل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایاجس نسل کے بارے میں تم یقین سے جانتے ہو کہ یہ اسی (دودھ پینے والے نر) کی نسل ہے تو اسے قریب نہ آنے دو یعنی اسے استعمال نہ کرو اور البتہ جس کے بارے میں تمہیں یقین سے علم نہیں کہ یہ اسی کی نسل ہے تو وہ عام بکریوں کی طرح ہے کھاؤ اور اس کے بارے میں مزید سوال نہ کرو

۳۳۱-محمد بن عبدالحمید اور عبدالصمد بن محمد نے دونوں نے حنان بن سدیر سے روایت کی اس نے کہا ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایاامام علیہ السلام نے فرمایا

مجھ سے عیسیٰ بن موسیٰ نے یتیموں کی بکریوں اور ان کے پالے ہوئے اونٹوں کے بارے میں پوچھا کہ ان میں سے کیا چیز حلال ہے تو میں نے اسے بتایا کہ ابن عباس کہا کرتے تھے جب وہ جانوروں کے حوض کی مرمت کرے اور ان کے گمشدہ کو تلاش کرے اور ان کے جرب کو ٹھیک کرے تو اس سرپرست کے لیے یہ حلال ہے کہ وہ ان کے دودھ میں سے تھوڑا لے اس طرح کہ تھن کو نقصان نہ پہنچے اور نسل میں خرابی نہ آئے

۳۳۲-اور ان دونوں (راویوں) نے حنان بن سدیر سے روایت کی اس نے کہا میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک عیسائی کے بارے میں پوچھا جو اسلام لایا اور حج کے دن قریب تھے اور اس نے ابھی تک ختنہ نہیں کرایا تھا کیا وہ ختنہ کرانے سے پہلے حج کر سکتا ہےآپ علیہ السلام نے فرمایانہیں وہ پہلے سنت (ختنہ) سے ابتدا کرے گا

۳۳۳-اور ان دونوں (راویوں) نے حنان بن سدیر سے روایت کی اس نے کہا میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا خبردار سونے کی انگوٹھی مت پہننا کیونکہ وہ جنت میں تمہاری زینت ہوگی اور خبردار قسی (ریشم ملا ہوا کپڑا) مت پہننا اور خبردار سرخ ریشمی گدی پر سوار مت ہونا کیونکہ وہ ابلیس کی گدیوں میں سے ہے

۳۳۴-اور اسی سند سے حنان بن سدیر سے روایت ہے اس نے کہا میں ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ سے سوال کیا سوال کیا مرد ایسے کپڑے میں احرام باندھ سکتا ہے جس میں ریشم ہو آپ علیہ السلام نے فرمایا آپ نے ایک قرقبی کپڑا منگوایا اور فرمایا میں اس میں احرام باندھتا ہوں اور اس میں ریشم ہے

۳۳۵-اور اسی سند سے حنان بن سدیر سے روایت ہے اس نے کہا صدقہ بن مسلم نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا اور میں آپ کے پاس تھا تو اس نے کہا سوال فاطمہ (علیہا السلام) پر کون گواہ تھا کہ وہ اپنے والد کی وارث نہیں ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایاان کے خلاف عائشہ اور حفصہ نے گواہی دی اور ایک عرب کا آدمی جسے اوس بن الحدثان کہا جاتا تھا جو بنی نضر سے تھاان سب نے ابوبکر کے پاس گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ہم وراثت نہیں چھوڑتےتو انہوں نے فاطمہ (علیہا السلام) کو ان کے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت سے محروم کر دیا

۳۳۶-اور ان دونوں (راویوں) نے حنان بن سدیرسے روایت کی اس نے کہا میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا سوال آپ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کیونکہ ہمیں آپ کے بعض اصحاب سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ حدیث کتنی کمزورہے یہ ان تمام کے برابر نہیں ہے لیکن تم ان کی زیارت کرو اور انہیں چھوڑو نہیں کیونکہ وہ سید شباب الشہداء ہیں اور جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور وہ یحییٰ بن زکریا کے مشابہ ہیں اور ان دونوں (حسین و یحییٰ) پر آسمان اور زمین روئے تھے

۳۳۷-اور ان دونوں (راویوں) نے حنان بن سدیر سے روایت کی اس نے کہا میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی اپنی وفات کی خبر دی گئی جبکہ آپ تندرست تھے آپ کو کوئی تکلیف نہیں تھی آپ نے فرمایا روح الامین (جبرائیل علیہ السلام) آپ پر نازل ہوئے

تو آپ نے جامع نماز کا اعلان کیا اور مہاجرین اور انصار کو ہتھیاروں سمیت آنے کا اعلان کیا

آپ نے فرمایا لوگ جمع ہو گئے تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر انہیں اپنی وفات کی خبر دی اس کے بعد فرمایا میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس والی کو جو میرے بعد میری امت پر حکمران ہو کہ وہ مسلمانوں کی جماعت پر رحم کرے پس وہ ان کے بزرگوں کی عزت کرے اور ان کے چھوٹوں پر رحم کرے اور ان کے عالموں کی توقیر کرے اور ان پر ظلم نہ کرے کہ انہیں ذلیل کر دے اور انہیں محتاج نہ کرے کہ وہ کفر کرنے لگیں اور ان پر اپنے دروازے بند نہ کرے کہ ان کے طاقتور کمزوروں کو کھا جائیں اور ان کو ان کی سرحدوں پر روک کر نہ رکھے تاکہ میری امت کی نسل ختم نہ ہو جائے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ میں نے پہنچا دیا اور نصیحت کر دی تو گواہ رہنا پھر ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا منبر پر یہ آخری کلام تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

۳۳۸-اور ان دونوں (راویوں) نے حنان بن سدیر سے روایت کی انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا ایک شخص نے سوال کیا عمر بن خطاب کو کس چیز نے روکا کہ وہ عبداللہ بن عمر کو شوریٰ میں شامل نہ کریں آپ علیہ السلام نے فرمایا عمر سے یہ بات کہی گئی تھی تو انہوں نے جواب دیا میں اس شخص کو کیسے شامل کروں جسے طلاق دینا بھی نہ آیا ہو

۳۳۹-حسن بن ظریف حسین بن علوان سے وہ جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ایک بار حسن اور حسین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کشتی لڑ رہے تھے

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شاباش اے حسن تو فاطمہ (علیہا السلام) نے کہا یا رسول اللہ آپ بڑے (حسن) کی چھوٹے (حسین) کے مقابلے میں مدد کر رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل کہہ رہے ہیں شاباش اے حسین اور میں کہہ رہا ہوں شاباش اے حسن

۳۴۰-حسین بن علوان جعفر سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مجھے معراج میں آسمان کی سیر کرائی گئی اور میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا تو آپ نے فرمایا اس کا ایک پتہ ساری دنیا پر سایہ کر دیتا ہے اور ہر پتے پر ایک فرشتہ ہے جو اللہ کی تسبیح کرتا ہے ان کے منہ سے موتی اور یاقوت نکلتے ہیں تم ایک موتی کو پانچ سو سال کی مسافت تک دیکھ سکتے ہو اور جو موتی اور یاقوت گرتے ہیں انہیں ان پر مقرر فرشتے جمع کرتے ہیں وہ اسے نور کے ایک سمندر میں ڈال دیتے ہیں اور ہر جمعہ کی رات وہ سدرۃ المنتہیٰ کی طرف جاتے ہیں

جب انہوں نے مجھے دیکھا تو انہوں نے میرا خیر مقدم کیا اور کہا اے محمد آپ کو خوش آمدید تو میں نے سدرہ کی ہوا کا اضطراب اور جنت کے دروازوں کی حرکت سنی جو آپ کی آمد پر خوشی سے جھوم اٹھے تھے

پھر میں نے جنتوں کو پکارتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہی تھیں ائے علی و فاطمہ و حسن و حسین (علیہم السلام) کے مشتاق

۳۴۱-اور اسی سند سے ابن علوان سے وہ جعفر سے وہ اپنے والد سے وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا قیامت کے دن ہماری ولایت محبت رکھنے والے لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے ان کے چہرے روشن ہوں گے ان کے ستر ڈھکے ہوئے ہوں گے ان کے خوف دور ہو چکے ہوں گے ان سے مشکلات ٹل چکی ہوں گی اور ان کے لیے راستے آسان ہو چکے ہوں گےلوگ ڈر رہے ہوں گے اور وہ نہیں ڈریں گے لوگ غمگیں ہوں گے اور وہ غمگیں نہیں ہوں گے انہیں امن و امان دیا جا چکا ہوگا اور ان سے غم دور ہو چکے ہوں گے یہاں تک کہ انہیں سفید رنگ کی اڑنے والی اونٹنیوں پر سوار کیا جائے گا ان کے پاؤں میں سونے کے جوتے ہوں گے جن کے تسمے نور کے ہوں گے یہاں تک کہ وہ عرشِ رحمٰن کے سائے میں نور کے منبروں پر بیٹھیں گے ان کے سامنے ایک دسترخوان ہو گا جس پر وہ اس وقت تک کھاتے رہیں گے جب تک لوگوں کا حساب مکمل نہیں ہو جاتا

۳۴۲-اور اسی سند سے ابن علوان سے وہ جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ ایسے بندوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے نور سے چمک رہے ہوں گے ان کے اوپر نور کے لباس ہوں گے وہ نور کے منبروں پر ہوں گے ان کے ہاتھوں میں نور کے عصا ہوں گے وہ عرش کے دائیں اور بائیں ہوں گے وہ انبیاء کے مرتبے پر ہوں گے مگر انبیاء نہیں ہوں گے اور وہ شہداء کے مرتبے پر ہوں گے مگر شہداء نہیں ہوں گے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان میں سے ہوں آپ نے فرمایا نہیں

ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان میں سے ہوں آپ نے فرمایا نہیں تو اس نے عرض کیا وہ کون ہیں یا رسول اللہ آپ نے اپنا ہاتھ علی علیہ السلام کے کندھے پر رکھا اور فرمایا یہ اور ان کے شیعہ پیروکار

۳۴۳-اور اسی سند سے ابن علوان سے وہ جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب قیامت کے دن ہماری ولایت محبت رکھنے والے صراط (پل) پر سے گزریں گے تو ایک منادی آواز دے گا اے آگ ٹھنڈی ہو جاؤ تو آگ کہے گی جلدی کرو مجھے گزرنے دو کیونکہ تمہارے نور نے میرے شعلے کو بجھا دیا ہے

۳۴۴-اور اسی سند سے ابن علوان سے وہ جعفر سے وہ اپنے والد سے وہ علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ جب کوئی لونڈی (باندی) خریدنا چاہتے تو اس کی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹاتے اور انہیں دیکھتے

۳۴۵-اور اسی سند سے حسین بن علوان سے وہ جعفر سے وہ اپنے والد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی لونڈی کی شادی کر دے تو اسے اس کے ستر کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے اور ستر ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے

۳۴۶-اور اسی سند سے ابن علوان سے وہ جعفر سے وہ اپنے والد سے وہ علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ کہا کرتے تھے کہ غلام (مرد) اپنی مالکہ کے بالوں کو نہ دیکھے

۳۴۷-اور اسی سند سے ابن علوان سے وہ جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام جنگ کے دوران ریشمی اور دبیز ریشمی لباس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے بشرطیکہ ان میں تصویریں نہ ہوں

TIKTOKHAQCOMMUNITY

۳۴۸-اور اسی سند سے ابن علوان سے وہ جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کے نیام سے ایک مہر لگی ہوئی تحریر ملی تو انہوں نے اسے کھولا اور اس میں یہ پایا بیشک اللہ پر سب سے بڑا سرکش وہ ہے جو کسی ایسے شخص کو قتل کرے جس نے اسے قتل نہیں کیا اور جو کسی ایسے شخص کو مارے جس نے اسے نہیں مارا اور جس نے کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اللہ اس سے نہ نفل قبول کرے گا نہ فرض اور جس نے اپنے مالکوں کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تو اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی

۳۴۹-اور اسی سند سے ابن علوان سے وہ جعفر بن محمد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے 'من احدث حدثاً او اوی محدثاً' کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا

وہ شخص جس نے اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی کو بغیر شرعی حد کے مثلہ کیا یا جس نے ایسی چوری ڈکیتی کی جس کی طرف مسلمان آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہوں یا جو بدعت ایجاد کرنے والے کا دفاع کرے یا اس کی مدد کرے یا اس کا معاون بنے

۳۵۰-اور اسی سند سے ابن علوان سے وہ جعفر سے وہ اپنے والد سے وہ علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ سے چوپائے پر سواری کرنے والے (جس نے چوپائے سے بدفعلی کی ہو) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا

اس پر رجم نہیں ہے نہ کوئی حد لیکن اسے تکلیف دہ سزا دی جائے گی

۳۵۱-اور ان (راوی) سے، جعفر سے، ان کے والد سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام لوطی (ہم جنس پرست) کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: "اگر وہ شادی شدہ (محصن) ہو تو اسے رجم کیا جائے گا، اور اگر وہ شادی شدہ (محصن) نہ ہو تو اسے حد (کوڑوں) کی سزا دی جائے گی۔"

۳۵۲-اور ان سے جعفر سے ان کے والد سے، علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: لڑکے کا طلاق دینا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے

۳۵۳-اور ان سے جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: نکاح کے بعد ہی طلاق ہے، اور ملکیت کے بعد ہی آزادی ہے۔" (یعنی جو چیز ملکیت میں نہ ہو اسے آزاد نہیں کیا جا سکتا اور جو نکاح میں نہ ہو اسے طلاق نہیں دی جا سکتی

۳۵۴-اور ان (راوی) سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرماتے تھے جو کسی عورت سے شادی کرے اور اس کا مہر مقرر نہ کرے پھر اس کے ساتھ دخول کرنے سے پہلے مر جائے تو عورت کو وراثت ملے گی لیکن اس کے لیے کوئی مہر نہیں ہو گا

۳۵۵-اور ان (راوی) سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: ہر مطلقہ کے لیے متعہ ہے سوائے اس عورت کے جو خلع لے۔

۳۵۶-اور ان (راوی) سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: غلام دو سے زیادہ عورتوں سے شادی نہیں کر سکتا

۳۵۷-اور ان (راوی) سے جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ عنین (نامرد) کے بارے میں فیصلہ فرماتے تھے کہ جس دن عورت اس کے خلاف مقدمہ لائے اس دن سے اسے ایک سال کی مہلت دی جائے۔

۳۵۸-اور ان (راوی) سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام عید الاضحیٰ کے دنوں میں کوفہ میں اپنے منادی (اعلان کرنے والے) کو حکم دیتے تھے: کہ تمہارے قربانی کے جانوروں (یعنی تمہاری نسک کو) کو یہودی اور عیسائی ذبح نہ کریں اور انہیں صرف مسلمان ہی ذبح کریں۔

۳۵۹-جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: علی علیہ السلام سے اس جانور کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی گردن کے نیچے گرا اور زخمی ہو گیا ہو اور اس پر ذبح کے وقت تسمیہ (بسم اللہ) پڑھا گیا ہو تو آپ نے فرمایا: "اس میں کوئی حرج نہیں اور اسے کھانے کا حکم دیا"

۳۶۰-انہی سے جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

"جو پالتو جانور کنویں میں گر جائے اور اس کی گردن پر ذبح کرنا ممکن نہ ہو تو اسے وہیں سے ذبح کیا جائے جہاں سے ممکن ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے اور وہ کھایا جائے"

۳۶۱-انہی سے جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:
"جب سدھایا ہوا کتا شکار کو پکڑ لے تو وہ کھایا جائے خواہ اس نے اس میں سے کھایا ہو یا نہ کھایا ہو اور خواہ وہ مر گیا ہو یا نہ مرا ہو"

۳۶۲-انہی سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:
"عورت کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں"

۳۶۳-اور انہی سے جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: "درخت کے تنے لکڑی اور اس جیسی چیزوں سے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں سوائے دانت اور ہڈی کے

۳۶۴- جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا علی علیہ السلام نے فرمایا: شکاری پرندے باز اور شکرے نے جو شکار پکڑا ہو اور اسے مار ڈالا ہو تو اس میں سے مت کھاؤ سوائے اس کے جس کی ذبح (تذکیہ) تم نے کی ہو

۳۶۵- جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: جب چھری ذبیحہ میں تیزی سے چلے اور سر کاٹ دے تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں"

۳۶۶- جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:
"جب تم کسی شکار کو تیر مارو اور وہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے پھر تمہیں وہ تیر قتل کی جگہ پر اس کے جسم میں ملے

تو اسے کھا لو اور اس شکار کو مت کھاؤ جسے پتھر گولی یا معراض (وہ تیر جس کی دھار نہ ہو) نے مارا ہو سوائے اس کے جس کی تم ذبح (تذکیہ) کر لو

۳۶۷۔ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا علی علیہ السلام نے فرمایا: گوشت کو لازم پکڑو کیونکہ گوشت گوشت سے ہے اور گوشت ہی گوشت اگاتا ہے اور فرمایا: "جس نے چالیس صبح گوشت چھوڑ دیا اس کا اخلاق برا ہو گیا اور خبردار مچھلی کھانے سے بچو کیونکہ مچھلی جسم کو کمزور کرتی ہے

۳۶۸۔ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا اور آخرت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے اور دنیا اور آخرت کے مشروبات کا سردار پانی ہے

۳۶۹۔ اور انہی سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنے والے کے لیے تین خصلتوں میں سے ایک ہے یا تو اسے کہا جائے گا کہ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے یا اسے کہا جائے گا کہ تمہارے اگلے گناہ معاف کر دیے گئے لہٰذا نئے سرے سے عمل شروع کرو یا اسے کہا جائے گا کہ تمہارے اہل اور اولاد میں تمہاری حفاظت کی گئی ہے اور یہ سب سے بہترین ہے

۳۷۰۔ جعفر اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے:
جب تم جمرہ عقبہ کو رمی کر لو تو تمہارے لیے وہ ہر چیز حلال ہو گئی جو تم پر حرام تھی سوائے عورتوں کے

۳۷۱۔ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام اس محرم کے بارے میں جو اپنے اونٹ سے چیچڑ اور جوئیں نکالتا ہو فرمایا کرتے تھے:
"اس پر فدیہ ہے"

۳۷۲۔ جعفر اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مکہ کو منع فرمایا کہ وہ اپنے گھر کرائے پر دیں اور ان پر دروازے لگائیں اور فرمایا کہ وہاں رہنے والے اور باہر سے آنے والے دونوں برابر ہیں کہا: اور یہ عمل ابو بکر عمر عثمان اور علی علیہ السلام نے کیا یہاں تک کہ معاویہ کا زمانہ آیا

۳۷۳۔ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اگر عورت کے پاس نہ محرم ہو اور نہ شوہر تو اسے کوئی حرج نہیں کہ وہ ضرورت کی حالت میں نیک لوگوں کے ساتھ حج کرے

۳۷۴۔ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: قرض داروں کو صدقہ اور زکوٰۃ سے ان کا سارا قرض دیا جائے گا خواہ وہ کتنا ہی ہو اگر انہوں نے فضول خرچی میں قرض نہ لیا ہو البتہ فقیروں میں سے کسی کو پچاس درہم سے زیادہ نہیں دیا جائے گا اور نہ اسے دیا جائے گا جس کے پاس پچاس درہم ہوں یا اس کے برابر سونا ہو

۳۷۵۔ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:
علی علیہ السلام اس مکاتب غلام کو جو عاجز ہو جائے مزید دو معلوم سالوں کی مہلت دیتے تھے اگر وہ (اس مدت میں) اپنی آزادی پر قائم رہتا تو ٹھیک ورنہ اسے دوبارہ غلام بنا دیتے

۳۷۶۔جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:غلام پر کوئی نذر نہیں جب تک کہ اس کا مالک اسے اجازت نہ دے

۳۷۷۔جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اگر علم ثریا (ستاروں) سے بھی بندھا ہوا ہوتا تو اسے فارس کے کچھ لوگ ضرور حاصل کر لیتے

۳۷۸۔اور انہی سے جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فارس (اہل فارس) کے بارے میں فرمایا:
تم نے انہیں اس کے (قرآن کے) نازل ہونے پر مارا اور دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ تمہیں اس کی تاویل پر ماریں گے

۳۷۹۔جعفر اپنے والد سے جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:سنا (ایک بوٹی) سے علاج کرو کیونکہ اگر کوئی چیز موت کو ٹال سکتی تو وہ سنا ہوتی

۳۸۰۔جعفر بن محمد اپنے والد سے جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا ہم علاج کریں؟ تو آپ نے فرمایا:ہاں علاج کرو کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیے دوا بھی نازل کی ہے گائے کے دودھ کو لازم پکڑو کیونکہ وہ ہر درخت سے چرتی ہے

۳۸۱- جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: ایک شخص نے دوسرے شخص کو نظر لگا دی تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے ایسا شخص تلاش کرو جو اسے جھاڑے (رقیہ کرے)"

۳۸۲- جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام سے بچوں کو لٹکائے جانے والے تعویذ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "جو چاہو لٹکاؤ اگر اس میں اللہ کا ذکر ہو

۳۸۳- جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب سر درد ہوتا تو آپ کلونجی کے تیل سے سعوط (ناک میں ڈالنا) کیا کرتے تھے

۳۸۴- جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کے بیچ میں پچھنا لگوایا آپ کو ابن ابی طیبہ نے پیتل کے محجمہ سے پچھنا لگایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایک صاع کھجوریں دیں

۳۸۵- جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا تو میں اچھے صف میں تھا پھر اس اچھے نصف کو تین حصوں میں تقسیم کیا تو میں اچھے تہائی میں تھا اور مجھ میں کبھی کوئی سفاح (بدکاری) رگ نہیں آئی اور مجھ میں صرف نکاح کی رگ آئی جو اسلام کے نکاح کی طرح تھی یہاں تک کہ آدم سے

٣٨٦- جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والد ان سے بہتر ہیں

٣٨٧- جعفر اپنے والد سے ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کی رات لوگوں کو پانی لانے کے لیے بھیجا تو علی علیہ السلام نے اس ذمہ داری کو قبول کیا اور نکلے وہ ایک سرد رات تھی تیز ہوا اور تاریکی والی تھی پس آپ اپنی مشک لے کر نکلے جب کنویں کے پاس پہنچے تو وہاں ڈول نہیں پایا لہٰذا آپ اسی وقت کنویں میں اترے اور اپنی مشک بھر لی پھر واپس پلٹے تو ایک سخت ہوا کا سامنا ہوا پس آپ بیٹھ گئے یہاں تک کہ وہ گزر گئی پھر اٹھے پھر آپ کے پاس دوسری (ہوا) گزری تو آپ بیٹھ گئے یہاں تک کہ وہ گزر گئی پھر اٹھے پھر آپ کے پاس تیسری (ہوا) گزری تو آپ بیٹھ گئے یہاں تک کہ وہ گزر گئی پھر اٹھے "جب آپ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا: اے ابوالحسن تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟" آپ نے عرض کیا: مجھے ایک ہوا کا سامنا ہوا پھر ایک اور ہوا کا سامنا ہوا پھر ایک سخت ہوا کا سامنا ہوا جس سے مجھے کپکپی طاری ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے علی کیا تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟ آپ نے عرض کیا: نہیں تو آپ نے فرمایا: "وہ جبرائیل تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ تھے انہوں نے تم پر سلام کیا اور فرشتوں نے بھی سلام کیا پھر میکائیل ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ گزرے انہوں نے تم پر سلام کیا اور فرشتوں نے بھی سلام کیا پھر اسرافیل ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ گزرے انہوں نے تم پر سلام کیا اور فرشتوں نے بھی سلام کیا

TIKTOBUHAQCOMMUNITY

۳۸۸۔جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا:جب علی اور فاطمہ علیہما السلام کا نکاح ہوا تو ان کا بستر مینڈھے کی کھال کا تھا جب وہ اس پر سونا چاہتے تو اسے پلٹ لیتے اور اس کی اون پر سوتے کہا: اور ان کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے کہا: اور ان کا مہر لوہے کی ایک زرہ تھی

۳۸۹۔جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا:جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ہمیں بڑے عطیات دیے کہا ان کا بھائی ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ بنو امیہ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ بنو فاطمہ علیہا السلام کو ان پر فضیلت دیں تو انہوں نے فرمایا میں انہیں اس لیے فضیلت دیتا ہوں کیونکہ میں نے سنا ہے یہاں تک کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں سنوں یا نہ سنوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے بیشک فاطمہ مجھ سے ایک ٹکڑا (یا رشتہ) ہے جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے خوش کرتی ہے اور جو اسے غمگیں کرتی ہے وہ مجھے غمگیں کرتی ہے پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کی پیروی کرتا ہوں اور ان کی ناخوشی سے بچتا ہوں

۳۹۰۔جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک حسن کا تعلق ہے تو میں نے اسے ہیبت اور حلم کا تحفہ دیا اور جہاں تک حسین کا تعلق ہے تو میں نے اسے سخاوت اور رحمت کا تحفہ دیا

۳۹۱۔جعفر اپنے والد سے اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں: علی علیہ السلام کے پاس ینبع سے ان کے مال کا غلہ لایا جاتا تھا تو ان کے لیے اس سے کھانا تیار کیا جاتا آپ کے لیے روٹی زیتون کا تیل اور کھجور عجوہ لایا جاتا تو

آپ اس سے ثرید (شوربے میں بھیگی روٹی) بنا کر کھاتے اور لوگوں کو روٹی اور گوشت کھلاتے اور بعض اوقات آپ خود بھی گوشت کھاتے تھے

۳۹۲۔ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے آگے سے کوئی مرد عورت کتا یا گدھا گزر جائے تو آپ نے فرمایا: بیشک نماز کو کوئی چیز نہیں کاٹتی لیکن تم جہاں تک ہو سکے روکنے کی کوشش کرو یہ (نماز) اس سے کہیں عظیم ہے

۳۹۳۔ جعفر اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: بیشک وہ نماز میں اپنے کپڑے سے زمین کی گرمی اور سردی سے بچاؤ کرتے تھے

۳۹۴۔ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: جس نے قبلے کے علاوہ کسی اور سمت نماز پڑھی اور وہ سمجھتا تھا کہ وہ قبلے پر ہے پھر اسے بعد میں پتہ چلا تو اس پر اعادہ نہیں ہے اگر وہ مشرق اور مغرب کے درمیان میں ہو

۳۹۵۔ جعفر اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے: عورت مرد کے پیچھے ایک صف ہو اور مرد مرد کے پیچھے صف نہ ہو بلکہ مرد مرد کے ساتھ اس کے دائیں جانب کھڑا ہو

۳۹۶۔ جعفر اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں عیدوں اور استسقاء (بارش طلب کرنے) کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے تھے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور قرات بلند آواز سے کرتے تھے

۳۹۷۔جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: حسن اور حسین علیہما السلام امام کے پیچھے قرات کرتے تھے

۳۹۸۔جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: بغیر قمیص کے تہبند پر سدل (کپڑے لٹکانا) مکروہ ہے لیکن قمیص اور جبوں پر (سدل کرنے میں) کوئی حرج نہیں

۳۹۹۔جعفر نے کہا: میں نے اپنے والد اور اپنے دادا قاسم بن محمد کو بارش والی رات میں اماموں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا اور وہ ان کے درمیان کوئی نفل نہیں پڑھتے تھے

۴۰۰۔جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: نماز کو نہ نکسیر کا خون نہ قے اور نہ رگوں کا پھٹ جانا کاٹتا ہے یعنی نماز باطل نہیں ہوتی

۴۰۱۔جعفر اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارش والی رات میں مغرب اور عشاء کو جمع کرتے تھے آپ نے یہ کئی بار کیا

۴۰۲۔جعفر اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک میں اپنی سواری پر وتر ادا کیے اور علی علیہ السلام بھی جب سفر میں تیزی ہوتی تو اپنی سواری پر وتر ادا کرتے تھے

۴۰۳۔جعفر اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے: جب سورج آسمان کے بیچ سے ڈھل جائے تو جس نے اس وقت چار رکعت نماز پڑھی اس نے اوابین (توبہ کرنے والوں) کی نماز کے موافق عمل کیا اور یہ دوپہر کے بعد ہوتا ہے

۴۰۴-حسن بن ظریف نے کہا کہ ہم سے حسین بن علوان نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے ان کے والد سے روایت کیا انہوں نے کہا امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

جس نے پانی اور مٹی پائی پھر بھی وہ فقیر رہا تو اللہ اسے دور کر دے

۴۰۵-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے پانی کے ذائقہ کے بارے میں پوچھا اور لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ وہ زندیق ہے تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس کو اوپر سے نیچے تک دیکھا پھر اس سے فرمایا:

"افسوس تجھ پر پانی کا ذائقہ زندگی کا ذائقہ ہے بیشک اللہ جل و عز فرماتا ہے اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز بنائی کیا وہ ایمان نہیں لاتے

۴۰۶-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کم عیال داری بھی دو آسانیوں میں سے ایک ہے

۴۰۷-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ ضرورت کے مطابق مدد نازل کرتا ہے اور آزمائش کی سختی کے مطابق صبر نازل کرتا ہے

۴۰۸-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"امانت داری دولت لاتی ہے اور خیانت غربت لاتی ہے

۴۰۹-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"سخاوت جنت کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں ہیں جو شخص اس کی کسی شاخ کو پکڑ لے گا وہ شاخ اسے جنت تک لے جائے گی اور بخل جہنم کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں ہیں جو شخص اس کی کسی شاخ کو پکڑ لے گا وہ شاخ اسے آگ تک لے جائے گی"

۴۱۰-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو اور مصیبتوں کے دروازوں کو دعا سے دفع کرو اور اپنے اموال کو زکوۃ سے محفوظ کرو کیونکہ پرندوں میں سے جو پرندہ بھی پکڑا جاتا ہے وہ صرف ان کے تسبیح کو ضائع کرنے کی وجہ سے پکڑا جاتا ہے

۴۱۱-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"بیشک رزق آسمان سے زمین پر بارش کے قطروں کی تعداد کے برابر نازل ہوتا ہے ہر جان کو اتنا جتنا اس کے لیے مقدر کیا گیا ہے لیکن اللہ کے فضل بھی ہیں لہٰذا اللہ سے اس کا فضل طلب کرو

۴۱۲-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"بنفشہ کے تیل کو لازم پکڑو کیونکہ اسے تیلوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے مجھے تمام مخلوقات پر

۴۱۳-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"اللہ عزوجل کی اطاعت کرو کیونکہ اللہ کو خوب معلوم ہے کہ تمہارے لیے کیا بہتر ہے

۴۱۴-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"صدقہ کے ذریعے رزق طلب کرو

۴۱۵-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا:اے علی فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کو لازم پکڑو کیونکہ اس کی محافظت صرف نبی یا صدیق یا شہید ہی کرتا ہے

۴۱۶-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"جس نے حلال رزق طلب کیا اور وہ عقل مند ہو تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھروسے پر قرض لے

۴۱۷-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تبارک و تعالیٰ نے داؤد نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے داؤد میرے بندوں میں سے کوئی بندہ قیامت کے دن میرے پاس ایک نیکی لے کر آئے گا

تو میں اسے جنت میں حاکم بنا دوں گا تو داؤد نے عرض کیا وہ نیکی کیا ہے فرمایا ایک مومن کی کوئی پریشانی دور کرنا خواہ وہ ایک کھجور یا آدھی کھجور کے برابر ہو تو داؤد نے عرض کیا اے رب جس نے تجھے پہچانا اس کا حق ہے کہ وہ تجھ سے اپنی امید نہ توڑے

۴۱۸-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے اپنے آباء سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مومن کی کوئی حاجت پوری کی تو اللہ اس کی بہت سی حاجتیں پوری کرے گا جن میں سب سے ادنی جنت ہے

۴۱۹-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا:

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جا رہے تھے اور علی آپ کے ساتھ تھے کہ اچانک آپ پر ایک پھل نازل ہوا آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اسے لیا اور اس میں سے کھایا پھر باقی ماندہ پر نظر ڈالی اور وہ علی علیہ السلام کو دے دیا جسے انہوں نے کھایا کہا پوچھا گیا وہ پھل کیا تھا تو آپ نے فرمایا جہاں تک رنگ کا تعلق ہے تو وہ خربوزے کا رنگ تھا اور جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے تو وہ خربوزے کی خوشبو تھی

۴۲۰-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"بیشک جنت کا ایک دروازہ ہے جسے باب المعروف (نیکی کا دروازہ) کہا جاتا ہے اس میں صرف اہل معروف ہی داخل ہوں گے"

۴۲۱-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ عزوجل کے نزدیک ان میں سب سے محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہو

۴۲۲-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"جس نے کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلایا اللہ اسے جنت کے پھلوں سے کھلائے گا اور جس نے کسی پیاسے کو پانی پلایا اللہ اسے رحیق مختوم (مہر بند خالص شراب) سے پلائے گا اور جس نے اسے کوئی کپڑا پہنایا تو وہ اس وقت تک اللہ عزوجل کی ضمانت میں رہے گا جب تک اس مومن کے جسم پر اس کپڑے کا کوئی دھاگہ یا تار باقی ہے اور اللہ کی قسم کسی مومن کی حاجت پوری کرنا ایک ماہ کے روزے اور اعتکاف سے بہتر ہے

۴۲۳-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"جب تم صبح کرو تو صدقہ دو جو اس دن کی نحوست کو تم سے دور کر دے اور جب تم شام کرو تو صدقہ دو جو اس رات کی نحوست کو تم سے دور کر دے

۴۲۴-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو ایک سریہ میں بھیجا پھر آپ کو ان سے کوئی کام پڑا تو آپ نے مقداد بن اسود کو ان کی طرف بھیجا اور ان سے فرمایا تم انہیں نہ پیچھے سے آواز دینا نہ دائیں سے نہ بائیں سے

بلکہ ان کے قریب جاؤ پھر ان کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر کہو رسول اللہ تم سے یہ یہ کہتے ہیں

۴۲۵-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا علی علیہ السلام نے فرمایا: کوئی گھر خوشی سے نہیں بھرا گیا مگر عنقریب وہ آنسوؤں سے بھر جائے گا اور کوئی گھر آنسوؤں سے نہیں بھرا گیا مگر عنقریب وہ خوشی سے بھر جائے گا

۴۲۶-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن سفر کرتے تھے اور ان دونوں دنوں میں جھنڈے (الویہ) باندھتے تھے

۴۲۷-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعرات کا دن وہ دن ہے جسے اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں اور اسی دن لوہا نرم کیا گیا

۴۲۸-اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میری امت کے لیے ان کی صبح سویرے میں برکت دے اور اسے جمعرات کے دن میں کر دے

۴۲۹-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اپنے بچوں کا سات دن کی عمر میں ختنہ کرو کیونکہ یہ زیادہ صاف ستھرا اور ظاہر کرنے والا ہے بیشک زمین اغلف (غیر مختون) کے پیشاب سے چالیس صبح تک نجس رہتی ہے"

۴۳۰-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے روایت ہے انہوں نے کہا:
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین علیہا السلام کا نام سات دن کی عمر میں رکھا اور سات دن کی عمر میں ان کا عقیقہ کیا اور سات دن کی عمر میں ان کا ختنہ کیا اور سات دن کی عمر میں ان کے سروں کو مونڈا اور ان کے بالوں کے وزن کے .برابر چاندی صدقہ کی

۴۳۱-اور انہی سے حسین بن علوان سے جعفر سے ان کے والد سے قبر والوں پر سلام کرنے کے بارے میں روایت ہے:السلام علیکم یا اہل الدیار من قوم مؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تم ہمارے لیے آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم کرے اور بیشک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں

۴۳۲-محمد بن عبد الحمید اور عبد الصمد بن محمد دونوں حنان بن سدیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام سے بیداء کے دھنس جانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ ایک برید کے آگے ذات الجیش میں موجود برید سے بارہ میل پر ہوگا

۴۳۳-اور انہی سے حنان بن سدیر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا:جب تم مسجد شجرہ آؤ تو فرض کرو کہا میں نے پوچھا فرض کیا چیز ہے فرمایا دو رکعت نماز پڑھو پھر کہو اے اللہ میں حج کے لیے عمرہ تمتع کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اگر مجھے تیرا مقدر آ پکڑے تو تو مجھے وہیں حلال کر دے جہاں تیرا مقدر مجھے روکے پس جب تم میل (کے نشان) پر آؤ تو تلبیہ شروع کر دو

۴۳۴-اور انہی سے حنان بن سدیر سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمارے محلے میں ایک عورت تھی اور اس کی ایک نوحہ پڑھنے والی باندی تھی وہ میرے والد کے پاس آئی اور کہنے لگی میں آپ پر قربان جاؤں اے میرے چچا آپ جانتے ہیں کہ یہ (کمائی) اللہ عزوجل کی طرف سے اور پھر اس باندی کی وجہ سے میری روزی ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ ابا عبداللہ علیہ السلام سے پوچھیں اگر یہ حلال ہو تو ٹھیک ورنہ میں نوحہ نہ پڑھواؤں گی اور اسے بیچ دوں گی اور اس کی قیمت کھاؤں گی یہاں تک کہ اللہ کوئی کشادگی عطا فرمائے"

کہا تو میرے والد نے اس سے فرمایا اللہ کی قسم میں ابا عبداللہ کو اس مسئلہ کے بارے میں پوچھنے سے بہت بڑا سمجھتا ہوں کہا تو میں نے اس عورت سے کہا میں تمہارے لیے یہ سوال پوچھوں گا پس جب ہم (مدینہ) پہنچے تو میں ان کے پاس گیا اور کہا ہماری ایک پڑوسن ہے اس کی ایک نوحہ پڑھنے والی باندی ہے اللہ کے بعد اس کی روزی اسی سے ہے اس نے مجھ سے کہا کہ ابا عبداللہ سے اس کی کمائی کے بارے میں پوچھو اگر حلال ہو ورنہ میں اسے بیچ دوں گی ابا عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ شرط لگاتی ہے؟میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم مجھے نہیں معلوم کہ وہ شرط لگاتی ہے یا نہیں

تو آپ نے مجھ سے فرمایا اس سے کہو کہ وہ شرط نہ لگائے اور جو اسے دیا جائے وہ قبول کر لے

۴۳۵-اور انہی سے حنان بن سدیر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام سے لقطہ (گری ہوئی چیز) کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا:اسے ایک سال تک پہچانو پھر جب وہ مدت گزر جائے تو تم اس کے زیادہ مالک ہو"

۴۳۶-اور ان دونوں سے حنان بن سدیر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی انہوں نے بلند آواز سے یہ پڑھا: "إعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم وإعوذ باللہ إن یحضرون" پھر بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھی

۴۳۷-اور ان دونوں سے حنان بن سدیر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص کو ابا عبداللہ علیہ السلام سے یہ کہتے سنا کہ میں سحر کے وقت حمام (غسل خانہ) میں داخل ہوتا ہوں اور اس میں جنبی (جس پر غسل واجب ہو) اور دیگر لوگ بھی ہوتے ہیں پس میں کھڑا ہو کر غسل کرتا ہوں تو فارغ ہونے کے بعد بھی ان کا پانی مجھ پر چھینٹے مارتا ہے آپ نے فرمایا کیا وہ جاری نہیں ہوتا؟
میں نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں

۴۳۸-مجھ سے محمد بن عبد الحمید عطار نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے عاصم بن حمید نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا:
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیداء پہنچے جہاں میل کا نشان تھا تو آپ کے لیے ایک اونٹنی قریب کی گئی آپ اس پر سوار ہوئے جب وہ آپ کو لے کر اٹھ کھڑی ہوئی تو آپ نے چار بار تلبیہ پڑھا اور فرمایا لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک إن الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک"
پھر فرمایا یہاں اشرار (برے لوگ) دھنس جائیں گے
فرمایا پھر لوگوں نے بعد میں (تلبیہ میں) اضافہ کیا اور وہ بھی اچھا ہے

۴۳۹-مجھ سے محمد بن خالد طیالسی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسماعیل بن عبد الخالق نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا روزہ دار اپنا سر پانی میں ڈال سکتا ہے؟آپ نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی محرم اور فرمایا میں بنی فلاں کے حوض کے پاس سے گزرا اور اس میں کچھ محرم لوگ ایک دوسرے کو پانی میں ڈال رہے تھے تو میں ان کے پاس کھڑا ہوا اور ان سے کہا کہ تم ایسا کام کر رہے ہو جو تمہارے لیے حلال نہیں

۴۴۰-محمد بن خالد طیالسی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسماعیل بن عبد الخالق نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا محرم سورج سے پردہ کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ وہ بہت بوڑھا ہو یا کسی بیماری میں مبتلا ہو

۴۴۱-کہا اور میں نے ان سے پوچھا کیا قرض پر زکوۃ ہے؟ آپ نے فرمایا:نہیں مگر یہ کہ وہ قریب ہی ہو لیکن اگر وہ ایک سال یا کم یا زیادہ غائب رہے تو اس کی زکوۃ نہ دو مگر اس سال جس میں وہ حاصل ہو

۴۴۲-محمد بن خالد طیالسی اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا سعید اعرج سمان نے ابا عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اور میں موجود تھا اس نے کہا ہم تجارت کے لیے گھی اور تیل کو دباتے ہیں (ذخیرہ کرتے ہیں) جو کبھی دو سال یا کئی سال تک رہتا ہے کیا اس پر زکوۃ ہے؟آپ نے فرمایا:اگر تم اس میں نفع کما رہے ہو یا اس سے تمہارا راس المال واپس آتا ہو تو تم پر زکوۃ ہے اور اگر تم اسے صرف اس لیے روکے ہوئے ہو کہ تمہیں اپنا راس المال نہیں مل رہا تو تم پر زکوۃ نہیں ہے یہاں تک کہ وہ سونا یا چاندی بن جائے اور جب وہ سونا یا چاندی بن جائے تو اس سال کی زکوۃ دو جس میں وہ حاصل ہو

۴۴۳-محمد بن خالد طیالسی اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا میں ٹوپی اور قمیص پہن سکتا ہوں جب میں قربانی کر لوں اور بال منڈوا لوں؟ آپ نے فرمایا: جہاں تک متمتع (عمرہ کے ساتھ حج کرنے والا) کا تعلق ہے تو نہیں اور جس نے حج افراد کیا ہو تو ہاں

۴۴۴-اور انہی سے اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص پیشاب کرتا ہے اور جھاڑتا ہے اور وضو کرتا ہے پھر اس کے بعد تری محسوس کرتا ہے آپ نے فرمایا یہ کوئی چیز نہیں ہے یہ تو صرف وہم اور خیالات کی وجہ سے ہے

۴۴۵-اور انہی سے اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام سے مسجد الحرام میں سونے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا لوگوں کے لیے مسجد الحرام میں نہ سونا ممکن ہے؟ اس میں کوئی حرج نہیں میں نے کہا انسان سے ریح (ہوا) نکلے؟آپ نے فرمایا "کوئی حرج نہیں

۴۴۶-اور انہی سے اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو لوگوں کے ساتھ جماعت میں ہو اور فرض نماز پڑھ رہا ہو اور اسے نکسیر آ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ باہر نکل جائے پس اگر اسے بات کرنے سے پہلے پانی مل جائے تو وہ نکسیر کو دھو لے پھر واپس آئے اور اپنی نماز پر بناء کرے (باقی نماز پڑھے)

۴۴۷-اور انہی سے اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام سے مستحاضہ (جسے زیادہ خون آئے) عورت کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: جب اس کے طہر کا وقت گزر جائے جس میں وہ پاک ہوتی تھی تو اسے چاہیے کہ ظہر کو اس کے آخری وقت تک مؤخر کرے پھر غسل کرے پھر ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اگر مغرب ہو تو اسے اس کے آخری وقت تک مؤخر کرے پھر غسل کرے پھر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے اور اگر فجر کی نماز ہو تو فجر طلوع ہونے کے بعد غسل کرے پھر فجر سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے پھر فجر کی نماز پڑھے میں نے پوچھا کیا اس کا شوہر اس سے جماع کر سکتا ہے؟آپ نے فرمایا جب یہ حالت اس کے ساتھ لمبی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے اور وضو کرے پھر اگر شوہر چاہے تو اس سے جماع کرے

۴۴۸-کہا اور سعید اعرج سمان نے آپ سے پوچھا اور میں حاضر تھا تیل گھی اور شہد کے بارے میں جس میں چوہیا گر کر مر جائے تو اس کا کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: جہاں تک تیل کا تعلق ہے تو اسے صرف اسی کو فروخت کرو جس کے لیے تم اسے واضح کر دو تاکہ وہ اسے چراغ میں استعمال کرے کھانے کے لیے نہیں اور جہاں تک گھی کا تعلق ہے اگر وہ پگھلا ہوا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے اور اگر وہ جما ہوا ہو اور چوہیا اس کے اوپر والے حصے میں ہو تو اس کے نیچے اور اس کے آس پاس کا حصہ نکال لیا جائے پھر اس میں کوئی حرج نہیں اور شہد کا بھی یہی حکم ہے اگر وہ جما ہوا ہو

۴۴۹-اور انہی سے اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا: عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایک طلاق قرار دیا اور

اسے کتاب اور سنت کی طرف لوٹا دیا

۴۵۰-کہا اور ابا عبداللہ علیہ السلام نے احول سے فرمایا کیا تم بصرہ گئے تھے؟ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم نے لوگوں کو اس معاملے (شیعہ مذہب) میں کتنی تیزی سے داخل ہوتے اور بڑھتے ہوئے دیکھا؟ تو اس نے کہا اللہ کی قسم وہ بہت کم ہیں اور انہوں نے ایسا کیا ہے لیکن وہ بھی بہت کم ہے تو آپ نے فرمایا تم نوجوانوں کو لازم پکڑو کیونکہ وہ ہر خیر کی طرف زیادہ تیزی سے بڑھتے ہیں کہا آپ نے فرمایا بصرہ والے اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہہ دو میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا سوائے قربت میں محبت کے (احول نے) کہا میں آپ پر قربان جاؤں وہ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت اور ان کے اہل بیت کے لیے ہے

آپ نے فرمایا یہ آیت ہم اہل بیت یعنی حسن حسین علی اور فاطمہ اصحاب کساء کے بارے میں نازل ہوئی ہے

۴۵۱-اور انہی سے اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا: وہ دو رکعتیں جو مغرب کے بعد ہیں وہ إدبار السجود ہیں اور وہ دو رکعتیں جو فجر کے بعد ہیں وہ "إدبار النجوم ہیں

۴۵۲-محمد بن خالد طیالسی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے فضیل بن عثمان اعور نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا: اللہ سے ڈرو اور اللہ کی تعظیم کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کسی کو فضیلت نہ دو بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو فضیلت دی ہے اور اپنے نبی کے اہل بیت سے میانہ روی کا محبت کرو اور غلو نہ کرو اور تفرقہ نہ ڈالو اور وہ بات نہ کہو

جو ہم نہیں کہتے کیونکہ اگر تم نے کہا اور ہم نے کہا تو تم بھی مر جاؤ گے اور ہم بھی مر جائیں گے پھر اللہ تمہیں بھی اٹھائے گا اور ہمیں بھی اٹھائے گا پس ہم وہاں ہوں گے جہاں اللہ چاہے گا اور تم بھی وہاں ہو گے

۴۵۳-اور انہی سے صفوان جمال سے ابا عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آپ سے کہا کہ میرے ساتھ اونٹنی کے پیٹ کی طرح کی بکھری ہوئی (کچی) مٹی ہے تو میں مغرب کی نماز کو شفق کے غائب ہونے کے قریب تک مؤخر کر دیتا ہوں پھر ان دونوں کو اکٹھا پڑھ لیتا ہوں یہ میرے لیے زیادہ آسان ہے آپ نے فرمایا:جب سورج کا کنارہ غائب ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھ لو کیونکہ تم اور تمہارا مال اللہ کے لیے ہے

۴۵۴-سندی بن محمد بزاز نے کہا مجھ سے ابو البختری وہب بن وہب قرشی نے جعفر بن محمد سے ان کے والد سے روایت کی:

کہ ایک شخص نے اپنے غلام سے مکاتبت کی اور یہ شرط رکھی کہ جب وہ (مالک) مر جائے گا تو غلام کا مال اس (غلام) کا ہو گا غلام نے مکاتبت کے لیے کوشش کی یہاں تک کہ وہ آزاد ہو گیا پھر مالک مر گیا یہ معاملہ علی علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا اور مکاتبت کرنے والے کے رشتہ دار کھڑے ہو گئے تو مکاتبت کرنے والے کے مالک نے علی علیہ السلام سے کہا اے امیر المؤمنین میری شرط کا مجھے کیا فائدہ؟ تو علی علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزوجل کی شرط تمہاری شرط سے پہلے ہے

۴۵۵-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح (مکہ) کے دن خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اس میں دو تصویریں دیکھیں آپ نے ایک کپڑا منگوایا اسے پانی میں بھگویا پھر ان دونوں کو مٹا دیا کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن ابی سرح کو قتل کرنے کا حکم دیا اگرچہ وہ کعبہ کے اندر ہی کیوں نہ ملے اور عبداللہ بن خطل کو بھی قتل کرنے کا حکم دیا اور مقیس بن صبابہ کو بھی قتل کرنے کا حکم دیا اور فرتنا اور ام سارہ کو بھی قتل کرنے کا حکم دیا کہا وہ دونوں باندی گلوکارائیں تھیں جو زنا کرتی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو میں گاتی تھیں اور غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اکساتی تھیں

۴۵۶-ابو البختری جعفر بن محمد علیہ السلام سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قاصدوں کو اور یرغمالیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا

۴۵۷-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو قریظہ کے دن علی علیہ السلام کو جھنڈے کے ساتھ بھیجا تھا اور وہ جھنڈا سیاہ تھا جسے 'عقاب' کہا جاتا تھا اور آپ کا پرچم سفید تھا

۴۵۸-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: مسلمان اپنے سفروں اور ضرورتوں میں اہل ذمہ (غیر مسلم شہری) کے ہاں قیام کر سکتے ہیں اور مسلمان کسی مسلمان کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر قیام نہیں کرے گا

۴۵۹-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:اہل ذمہ کی عورتوں کے بالوں کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں

۴۶۰-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: تلوار بمنزلہ چادر کے ہے اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے جب تک کہ اس میں خون نظر نہ آئے اور کمان بھی چادر کے بمنزلہ ہے

۴۶۱-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے ان کے دادا سے مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا:جب علی علیہ السلام نے ہمیں بصرہ میں شکست دی تو آپ نے لوگوں کو ان کے مال واپس کر دیے جس نے گواہی پیش کی اسے دے دیا اور جس نے گواہی پیش نہ کی آپ نے اس سے قسم لی کچھ کہنے والوں نے آپ سے کہا اے علی ہمارے درمیان مال غنیمت اور قیدیوں کو تقسیم کر دیجیے کہا جب انہوں نے آپ پر زیادہ اصرار کیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو ام المؤمنین (حضرت عائشہ) کو اپنے حصے میں لے گا؟ تو وہ سب خاموش ہو گئے

۴۶۲-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: قتل دو طرح کے ہیں ایک قتل کفارہ ہے اور ایک قتل درجہ (شہادت) ہے اور قتال دو طرح کے ہیں ایک کافر گروہ سے لڑنا یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں اور ایک باغی گروہ سے لڑنا یہاں تک کہ وہ لوٹ آئیں (حق کی طرف)

۴۶۳-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: جس نے مسلمانوں سے پانی کی زیادتی یا آگ کی زیادتی یا مسلمانوں پر ظلم کرنے والے دشمن کی زیادتی کو دور کیا اللہ اس کے گناہ معاف کر دے گا

۴۶۴-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے جہاد کے بدلے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایک شخص دوسرے کی طرف سے جہاد کرے اور اس سے اس کا بدلہ لے لے

۴۶۵-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل کتاب کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور اگر وہ تمہیں سلام کریں تو تم کہو وعلیکم اور ان سے مصافحہ نہ کرو اور انہیں کنیت (نام کے علاوہ کسی نام) سے نہ پکارو مگر یہ کہ تم اس کے لیے مجبور ہو جاؤ

۴۶۶-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: جنگ دھوکہ ہے جب میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو اللہ کی قسم میرے لیے آسمان سے گر جانا یا پرندوں کا مجھے اچک لے جانا اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولوں اور جب میں تمہیں اپنی طرف سے کوئی بات بتاؤں تو (یاد رکھو) بیشک جنگ دھوکہ ہے"

"بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ بنو قریظہ نے ابو سفیان کو پیغام بھیجا ہے کہ جب تم اور محمد ملو گے تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور تمہاری معاونت کریں گے

تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا بنو قریظہ نے ہمیں پیغام بھیجا ہے کہ جب ہم اور ابو سفیان ملیں گے تو وہ ہماری مدد کریں گے اور ہماری معاونت کریں گے تو یہ بات ابو سفیان تک پہنچی تو اس نے کہا یہودیوں نے دھوکہ دیا پھر وہ ان سے کوچ کر گیا

۴۶۷-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن انہیں یعنی بنو قریظہ کو عانات (بال بلوغت) پر پیش کیا پس آپ نے جسے دیکھا کہ اس کے بال اگ آئے ہیں اسے قتل کر دیا اور جسے نہیں دیکھا کہ بال اگے ہیں اسے بچوں کے ساتھ شامل کر دیا

۴۶۸-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:

"کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی اور اس میں سات اوقیہ چاندی مقرر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبوک سے واپسی پر اونٹوں کی دوڑ کرائی تو عضباء (اونٹنی) سبقت لے گئی اور اس پر اسامہ سوار تھے تو لوگ کہنے لگے رسول اللہ سبقت لے گئے اور رسول اللہ فرما رہے تھے اسامہ سبقت لے گئے

۴۶۹-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: مسلمان پر کسی بھی چیز میں سختی نہیں ہے

۴۷۰-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: جس کمزور عورت کو تدبیر (مالک کی موت کے بعد آزادی کی شرط) کے بعد آزاد کیا جائے اور وہ اولاد پیدا کرے تو وہ اولاد اسی کے بمنزلہ ہے وہ اس کی آزادی سے آزاد ہوں گے اور اس کے غلام ہونے سے غلام ہوں گے اور جو اس سے پہلے پیدا ہو وہ مملوک ہیں نہ وہ اس کی آزادی سے آزاد ہوں گے اور نہ اس کے غلام ہونے سے غلام ہوں گے

۴۷۱-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی جب آپ فارغ ہوئے تو کچھ لوگ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم اس کی نماز (جنازہ) نہ پڑھ سکے تو آپ نے فرمایا کسی جنازہ کی نماز دو بار نہ پڑھو بلکہ اس کے لیے دعا کرو

۴۷۲-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام شہروں میں غلہ روکنے (ذخیرہ اندوزی) سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرمایا: ذخیرہ اندوزی صرف گندم جو کھجور کشمش اور گھی میں ہوتی ہے

۴۷۳-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مرتد کا وراثت اس کی اولاد کے لیے ہے

۴۷۴-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ علی علیہ السلام سے ایک بکری کے بارے میں پوچھا گیا جو مر گئی اور اس میں سے دودھ نکالا گیا تو آپ نے فرمایا وہ خالص حرام ہے

۴۷۵-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"سب سے زیادہ اجر والی عبادت وہ ہے جو سب سے زیادہ چھپائی جائے

۴۷۶-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"اگر تم سفر میں ہو اور تمہارا کوئی ساتھی بیمار ہو جائے تو تین دن اس کے پاس قیام کرو

۴۷۷-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:لواطت کرنے والے کی حد زنا کرنے والے کی حد کی طرح ہے اگر وہ محصن (شادی شدہ) ہو تو اسے رجم کیا جائے گا اور اگر وہ کنوارہ ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے اور جو کسی پاک دامن شخص پر اس کی تہمت لگائے اسے حد لگائی جائے گی

۴۷۸-ابو البختری جعفر بن محمد سے ان کے والد سے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اس عورت کے بارے میں جس کے پیٹ میں بچہ مر جائے اور اس کی جان کو خطرہ ہو آپ نے فرمایا:اس میں کوئی حرج نہیں کہ مرد اپنا ہاتھ اندر ڈالے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکالے جب عورتیں اس کے ساتھ نرمی نہ کر سکیں

۴۷۹-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: بادل بارش کی چھلنی ہیں اور اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ ہر اس چیز کو خراب کر دیتی جس پر وہ پڑتی"

۴۸۰-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: پرندوں اور مرغیوں کے جو پر نوچ جاتے ہیں ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ان سے آٹا تیار کیا جاتا ہے اور موروں کی دموں اور گھوڑوں کے ایالوں اور دموں میں (بھی حرج نہیں) "

۴۸۱-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ: یہ سنت گزر چکی ہے کہ بارش کی دعا صرف جنگلوں میں کی جائے جہاں لوگ آسمان کی طرف دیکھتے ہوں اور مسجدوں میں بارش کی دعا صرف مکہ میں کی جائے گی"

۴۸۲-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب لونڈی کو خریدا جائے تو ایک حیض سے اس کا رحم پاک کیا جائے اور اگر وہ حیض نہ لاتی ہو تو پینتالیس دن سے

۴۸۳-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نمک اور آگ کو منع کرنا حلال نہیں

۴۸۴-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ علی علیہ السلام جنابت کا غسل فرماتے تھے پھر اپنی بیوی سے گرمی حاصل کرتے تھے اگرچہ وہ بھی جنبی ہوتی تھی

۴۸۵-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: ان دونوں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے (الرحمٰن: ۲۲) فرمایا آسمان کے پانی سے اور سمندر کے پانی سے جب بارش ہوتی ہے تو سیپیاں سمندر میں اپنے منہ کھول دیتی ہیں تو ان میں بارش کا پانی گرتا ہے پس چھوٹے قطرے سے چھوٹا موتی اور بڑے قطرے سے بڑا موتی پیدا ہوتا ہے.

۴۸۶-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ علی نے عمار بن یاسر اور ہاشم بن عتبہ کو صفین کے دن غسل نہیں دیا اور انہیں ان کے کپڑوں میں دفن کر دیا اور ان پر نماز پڑھی

۴۸۷-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: جب بچہ دار الحرب (دشمن کے علاقے) میں پیدا ہو تو اسے حصہ دیا جائے گا

۴۸۸-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ علی علیہ السلام نے ایک غلام کے کسی قلعہ والوں کے لیے امان دینے کو جائز قرار دیا اور فرمایا وہ مسلمانوں میں سے ہے

۴۸۹-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ علی علیہ السلام اپنے فوجی کمانڈروں کو خط لکھا کرتے تھے کہ میں تمہیں زمین کے کسانوں کے بارے میں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ انہیں تمہاری طرف سے ظلم نہ پہنچے"

۴۹۰-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ علی علیہ السلام اہل حرب (دشمنوں) سے نکاح کرنے کو ناپسند کرتے تھے

۴۹۱-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: جب کوئی شخص سمندر میں مر جائے تو اسے غسل دیا جائے اور کفن دیا جائے اور حنوط لگائی جائے پھر اس کے پاؤں میں ایک پتھر باندھا جائے اور اسے پانی میں ڈال دیا جائے

۴۹۲-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ حسین بن علی ہر جمعہ کی شام کو حسن علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرتے تھے

۴۹۳-ابو البختری جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مشرک کے جنازے سے ملو تو اس کا سامنا نہ کرو بلکہ اس کے دائیں اور بائیں سے گزر جاؤ

۴۹۴-اور انہی سے جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: حج اکبر قربانی کا دن ہے

۴۹۵-اور انہی سے جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو بیت اللہ کا طواف کرنے کے لیے آیا پھر اس کی آنکھوں پر نیند غالب آ گئی یہاں تک کہ صبح ہو گئی آپ نے فرمایا:
"اس پر کوئی حرج نہیں ہے اور وہ اللہ سے استغفار کرے اور دوبارہ ایسا نہ کرے

۴۹۶-اور انہی سے جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہر سال عراق سے بیت اللہ کا غلاف بھیجا کرتے تھے

۴۹۷-اور انہی سے جعفر سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ حسن اور حسین علیہما السلام منیٰ میں اپنے بالوں کو دفن کرنے کا حکم دیتے تھے

۴۹۸-اور انہی سے جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے: کہ وہ مکہ کے گھروں کو کرایہ پر دینے کو ناپسند کرتے تھے اور یہ آیت پڑھی "اس میں رہائش پذیر اور باہر سے آنے والے سب برابر ہیں

۴۹۹-اور انہی سے جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: محرم سوتے وقت اور گرد و غبار کی صورت میں اپنے چہرے کو اپنے بالوں کی جڑ تک ڈھانپ سکتا ہے

۵۰۰-اور انہی سے جعفر بن محمد سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں اپنی لونڈی سے عزل کرتا تھا پھر بھی اس نے بچہ جنا تو آپ نے فرمایا بیشک بند (وکاء) کھل سکتا ہے پس اس بچے کو اس کے ساتھ شامل کر دو"

۵۰۱-اور انہی سے جعفر سے ان کے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے: کہ وہ قبلہ کی طرف رخ کر کے جماع کرنے کو ناپسند کرتے تھے

۵۰۲-اور انہی سے جعفر سے ان کے والد سے ابن عباس سے روایت ہے کہ ان دونوں نے فرمایا جماع کے وقت شرمگاہ کو دیکھنا اندھے پن کا وارث بناتا ہے

۵۰۳-اور انہی سے جعفر سے اپنے والد سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام نے ایک عیسائی غلام کو آزاد کیا پھر فرمایا اس کا ترکہ عام مسلمانوں کے درمیان ہے اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو

۵۰۴-اور انہی سے (یعنی ابن ابی عمیر سے) مروی ہے جعفر اپنے والد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: کہ علی علیہ السلام اس آدمی کو منع فرماتے تھے جس کی بیوی ہو اور اس کا لڑکا کسی اور (شوہر) سے ہو پس اگر اس کا لڑکا مر جائے تو وہ اپنی بیوی کو ہاتھ نہ لگائے یہاں تک کہ وہ ایک حیض گزار لے یا واضح ہو جائے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں

۵۰۵-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ علی علیہ السلام نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کے نیچے لوہے کا چاقو تھا پس آپ نے اسے لے لیا اور پھینک دیا اور آپ بچے کو لوہے کی کوئی چیز پہنانا ناپسند کرتے تھے

۵۰۶-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب لڑکی حائضہ ہو جائے تو وہ بغیر دوپٹے کے نماز نہ پڑھے

۵۰۷-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: علی کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے دوسرے آدمی کا طنبور (ایک آلہ موسیقی) توڑ دیا تھا تو آپ نے فرمایا دوری ہو

۵۰۸-اور انہی سے جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غائب شخص کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جائے گا

۵۰۹-اور انہی سے جعفر سے اپنے والد سے روایت ہے فرمایا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے جن کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تھی تو انصار نے کہا اگر ہم ان لوگوں کو ہر باغ سے کھجور کا ایک خوشہ دے دیں تو یہ سنت آج تک جاری ہو گئی

۵۱۰-اور انہی سے جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا: حالت احرام میں شخص ہر اس درندے یا اس کے علاوہ کو مار سکتا ہے جو اس پر حملہ آور ہو اور وہ بھڑ بچھو سانپ عقاب شیر بھیڑیا اور ان درندوں کو بھی مار سکتا ہے جن سے اسے حملہ آور ہونے کا خوف ہو اور کاٹنے والے کتے کو بھی

۵۱۱-اور انہی سے جعفر سے روایت ہے فرمایا:
میرے والد کہتے تھے جس کے کپڑے ڈوب گئے ہوں اسے نماز نہیں پڑھنی چاہیے یہاں تک کہ اسے وقت کے گزر جانے کا خوف ہو جائے وہ کپڑے تلاش کرے اگر نہ پائے تو ننگے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور اپنا سجدہ اپنے رکوع سے زیادہ جھکاؤ والا بنائے اور اگر وہ جماعت میں ہوں تو وہ بیٹھنے کی جگہوں میں ایک دوسرے سے دور ہو جائیں پھر اسی طرح اکیلے اکیلے نماز پڑھیں

۵۱۲-اور انہی سے جعفر سے اپنے والد سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:
رکوع اور سجدہ میں قرات نہیں ہے ان دونوں میں اللہ عزوجل کی تعریف ہے پھر دعا ہے تو دعا سے پہلے اللہ عزوجل کی تعریف سے ابتدا کرو پھر اس کے بعد سوال کرو

۵۱۳-اور انہی سے (یعنی ابن ابِی عمیر سے) جعفر سے اپنے والد سے روایت ہے: کہ علی علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس کا شوہر وفات پا گیا ہو اور اسے یہ خبر اس کی عدت پوری ہونے تک نہ پہنچی ہو تو کیا اس پر سوگ (حداد) واجب ہے؟علی علیہ السلام نے فرمایا:جب اسے خبر عدت پوری ہونے تک نہ پہنچی تو وہ سب ختم ہو گیا اور وہ جس سے چاہے شادی کر لے

۵۱۴-اور انہی سے جعفر سے اپنے والد سے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے:
کہ آپ فرمایا کرتے تھے زانی کو اسی حالت میں کوڑے مارے جائیں جس حالت میں وہ ملے اگر اس کے کپڑے اس پر ہیں تو کپڑوں کے ساتھ اور اگر وہ ننگا ہے تو ننگا

۵۱۵-اور انہی سے جعفر بن محمد سے اپنے والد سے روایت ہے: کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام لوگوں کو فجر کی نماز کے لیے جگانے نکلے تو عبد الرحمٰن بن ملجم نے آپ کے سر کے بیچ میں تلوار ماری تو آپ گھٹنوں کے بل گر پڑے اور اس کو پکڑ لیا اور دبوچ لیا یہاں تک کہ لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور علی علیہ السلام کو اٹھا کر لے جایا گیا یہاں تک کہ آپ کو ہوش آیا پھر آپ نے حسن اور حسین علیہما السلام سے فرمایا:اس اسیر کو قید رکھو اسے کھانا کھلاؤ پانی پلاؤ اور اس کی قید کو اچھا رکھو پس اگر میں زندہ رہا تو جو کچھ اس نے میرے ساتھ کیا ہے اس کا فیصلہ کرنے کا میں زیادہ حقدار ہوں اگر چاہوں تو قصاص لوں اور اگر چاہوں تو معاف کر دوں اور اگر چاہوں تو صلح کر لوں اور اگر میں مر گیا تو پھر وہ تمہاری طرف ہے اور اگر تمہارا دل اسے قتل کرنے پر چاہے تو اس کے ساتھ مثلہ نہ کرنا

۵۱۶-اور انہی سے جعفر سے اپنے والد سے روایت ہے فرمایا میرے والد نے مجھے خبر دی: کہ حسن نے اسے (ابن ملجم کو) آگے کیا تاکہ وہ اپنے ہاتھ سے اس کی گردن ماریں تو اس نے کہا میں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ میں آپ کے والد کو قتل کروں گا اور میں نے اسے پورا کر دیا ہے پس اگر آپ چاہیں تو قتل کر دیں اور اگر آپ چاہیں تو معاف کر دیں اگر آپ نے معاف کیا تو میں معاویہ کے پاس جاؤں گا اور اسے قتل کروں گا اور آپ کو اس سے راحت دلاؤں گا پھر آپ کے پاس واپس آؤں گا

تو آپ نے فرمایا نہیں یہاں تک کہ میں تجھے جلدی سے آگ میں پہنچا دوں پھر آپ نے اسے آگے کیا اور اس کی گردن مار دی

۵۱۷-اور انہی سے جعفر سے اپنے والد سے روایت ہے: کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اس خنثیٰ (ہجڑے) کے بارے میں فیصلہ کیا جس کے لیے ذکر (مردانہ عضو) اور فرج (زنانہ عضو) دونوں خلق کیے گئے ہوں کہ اسے وہیں سے وراثت دی جائے گی جہاں سے وہ پیشاب کرے اگر وہ دونوں سے پیشاب کرے تو جہاں سے پہلے نکلے اور اگر وہ مرنے تک ان دونوں میں سے کسی ایک سے بھی پیشاب نہ کرے تو آدھا میراث عورت کا اور آدھا میراث مرد کا

۵۱۸-اور انہی سے جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا: زانی کی حد تہمت لگانے والے (قاذف) کی حد سے زیادہ سخت ہے اور شراب پینے والے کی حد تہمت لگانے والے کی حد سے زیادہ سخت ہے

۵۱۹-اور انہی سے جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا:
کلام (بات) میں قصاص نہیں ہے

۵۲۰-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا علی علیہ السلام نے فرمایا:
"میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ مہر دس درہم سے کم ہو تاکہ وہ فاحشہ کے مہر سے مشابہت نہ رکھے

۵۲۱-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: جب تم اللہ سے سوال کرو تو اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصے سے سوال کرو اور جب تم پناہ مانگو تو اپنی ہتھیلیوں کے ظاہری حصے سے اور جب تم دعا کرو تو اپنی انگلیوں سے

۵۲۲-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا مسلمان کی خوشی کی پیروی کرنا کہا گیا یا رسول اللہ مسلمان کی خوشی کی پیروی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کی بھوک کو مٹانا اس کی تکلیف کو دور کرنا اور اس کا قرض ادا کرنا

۵۲۳-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: مسجد کے پڑوسی کی کوئی نماز نہیں جب وہ مسجد میں فرض نماز میں حاضر نہ ہو جب کہ وہ فارغ اور تندرست ہو

۵۲۴-ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جب تم پر ذبح کیا جانے والا جانور دشوار ہو جائے تو اسے عقر کرو یعنی ایڑیوں کی رگیں کاٹ دو اور اگر تم اسے عقر کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ چیز جو جنگلی جانور کو حلال کرتی ہے وہ اسے بھی حلال کر دے گی

۵۲۵-ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام جب سفر پر نکلتے تو نماز قصر نہیں کرتے تھے جب تک کہ گھروں کی آبادی سے باہر نہ نکل جاتے اور جب واپس آتے تو نماز پوری نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ گھروں کی آبادی میں داخل نہ ہو جاتے

۵۲۶-ابو البختری نے جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام فرمایا کرتے تھے قدیم کنویں کا حریم پچاس ذراع ہے مگر اگر وہ راستے یا جانوروں کے پینے کی جگہ کے قریب ہو تو اس سے کم یعنی پچیس ذراع تک ہو سکتا ہے اور نئے کنویں کا حریم پچیس ذراع ہے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

۵۲۷-ابو البختری نے جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص لوگوں کے غلام کی مدد لے اور اسے نقصان پہنچے تو وہ ضامن ہے اور جو آزاد بچے کی مدد لے اور اسے نقصان پہنچے تو وہ ضامن ہے

۵۲۸ -ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ انہوں نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ آدمی ایسے گھر میں رات گزارے جس کا نہ دروازہ ہو اور نہ پردہ

۵۲۹- اور انہی سے ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ انہیں اس میں کوئی حرج نہ تھا کہ کھیتوں میں گوبر ڈالا جائے

۵۳۰ -ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص کے سر پر ضرب لگی تو اس کا پیشاب بے اختیار ہو گیا پھر یہ معاملہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس اٹھایا گیا تو انہوں نے اس کے مال میں دیت کا حکم دیا

۵۳۱ -ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ علیہ السلام سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام سواری والے کی ضمانت دیتے تھے جو کچھ جانور نے اپنے ہاتھ اور پاؤں سے کچلا ہو اور رسی پکڑنے والے کی ضمانت دیتے تھے جو کچھ جانور نے اپنے ہاتھ سے کچلا ہو اور پاؤں سے کچلنے کی ذمہ داری سے اسے بری کر دیتے تھے

۵۳۲- ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ جمرات کی رمی اس لیے ہے کہ جب جبریل علیہ السلام نے ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ کو مشاعر دکھائے تو ابلیس ان کے سامنے ظاہر ہوا تو جبریل نے انہیں حکم دیا کہ اسے پتھر ماریں چنانچہ انہوں نے سات کنکریاں ماریں تو وہ پہلی جمرہ کے نیچے زمین میں داخل ہو گیا پھر دوسری جگہ پر ظاہر ہوا تو انہوں نے مزید سات کنکریاں ماریں تو وہ دوسری جمرہ کے نیچے زمین میں داخل ہو گیا پھر تیسری جگہ پر ظاہر ہوا تو انہوں نے سات کنکریاں ماریں تو وہ تیسری جمرہ کے مقام پر زمین میں داخل ہو گیا

۵۳۳- ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ رہائش عاریت کی مانند ہے اگر مالک چاہے تو اسے واپس لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے جو چاہے کرے

۵۳۴- ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ علیہما السلام سے روایت کی کہ قبروں پر پانی چھڑکنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں تھا اور ابتدائی زمانے میں جب انسان کو دفن کیا جاتا تو قبر پر تازہ کھجور کی ٹہنی رکھی جاتی تھی اور یہ میت کے لیے مستحب ہے

۵۳۵ -ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ علیہما السلام سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف رخ کیا پھر عصر کی نماز میں کعبہ کی طرف رخ موڑ دیا گیا

۵۳۶- ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ علیہما السلام سے روایت کی کہ مسکین لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں مسجد میں رات گزارا کرتے تھے تو ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں منبر کے پاس موجود مسکینوں کے ساتھ افطار کیا ایک بڑے برتن میں کھانا تھا اس میں سے تیس تیس آدمی کھاتے رہے پھر وہ برتن آپ کی ازواج کو واپس کیا گیا جنہوں نے اس سے سیر ہو کر کھایا

۵۳۷ -ابو البختری نے جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ علیہما السلام سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ کے لوگوں کو کپڑے تقسیم کیے اور ان کپڑوں میں ریشمی ٹوپی والا ایک برنس تھا حسن نے اسے اپنے باپ سے مانگا تو انہوں نے دینے سے انکار کر دیا اور اسے مسلمانوں میں قرعہ اندازی سے تقسیم کر دیا تو وہ ہمدان کے ایک نوجوان کو مل گیا ہمدانی اسے لے کر پلٹا تو اسے بتایا گیا کہ حسن نے اپنے باپ سے اسے مانگا تھا مگر انہوں نے منع کر دیا تھا تو ہمدانی نے وہ برنس حسن علیہ السلام کی طرف بھیج دیا تو انہوں نے قبول کر لیا

۵۳۸-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سائل کو تھوڑی سی چیز دے کر یا نرمی اور رحمت کے ساتھ واپس بھیجو کیونکہ تمہارے پاس کوئی ایسا بھی آتا ہے جو نہ جنی ہے اور نہ انسی ہے وہ دیکھتا ہے کہ اللہ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے اس میں تم کیا سلوک کرتے ہو"

۵۳۹ - ابو البختری جعفر سے اپنے والد علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں: کہ علی علیہ السلام سلام کا جواب دینا ناپسند کرتے تھے جب امام خطبہ دے رہا ہو

۵۴۰-ابو البختری، جعفر سے، اپنے والد سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: عربون (بیعانہ) جائز نہیں مگر یہ کہ وہ قیمت میں سے نقد ہو

۵۴۱ - ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے روایت ہے: کہ ایک آدمی علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور کہا میری یہ بیوی ایک نوجوان لڑکی ہے اور وہ کنواری ہے اور اسے نو ماہ کا حمل ہے اور میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتا اور میں ایک بوڑھا آدمی ہوں میں نے اس سے جماع نہیں کیا اور وہ اپنی اسی حالت پر ہے تو علی علیہ السلام نے فرمایا: "میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تو اس کی شرمگاہ پر انزال کرتا تھا؟
اور علی علیہ السلام نے فرمایا: "ہر شرمگاہ میں دو سوراخ ہوتے ہیں ایک سوراخ جس میں مرد کا پانی داخل ہوتا ہے اور ایک سوراخ جس سے پیشاب نکلتا ہے اور رحم کے منہ اس سوراخ کے نیچے ہوتے ہیں جس سے مرد کا پانی داخل ہوتا ہے پس جب پانی رحم کے منہ میں سے ایک میں داخل ہو تو عورت کو ایک بچہ کا حمل ٹھہرتا ہے اور جب دو میں داخل ہو تو عورت کو دو کا حمل ٹھہرتا ہے اور جب تین میں داخل ہو تو تین کا حمل ٹھہرتا ہے اور جب چار میں داخل ہو تو چار کا حمل ٹھہرتا ہے اور وہاں اس کے علاوہ نہیں ہے اور آپ نے اس کے بچے کو تجھ سے ملحق کر دیا پس دائیاں اس کے لیے لائی گئیں تو اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا اور وہ زندہ رہا

۵۴۲ - ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا: چوہے کے جھوٹے پانی میں کوئی حرج نہیں اس سے پیا جا سکتا ہے اور وضو کیا جا سکتا ہے

۵۴۳ - ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا:
"بڑے گرجے (بیعۃ) اور چھوٹے گرجے (کنیسہ) میں فرض اور نفل نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور مسجد افضل ہے

۵۴۴-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا: جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور استسقاء (بارش طلب کرنے) کے خطبوں میں بات کرنا مکروہ ہے

۵۴۵-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا: دو آدمی ایک صف بناتے ہیں اور جب وہ تین ہو جائیں تو امام آگے کھڑا ہو جائے

۵۴۶-ابو البختری اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا: نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا شیطان کی طرف سے اچکنا ہے پس تم نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے پس جب وہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تُو کس سے منہ پھیرتا ہے (تین بار) پس جب وہ چوتھی بار منہ پھیرتا ہے تو اللہ اس سے رُخ موڑ لیتا ہے

۵۴۷-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جس نے باندیوں کو اپنی ضرورت سے زیادہ رکھا یا ان سے جماع کیا تو اس پر گناہ ہے اگر وہ (یعنی باندیاں) بدکاری کریں

۵۴۸-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے علی علیہ السلام سے روایت ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشک کی خوشبو لگایا کرتے تھے یہاں تک کہ اس کی چمک آپ کی مانگ میں دکھائی دیتی تھی

۵۴۹-ابو البختری، جعفر سے، اپنے والد علیہ السلام سے روایت ہے: کہ علی علیہ السلام کی خدمت میں ایک مقتول لایا گیا جو کوفہ میں کٹا ہوا ملا تھا تو آپ نے فرمایا: اس کی جتنی لاش تم پا سکو اس پر نماز جنازہ پڑھو پھر ان (اہل محلّہ) سے قسامہ کے طور پر اللہ کی قسم لے کر پوچھا کہ نہ ہم نے قتل کیا اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں اور آپ نے ان سے دیت کا ضامن بنا دیا

۵۵۰-ابو البختری جعفر سے اپنے والد سے روایت ہے: کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام مکاتب غلام کو عاجز ہونے کے بعد دو سال کی مہلت دیتے تھے اس کے لیے انتظار کرتے تھے پس اگر وہ (مال کتابت) ادا کر دیتا تو ٹھیک ورنہ اسے غلام بنا کر واپس کر دیتے تھے

۵۵۱-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: محرم (احرام کی حالت والا) فدیہ کفارات اور شکار کے بدلے (جزاء الصید) میں سے کچھ نہیں کھائے گا اور جو اس کے علاوہ ہو اس میں سے کھا سکتا ہے۔

۵۵۲-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت علی علیہ السلام زیادہ تر صرف سفید لباس پہنتے تھے اور فرماتے تھے کہ: "اس میں مردوں کا کفن بھی ہے۔

۵۵۳-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت علی علیہ السلام حمام والے (دکاندار) کو ضامن (ذمہ دار) نہیں ٹھہراتے تھے آپ فرماتے تھے: "وہ تو صرف حمام میں داخل ہونے پر مزدوری (اجرت) لیتا ہے۔

۵۵۴-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: جس نے بھی جادو کا تھوڑا یا زیادہ کچھ بھی سیکھا تو اس نے کفر کیا اور یہ اس کی اپنے رب سے آخری ملاقات ہے اس کی سزا یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے۔

۵۵۵-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت علی علیہ السلام یہود و نصاریٰ کو ان کے گرجوں (کنائس) میں قسم دلاتے تھے اور مجوسیوں کو ان کے آگ خانوں (بیوت نیران) میں قسم دلاتے تھے۔

۵۵۶-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایسی چیزوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جو کھانے کی ہوں اور (جن کی پیمائش وغیرہ سے) فارغ نہ ہوا گیا ہو۔

۵۵۷-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کے بارے میں جس نے دوسرے شخص کو کہا: اے شراب پینے والے اے خنزیر کھانے والے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اس پر حد (شرعی سزا) نہیں ہے بلکہ اسے کوڑے مارے جائیں گے

۵۵۸-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت علی علیہ السلام مجوسیوں کو اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو دو صورتوں میں نسب کی وجہ سے وارث بناتے تھے اور نکاح کی وجہ سے وارث نہیں بناتے تھے

TIKTOKSHAQCOMMUNITY

۵۵۹-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں ایک عورت کا معاملہ لایا گیا جس نے ایک ہی بطن میں ایک لڑکی اور ایک لڑکا جنا تھا جبکہ اس کا شوہر غائب تھا۔ شوہر نے ارادہ کیا کہ وہ ایک کا اقرار کرے اور دوسرے کی نفی کرے (اسے اپنا بچہ نہ مانے) تو آپ نے فرمایا:اس کا یہ حق نہیں ہے یا تو وہ ان دونوں کا اقرار کرے یا پھر دونوں کا ہی انکار کرے

۵۶۰-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:میت کی اون (صوف) کو دھونا ہی اس کی پاکیزگی (ذکات) ہے۔

۵۶۱-اور انہی سے ابو البختری جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: بیمار کی طرف سے رمی (کنکریاں مارنا) کیا جائے اور بچے کو کنکریاں دی جائیں تاکہ وہ خود رمی کرے۔

۵۶۲-اور انہی سے ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:اپنی زکوۃ میں اس چیز کا اعتبار کرو جو عشّار (زکوۃ و ٹیکس وصول کرنے والا) نے تم سے لی ہو اور جہاں تک ممکن ہو اس سے اسے چھپاؤ

۵۶۳-جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:اگر میں عید الاضحیٰ کی گواہی (نماز) کو دس مرتبہ چھوڑ دوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں جمعہ کی گواہی (نماز) کو ایک بار بغیر کسی عذر کے چھوڑ دوں۔

۵۶۴-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور مشرکین کے درمیان عماموں میں فرق یہ ہے کہ عماموں سے حَنک (ٹھوڑی) کو لپیٹا جائے

۵۶۵-ابو البختری جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام مخلوعہ (جسے خلع دی گئی ہو) کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:
یہ ایک طلاق ہے

۵۶۶-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میرے والد محمد بن علی علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش 'العزۃ للہ جمیعاً' (تمام عزتیں اللہ کے لیے ہیں) تھا اور وہ اسے اپنے بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے جس سے استنجا کرتے تھے۔ اور حضرت علی علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش 'الملک للہ' (بادشاہت اللہ کے لیے ہے) تھا اور وہ بھی اسے اپنے بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے جس سے استنجا کرتے تھے

۵۶۷-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: جمعہ کے دن آدمی کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنی جگہ تک پہنچنے کے لیے (لوگوں کی گردنیں) پھلانگتا ہوا جائے جہاں بھی وہ جگہ ہو لیکن جب امام (منبر پر) نکل آئے تو کوئی شخص بھی لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے سوائے اس کے جو دروازوں پر بیٹھے ہوں اور لوگوں کو کشادہ جگہ کی طرف جانے سے روک رہے ہوں تو اسے پھلانگنے میں کوئی حرج نہیں ہے

۵٦٨-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر زمین سے ایک بالشت اور چار انگلیوں کے برابر اونچی تھی اور اس پر پانی چھڑکا گیا تھا۔" حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "اور سنت یہی ہے کہ قبر پر پانی چھڑکا جائے

۵٦٩-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام مجنون اور عقل سے معذور جو ہوش میں نہ آتا ہو اور ایسے بچے کے بارے میں جو بالغ نہ ہوا ہو فرمایا کرتے تھے:ان کا ارادہ (کیا گیا فعل) خطاً (غلطی) ہے جس کا بوجھ عاقلہ (قبیلہ یا برادری) اٹھائے گی اور ان سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔

۵٧٠-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:صدقہ کسی مالدار کے لیے اور نہ ہی کسی قوی اور تندرست آدمی کے لیے حلال ہے

۵٧١-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام تعریض (اشارے کنائے) میں حد جاری نہیں کرتے تھے جب تک کہ صریح گالی نہ ہو جیسے:اے زنا کرنے والے" یا "اے زانیہ کے بیٹے" یا "تو اپنے باپ کا نہیں ہے۔

TIKRHAQCOMMUNITY

۵۷۲-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:
مجھ سے پانچ باتیں لے لو: تم میں سے کوئی بھی اپنے رب کے سوا کسی سے امید نہ رکھے اپنے گناہوں کے سوا کسی سے نہ ڈرے جو علم اسے معلوم نہ ہو اسے سیکھنے میں شرم محسوس نہ کرے اگر اس سے کسی ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے جو اسے معلوم نہ ہو تو یہ کہنے میں نہ شرمائے کہ: 'میں نہیں جانتا۔'

۵۷۳-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے، اس کا پیشاب (بول) کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

۵۷۴-ابو البختری جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کی، اسے اس مصیبت زدہ کے اجر کے برابر ہی اجر ملے گا، بغیر اس کے کہ مصیبت زدہ کے اجر میں کوئی کمی ہو۔

۵۷۵-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: نماز میں جب صف منظّم ہو تو آدمی کے دائیں جانب کھڑا بچہ بھی جماعت میں شمار ہوتا ہے، اور نماز پڑھنے والے کے دائیں جانب بیٹھا ہوا بیمار بھی جماعت میں شمار ہوتا ہے۔ اور اگر غلام (مملوک) قرآن کا اچھا قاری ہو تو اس کا امام بننا (امامت کرانا) جائز ہے، اور آپ نے بدوی (اعرابی) کو اس کی وضو اور نماز میں سستی (یا بے پروائی) کی وجہ سے امام بنانا ناپسند کیا۔

۵۷۲-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:
مجھ سے پانچ باتیں لے لو: تم میں سے کوئی بھی اپنے رب کے سوا کسی سے امید نہ رکھے اپنے گناہوں کے سوا کسی سے نہ ڈرے جو علم اسے معلوم نہ ہو اسے سیکھنے میں شرم محسوس نہ کرے اگر اس سے کسی ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے جو اسے معلوم نہ ہو تو یہ کہنے میں نہ شرمائے کہ: 'میں نہیں جانتا۔'

۵۷۶-ابو البختری وہب بن وہب القرشی، جعفر سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے بارش کی کمی کی شکایت کی اور کہا: "اے ابو الحسن! ہمارے لیے استسقاء (بارش طلب کرنے) کی دعائیں کریں۔راوی نے کہا: تو حضرت علی علیہ السلام نے حسن اور حسین علیہما السلام کو بلایا، پھر حضرت حسن علیہ السلام سے فرمایا: "ہمارے لیے استسقاء کی دعائیں کرو۔تو حضرت حسن علیہ السلام نے یہ دعا کی: "اے اللہ! بادلوں کو ہمارے لیے ابھار دے، دروازے کھول کر، کثرت سے بہتے ہوئے پانی اور چھلکتے ہوئے رباب (بادل) کے ساتھ جو تیزی سے برسیں اور خوب انڈیلے جائیں، اے بہت عطا کرنے والے! ہمیں خوب موسلادھار، چھا جانے والی (مطبقہ)، خوب برستی ہوئی بارش پلا، اس کی گرہیں کھول دے، اس کے چھا جانے کو آسان کر دے، اس کے برسنے کو سہل کر دے، وادیوں کے بطن میں نمی کے ساتھ اس کے بہاؤ کو جلد جاری کر دے، اے ہمیشہ کرنے والے! ہمیں قطروں قطروں والی بارش پلا، چھینٹوں والی، جھکاؤ والی، ہر طرف چھا جانے والی، عام اور محیط، گھنی، خوب رحمت والی، ہلکی، خوب چھڑکنے والی،

وسیع، کافی، فوری، پاکیزہ، خوشگوار، برکت والی، بہت زوردار، سیلاب لانے والی، میدانوں میں زور سے ٹکرانے والی، خوب بہنے والی، خوب چھا جانے والی، خوب بھر دینے والی (بارش پلا)، ہماری ہموار زمین، پہاڑ، صحرا اور ہماری بستیوں کو سیراب کر دے، یہاں تک کہ اس سے ہماری قیمتیں سستی ہو جائیں، اور ہمارے صاع (پیمانے) اور مُد (پیمانے) میں ہمارے لیے برکت ہو، ہمیں رزق موجود اور مہنگائی مفقود دکھا، آمین یا رب العالمین۔"

پھر حضرت حسین علیہ السلام سے فرمایا: "دعا کرو۔" تو حضرت حسین علیہ السلام نے فرمایا: "اے اللہ! اے خیرات عطا کرنے والے ان کے سرچشموں سے، اور اے رحمتیں نازل کرنے والے ان کی کانوں سے، اور اے برکتیں جاری کرنے والے ان کے مستحقین پر! غوث دینے والی بارش تجھ ہی سے ہے، اور تو ہی وہ مدد ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے، اور ہم خطا کار اور گناہوں والے ہیں، اور تو ہی بخشش چاہا جانے والا اور بخشنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ! آسمان کو ہمارے اوپر اس کے وقت میں خوب موسلادھار برسا دے، اور ہمیں سیراب کرنے والی، کثرت سے بہنے والی بارش پلا، جو غوث دینے والی ہو، وسیع ہو، پھیلنے والی ہو، خوب برسنے والی، خوشگوار اور ہریالی لانے والی ہو، بہت بہنے والی، چھا جانے والی، گرجنے والی، چھمک چھمک کر برسنے والی، کثرت سے بہنے والی، خوب بہنے والی، عام، قطرہ قطرہ گرنے والی اور بھرپور ہو، جو بارش کو بارش کے ساتھ دھکیلتی ہو، اور اس کا قطرہ دوسرے قطرے کے پیچھے آتا ہو، نہ اس کی بجلی جھوٹی ہو اور نہ اس کا وعدہ جھوٹا ہو، جس سے تو اپنے کمزور بندوں کو نئی زندگی بخشے، اور جس سے تو اپنے مردہ شہروں کو زندہ کرے، اور جس سے تو اپنے شہروں کے ٹیلوں کی چوٹیوں کو خوبصورت بنا دے، اور جس سے تو اپنے انعامات کے خزانوں سے ہم پر سخاوت کرے، آمین یا رب العالمین۔

راوی نے کہا: جب وہ دونوں اپنی دعا سے فارغ ہوئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان پر آسمان سے خوب بارش برسائی۔ راوی نے کہا: تو سلمان (فارسی) سے پوچھا گیا: "اے ابا عبداللہ! کیا انہیں یہ دعا سکھائی گئی تھی؟" تو انہوں نے کہا: "تمہاری حالت پر افسوس! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث سے کہاں غافل ہو، جس میں آپ فرماتے ہیں: 'بے شک اللہ نے میرے اہل بیت کی زبانوں پر حکمت کے چراغ جاری کر دیے ہیں۔

۵۷۷-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمہارے پاس آئے اور تمہاری اہلیہ اور تمہاری ملکیت کا ارادہ رکھتا ہو (یعنی چوری یا حملہ کی نیت سے آئے)، تو اگر تم طاقت رکھتے ہو تو فوراً اس پر حملہ کر دو، کیونکہ چور اللہ اور اس کے رسول کا محارب (جنگ کرنے والا) ہے، پس اسے قتل کر دو۔ اور اس میں جو بھی نتیجہ ہو، وہ مجھ پر ہے

۵۷۸-ابو البختری جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: جب کوئی لونڈی اپنے آقا سے اسقاط (بچہ گرا دے) کرے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے۔

۵۷۹-اور انہی سے (السندی)، ابو البختری، جعفر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: غلام آزاد کرنے (عتاق) میں اندھا، کانا اور معذور (مقعد) شخص جائز نہیں ہے (یعنی انہیں آزاد کرنا کافی نہیں ہوگا) اور لنگڑا اور شل (جس کا ہاتھ وغیرہ شل ہو گیا ہو) شخص جائز ہے۔

۵۸۰-محمد بن خالد الطیالسی، فضل بن عثمان سے، وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
اللہ سے ڈرو، اور اللہ کی عظمت بیان کرو، اور اس کے رسول کی عظمت بیان کرو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کسی کو فضیلت نہ دو، کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی ہے۔ اور اپنے نبی کے اہل بیت سے میانہ روی کا محبت کرو، اور غلو نہ کرو، اور نہ تفرقہ پیدا کرو، اور وہ بات نہ کہو جو ہم نہیں کہتے، کیونکہ اگر تم نے کہا اور ہم نے کہا تو اللہ تمہیں بھی اٹھائے گا اور ہمیں بھی، پھر ہم وہاں ہوں گے جہاں اللہ چاہے گا اور تم وہاں ہو گے۔

۵۸۱-ہارون بن مسلم، مسعدہ بن الیسع الباہلی سے، وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے، وہ ان کے آباؤ اجداد علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: شادی کرنے سے پہلے مرد کے لیے عورت کے محاسن (خوبیوں/خوبصورتی) کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں، وہ تو صرف خریدار ہے، اگر معاملہ ہو جائے تو ہو۔

۵۸۲-محمد بن خالد الطیالسی، علاء بن رزین سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اس مسجد میں نماز پڑھتے ہو جو تمہارے پاس ہے اور جسے تم مسجد السہلہ کہتے ہو، اور ہم اسے مسجد الشریٰ کہتے ہیں؟" میں نے عرض کیا: "میں اس میں نماز پڑھتا ہوں، میں آپ پر قربان جاؤں۔" آپ نے فرمایا: "وہاں جاؤ، کیونکہ وہاں کوئی غم زدہ نہیں گیا مگر اللہ نے اس کا غم دور کر دیا - یا فرمایا: اس کی حاجت پوری کر دی - اور اس میں ایک زبرجد (ایک قیمتی پتھر) ہے جس پر ہر نبی اور ہر وصی کی تصویر ہے۔

۵۸۳-السندی بن محمد، ابو البختری سے، وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں جفاء (سختی، بے مروتی یا بدخلقی) میں سے ہیں: یہ کہ ایک شخص دوسرے شخص کا ساتھی بنے اور اس سے اس کا نام اور کنیت نہ پوچھے یہ کہ ایک شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے یا قبول کرے اور کھائے نہیں
اور آدمی کا اپنی اہلیہ سے مُداعبت (محبت بھری چھیڑ چھاڑ) سے پہلے مباشرت کرنا۔

۵۸۴-السندی بن محمد، ابو البختری سے، وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"اپنے ساقط شدہ بچوں (گرے ہوئے حمل) کا نام رکھو، کیونکہ جب قیامت کے دن لوگوں کو ان کے ناموں سے پکارا جائے گا تو ساقط شدہ بچے اپنے والدین سے چمٹ جائیں گے اور کہیں گے: 'تم نے ہمارا نام کیوں نہیں رکھا؟'"
راوی نے کہا: پھر صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! یہ وہ ہے جسے ہم نے جانا کہ وہ مذکر ہے تو ہم نے اسے مذکر کا نام دیا، اور جسے ہم نے جانا کہ وہ مؤنث ہے تو ہم نے اسے مؤنث کا نام دیا، آپ کا کیا خیال ہے جس کی خلقت واضح نہ ہوئی ہو آپ اسے کیسے نام دیں؟" آپ نے فرمایا: "مشترکہ ناموں سے، جیسے زائدہ، طلحہ، عنبسہ اور حمزہ۔

۵۸۵-محمد بن الحسین احمد بن محمد بن ابی نصر سے وہ ابو جمیلہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص جفاء (سختی یا بے مروتی) کو برا نہیں جانتا وہ نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا۔"

۵۸۶-محمد بن خالد الطیالسی، عبد اللہ بن بکیر سے، وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام (امام جعفر صادق) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے اپنے گھر میں ایک درمیانے سائز کا کمرہ بنا رکھا تھا، وہ جب بھی رات کے آخری حصے میں نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے ساتھ ایک بچے کو لیتے جس سے وہ شرم محسوس نہیں کرتے تھے، پھر اس کے ساتھ اس کمرے میں جاتے اور نماز پڑھتے تھے

۵۸۷-محمد بن عیسیٰ حفص بن عمر مؤذن علی بن یقطین سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم یہ روایت کرتے تھے کہ ایک سو چالیس ہجری کے سال لوگوں کے لیے بہترین شخص وقوف کرے گا۔ میں نے اس سال حج کیا تو اسماعیل بن علی بن عبد اللہ بن عباس (حج کے امیر کے طور پر) کھڑے تھے۔ راوی کہتا ہے: ہم اس روایت کی وجہ سے بہت غمگین ہوئے جو ہم بیان کرتے تھے (کہ بہترین شخص کھڑا ہوگا)۔ پھر زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام (امام جعفر صادق) اپنے خچر یا خچری پر کھڑے تھے، تو میں اپنے ساتھیوں کو خوشخبری دینے کے لیے واپس آیا اور واپس آ کر ہم نے کہا: 'یہ ہے وہ بہترین شخص جس کی روایت ہم بیان کرتے تھے۔'' "جب شام ہوئی تو اسماعیل نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا: 'اے ابو عبد اللہ! آپ کیا کہتے ہیں، کیا سورج ڈوب گیا؟' تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے خچر کو حرکت دی اور اس سے کہا: 'ہاں۔' اور اسماعیل بن علی نے بھی اپنے جانور کو آپ کے پیچھے پیچھے حرکت دی، تو وہ زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام اپنے خچر یا خچری سے گر گئے، تو اسماعیل ان پر رک گئے تاکہ وہ سوار ہو سکیں۔تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنا سر اس کی طرف اٹھایا اور فرمایا:

جب امام حرکت دے (دفع کرے) تو اسے سوائے مزدلفہ کے کہیں بھی رکنے کا حق نہیں ہے۔' تو اسماعیل مسلسل آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سوار ہو گئے اور اس کے ساتھ جا ملے۔"

۵۸۸- محمد بن ولید، یونس بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام (امام جعفر صادق) سے پوچھا: پیدل چلنے والے کا چلنا کب ختم ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا:جب تم عرفات سے افاضہ (روانگی) کرو

۵۸۹- محمد بن علی بن خلف العطار نے کہا: ہمیں ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ الجعفری نے خبر دی کہ انہوں نے کہا:ہم جب چھوٹے بچے تھے تو گزرتے ہوئے مسجد میں صدقے کے پانی سے پی لیا کرتے تھے، تو جعفر بن محمد (ابو عبد اللہ علیہ السلام) نے ہمیں بلایا اور فرمایا: 'بیٹا! اس پانی سے نہ پیو، میرے پانی سے پیو۔

۵۹۰- محمد بن علی بن خلف نے کہا: اور ہمیں ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ الجعفری نے خبر دی کہ انہوں نے کہا:میں نے جعفر بن محمد (ابو عبد اللہ علیہ السلام) کو کفن سے مشک کی تھیلی جھاڑتے ہوئے دیکھا اورآپ کہہ رہے تھے:یہ حنوط (میت کو خوشبو لگانے) میں شامل نہیں ہے

۵۹۱- محمد بن علی بن خلف العطار نے کہا: ہمیں حسان المدائنی نے خبر دی کہ انہوں نے کہا:میں نے جعفر بن محمد (ابو عبد اللہ علیہ السلام) سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: 'مسح نہ کرو، اور نہ ہی اس کے پیچھے نماز پڑھو جو مسح کرتا ہو

FIKRULHAQ COMMUNITY

۵۹۲-محمد بن علی بن خلف نے کہا: ہمیں حسان المدائنی نے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: میں نے جعفر بن محمد (ابو عبد اللہ علیہ السلام) سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلبیہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ وہی تین تلبیئیں ہیں جن سے لوگ تلبیہ کہتے ہیں، اور آپ ذی المعارج کی (تلبیہ) کثرت سے پڑھتے تھے

۵۹۳-ایوب بن نوح حماد بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام (امام جعفر صادق) کو سنا، جب آپ سے "حَوک" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: حَوک لوگوں کو پسندیدہ ہوتی ہے، مگر یہ کہ اس میں سے (جلد) بو آنے لگتی ہے، اور کیڑے جلدی اس کی طرف آتے ہیں۔ اور یہ (حوک) 'باذرُوج' ہے۔" (حوک/باذرُوج سے مراد میٹھی تلسی یا ریحان کی ایک قسم ہے۔)

۵۹۴-محمد بن الحسن، علی بن اسباط سے، وہ حسن بن شجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: مجھ سے عنبسہ العابد نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت علی (حضرت علی کی بیٹی) کی عمر لمبی کی گئی، یہاں تک کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام (امام جعفر صادق) نے انہیں دیکھا

۵۹۵-احمد اور عبد اللہ محمد بن عیسیٰ کے بیٹوں سے وہ حسن بن محبوب سے، وہ علی بن رئاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے شراب، نبیذ اور نشہ آور مشروب کے بارے میں پوچھا کہ اگر وہ میرے کپڑے کو لگ جائے، تو کیا میں اسے دھوؤں یا اسی میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: اسی میں نماز پڑھ لو سوائے اس کے کہ تم اسے ناپاک (گندا) سمجھو تو تم اس نشان کی جگہ کو دھو لو، اللہ تبارک و تعالیٰ نے صرف ان کے پینے کو حرام کیا ہے۔

۵۹۶-اور انہی دونوں سے احمد اور عبد اللہ ابن محبوب سے وہ علی بن رئاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا، میں نے کہا: نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور ہم ایک ہی جگہ جمع ہوتے ہیں، کیا ایک اذان کے بغیر صرف اقامت سے ہمارا کام چل جائے گا (یعنی نماز ہو جائے گی)؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔"

۵۹۷-اور اسی اسناد کے ساتھ علی بن رئاب سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے گوبر (روث) کے بارے میں پوچھا کہ وہ میرے کپڑے کو لگ جائے، اور وہ گیلا ہو؟ آپ نے فرمایا: "اگر تم اسے ناپاک (گندا) نہ سمجھو تو اس میں نماز پڑھ لو

۵۹۸-اور انہی دونوں سے (احمد اور عبد اللہ)، ابن محبوب سے، وہ ابن رئاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا، اور میں موجود تھا، کہ رمضان کے مہینے میں کوئی شخص رات کو جنب ہو جائے، پھر سو جائے اور صبح تک غسل نہ کرے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، وہ غسل کرے گا اور نماز پڑھے گا اور روزہ رکھے گا۔

۵۹۹-اور اسی اسناد سے ابن رئاب سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ان اوقات (میقات) کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے لیے مقرر کیے؟ آپ نے فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ مقرر کیا، جو 'الشجرہ' بھی ہے، اور اہلِ شام کے لیے جُحفہ، اور اہلِ یمن کے لیے قرن المنازل، اور اہلِ نجد کے لیے عقیق مقرر کیا۔

۶۰۰۔علی بن رئاب نے کہا: میں نے بعض زائرین کو ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھتے ہوئے سنا، اس شخص کے بارے میں جو بصرہ میں ہے، اور وہ کوفہ کا رہنے والا ہے، اور کوفہ میں اس کا گھر اور اہل و عیال ہیں، پھر وہ مکہ جانے کے ارادے سے نکلتا ہے اور کوفہ سے گزرتا ہے تاکہ وہاں سے اپنا سامان تیار کرے، اور اس کا ارادہ دو دن سے زیادہ ٹھہرنے کا نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کوفہ کے ایک طرف ٹھہرے گا اور نماز قصر کرے گا جب تک کہ وہ اپنے سامان سے فارغ نہ ہو جائے، اور اگر وہ اپنے گھر میں داخل ہو جائے تو پوری نماز پڑھے گا۔

۶۰۱-اور اسی سند کے ساتھ علی بن رئاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبید بن زرارہ کو امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہتے ہوئے سنا کیا ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص کسی کے گھر میں جمع ہو اور ہم میں سے کچھ لوگ ظہر کی نماز پڑھیں اور کچھ لوگ عصر کی جبکہ وہ سب ظہر کا وقت ہو امام علیہ السلام نے فرمایا کوئی حرج نہیں اللہ کی حمد اور نعمت سے معاملہ کشادہ ہے

۶۰۲-اور اسی سند کے ساتھ علی بن رئاب سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں جو اپنے غلام کو کسی چوپایہ پر سوار کرے اور وہ غلام کسی شخص کو روند ڈالے امام علیہ السلام نے فرمایا تاوان آقا پر ہے

۶۰۳-اور اسی سند کے ساتھ علی بن رئاب سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں جو کسی گھر کو غلاموں سامان ریشم اور جواہر کے بدلے خریدے امام علیہ السلام نے فرمایا اس میں کسی کے لیے حق شفعہ نہیں ہے

۶۰۴-اور اسی سند کے ساتھ علی بن رئاب سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں جو طواف کے دوران تھک جائے کیا اسے آرام کرنے کا حق ہے امام علیہ السلام نے فرمایا ہاں وہ آرام کرے پھر کھڑا ہو اور اپنا طواف فرض یا نفل پورا کرے راوی نے کہا وہ اپنے سعی اور تمام مناسک میں بھی ایسا کر سکتا ہے

۶۰۵-اور اسی سند کے ساتھ علی بن رئاب سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے پوچھا رضاعت سے کیا چیز حرام ہوتی ہے آپ نے فرمایا وہ جو گوشت اگائے اور ہڈی کو مضبوط کرے میں نے پوچھا کیا دس دفعہ دودھ پینا حرام کر دیتا ہے آپ نے فرمایا دس دفعہ دودھ پینا نہ گوشت اگاتا ہے اور نہ ہی ہڈی کو مضبوط کرتا ہے

۶۰۶-اور اسی سند کے ساتھ علی بن رئاب سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں جس نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے حجۃ الاسلام ادا کیا جائے، لیکن اس کا تمام ترکہ پچاس درہم سے زیادہ نہ ہو، امام علیہ السلام نے فرمایا:اس کی طرف سے ان اوقات (مواقیت) میں سے کسی سے حج کرایا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریب کے مقامات سے مقرر فرمائے ہیں" (یعنی قریبی میقات سے حج کرایا جائے کیونکہ مال کم ہے)۔

۶۰۷-اور اسی سند کے ساتھ علی بن رئاب سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام کو سجدے میں یہ کہتے ہوئے سنا:
اے اللہ! مجھے اور میرے والد کے ساتھیوں کو بخش دے، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو میرے بارے میں تنقیص کرتے ہیں (یعنی میری عیب جوئی کرتے ہیں)۔

۶۰۸-اور اسی سند کے ساتھ علی بن رئاب سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے متعہ (عارضی نکاح) کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھے خبر دی کہ یہ حلال ہے اور آپ نے مجھے خبر دی کہ اس میں ایک درہم یا اس سے زیادہ بھی کافی ہے۔

۶۰۹-علی بن رئاب کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے فاجرہ (بد کردار) عورت کے بارے میں پوچھا کہ کیا مسلمان مرد اس سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا:

"ہاں، اور اسے کون سی چیز روکتی ہے؟ جب وہ ایسا کرے تو اولاد کے خوف سے اسے اپنا دروازہ مضبوط رکھنا چاہیے

۶۱۰-اور اسی سند کے ساتھ علی بن رئاب سے، وہ کہتے ہیں: میں امام ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا اور میرے ساتھ ابو بصیر بھی تھے۔ میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:خوشبو ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط کرتی ہے اور جماع (جنسی تعلق) میں اضافہ کرتی ہے

۶۱۱-اور اسی سند کے ساتھ علی بن رئاب سے، وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ایک باندی خریدی۔

اختیار (فسخ بیع کا حق) کس کا ہے؟ خریدار کا، بیچنے والے کا، یا ان دونوں کا؟ آپ نے فرمایا:اختیار خریدنے والے کا ہے تین دن کی مہلت کے لیے، اور جب تین دن گزر جائیں تو خریداری واجب ہو جاتی ہے

۶۱۲- علی بن رئاب کہتے ہیں: اور میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا:

تم میں سے کسی مومن مرد کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ ذمی (غیر مسلم) کے ساتھ شراکت کرے، اور نہ ہی اسے تجارت کے لیے مال دے، اور نہ ہی اس کے پاس کوئی امانت رکھے، اور نہ ہی اس سے خالص دوستی کرے

۶۱۳- محمد بن ولید، عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے رمضان میں غسل کے بارے میں پوچھا، اور رات کے کس حصے میں غسل کیا جائے؟ آپ نے فرمایا:انیسویں، اکیسویں، اور تیئیسویں (رات کو)۔ اور انیسویں رات کو حاجیوں کے وفد کا لکھا جاتا ہے، اور اسی رات امیر المؤمنین (علیہ السلام) کو ضرب لگائی گئی، اور آپ کا انتقال اکیسویں رات کو ہوا، اور غسل رات کے شروع میں ہے

۶۱۴- محمد بن ولید عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا: اگر وہ غسل کے بعد سو جائے؟ آپ نے فرمایا: کیا یہ جمعہ کے دن کے غسل کی طرح نہیں ہے؟! اگر تو فجر کے بعد غسل کرے تو وہ تیرے لیے کافی ہے

۶۱۵- محمد بن ولید، عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو رمضان کے مہینے میں رات کو جنبی (ناپاک) ہو جائے، پھر سو جائے یہاں تک کہ صبح ہو جائے؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں

۶۱۶- محمد بن ولید عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو رمضان کے مہینے میں دن کو جنبی ہو جائے پھر بیدار ہو جائے کیا وہ اپنا دن پورا کرے گا (یعنی روزہ رکھے گا)؟ آپ نے فرمایا: "ہاں"۔

۶۱۷- محمد بن ولید، عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا جس کا شوہر فوت ہو جائے، کیا وہ حج کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہ حج کرے، اور گھر سے باہر نکلے، اور ایک گھر سے دوسرے گھر جا سکتی ہے

۶۱۸- محمد بن ولید عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے اللہ عز و جل کے اس قول کے بارے میں پوچھا: اور جو مصیبت بھی تمہیں پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے؟ آپ نے فرمایا:اور وہ بہت سی باتوں کو معاف بھی کر دیتا ہے میں نے ان سے کہا: جو مصیبتیں علی علیہ السلام اور ان جیسے اہل بیت کو پہنچی ہیں، اس کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز بغیر کسی گناہ کے ستر مرتبہ اللہ عز و جل سے توبہ کرتے تھے

۶۱۹- محمد بن ولید، عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جو کسی گاؤں میں ہیں جہاں ان کے ساتھ جمعہ قائم کرنے والا کوئی نہیں، کیا وہ جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:ہاں، اگر وہ کسی چیز کا خوف نہ رکھتے ہوں

۶۲۰- محمد بن ولید عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے کسی شخص کو کپڑا عاریتاً (عارضی طور پر) دیا اور اس نے اس میں نماز پڑھ لی حالانکہ وہ اس میں نماز نہیں پڑھتا۔ راوی نے کہا: کیا وہ اسے نہیں بتاتا؟ میں نے کہا: اگر وہ اسے بتا دے؟ آپ نے فرمایا: "وہ نماز لوٹائے گا

۶۲۱- محمد بن ولید عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں پوچھا:اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو۔ میں نے پوچھا: ذکر کثیر (بہت زیادہ ذکر) کی کم از کم مقدار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہر نماز کے بعد تیس مرتبہ تسبیح کرنا

۶۲۲- محمد بن ولید عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا:
دس مرتبہ دودھ پینا حرام نہیں کرتا

۶۲۳- محمد بن ولید عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو جنبی ہو جائے اور اسے پانی نہ ملے، کیا وہ تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ آخری وقت ہو جائے۔ کیونکہ اگر اس سے پانی چوک گیا تو زمین (مٹی) نہیں چوکے گی

۶۲۴- محمد بن ولید عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا: ہم پیدل مکہ جانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: پیدل نہ جاؤ، سوار ہو کر نکلو میں نے عرض کیا: اللہ آپ کو سلامت رکھے ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حسن بن علی علیہ السلام نے بیس حج پیدل کیے تھے۔آپ نے فرمایا: "بیشک حسن بن علی علیہ السلام نے حج کیا اور آپ نے اپنے ساتھ پالکیاں اوراسبابِ سفر لیے ہوئے تھے (یعنی آپ کا چلنا آسانی اور شان کے ساتھ تھا)۔

۶۲۵-محمد بن ولید، عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو قادسیہ تک رخصت کرے (یعنی کسی کو وہاں تک چھوڑنے جائے)، کیا وہ قصر (نماز میں کمی) کرے گا؟ آپ نے پوچھا:وہ کتنی دور ہے؟راوی نے کہا: میں نے کہا: جتنا میں نے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: "ہاں وہ قصر کرے گا

۶۲۶-محمد بن ولید، عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے بیٹھ کر نماز پڑھنے، یا کسی لاٹھی پر ٹیک لگانے، یا دیوار کا سہارا لینے کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا:نہیں تمہارے والد کا اس سے کیا کام اور اس سے کیا معاملہ؟ تمہارے والد ابھی اس مقام پر نہیں پہنچے۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بوڑھے ہوئے یا جب بوجھل ہوئے تب بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور ایک پاؤں کو اٹھا لیتے تھے یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (اے طٰہٰ ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت اٹھائیں) تو آپ نے (اٹھائے ہوئے پاؤں کو) رکھ دیا۔پھر امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی آدھی نماز کے برابر ہے۔ اور لاٹھی پر ٹیک لگانے اور دیوار کا سہارا لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن (بہتر یہ ہے کہ) بیٹھ کر قراءت کرے پھر جب چند آیات باقی رہ جائیں تو کھڑا ہو جائے اور انہیں پڑھے پھر رکوع کرے۔"

۶۲۵- محمد بن ولید، عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو قادسیہ تک رخصت کرے (یعنی کسی کو وہاں تک چھوڑنے جائے)، کیا وہ قصر (نماز میں کمی) کرے گا؟ آپ نے پوچھا: وہ کتنی دور ہے؟ راوی نے کہا: میں نے کہا: جتنا میں نے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: "ہاں وہ قصر کرے گا

۶۲۶- محمد بن ولید، عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے بیٹھ کر نماز پڑھنے، یا کسی لاٹھی پر ٹیک لگانے، یا دیوار کا سہارا لینے کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: نہیں تمہارے والد کا اس سے کیا کام اور اس سے کیا معاملہ؟ تمہارے والد ابھی اس مقام پر نہیں پہنچے۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بوڑھے ہوئے یا جب بوجھل ہوئے تب بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور ایک پاؤں کو اٹھا لیتے تھے یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (اے طٰہٰ ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت اٹھائیں) تو آپ نے (اٹھائے ہوئے پاؤں کو) رکھ دیا۔ پھر امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی آدھی نماز کے برابر ہے۔ اور لاٹھی پر ٹیک لگانے اور دیوار کا سہارا لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن (بہتر یہ ہے کہ) بیٹھ کر قراءت کرے پھر جب چند آیات باقی رہ جائیں تو کھڑا ہو جائے اور انہیں پڑھے پھر رکوع کرے۔"

۶۲۷- محمد بن ولید عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو کوئی کپڑا پہنے اور اس میں جنابت ہو اور پھر اسے میں اسے پسینہ آ جائے؟ آپ نے فرمایا: کپڑا آدمی کو جنبی نہیں کرتا(یعنی اس کپڑے کا پسینہ یا کپڑا ناپاک نہیں ہوتا، جب تک جنابت کا اثر (منی) خود کپڑے پر نہ لگی ہو)۔

۶۲۸- محمد بن ولید عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے شاذکونہ (ایک قسم کا نرم قالین یا لحاف) کے بارے میں پوچھا جسے احتلام (جنابت) لگ جائے کیا اس پر نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں

۶۲۹- محمد بن ولید، عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا: کیا جنبی شخص کھا، پی، اور قراءت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "وہ کھا، پی، اور قراءت کر سکتا ہے اور جب تک چاہے اللہ کا ذکر کر سکتا ہے

۶۳۰- محمد بن ولید عبد اللہ بن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو بصرہ میں ہو اور وہ کوفہ کا رہنے والا ہو، اور بصرہ میں اس کے گھر، اہل و عیال اور مکان ہو اور وہ وہاں سے گزرتا ہو اور صرف آنا جانا ہو وہاں ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو اور وہ نہیں جانتا کہ وہ ایک یا دو دن کا سامان تیار کرے؟ آپ نے فرمایا:وہ بصرہ کے ایک حصے میں رہے اور نماز قصر کرے راوی نے کہا: میں نے ان سے پوچھا: اگر وہ اپنے اہل کے پاس داخل ہو جائے؟ آپ نے فرمایا: "اس پر پوری نماز (اتمام) ہے

۶۳۱-محمد بن الولید نے عبد اللہ بن بکیر سے روایت کی کہا میں نے ابا عبد اللہ علیہ السلام سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے کوئی چیز گروی رکھی پھر وہ چلا گیا اور وہ نہیں ملتا کیا وہ گروی رکھی ہوئی چیز بیچ دی جائے گی آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ آجائے

۶۳۲-محمد بن الولید نے عبد اللہ بن بکیر سے روایت کی کہا ایک آدمی نے ابا عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اور میں ان کے پاس تھا مسکر اور نبیذ کے بارے میں جو کپڑے کو لگ جائے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں

۶۳۳-محمد بن الولید نے عبد اللہ بن بکیر سے روایت کی کہا میں نے ابا عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرے آپ نے فرمایا المأدوم (سالن والی چیز)

۶۳۴-محمد بن الولید نے عبد اللہ بن بکیر سے روایت کی کہا میں نے ابا عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے علی کو فاطمہ صلوات اللہ علیہ و علیہا کے نکاح میں ایک درع حطمیہ (جنگی زرہ) کے بدلے دیا جس کی قیمت تیس درہم تھی

۶۳۵-محمد بن الولید نے عبد اللہ بن بکیر سے روایت کی کہا میں ابا عبد اللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا تو حفص بن قاسم نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا آپ کا کیا خیال ہے کیا خصّی (مختصی) کی قربانی کی جائے آپ نے فرمایا اگر تمہارا مقصد صرف گوشت ہے تو یہ لو یا یہ تمہارے لیے ہے

۶۳۶- محمد بن الولید نے عبد اللہ بن بکیر سے روایت کی کہا میں اپنے خاندان کے کچھ لوگوں کے ساتھ حج پر گیا انہوں نے عقیق پہنچنے سے پہلے احرام باندھنے کا ارادہ کیا تو میں نے ان سے انکار کیا اور کہا کہ احرام وقت (میقات) کے علاوہ کہیں سے نہیں ہے تو مجھے ڈر ہوا کہ ہمیں پانی نہیں ملے گا لہذا مجھے ان کے ساتھ احرام باندھنا پڑا کہا پھر ہم ابا عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ضریس بن عبد الملک نے آپ سے کہا کہ اس شخص کا خیال ہے کہ احرام صرف عقیق سے ہی باندھنا چاہیے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہل شام کے لیے جحفہ اہل یمن کے لیے قرن المنازل اور اہل نجد کے لیے عقیق کا وقت (میقات) مقرر فرمایا

۶۳۷- محمد بن الولید نے عبد اللہ بن بکیر سے روایت کی کہا میں نے ابا عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ عز و جل کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الموسع قَدَرُهُ وَعَلَى المقتر قدره (اور انہیں فائدہ پہنچاؤ مالدار اپنی حیثیت کے مطابق اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق) مالدار اور تنگدست کی حیثیت کیا ہے آپ نے فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام اونٹنی سے فائدہ پہنچایا کرتے تھے

۶۳۸- محمد بن الولید نے عبد اللہ بن بکیر سے روایت کی کہا میں نے ابا عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن کو کوڑھ جذام اور اس جیسی بیماریوں سے آزمایا جاتا ہے آپ نے فرمایا کیا بلا صرف مومن پر ہی نہیں لکھی گئی ہے

۶۳۹-اور اسی (محمد بن الولید) سے حماد بن عیسیٰ کے ذریعے روایت ہے کہا میں نے ابا عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اپنی کسی بھی بیٹی کا نکاح نہیں کیا اور نہ ہی آپ نے اپنی بیویوں میں سے کسی عورت سے بارہ اوقیہ اور نش (نصف اوقیہ) سے کم مہر پر نکاح کیا

۶۴۰-کہا اور میں نے آپ علیہ السلام کو فرماتے سنا علی نے فرمایا ایام معلومات دس دن ہیں اور ایام معدودات ایام تشریق (عید کے بعد کے دن) ہیں

۶۴۱-محمد بن الولید الخزاز نے بکیر سے روایت کی کہا میں نے ابا عبد اللہ علیہ السلام سے شطرنج کھیلنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا مومن تو کھیل میں مشغول ہونے سے بے نیاز ہوتا ہے

۶۴۲-محمد بن عبد الحمید نے ابی جمیلہ کے ذریعے ابا عبد اللہ علیہ السلام سے سلیمان کے اس قول کے بارے میں روایت کی (اے میرے رب مجھے ایسی بادشاہت عطا کر جو میرے بعد کسی کے لیے شایان شان نہ ہو یقیناً تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے) میں نے کہا تو کیا انہیں وہ چیز عطا کی گئی جو انہوں نے مانگی تھی آپ نے فرمایا ہاں اور سلیمان علیہ السلام کو جو شیطان پر غلبہ دیا گیا وہ ان کے بعد کسی انسان کو نہیں دیا گیا یہاں تک کہ آپ نے اسے ایک ستون کے ساتھ گلا گھونٹ کر باندھ دیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ہاتھ نے اس کی زبان کو چھوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا اگر وہ دعا نہ ہوتی جو سلیمان نے کی تھی تو میں تمہیں وہ دکھاتا

۶۴۳- محمد بن عبد الحمید نے ابی جمیلہ کے ذریعے ابا عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی آپ نے فرمایا علی علیہ السلام نے رات کو اپنے موزے اتارے تاکہ وضو کریں تو اللہ نے ایک پرندہ بھیجا جس نے ایک موزہ اٹھا لیا تو علی علیہ السلام اس پرندے کا پیچھا کرنے لگے اور وہ اڑتا رہا یہاں تک کہ صبح روشن ہوگئی پھر اس نے موزہ گرا دیا تو اس میں سے ایک کالا سانپ رینگتا ہوا نکلا

۶۴۴- محمد بن عبد الحمید نے ابی جمیلہ کے ذریعے ابا عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے عصر کی نماز ادا کی تو علی علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی تو اللہ نے اس وقت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر وحی نازل کی تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اپنا سر علی علیہ السلام کی گود میں رکھ دیا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ان کی گود سے اٹھے تو سورج غروب ہو چکا تھا آپ نے فرمایا اے علی کیا تم نے عصر کی نماز نہیں پڑھی علی نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا اے اللہ علی تیری اطاعت میں تھے لہذا ان پر سورج واپس کر دے تو اس وقت سورج ان پر واپس کر دیا گیا

۶۴۵- السندی بن محمد نے ابی البختری کے ذریعے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کی آپ نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں جن کا کوئی احترام نہیں ہے بدعتی خواہشات کا پیروکار ظالم حکمران اور اعلانیہ فسق کرنے والا فاسق

FIKRHAQ COMMUNITY

۶۴۶-ہمیں عبد اللہ بن الحسن العلوی نے اپنے دادا علی بن جعفر سے حدیث بیان کی کہا میں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے تنگ انگوٹھی پہنی ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ وضو کرتے وقت اس کے نیچے پانی پہنچتا ہے یا نہیں وہ کیا کرے آپ نے فرمایا جب اسے معلوم ہو کہ اس میں پانی نہیں جاتا تو وہ وضو کرتے وقت اسے نکال دے

۶۴۷-اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس نے بازو پر کڑا اور کلائی پر دملج (موٹا کڑا) پہنا ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس کے نیچے پانی پہنچتا ہے یا نہیں وہ وضو یا غسل کرتے وقت کیا کرے آپ نے فرمایا وہ اسے حرکت دے تاکہ پانی اس کے نیچے چلا جائے یا اسے اتار دے

۶۴۸-اور میں نے آپ سے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا یہ واجب نہیں ہے اور اگر انہیں چھوڑ دیا تو اس کے لیے نماز دوبارہ ادا نہیں کرنی پڑے گی

۶۴۹-اور میں نے آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے وضو کیا اور اپنے دائیں ہاتھ سے پہلے اپنا بایاں ہاتھ دھو لیا وہ کیا کرے آپ نے فرمایا وہ جہاں غلطی کی ہے وہاں سے وضو دوبارہ کرے اپنا دایاں ہاتھ دھوئے پھر بایاں پھر اپنے سر اور پاؤں کا مسح کرے

۶۵۰-اور میں نے آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے وضو کیا اور اپنا بایاں ہاتھ دھونا بھول گیا آپ نے فرمایا وہ صرف اپنا بایاں ہاتھ دھوئے اور اس کے علاوہ کسی بھی چیز کا وضو دوبارہ نہ کرے

۶۵۱-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو باوضو تھا پھر اسے شک ہوا کہ وہ باوضو ہے یا نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے نماز کے دوران یاد آئے تو وہ نماز چھوڑ کر جائے اور وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھے اور اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو وہ نماز اس کے لیے کافی ہے

۶۵۲-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے مسواک کی یا خلال کیا اور اس کے منہ سے خون نکل آیا کہ کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ صرف کلی کرے

۶۵۳-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مسجد میں ٹیک لگا کر بیٹھا ہو اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ سو گیا تھا یا نہیں تو کیا اس پر وضو واجب ہے انہوں نے فرمایا کہ جب اسے شک ہو تو اس پر وضو واجب نہیں

۶۵۴-میں نے ان سے اس گھر کے بارے میں پوچھا جس کی چھت پر پیشاب کیا گیا ہو اور وہاں غسل جنابت بھی کیا گیا ہو پھر اس پر بارش برسے تو کیا اس کے پانی سے نماز کے لیے وضو کیا جا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ جب پانی بہہ جائے تو کوئی حرج نہیں

۶۵۵-میں نے ان سے مرغی اور کبوتر اور ان جیسے پرندوں کے بارے میں پوچھا جو نجاست پر پاؤں رکھنے کے بعد پانی میں داخل ہو جائیں کہ کیا اس سے نماز کے لیے وضو کیا جا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ پانی بہت زیادہ ہو جو کہ ایک کُر کے برابر ہو

باب فی الوضو

٦٥٦-میں نے ان سے گرگٹ اور سانپ اور چھپکلی کے بارے میں پوچھا جو پانی میں گر جائیں لیکن مریں نہیں کہ کیا اس سے نماز کے لیے وضو کیا جا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

٦٥٧-میں نے ان سے بچھو اور بھنورے اور ان جیسی چیزوں کے بارے میں پوچھا جو مٹی کے بڑے گھڑے یا برتن میں مر جائیں کہ کیا اس سے وضو کیا جا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

٦٥٨-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو باوضو نہ ہو اور اسے بارش اس قدر پہنچے کہ اس کا سر اور داڑھی اور ہاتھ اور پاؤں دھل جائیں کہ کیا یہ اسے وضو سے بے نیاز کر دے گا انہوں نے فرمایا کہ اگر بارش نے انہیں دھو دیا ہے تو یہ وضو کے لیے کافی ہے

٦٥٩-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیت الخلا میں موجود پانی سے وضو کرے اور اس میں اپنا ہاتھ ڈالے کہ کیا اس کے باقی ماندہ پانی سے نماز کے لیے وضو کیا جا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر اس نے اپنا صاف ہاتھ پانی میں ڈالا ہے تو کوئی حرج نہیں لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ وہ اس کی عادت ڈالے مگر یہ کہ اس سے پہلے اپنا ہاتھ دھو لے

۶۶۰-میں نے ان سے گائے اور بھیڑ اور اونٹ کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں پوچھا کہ کیا اسے پیا جا سکتا ہے اور وضو کیا جا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۶۶۱-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے بھیڑ ذبح کی اور وہ تڑپ کر پانی کے کنویں میں گر گئی اور اس کی رگوں سے خون ابلنے لگا کہ کیا اس کنویں سے وضو کیا جا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس میں سے تیس سے چالیس ڈول پانی نکالا جائے پھر اس سے وضو کیا جائے اور اس میں کوئی حرج نہیں

۶۶۲-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے مرغی یا کبوتر ذبح کیا اور وہ اس کے ہاتھ سے کنویں میں گر گئی اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا کہ کیا اس کنویں سے وضو کیا جا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس میں سے بھی تیس سے چالیس ڈول پانی نکالا جائے

۶۶۳-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ اس کی نکسیر پھوٹ گئی اور خون کنویں میں گر گیا کیا اس سے وضو کیا جا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس میں سے کچھ ڈول پانی نکالا جائے اور پھر اس سے وضو کر لیا جائے

۶۶۴-میں نے ان سے اس کنویں کے بارے میں پوچھا جس میں گیلی یا خشک نجاست سے بھری ٹوکری یا گوبر سے بھری ٹوکری گر جائے کیا اس سے وضو کرنا درست ہے انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

TIKTOK HAQ COMMUNITY

۶۶۵-میں نے ان سے سمندر کے پانی کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس سے وضو کیا جا سکتا ہے انھوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۶۶۶-میں نے ان سے اس جنبی شخص کے بارے میں پوچھا جس کے ہاتھ پر جنابت (منی) لگی ہو اور وہ اسے کپڑے سے پونچھ لے پھر ہاتھ دھونے سے پہلے غسل کے پانی میں ڈال دے کیا اس کے لیے اس پانی سے غسل کرنا کافی ہے انھوں نے فرمایا کہ اگر اسے دوسرا پانی مل جائے تو یہ پانی کافی نہیں اور اگر دوسرا پانی نہ ملے تو پھر یہی کافی ہے

۶۶۷-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے نالی میں رکا ہوا پانی ملے اور اسے ڈر ہو کہ درندوں نے اس سے پی رکھا ہوگا اور اسے جنابت کا غسل اور نماز کا وضو کرنا ہو جبکہ اسے دوسرا پانی نہ ملے اور وہ پانی غسل کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد سے بھی کم ہو اور وہ پانی بکھرا ہوا ہو تو وہ کیا کرے انھوں نے فرمایا کہ اگر اس کی ہتھیلی صاف ہو تو وہ ایک ہاتھ سے پانی لے کر اپنے پیچھے چھڑکے اور ایک چلو اپنے سامنے اور ایک دائیں اور ایک بائیں طرف چھڑکے پھر اگر اسے ڈر ہو کہ پانی کافی نہیں ہوگا تو اپنا سر تین بار دھوئے پھر اپنے ہاتھوں سے اپنے جسم پر پانی ملے تو ان شاء اللہ یہ اسے غافل کر دے گا (کافی ہوگا) اور اگر وضو کرنا ہو تو اپنا چہرہ دھوئے اور اپنے ہاتھوں کو بازوؤں سر اور پاؤں پر ملے اور اگر پانی بکھرا ہوا ہو اور اسے جمع کر سکتا ہو تو جمع کر لے ورنہ تھوڑا تھوڑا کر کے غسل کر لے اور اگر پانی ایک ہی جگہ ہو اور غسل کے لیے کافی نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ غسل کرے اور پانی واپس اسی میں گرتا رہے ان شاء اللہ یہ اس کے لیے کافی ہے

باب فی الغسل

۶۶۸-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے جنابت لاحق ہو اور اسے پانی نہ ملے لیکن بارش ہونے لگے کیا یہ اسے کافی ہے یا وہ تیمم کرے انہوں نے فرمایا کہ اگر بارش اسے دھو دے تو کافی ہے ورنہ تیمم کرے میں نے پوچھا کہ تیمم بہتر ہے یا برف سے اپنے چہرے جسم اور سر کا مسح کرنا انہوں نے فرمایا کہ اگر برف سر اور جسم کو گیلا کر دے تو یہ زیادہ بہتر ہے اور اگر غسل کی قدرت نہ ہو تو تیمم کرے

۶۶۹-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا طلوع فجر سے پہلے غسل کرنا کافی ہے اور کیا یہ عیدین کے غسل کے لیے کافی ہوگا انہوں نے فرمایا کہ اگر عید الفطر اور عید الاضحی کے دن طلوع فجر سے پہلے غسل کرے تو کافی نہیں اور اگر طلوع فجر کے بعد غسل کرے تو کافی ہے

۶۷۰-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ اور بوس و کنار کرتا ہے اور اس سے کچھ (رطوبت) نکلتی ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر شہوت کے ساتھ اچھل کر نکلے اور جسم سست ہو جائے تو غسل واجب ہے اور اگر ایسی چیز ہو جس میں نہ جسم میں سستی آئے اور نہ شہوت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں (غسل واجب نہیں)

۶۷۱-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا میت کو کھلی جگہ پر غسل دیا جا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر تم اسے ڈھانپ لو تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے

۶۷۲-میں نے ان سے اس جنبی شخص کے بارے میں پوچھا کیا اسے غسل جنابت کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ بارش میں کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ اس کا سر اور جسم دھل جائے جبکہ وہ دوسرے پانی پر بھی قدرت رکھتا ہو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ اسے اسی طرح دھوتا ہے جیسے پانی سے غسل کیا جاتا ہے تو یہ کافی ہے

۶۷۳-میں نے ان سے اس مؤذن کے بارے میں پوچھا جسے اذان یا اقامت کے دوران وضو ٹوٹنے کا مسئلہ پیش آئے انہوں نے فرمایا کہ اگر اذان کے دوران ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر اقامت کے دوران ہو تو وضو کرے اور اپنی اقامت مکمل کرے

۶۷۴-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ابر آلود دن میں یا گھر کے اندر فجر کی نماز پڑھی اور مؤذن نے اذان دی اور وہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ اسے شک ہوا کہ فجر طلوع ہوئی تھی یا نہیں اور اس کا گمان یہ تھا کہ مؤذن طلوع فجر کے بغیر اذان نہیں دیتا انہوں نے فرمایا کہ اس کی اذان (اور نماز) کافی ہے

۶۷۵-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اذان یا اقامت میں غلطی کرے اور اسے نماز شروع کرنے سے پہلے یاد آ جائے تو اس کا کیا حکم ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر اذان میں غلطی کی ہے تو اپنی نماز جاری رکھے اور اگر اقامت میں غلطی کی ہے تو پلٹ جائے اور صرف اقامت دوبارہ کہے اور اگر اسے ایک یا دو رکعت پڑھنے کے بعد یاد آئے تو اپنی نماز جاری رکھے یہ اس کے لیے کافی ہے

باب فی الصلوۃ

۶۷۶-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو قبلہ رخ ہوئے بغیر اذان اور اقامت شروع کرے پھر قبلہ کی طرف رخ کر لے انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۶۷۷-میں نے ان سے اس مسافر کے بارے میں پوچھا جو اپنی سواری پر اذان دے اور جب اقامت کا ارادہ کرے تو زمین پر اتر کر اقامت کہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس میں کوئی حرج نہیں

۶۷۸-میں نے ان سے ظہر کے وقت کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ ہاں جب سورج ڈھل جائے تو وقت داخل ہو جاتا ہے اپنی تسبیحات سے فارغ ہونے کے بعد جب چاہو نماز پڑھ لو

۶۷۹-میں نے ان سے پوچھا کہ عصر کا وقت کب ہے انہوں نے فرمایا کہ جب سورج ڈھلنے کے بعد سایہ دو قدم (یا دو مثل) ہو جائے تو تم نے ظہر پڑھ لی اور ظہر کے بعد کی تسبیحات پڑھ لیں تو اب جب چاہو عصر پڑھ لو

۶۸۰-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بغیر چادر (رداء) کے امامت کرائے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی کپڑے میں امامت فرمائی ہے جسے آپ نے اپنے جسم پر لپیٹا ہوا تھا

۶۸۱-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ بستر یا کسی اور سامان پر چٹائی یا بوریا بچھائے پھر اس پر نماز پڑھے انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ ایسا کرنے پر مجبور ہو تو کوئی حرج نہیں

۶۸۲-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے بستر پر نماز کے لیے کھڑا ہو اور بستر پر کوئی پنکھا یا لکڑی رکھ کر اس پر سجدہ کرے انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ مریض ہو تو پنکھا رکھ لے لیکن لکڑی (سجدہ کے لیے) درست نہیں

۶۸۳-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ چارے بھوسے جو یا اس جیسی چیز پر نماز کے لیے کھڑا ہو اور پنکھا رکھ کر اس پر سجدہ کرے انہوں نے فرمایا کہ یہ اس کے لیے درست نہیں مگر یہ کہ وہ مجبور ہو

۶۸۴-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے نماز میں زمین کی تپش اذیت دے اور وہ سجدہ نہ کر سکے کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ اپنا سوتی یا لنن کا کپڑا بچھائے انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ مجبور ہے تو ایسا کر لے

۶۸۵-انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے یہودیوں اور عیسائیوں کی ان چٹائیوں کے بارے میں پوچھا جن پر وہ اپنے گھروں میں بیٹھتے ہیں کہ کیا ان پر نماز پڑھی جا سکتی ہے انہوں نے فرمایا کہ نہیں

۶۸۶-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ کھجور کے دو درختوں کے درمیان لٹکے ہوئے تخت پر نماز پڑھے انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ ہموار ہو اور وہ اس پر نماز پڑھنے کی قدرت رکھتا ہو تو کوئی حرج نہیں

۶۸۷-میں نے ان سے ریشم اور دیباج کے بستر اور ریشم کی جائے نماز کے بارے میں پوچھا کہ کیا مرد کے لیے اس پر سونا ٹیک لگانا اور نماز پڑھنا درست ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ اسے بچھائے اور اس پر کھڑا ہو جائے لیکن اس پر سجدہ نہ کرے

۶۸۸-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے ایسے گھر میں نماز پڑھنا درست ہے جہاں قالینوں یا پردوں پر تصویریں ہوں لیکن اس نے انہیں ڈھانپ دیا ہو انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں

۶۸۹-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے ایسے گھر میں نماز پڑھنا درست ہے جس کے دروازے پر باہر کی طرف تصویروں والا پردہ لٹکا ہو اور اس کے علاوہ گھر کی طرف ایک دوسرا پردہ ہو جس میں تصویریں نہ ہوں کیا وہ بغیر تصویر والا پردہ لٹکا دے تاکہ وہ تصویروں والے پردے کے درمیان آڑ بن جائے یا دروازہ بند کر کے نماز پڑھے انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس میں کوئی حرج

۶۹۰-میں نے ان سے اس گھر کے بارے میں پوچھا جس میں پرندے یا مچھلی یا اس جیسی کوئی تصویر بنی ہو جس سے گھر والے کھیلتے ہوں کیا اس میں نماز پڑھنا درست ہے انہوں نے فرمایا کہ نہیں یہاں تک کہ اس کا سر کاٹ دیا جائے یا اسے مٹا دیا جائے اور اگر اس نے نماز پڑھ لی ہو تو اسے دہرانے کی ضرورت نہیں

۶۹۱-میں نے ان سے اس گھر کے بارے میں پوچھا جہاں کالی اشرفیاں یا درہم کسی تھیلی میں ہوں یا بستر کے نیچے گھر کے ایک کونے میں رکھے ہوں جہاں تصویریں بھی ہوں کیا وہاں نماز درست ہے انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں

۶۹۲-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے گھر میں یا پردے پر تصویریں تھیں اور اسے علم نہیں تھا اور وہ اس گھر میں نماز پڑھتا رہا پھر اسے علم ہوا تو اس پر کیا واجب ہے انہوں نے فرمایا کہ جو اسے معلوم نہیں تھا اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن جب معلوم ہو جائے تو پردہ ہٹا دے اور تصویروں کے سر توڑ دے

۶۹۳-میں نے ان سے اس گھر یا کمرے کے بارے میں پوچھا جس میں تصویریں ہوں کیا وہاں نماز پڑھی جائے انہوں نے فرمایا کہ وہاں اس وقت تک نماز نہ پڑھ جب تک ان میں سے کوئی چیز تمہارے سامنے ہو مگر یہ کہ تمہارے پاس کوئی چارہ نہ ہو تو ان کے سر کاٹ دو ورنہ نماز نہ پڑھو

۶۹۴-میں نے ان سے اس کپڑے کے بارے میں پوچھا جس میں تصویریں ہوں یا اسے معلوم ہو جائے (کہ تصویر ہے) کیا اس میں نماز پڑھے انہوں نے فرمایا کہ نہیں

۶۹۵-میں نے ان سے اس مسجد کے بارے میں پوچھا جہاں جائے نماز کے نیچے سکے یا سفید یا سیاہ درہم ہوں کیا نماز کی حالت میں ان پر کھڑا ہونا درست ہے انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں

۶۹۶-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ نماز پڑھے اور اس کے سامنے کوئی ایسی چیز ہو جس پر کپڑے ہوں انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۶۹۷-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ نماز پڑھے اور اس کی ہتھیلی میں کوئی پرندہ ہو انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے (پرندے کے) اڑ جانے کا ڈر ہو تو کوئی حرج نہیں

۶۹۸-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ نماز پڑھے اور اس کے سامنے اگا ہوا لہسن یا پیاز ہو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۶۹۹-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ اگی ہوئی گیلی گھاس پر نماز پڑھے جبکہ اسے خشک زمین بھی مل رہی ہو انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں

۷۰۰-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ نماز پڑھے جبکہ چراغ اس کے سامنے قبلہ کی طرف رکھا ہو انہوں نے فرمایا کہ اس کے لیے آگ کا استقبال کرنا درست نہیں

۷۰۱-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے یہ درست ہے کہ وہ نماز پڑھے جبکہ اس کے سامنے گدھا کھڑا ہو انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے اور اس کے درمیان کوئی لکڑی یا کوئی شاخ یا کوئی ایسی چیز کھڑی کر دے جو دونوں کے درمیان آڑ بن جائے اور پھر نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں میں نے پوچھا کہ اگر اس نے ایسا نہ کیا اور نماز پڑھ لی تو کیا وہ اپنی نماز دہرائے یا اس پر کچھ واجب ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنی نماز نہ دہرائے اور اس پر کچھ واجب نہیں

۷۰۲-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے یہ درست ہے کہ وہ نماز پڑھے جبکہ اس کے سامنے کھجور کا درخت ہو اور اس پر پھل لگا ہو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

TIKTOKHAQCOMMUNITY

۷۰۳- میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کیا اس کے لیے یہ درست ہے کہ وہ انگور کے باغ میں نماز پڑھے جبکہ اس میں پھل لگا ہو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۰۴- میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھے جبکہ اس کے پاس گدھے کی کھال سے بنا ہوا ڈبہ ہو اور اس نے گدھے کی کھال سے بنے ہوئے جوتے پہن رکھے ہوں کیا اس کی نماز کافی ہے یا اس پر اعادہ واجب ہے انہوں نے فرمایا کہ اس کے لیے درست نہیں کہ وہ نماز پڑھے جبکہ یہ چیزیں اس کے ساتھ ہوں مگر یہ کہ اسے ان کے ضائع ہونے کا ڈر ہو تو پھر ان کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

۷۰۵- میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو رکوع یا سجدے کی حالت میں ہو اور اسے جسم کے کسی حصے میں کھجلی محسوس ہو کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ رکوع یا سجدے سے اپنا ہاتھ اٹھا کر اس جگہ کو کھجائے جہاں کھجلی ہو رہی ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے نہ کھجانا مشکل ہو رہا ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن نماز فارغ ہونے تک صبر کرنا زیادہ بہتر ہے

۷۰۶- میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کا کوئی دانت نماز کے دوران ہل رہا ہو کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ اسے اکھیڑ کر پھینک دے انہوں نے فرمایا کہ اگر خون نہ نکل رہا ہو تو اسے اکھیڑ کر پھینک دے اور اگر خون نکل آئے تو نماز توڑ دے

۷۰۷-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ (مقعد کے ذریعے) دوا داخل کرے اور وہ دوا اس کے اندر ہو اور وہ نماز پڑھے اور کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن وہ اس وقت تک نماز نہ پڑھے جب تک اسے نکال نہ دے

۷۰۸-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے جسم پر کوئی مسہ یا زخم ہو کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ نماز کی حالت میں اس مسے کا اوپری حصہ کاٹ دے یا زخم سے کچھ گوشت نوچ کر پھینک دے انہوں نے فرمایا کہ وہ نماز دوبارہ پڑھے اور جو پہلے پڑھی ہے اس کا اعتبار نہ کرے

۷۰۹-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھ رہا ہو اور کسی نے اسے پتھر مار کر زخمی کر دیا ہو اور خون بہنے لگا ہو پھر وہ گیا اور خون دھویا اور مسجد واپس آنے تک کوئی بات نہیں کی کیا وہ اپنی اس نماز کا اعتبار کرے یا نئے سرے سے نماز پڑھے انہوں نے فرمایا کہ وہ نئے سرے سے نماز پڑھے اور جو پہلے پڑھی ہے اس کا اعتبار نہ کرے

۷۱۰-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں تھا اور کسی نے اسے مار کر زخمی کر دیا اور خون بہنے لگا کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا انہوں نے فرمایا کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن وہ نماز کو توڑ دے گا

۷۱۱-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ نماز کی حالت میں اپنے کپڑے سے اپنے بعض دانتوں کو یا ان کے اندرونی حصے کو صاف کرے انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی چیز اسے تکلیف دے رہی ہو یا اسے اس کا ذائقہ محسوس ہو رہا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں

۷۱۲-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے پیٹ یا جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہو کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ نماز میں اس جگہ پر ہاتھ رکھے یا اسے دبائے انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۱۳-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں اپنے دانتوں سے ناخن یا داڑھی کاٹتا ہے اگر اس نے یہ کام جان بوجھ کر کیا ہو تو اس پر کیا واجب ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر بھول کر کیا ہے تو کوئی حرج نہیں اور اگر جان بوجھ کر کیا ہے تو یہ اس کے لیے درست نہیں

۷۱۴-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں اپنی داڑھی کاٹتا یا چباتا ہے اس پر کیا واجب ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ فضول کام ہے لہذا ایسا نہ کرے اور اگر اس نے کر لیا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن دوبارہ ایسا نہ کرے

۷۱۵-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ نماز میں اپنی انگوٹھی کے نقش کو دیکھے گویا کہ وہ اسے پڑھنا چاہ رہا ہو یا قرآن یا قبلہ کی طرف رکھی کسی کتاب کو دیکھے انہوں نے فرمایا کہ یہ نماز میں نقص ہے لیکن یہ نماز کو نہیں توڑتا

۷۱۶-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ہو اور اپنے کپڑے کو دیکھے کہ وہ پھٹ گیا ہے یا اسے کوئی چیز لگ گئی ہے کیا اس کے لیے اسے دیکھنا یا اس کی تفتیش کرنا درست ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ کپڑے کے اگلے حصے یا سائیڈ پر ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر کپڑے کے پچھلے حصے میں ہو تو پیچھے نہ مڑے کیونکہ یہ اس کے لیے درست نہیں

۷۱۷-میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ صرف ایک شلوار میں نماز پڑھے جبکہ اسے دوسرا کپڑا (قمیض وغیرہ) مل رہا ہو انہوں نے فرمایا کہ یہ درست نہیں

۷۱۸-میں نے ان سے اس برہنہ شخص کے بارے میں پوچھا جس کی نماز کا وقت ہو جائے اور اسے ایسا کپڑا ملے جس کے کچھ حصے پر یا تمام کپڑے پر خون لگا ہو کیا وہ اس میں نماز پڑھے یا برہنہ ہو کر نماز پڑھے انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے پانی مل جائے تو اسے دھو لے اور اگر پانی نہ ملے تو اسی کپڑے میں نماز پڑھے اور برہنہ ہو کر نماز نہ پڑھے

۷۱۹-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بارش کے ایسے پانی سے گزرا جس میں شراب ڈالی گئی تھی اور وہ پانی اس کے کپڑے کو لگ گیا کیا وہ اسے دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ نہ اپنا کپڑا دھوئے اور نہ اپنے پاؤں اور نماز پڑھے اس میں کوئی حرج نہیں

۷۲۰-میں نے ان سے مرغز (خاص قسم کی اون) کی چادروں اور موزوں کے بارے میں پوچھا جو پیشاب میں بھیگ گئے ہوں کیا ان میں نماز پڑھی جا سکتی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب انہیں پانی سے دھو لیا جائے تو کوئی حرج نہیں

۷۲۱-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو چھت پر غسل کرے اور پانی چھت سے ٹپک کر کپڑے پر پڑ جائے کیا اسے دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھنا درست ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ اس وقت تک نماز نہ پڑھے جب تک اسے دھو نہ لے

۷۲۲-میں نے ان سے اس گیلی چوہیا کے بارے میں پوچھا جو پانی میں گری ہو پھر کپڑوں پر چلنے لگے کیا ان کپڑوں میں دھونے سے پہلے نماز پڑھنا درست ہے انہوں نے فرمایا کہ جہاں تم نے اس کا اثر دیکھا ہے اسے دھو لو اور جہاں اثر نہیں دیکھا وہاں پانی چھڑک دو

۷۲۳-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں چادر اس طرح لپیٹے کہ وہ زمین پر گر جائے یا کندھے سے نیچے اتر جائے کیا یہ درست ہے انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۲۴-میں نے ان سے اس بیت الخلا کے بارے میں پوچھا جو گھر کی چھت پر ہو اور اس پر بارش ہو جائے پھر وہ ٹپکنے لگے اور کپڑوں پر گرے کیا اسے دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ بارش کے پانی کے ساتھ بہہ کر آیا ہے تو کوئی حرج نہیں

۷۲۵-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز کے لیے کھڑا ہو اور اپنی پشت پر ایسا کپڑا ڈال لے جس کا کنارہ اس کے پیچھے اور سامنے زمین پر گر رہا ہو اور اس نے اسے اپنے جسم پر لپیٹا نہ ہو کیا یہ اسے کافی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں

۷۲۶-میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنے کپڑے پر کبوتر یا کسی اور پرندے کی بیٹ دیکھے کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ نماز کی حالت میں اسے کھرچ دے انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۲۷-میں نے ان سے اس سور کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو چھو جائے جبکہ وہ خشک ہو کیا اسے دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھنا درست ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس پر پانی چھڑک دے اور پھر نماز پڑھ لے

۷۲۸-میں نے ان سے چوہیا کے کپڑے کو لگنے کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اگر چوہیا گیلی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر وہ گیلی ہو تو کپڑے کے اس حصے کو دھو لو جہاں وہ لگی ہے اور کتے کا بھی یہی حکم ہے

۷۲۹-میں نے ان سے چوہیا مرغی اور کبوتر اور ان جیسے جانوروں کے بارے میں پوچھا جو نجاست پر پاؤں رکھنے کے بعد کپڑے پر پاؤں رکھ دیں کیا اسے دھویا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ اگر ان کے اثرات میں سے کوئی چیز صاف نظر آ رہی ہو تو اسے دھو لو ورنہ کوئی حرج نہیں

۷۳۰-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نفل نماز بھول جائے اور وہ اسے قضا کرنا چاہتا ہو تو وہ کیسے قضا کرے انہوں نے کہا کہ وہ اتنی نماز پڑھے کہ اسے گمان ہو جائے کہ اس نے واجب مقدار سے زیادہ پڑھ لی ہے اور اسے مکمل کر لیا ہے

۷۳۱-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پائی پھر وہ اپنی باقی نماز پڑھنے کھڑا ہوا تو وہ کیا کرے کیا وہ تینوں رکعتوں میں قرأت کرے یا ایک میں یا دو میں انہوں نے کہا کہ وہ دو رکعتوں میں قرأت کرے اور اگر ایک میں بھی کرے تو کافی ہے

۷۳۲-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو خود نماز میں ہو اور کوئی دوسرا شخص آیت بھول جائے تو کیا وہ اسے لقمہ دے سکتا ہے اور کیا اس سے نماز ٹوٹ جائے گی انہوں نے کہا کہ اس کے لیے لقمہ دینا مناسب نہیں ہے

۷۳۳-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے یاد آئے کہ اس کا ایک سجدہ رہ گیا ہے اور وہ اسے قضا کرنا چاہتا ہو جبکہ وہ نماز کی کسی رکعت کے رکوع میں ہو تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا کہ وہ اپنی نماز جاری رکھے اور جب فارغ ہو جائے تو وہ سجدہ کر لے

۷۳۴-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں داخل ہوا اور تکبیر کہنا بھول گیا یہاں تک کہ رکوع میں چلا گیا پھر رکوع کی حالت میں اسے یاد آیا تو کیا یہ اسے کافی ہے اور اگر وہ ایک یا دو رکعتیں پڑھ چکا ہو تو کیا وہ نماز شمار ہو گی انہوں نے کہا کہ نماز کا اعتبار اسی تکبیر سے ہوگا جس سے وہ نماز کا آغاز کرے گا

۷۳۵-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی نماز میں کہے کہ اے اللہ میرا مال اور میری اولاد مجھے واپس کر دے کیا اس سے نماز ٹوٹ جائے گی انہوں نے کہا کہ ایسا نہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے

۷۳۶-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نفل نماز پڑھے کہ کیا اس کے لیے یہ درست ہے کہ وہ چار رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرے انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے

۷۳۷-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مغرب کی ایک رکعت پائے تو جب وہ بقیہ نماز قضا کرنے کھڑا ہو تو کیا کرے کیا وہ دوسری اور تیسری رکعت میں بیٹھے انہوں نے کہا کہ وہ ان تمام رکعتوں میں بیٹھے گا

۷۳۸-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے نماز شروع کی اور سورت پڑھی لیکن اس کے ساتھ سورہ فاتحہ نہیں پڑھی کیا جلدی کی وجہ سے جان بوجھ کر ایسا کرنا اسے کافی ہے انہوں نے کہا کہ جان بوجھ کر ایسا نہ کرے لیکن اگر بھول جائے اور دوسری رکعت میں پڑھ لے تو کافی ہے

۷۳۹-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں سلام پھیرنے سے پہلے اپنی پیشانی سے مٹی پونچھتا ہے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۷۴۰-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے اور جب امام سلام پھیر دے تو وہ کھڑا ہو کر اپنی نماز پڑھے جبکہ امام ابھی بیٹھا ہوا ہو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۷۴۱-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے تشہد چھوڑ دیا یہاں تک کہ سلام پھیر دیا تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا کہ اگر اسے سلام پھیرنے سے پہلے یاد آ جائے تو تشہد پڑھے اور اس پر سہو کے دو سجدے ہیں اور اگر اسے یاد آئے کہ اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ یا بسم اللہ کہہ لیا تھا تو یہ اس کی نماز کے لیے کافی ہے لیکن اگر اس نے سلام پھیرنے تک بالکل کچھ بھی نہ کہا ہو تو وہ نماز دوبارہ پڑھے

۷۴۲-اور میں نے ان سے اس مرد یا عورت کے بارے میں پوچھا جو اپنے سامنے قرآن مجید رکھ کر اس میں دیکھتے ہوئے قرأت کرے اور نماز پڑھے انہوں نے کہا کہ اس نماز کا اعتبار نہیں کیا جائے گا

۷۴۳-اور میں نے ان سے اس گھر یا مکان کے بارے میں پوچھا جہاں دھوپ نہ آتی ہو اور وہاں پیشاب گر جائے یا وہاں غسل جنابت کیا جائے تو کیا خشک ہونے کے بعد وہاں نماز پڑھی جا سکتی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں

۷۴۴-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے نماز کے دوران یاد آئے کہ اس نے قضائے حاجت کے بعد استنجا نہیں کیا تھا انہوں نے کہا کہ وہ نماز چھوڑ دے اور استنجا کرے اور نماز دوبارہ پڑھے لیکن اگر اسے نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو وہ نماز اسے کافی ہے اور اسے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں

۷۴۵-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے پیشاب کیا پھر اچھی طرح استنجا کیا پھر وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو کیا وہ وضو دوبارہ کرے انہوں نے کہا کہ وہ اپنے عضو کو دھوئے اور دوبارہ وضو کرے اور اپنی نماز دوبارہ پڑھے اور پہلے پڑھی گئی کسی چیز کا اعتبار نہ کرے

۷۴۶-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ایسی جگہ سے گزرے جہاں شراب چھڑکی گئی ہو جسے زمین نے پی لیا ہو لیکن اس کی نمی باقی ہو تو کیا وہ وہاں نماز پڑھے انہوں نے کہا کہ اگر اسے اس کے علاوہ کوئی جگہ ملے تو وہاں پڑھے اور اگر نہ ملے تو اسی جگہ پڑھ لے اور اس میں کوئی حرج نہیں

۷۴۷-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنے بال کٹوائے اور ان پر پانی نہیں پھیرا پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھی انہوں نے کہا کہ وہ نماز چھوڑ دے اور بالوں پر پانی پھیرے اور اس کی اس نماز کا اعتبار نہیں کیا جائے گا

۷۴۸-اور میں نے ان سے بلا ضرورت حمام کے کمرے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ اگر وہ جگہ صاف ہو جہاں وہ نماز پڑھ رہا ہے تو کوئی حرج نہیں

۷۴۹-اور میں نے ان سے قبروں کے درمیان نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۵۰-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو چٹائی یا جائے نماز پر ہم بستری کرے تو کیا اس پر نماز پڑھنا درست ہے انہوں نے کہا کہ اگر اسے کوئی گندگی نہ لگی ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی چیز لگ گئی ہو تو اسے دھو لو اور نماز پڑھو

TIKTOKHAQCOMMUNITY

۷۵۱-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز کے لیے کھڑا ہو اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے کچھ پڑھا ہے یا نہیں تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا کہ وہ نئے سرے سے نماز پڑھے

۷۵۲-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مغرب کی نماز بھول گیا یہاں تک کہ عشاء کا وقت داخل ہو گیا انہوں نے کہا کہ وہ پہلے عشاء پڑھے پھر مغرب پڑھے

۷۵۳-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو عشاء بھول گیا اور فجر طلوع ہونے کے بعد اسے یاد آیا تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا کہ وہ پہلے عشاء پڑھے پھر فجر پڑھے

۷۵۴-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فجر کی نماز بھول گیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا انہوں نے کہا کہ وہ ظہر سے شروع کرے پھر فجر پڑھے اور اسی طرح ہر وہ نماز جس کے بعد دوسری نماز کا وقت ہو

۷۵۵-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے رکوع اور سجدہ کیا لیکن اسے یہ یاد نہیں کہ اس نے تکبیر کہی تھی یا رکوع اور سجدے میں کچھ پڑھا تھا تو کیا اس رکعت اور سجدے کا اعتبار ہوگا انہوں نے کہا کہ جب شک ہو جائے تو اپنی نماز جاری رکھے

۷۵۶-اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنے سے پہلے بات چیت کرے انہوں نے کہا کہ ہاں

۷۵۷-اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا زوال کی نماز کے وقت آدمی بات چیت کر کے اسے منقطع کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ہاں اس میں کوئی حرج نہیں

۷۵۸-انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ تشہد اور رکوع و سجدے کی تسبیحات اور قنوت بلند آواز میں پڑھے انہوں نے کہا کہ اگر وہ چاہے تو بلند آواز میں پڑھے اور اگر چاہے تو بلند آواز میں نہ پڑھے

۷۵۹-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے یہ ڈر ہو کہ وہ رات کو نہیں اٹھ سکے گا تو کیا وہ عشاء کے فوراً بعد تہجد کی نماز پڑھ سکتا ہے اور کیا اسے یہ کافی ہوگی یا اسے قضا کرنی پڑے گی انہوں نے کہا کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گزرنے تک کوئی نماز نہیں اور دن کے وقت قضا کرنا اس وقت پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے

۷۶۰-اور میں نے ان سے مرد اور عورت کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ ایسی حالت میں نماز پڑھ سکتے ہیں جب انہوں نے مہندی یا وسمہ (کالا خضاب) لگایا ہوا ہو انہوں نے کہا کہ اگر انہوں نے منہ اور نتھنے کھلے رکھے ہوں تو کوئی حرج نہیں

۷۶۱-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس سے فرض نماز کے آخری سجدے میں بھول چوک ہو جائے انہوں نے کہا کہ وہ سلام پھیرے پھر سہو کے سجدے کرے اور نفل نماز میں بھی اسی طرح کرے

۷۵۷-اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا زوال کی نماز کے وقت آدمی بات چیت کر کے اسے منقطع کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ہاں اس میں کوئی حرج نہیں

۷۵۸-انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ تشہد اور رکوع و سجدے کی تسبیحات اور قنوت بلند آواز میں پڑھے انہوں نے کہا کہ اگر وہ چاہے تو بلند آواز میں پڑھے اور اگر چاہے تو بلند آواز میں نہ پڑھے

۷۵۹-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے یہ ڈر ہو کہ وہ رات کو نہیں اٹھ سکے گا تو کیا وہ عشاء کے فوراً بعد تہجد کی نماز پڑھ سکتا ہے اور کیا اسے یہ کافی ہوگی یا اسے قضا کرنی پڑے گی انہوں نے کہا کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گزرنے تک کوئی نماز نہیں اور دن کے وقت قضا کرنا اس وقت پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے

۷۶۰-اور میں نے ان سے مرد اور عورت کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ ایسی حالت میں نماز پڑھ سکتے ہیں جب انہوں نے مہندی یا وسمہ (کالا خضاب) لگایا ہوا ہو انہوں نے کہا کہ اگر انہوں نے منہ اور نتھنے کھلے رکھے ہوں تو کوئی حرج نہیں

۷۶۱-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس سے فرض نماز کے آخری سجدے میں بھول چوک ہو جائے انہوں نے کہا کہ وہ سلام پھیرے پھر سہو کے سجدے کرے اور نفل نماز میں بھی اسی طرح کرے

۷۶۲-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے نماز شروع کی اور سورہ فاتحہ سے پہلے کوئی سورت پڑھ لی پھر سورت ختم کرنے کے بعد اسے یاد آیا انہوں نے کہا کہ وہ اپنی نماز جاری رکھے اور آئندہ کے لیے سورہ فاتحہ پڑھے

۷۶۳-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ہو اور غلطی سے سورہ فاتحہ سے پہلے کوئی سورت پڑھ لے تو کیا یہ اسے کافی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں

۷۶۴-اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ رکوع یا سجدے کی حالت میں ہو اور سورت کا کچھ حصہ باقی ہو تو وہ اسے پڑھے اور پھر دوسرا ذکر شروع کرے انہوں نے کہا کہ رکوع میں ایسا کرنا درست نہیں اور سجدے میں کوئی حرج نہیں

۷۶۵-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے رکوع میں اس سورت کے علاوہ کسی اور سورت سے کچھ پڑھا جسے وہ قیام میں پڑھ رہا تھا انہوں نے کہا کہ اگر وہ قیام سے فارغ ہو چکا ہو تو سجدے میں کوئی حرج نہیں لیکن رکوع میں ایسا کرنا درست نہیں

۷۶۶-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے پہلو میں کوئی آدمی سو رہا ہو اور وہ اسے جگانا چاہے تو وہ چیخ کر آواز بلند کرے صرف اس لیے کہ وہ آدمی بیدار ہو جائے کیا اس سے اس کی نماز ٹوٹ جائے گی یا اس پر کچھ لازم ہوگا انہوں نے کہا کہ اس سے اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی اور اس پر کچھ لازم نہیں ہے

۷٦۷-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ہو اور کوئی دروازے پر دستک دے کر اجازت مانگے تو وہ تسبیح پڑھے اور اپنی آواز بلند کرے تاکہ اس کی خادمہ سن لے پھر وہ ہاتھ سے اشارہ کرے کہ دروازے پر کوئی ہے کیا اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی یا اس پر کیا لازم ہے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۷٦۸-اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ نماز میں جان بوجھ کر آنکھیں بند کر لے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷٦۹-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ہو اور اسے علم ہو جائے کہ ہوا خارج ہوئی ہے لیکن اسے بو نہ آئے اور نہ آواز سنائی دے انہوں نے کہا کہ وہ وضو اور نماز دوبارہ کرے اور پہلے پڑھی گئی نماز کا اعتبار نہ کرے بشرطیکہ اسے اس بات کا پختہ یقین ہو

۷۷۰-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے پیٹ میں گیس ہو اور وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر جان بوجھ کر مسجد سے باہر چلا جائے تاکہ پیٹ سے ہوا نکال سکے پھر وہ مسجد میں واپس آئے اور بغیر وضو کیے نماز پڑھے کیا یہ اسے کافی ہے انہوں نے کہا کہ یہ اسے کافی نہیں جب تک وہ وضو نہ کر لے اور اس کی پہلے والی نماز کا کوئی اعتبار نہیں

۷۷۱-اور میں نے ان سے پہلی دو رکعتوں کے تشہد سے کھڑے ہونے کے طریقے کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ اپنے گھٹنے اور ہاتھ زمین پر رکھے پھر کھڑا ہو یا کیا کرے انہوں نے کہا کہ جیسے چاہے کرے اس میں کوئی حرج نہیں

۷۷۲-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو سجدہ کرے اور اس کا عمامہ یا ٹوپی اس کی پیشانی اور زمین کے درمیان حائل ہو جائے انہوں نے کہا کہ یہ درست نہیں یہاں تک کہ وہ اپنی پیشانی زمین پر رکھے

۷۷۳-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے فجر کی دو سنتیں چھوڑ دیں یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوا اور امام نماز کے لیے کھڑا ہو چکا تھا تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا کہ وہ لوگوں کی جماعت میں شامل ہو جائے اور سنتیں چھوڑ دے جب سورج بلند ہو جائے تو انہیں قضا کر لے

۷۷۴-اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے یہ درست ہے کہ وہ نماز کی حالت میں اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۷۵-اور میں نے ان سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جو باتیں کرتے رہیں یہاں تک کہ رات کا پہلا تہائی حصہ یا اس سے زیادہ گزر جائے تو افضل کیا ہے کہ وہ عشاء کی نماز جماعت سے پڑھیں یا جماعت کے بغیر انہوں نے کہا کہ جماعت کے ساتھ پڑھنا زیادہ افضل ہے

۷۷۶-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فرض نماز میں سورہ نجم پڑھے کیا وہ اس پر رکوع کرے یا سجدہ کر کے پھر کھڑا ہو کر کوئی دوسری سورت پڑھے انہوں نے کہا کہ سجدہ کرے پھر کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے اور رکوع کرے اور فرض نماز میں سجدے والی سورت دوبارہ نہ پڑھے

۷۷۷-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے بلی کی پیٹھ کو چھوا ہو کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ ہاتھ دھوئے بغیر نماز پڑھے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۷۸-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھیں انہوں نے کہا کہ اگر نفل نماز ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن فرض نماز میں ایسا کرنا درست نہیں

۷۷۹-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کنکریوں پر سجدہ کرے اور اپنی پیشانی زمین پر نہ ٹکا سکے انہوں نے کہا کہ وہ اپنی پیشانی کو حرکت دے یہاں تک کہ جگہ بن جائے اور کنکری کو اپنی پیشانی کے نیچے سے ہٹا دے لیکن اپنا سر نہ اٹھائے

۷۸۰-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو رات کی نماز اور وتر بھول جائے اور اسے تب یاد آئے جب وہ زوال کی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا کہ پہلے زوال کی نماز پڑھے جب ظہر پڑھ لے تو رات کی نماز پڑھے اور عصر تک کے درمیان یا جب چاہے وتر پڑھ لے

TIKTOKHAQCOMMUNITY

۷۸۱-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فجر کی دو سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا بھول جائے اور اسے تب یاد آئے جب اقامت شروع ہو جائے تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا کہ اقامت کہے اور نماز پڑھے اور اسے چھوڑ دے اس میں کوئی حرج نہیں

۷۸۲-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو جائے نماز یا چٹائی پر ہو اور وہ سجدہ کرے اور اپنا ہاتھ جائے نماز پر رکھے اور انگلیوں کے پورے زمین پر ہوں یا ہتھیلی کا کچھ حصہ جائے نماز سے باہر زمین پر ہو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۸۳-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فرض نماز میں ایک ہی سانس میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھے کیا یہ درست ہے یا اگر ایسا کرے تو اس پر کیا لازم ہے انہوں نے کہا کہ اگر چاہے تو ایک سانس میں پڑھے اور اگر چاہے تو الگ الگ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۸۴-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ہو اور کوئی بات یا کچھ اور سنے تو وہ اسے سننے کے لیے خاموش ہو جائے اگر وہ ایسا کرے تو اس پر کیا لازم ہے انہوں نے کہا کہ یہ نماز میں نقص ہے لیکن اس پر کچھ لازم نہیں

۷۸۵-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی نماز میں قرأت کرے کیا اسے یہ کافی ہے کہ وہ اپنی زبان نہ ہلائے اور صرف دل میں خیال کرے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۸۶-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھ رہا ہو کہ کیا وہ فرض نماز میں ایسی آیت آنے پر اسے بار بار پڑھ سکتا ہے جس میں اللہ کا خوف دلایا گیا ہو اور وہ رونے لگے انہوں نے کہا کہ وہ جتنا چاہے قرآن دہرا سکتا ہے اور اگر اسے رونا آ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں

۷۸۷-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ہو اور کتے یا کسی اور چیز کو پتھر مارے اس پر کیا لازم ہے انہوں نے کہا کہ اس پر کچھ لازم نہیں اور اس سے اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی

۷۸۸-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فجر کی نماز پڑھے اور اس کے سامنے ایک عورت ہو جو نماز پڑھ رہی ہو اور ان کے درمیان دس ہاتھ کا فاصلہ ہو انہوں نے کہا کہ کوئی حرج نہیں وہ اپنی نماز جاری رکھے

۷۸۹-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ہو کہ کیا یہ درست ہے کہ کوئی عورت قبلہ کی سمت میں اس کے سامنے منہ کر کے بیٹھی یا کھڑی ہو انہوں نے کہا کہ وہ اسے ہٹائے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تب بھی اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی

۷۹۰-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو خشک گندگی پر چلے اور وہ اس کے کپڑوں یا پاؤں کو لگ جائے کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھے اور اسے نہ دھوئے انہوں نے کہا کہ اگر وہ گندگی خشک ہو تو کوئی حرج نہیں

۷۹۱-اور میں نے ان سے رکوع میں انگلیوں کو کھول کر رکھنے کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ سنت ہے انہوں نے کہا کہ جو چاہے ایسا کرے اور جو چاہے نہ کرے

۷۹۲-اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے درست ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے مسجد کی دیوار سے ٹیک لگائے اور قیام کی حالت میں بغیر کسی بیماری یا تکلیف کے اپنا ہاتھ دیوار پر رکھے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۹۳-اور میں نے ان سے ایسی مسجد کے بارے میں پوچھا جس میں تصویریں اور مورتیاں ہوں کیا وہاں نماز پڑھی جائے انہوں نے کہا کہ مورتیوں کے سر توڑ دیے جائیں اور تصویروں کے چہرے مٹائے جائیں اور پھر وہاں نماز پڑھی جائے تو کوئی حرج نہیں

۷۹۴-اور میں نے ان سے اس جانور کے بارے میں پوچھا جو مسجد یا اس کی دیوار پر پیشاب کر دے تو کیا دھونے سے پہلے وہاں نماز پڑھی جا سکتی ہے انہوں نے کہا کہ جب وہ خشک ہو جائے تو کوئی حرج نہیں

۷۹۵-اور میں نے ان سے ایسے امام کے بارے میں پوچھا جس نے سجدے والی آیت پڑھی لیکن سجدہ کرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ گیا تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا کہ وہ کسی دوسرے شخص کو آگے کر دے وہ سجدہ کرے اور سب لوگ بھی سجدہ کریں اور امام چلا جائے تو ان سب کی نماز مکمل ہو جائے گی

۷۹۶-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ایسی فرض نماز پڑھے جس میں اونچی آواز میں قرأت کی جاتی ہے کیا اس پر بلند آواز میں پڑھنا واجب ہے انہوں نے کہا کہ اگر چاہے تو بلند آواز میں پڑھے اور اگر چاہے تو نہ پڑھے

۷۹۷- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ہو کہ کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ بغیر کسی بیماری یا تکلیف کے ایک پاؤں آگے اور دوسرا پیچھے رکھے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۹۸- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو رہا ہو کہ کیا وہ مسجد کی دیوار کو پکڑ کر سہارا لے سکتا ہے جبکہ اسے کوئی کمزوری یا بیماری نہ ہو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۷۹۹- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو تشہد یا دعا قنوت میں غلطی کرے کیا وہ اسے بار بار دہرا سکتا ہے یہاں تک کہ اسے یاد آ جائے یا تھوڑی دیر خاموش رہ کر یاد کرے انہوں نے کہا کہ بار بار دہرانے اور تھوڑی دیر خاموش رہنے میں کوئی حرج نہیں یہاں تک کہ یاد آ جائے اور قنوت اور تشہد میں غلطی پر سجدہ سہو نہیں ہے

۸۰۰-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو قرأت میں غلطی کرے کیا وہ تھوڑی دیر خاموش رہ کر اسے یاد کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۸۰۱-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فرض کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت پڑھے جبکہ اسے دوسری سورتیں بھی آتی ہوں اگر وہ ایسا کرے تو اس پر کیا ہے انہوں نے کہا کہ اگر دوسری آتی ہوں تو ایسا نہ کرے اور اگر نہ آتی ہوں تو کوئی حرج نہیں اور اگر کر لیا تو اس پر کچھ نہیں مگر دوبارہ ایسا نہ کرے

۸۰۲- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ایک سورت پڑھنا چاہتا تھا مگر دوسری پڑھنے لگا کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ آدھی پڑھ کر اس سورت کی طرف رجوع کرے جو وہ پڑھنا چاہتا تھا انہوں نے کہا کہ ہاں جب تک وہ سورہ اخلاص اور سورہ کافرون نہ ہوں

۸۰۳- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو امام کے پیچھے ہو اور امام تشہد لمبا کر دے جبکہ اسے پیشاب کی حاجت ہو یا کسی چیز کے ضائع ہونے کا ڈر ہو یا کوئی تکلیف ہو تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا کہ وہ خود تشہد پڑھے اور نماز ختم کر کے چلا جائے اور امام کو چھوڑ دے

۸۰۴- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مسجد میں بیٹھا ہو اور اس کا پاؤں مسجد سے باہر ہو یا مسجد کی سطح سے نیچے ہو جبکہ وہ نماز میں ہو کیا یہ اس کے لیے درست ہے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۸۰۵- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ ایسی مسجد میں نماز پڑھے جس کی دیوار چھوٹی ہو اور کوئی عورت اس کے سامنے نماز پڑھ رہی ہو اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں انہوں نے کہا کہ اگر ان کے درمیان دیوار ہو خواہ چھوٹی ہو یا بڑی تو کوئی حرج نہیں

۸۰۶-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز تہجد کے لیے کھڑا ہو اور اپنے ہاتھ سے مسواک کرے جبکہ وہ مسواک استعمال کرنے پر قادر ہو انہوں نے کہا کہ اگر اسے صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو کوئی حرج نہیں

۸۰۷- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بھول گیا پھر اس نے اپنی نماز وہیں سے شروع کی جہاں تک پڑھی تھی وہ کیا کرے کیا وہ نماز شروع کرے یا کھڑا ہو کر تکبیر کہے اور قرأت کرے اور کیا اس پر اذان اور اقامت ہے اور اگر وہ آخری دو رکعتوں میں بھولا ہو اور قرأت مکمل کر چکا ہو تو کیا اس پر قرأت یا تسبیح یا تکبیر ہے انہوں نے کہا کہ وہ اپنی نماز وہیں سے پوری کرے جہاں تک پڑھی تھی اور اگر قرأت سے فارغ ہو چکا ہے تو اس پر نہ قرأت ہے نہ اذان اور نہ اقامت

۸۰۸- اور علی بن جعفر نے کہا کہ میرے بھائی علیہ السلام نے فرمایا کہ امام پر واجب ہے کہ وہ نماز میں ہاتھ اٹھائے اور امام کے علاوہ کسی دوسرے پر تکبیر میں ہاتھ اٹھانا واجب نہیں

۸۰۹- اور انہوں نے کہا کہ میرے بھائی نے فرمایا کہ علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھنا عمل ہے اور نماز میں کوئی عمل نہیں ہے

۸۱۰- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے پچھنے لگوائے اور اس کے کپڑے پر خون لگ گیا لیکن اسے اگلے دن تک پتہ نہ چلا وہ کیا کرے انہوں نے کہا کہ اگر اس نے خون دیکھا تھا اور دھویا نہیں تھا تو وہ اپنی فوت شدہ تمام نمازیں قضا کرے اور ان میں سے کچھ کم نہ کرے اور اگر اس نے خون نماز پڑھنے کے بعد دیکھا ہے تو وہ نماز شمار ہوگی پھر وہ اسے دھو لے

۸۱۱-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو امام کے پیچھے ہو اور امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو اور وہ اس کی اقتدا کر رہا ہو کیا وہ امام کے پیچھے قرأت کرے انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ اس کی اقتدا کرے

۸۱۲- اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آدمی کے لیے درست ہے کہ وہ نماز میں جوں یا چیونٹی یا چوہا یا کھٹمل یا اس جیسی کوئی چیز مارے انہوں نے کہا کہ جوں کو مارنا درست نہیں بلکہ اسے مسجد سے باہر پھینک دے یا اپنے پاؤں کے نیچے دبا دے

۸۱۳- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے سورہ فاتحہ چھوڑ دی انہوں نے کہا کہ اگر جان بوجھ کر چھوڑی تو اس کی نماز نہیں اور اگر بھول کر چھوڑی تو کوئی حرج نہیں

۸۱۴- اور میں نے ان سے امام کے پیچھے سلام پھیرنے کے بارے میں پوچھا کہ کیسے ہو انہوں نے کہا کہ اپنی دائیں طرف ایک سلام پھیرو خواہ تمہارے دائیں طرف کوئی ہو یا نہ ہو

۸۱۵- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ہو اور کوئی اسے سلام کرے کیا وہ جواب دے سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ہاں وہ کہے السلام علیک اور اپنی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرے

۸۱۶- اور میں نے ان سے پوچھا کہ سلام کے بعد امام کے بیٹھنے کی حد کیا ہے انہوں نے کہا کہ وہ سلام پھیرے تو اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہٹے اور نہ مڑے جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ اس کے ساتھ نماز میں شامل ہونے والے ہر شخص نے اپنی نماز مکمل کر لی ہے پھر وہ ہٹے

۸۱۷-اور میں نے ان سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جنھوں نے امام کے پیچھے نماز پڑھی کیا ان کے لیے درست ہے کہ وہ امام کے بیٹھے رہنے کی حالت میں چلے جائیں انہوں نے کہا کہ جب امام سلام پھیر دے تو جو چاہے کھڑا ہو جائے

۸۱۸- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے بغیر کسی عذر کے بیٹھ کر نفل نماز پڑھی اس کی نماز کا حساب کیسے ہوگا انہوں نے کہا کہ دو رکعتیں ایک رکعت کے برابر ہوں گی

۸۱۹- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کی ناک سے خون بہنے لگا جبکہ وہ نماز میں ہو اور اس کے پیچھے پانی ہو کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے تاکہ پانی لے کر خون دھو لے انہوں نے کہا کہ اگر وہ قبلہ سے رخ نہ موڑے تو کوئی حرج نہیں

۸۲۰- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ادھر ادھر مڑے کیا اس سے نماز ٹوٹ جائے گی انہوں نے کہا کہ اگر فرض نماز ہو اور اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی نماز ٹوٹ گئی وہ نماز دوبارہ پڑھے اور پہلی کا اعتبار نہیں اور اگر نفل نماز ہو تو نماز نہیں ٹوٹے گی لیکن دوبارہ ایسا نہ کرے

۸۲۱- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بازار سے استعمال شدہ کپڑا خریدے اور اسے یہ نہ پتہ ہو کہ وہ کس کا تھا کیا اس میں نماز پڑھنا درست ہے انہوں نے کہا کہ اگر کسی مسلمان سے خریدا ہے تو اس میں نماز پڑھے اور اگر کسی نصرانی سے خریدا ہے تو جب تک اسے دھو نہ لے اس میں نماز نہ پڑھے

۸۲۲-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو سجدہ کرے اور دوسرے سجدے تک اپنے ہاتھ زمین سے نہ اٹھائے کیا اس کے لیے ایسا کرنا درست ہے انہوں نے کہا کہ یہ نماز میں نقص ہے

۸۲۳- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نفل نماز میں سو یا اس سے زیادہ آیات پڑھنا چاہتا ہو مگر اسے کمزوری یا سستی کا ڈر ہو کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ بیٹھ کر پڑھے انہوں نے کہا کہ وہ دو رکعتیں اپنی پسند کے مطابق پڑھے پھر سلام کے بعد بیٹھ کر وہ بقیہ حصہ پڑھے جو پڑھنا چاہتا تھا یہ اس کے لیے قیام کی جگہ کافی ہو جائے گا اور اگر اسے دو رکعت کے سلام کے بعد بات کرنے کا خیال آئے تو وہ پڑھ لے اس میں کوئی حرج نہیں

۸۲۴- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو جلدی میں ہو کیا اس کے لیے فرض نماز میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا کافی ہے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۸۲۵- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کیا وہ ایسے کھلیان پر نماز پڑھ سکتا ہے جس پر مٹی لیپی گئی ہو انہوں نے کہا کہ یہ درست نہیں

۸۲۶- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے اقتدا کر رہا ہو کیا وہ قرأت کرے انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ وہ تسبیح اور حمد بیان کرے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ پر درود پڑھے

۸۲۷-اور میں نے ان سے اس انگوٹھی کے بارے میں پوچھا جس پر کسی درندے یا پرندے کی تصویر بنی ہو کیا اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۸۲۸- انہوں نے کہا کہ میرے بھائی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے نفل تمہارے صدقات ہیں پس انہیں جیسے چاہو پیش کرو

۸۲۹- اور میں نے ان سے اس مٹی کے بارے میں پوچھا جس میں بھس ملایا گیا ہو یہاں تک کہ اس سے مسجد یا گھر میں لپائی کی جائے کیا وہاں نماز پڑھی جا سکتی ہے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۸۳۰- اور میں نے ان سے ان چٹائیوں کے بارے میں پوچھا جن کی لکڑیوں یا سرکنڈوں کو ناپاک پانی سے بھگویا گیا ہو کیا خشک ہونے کے بعد ان پر نماز پڑھنا درست ہے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۸۳۱- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے سامنے کوئی پرندہ ہو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۸۳۲-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فجر کے بعد طواف کرے اور مسجد سے باہر نکل کر دو رکعتیں پڑھے انہوں نے کہا کہ وہ مکہ میں ہی نماز پڑھے وہاں سے باہر نہ نکلے مگر یہ کہ بھول کر نکل جائے تو جب مسجد میں واپس آئے جس گھڑی چاہے طواف کی وہ دو رکعتیں پڑھ لے

۸۳۳- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ایک یا دو ہفتے کے طواف (سات چکر) اکٹھے کرے اور ان کی دو رکعتیں نہ پڑھے یہاں تک کہ اسے خیال آئے کہ ایک اور طواف کر لے کیا یہ درست ہے انہوں نے کہا کہ نہیں یہاں تک کہ پہلے طواف کی دو رکعتیں پڑھ لے پھر جتنا چاہے طواف کرے

TITTICK HAQ COMMUNITY

باب صلاۃ المریض

۸۳۴-عبداللہ بن الحسن العلوی اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے ان سے اس مریض کے بارے میں پوچھا جو نہ بیٹھنے کی طاقت رکھتا ہو اور نہ اشارہ کرنے کی وہ لیٹ کر کیسے نماز پڑھے انہوں نے کہا کہ وہ اپنے چہرے تک کوئی پنکھا یا ایسی چیز اٹھائے اور اسے اپنی پیشانی پر رکھے اور وہ خود تکبیر کہے

۸۳۵- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی آنکھ کا علاج کروایا ہو یا اس کی آنکھ میں تکلیف ہو اور اس کے لیے سجدہ کرنا مشکل ہو کیا اسے یہ کافی ہے کہ وہ بیٹھ کر اشارہ کرے یا وہ لیٹ کر نماز پڑھے انہوں نے کہا کہ وہ بیٹھ کر اشارہ کرے

۸۳۶- اور میں نے ان سے اس مریض کے بارے میں پوچھا جو کئی دن تک بے ہوش رہے پھر اسے ہوش آئے تو اس پر چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا کے بارے میں کیا حکم ہے انہوں نے کہا کہ وہ صرف اس دن کی نماز قضا کرے جس دن اسے ہوش آیا ہے

۸۳۷- اور میں نے ان سے اس مریض کے بارے میں پوچھا جو جسم کو داغتا ہے یا دم کرواتا ہے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ ایسی چیز سے دم کروائے جو جانی پہچانی ہو

TIKTOBHAQ.COMMUNITY

باب صلاۃ الجمعہ والعیدین

۸۳۸-اور میں نے ان سے اس امام کے بارے میں پوچھا جو جمعہ کے دن خطبہ کے لیے نکلے کیا اس کا نکلنا نماز کو روک دیتا ہے یا لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں جبکہ وہ خطبہ دے رہا ہو انہوں نے کہا کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو نماز پڑھنا درست نہیں سوائے اس کے کہ کسی نے پہلے سے ایک رکعت پڑھ لی ہو تو وہ اس کے ساتھ دوسری ملا لے اور کوئی نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ امام اپنے خطبے سے فارغ ہو جائے

۸۳۹- اور میں نے ان سے جمعہ میں قرأت کے بارے میں پوچھا کہ کیا پڑھا جائے انہوں نے کہا کہ سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھو اور اگر تم نے ان کے علاوہ کوئی اور سورت شروع کر دی ہو خواہ وہ سورہ اخلاص ہی کیوں نہ ہو تو اسے شروع ہی میں کاٹ دو اور دوبارہ ان سورتوں کی طرف رجوع کرو

۸۴۰- اور میں نے ان سے جمعہ کے دن زوال کی حد کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ جب سورج بالکل سر پر آ جائے تو دو رکعتیں پڑھو پھر جب سورج ڈھل جائے تو فرض نماز پڑھو اور اگر تم نے دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے سورج ڈھل گیا تو انہیں نہ پڑھو بلکہ فرض سے آغاز کرو اور ان دو رکعتوں کو فرض کے بعد قضا کرو

۸۴۱- اور میں نے ان سے جمعہ کے دن زوال کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا کہ وہ اذان سے پہلے ہیں یا بعد میں انہوں نے کہا کہ اذان سے پہلے ہیں

۸۴۳-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے عیدین یا جمعہ کی نماز اکیلے پڑھی کیا وہ ان میں بلند آواز سے قرأت کرے انہوں نے کہا کہ صرف امام ہی بلند آواز سے پڑھے گا

۸۴۳- اور میں نے ان سے عیدین اور جمعہ میں بیٹھنے کے بارے میں پوچھا کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو میں کیا کروں کیا امام کی طرف رخ کروں یا قبلہ کی طرف انہوں نے کہا کہ امام کی طرف رخ کرو

۸۴۴- انہوں نے کہا کہ میرے بھائی نے فرمایا اے علی تم جمعہ کی رات میں کیا پڑھتے ہو میں نے کہا سورہ جمعہ اور سورہ منافقون تو انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا وہ جمعہ کی رات میں سورہ جمعہ اور سورہ اخلاص پڑھتے تھے اور فجر میں سورہ جمعہ اور سورہ اعلیٰ پڑھتے تھے اور جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھتے تھے

۸۴۵- اور میں نے ان سے عیدین کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ کیا امام سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ہے انہوں نے کہا کہ امام کے ساتھ صرف دو رکعتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں

TIKTOKHAQCOMMUNITY

باب صلاۃ المسافرین

۸۴۶-میں نے امام سے اس مقیم امام کے بارے میں پوچھا جو مسافروں کی جماعت کرائے کہ مسافر کیسے نماز پڑھیں گے امام نے فرمایا مسافر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں گے اور بیٹھے رہیں گے پھر امام کھڑا ہو کر اپنی نماز مکمل کرے گا اور جب امام سلام پھیر کر فارغ ہو جائے تو وہ بھی فارغ ہو جائیں گے

۸۴۷-میں نے امام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کشتی میں ہو کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ سامان یا گھاس یا بھوسے یا گندم یا جو یا اس جیسی چیزوں پر چٹائی بچھا کر نماز پڑھے امام نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۸۴۸-میں نے امام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو سفر میں نفل نمازیں چھوڑ دیتا ہے اور یہ ارادہ رکھتا ہے کہ جب قیام کرے گا تو ان کی قضا کرے گا کیا اس کے لیے قضا کو مؤخر کرنا (دیر سے کرنا) درست ہے امام نے فرمایا اگر وہ کمزور ہے اور (سفر میں) قضا کی طاقت نہیں رکھتا تو یہ اس کے لیے کافی ہے لیکن اگر وہ طاقت رکھتا ہے تو انہیں مؤخر نہ کرے

۸۴۹-میں نے امام سے پوچھا کیا انسان کے لیے جائز ہے کہ وہ کشتی میں واجب نماز پڑھے جبکہ وہ خشکی پر جانے کی قدرت رکھتا ہو امام نے فرمایا ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۸۵۰-میں نے امام سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جو کشتی میں باجماعت نماز پڑھیں کہ امام کہاں کھڑا ہو اور اگر ان کے ساتھ عورتیں ہوں تو وہ کیا کریں کیا وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں یا بیٹھ کر امام نے فرمایا وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اور اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھیں اور عورتیں ان کے پیچھے کھڑی ہوں اور اگر کشتی تنگ ہو تو عورتیں بیٹھ جائیں اور مرد نماز پڑھیں اور عورتوں کا ان کے برابر (پہلو میں) ہونا بھی جائز ہے

۸۵۱-میں نے امام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو یومِ ترویہ (8 ذوالحجہ) سے چند دن پہلے مکہ پہنچے وہ اکیلے یا امام کے ساتھ کیسے نماز پڑھے مکمل پڑھے یا قصر امام نے فرمایا قصر کرے مگر یہ کہ وہ یومِ ترویہ سے پہلے دس دن قیام کی نیت کرے

۸۵۲-میں نے امام سے پوچھا کہ ایک شخص منیٰ میں اپنے ساتھیوں کو کیسے نماز پڑھائے کیا قصر کرے یا مکمل امام نے فرمایا اگر وہ مکہ کا رہنے والا ہے تو مکمل پڑھے اور اگر وہ مسافر ہے تو ہر حال میں قصر کرے چاہے وہ امام کے ساتھ ہو یا اکیلے

باب الصلاۃ علی الجنازۃ

۸۵۳- اور میں نے ان سے سورج سرخ ہونے کے وقت نماز جنازہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک نماز کے وقت میں دوسری نماز نہیں پڑھی جاتی پس جب سورج غروب ہو جائے تو پہلے مغرب پڑھو اور پھر جنازہ پڑھو۔

۸۵۴- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھ رہا ہو کہ کیا اسے امام سے پہلے تکبیر کہنے کا حق ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ امام کے ساتھ ہی تکبیر کہے اور اگر اس نے امام سے پہلے تکبیر کہہ لی تو وہ دوبارہ تکبیر کہے۔

۸۵۵- اور میں نے ان سے اس بچے کے بارے میں پوچھا جس کا پانچ سال کی عمر میں انتقال ہو جائے کہ کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جب وہ نماز کو سمجھنے کے قابل ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

باب صلاۃ الکسوف

۸۵۶- اور میں نے ان سے نماز کسوف (سورج گرہن کی نماز) کے بارے میں پوچھا کہ اس کی حد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب چاہے پڑھے اور جو چاہے پڑھے سوائے اس کے کہ وہ پڑھے گا اور چار رکوع کرے گا پھر پانچویں بار میں سجدہ کرے گا پھر کھڑا ہو کر دوبارہ اسی طرح کرے گا۔

۸۵۷- اور میں نے ان سے نماز کسوف میں قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ جب تم ایک سورت ختم کر کے دوسری شروع کرو تو سورہ فاتحہ پڑھو اور اگر تم ایک ہی سورت کو دو یا تین رکوع میں پڑھ رہے ہو تو سورہ فاتحہ نہ پڑھو جب تک کہ سورت ختم نہ کر لو اور اپنے رکوع میں کسی جگہ "سمع اللہ لمن حمدہ" نہ کہو سوائے اس رکوع کے جس کے بعد تم نے سجدہ کرنا ہے۔

۸۵۸- اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا نماز کسوف چھوڑنے والے پر اس کی قضا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ تم سے فوت ہو جائے تو تم پر اس کی کوئی قضا نہیں۔

باب صلاۃ الخوف

۸۵۹-عبد اللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ نماز خوف کی کیفیت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ امام اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ کھڑا ہو اور انہیں ایک رکعت پڑھائے پھر وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو اور اس کے ساتھی بھی کھڑے ہوں پس وہ اپنی دوسری رکعت (انفرادی طور پر) ہلکی کر کے پڑھیں اور چلے جائیں پھر باقی ماندہ ساتھی آئیں اور وہ امام کے ساتھ اس کی دوسری رکعت پڑھیں پس جب امام تشہد میں بیٹھے تو وہ کھڑے ہو جائیں اور اپنی دوسری رکعت خود پڑھیں پھر وہ امام کے ساتھ بیٹھ جائیں پھر امام سلام پھیرے اور وہ سب اس کے ساتھ فارغ ہوں۔

۸۶۰- اور میں نے ان سے خوف کی حالت میں نماز مغرب کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا کہ امام اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ کھڑا ہو اور انہیں ایک رکعت پڑھائے پھر وہ دوسری کے لیے کھڑا ہو اور وہ (مقتدی) کھڑے ہو کر اپنے لیے دو رکعتیں ہلکی کر کے پڑھیں اور چلے جائیں پھر اس کے باقی ساتھی آئیں اور امام کے ساتھ اس کی دوسری رکعت پڑھیں پھر امام انہیں لے کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو اور انہیں پڑھائے پس یہ امام کی تیسری اور ان لوگوں کی دوسری رکعت ہو گی پھر وہ سب بیٹھیں گے تو امام بھی تشہد پڑھے گا اور وہ بھی اس کے ساتھ تشہد پڑھیں گے پھر امام بیٹھا رہے گا اور اس کے ساتھی کھڑے ہو جائیں گے اور اپنی تیسری رکعت پڑھیں گے اور پھر امام کے ساتھ تشہد پڑھیں گے پھر امام سلام پھیرے گا اور وہ سب بھی سلام پھیریں گے۔

باب التکبیر أیام التشریق

۸۶۱-اور میں نے ان سے ایامِ تشریق (عید الاضحیٰ کے ایام) میں تکبیرات کے دوران ہاتھ اٹھانے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ تھوڑا سا اٹھائے یا انہیں حرکت دے۔

۸۶۲- اور میں نے ان سے ایامِ تشریق کی تکبیرات کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ واجب ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ مستحب ہیں پس اگر کوئی بھول جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں۔

۸۶۳- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو امام کے ساتھ ایسے وقت شامل ہوا کہ اس کی ایک رکعت نکل چکی تھی تو جب امام (نماز مکمل کر کے) سلام پھیرنے کے بعد ایامِ تشریق کی تکبیرات کہے تو وہ شخص کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ کھڑا ہو جائے اور اپنی فوت شدہ نماز پوری کرے پھر جب فارغ ہو جائے تو تکبیر کہے۔

۸۶۴- اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ایامِ تشریق میں اکیلے نماز پڑھے کیا اس پر تکبیر کہنا لازم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور اگر بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۸۶۵- اور میں نے ان سے پوچھا کہ ایامِ تشریق میں کیا الفاظ کہے جائیں؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ یہ کہے: اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اللہ سب سے بڑا ہے اس پر کہ اس نے ہمیں ہدایت دی اللہ سب سے بڑا ہے اس پر کہ اس نے ہمیں بے زبان چوپایوں میں سے رزق عطا کیا۔

THIKECKHAQCOMMUNITY

باب ما یجب علی النساء من الصلاۃ

۸۶۶-اور میں نے ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو عورتوں کی امامت کرے کہ وہ قرأت میں کتنی آواز بلند کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اتنی جتنی سنی جا سکے۔

۸۶۷- اور میں نے ان سے عورتوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان پر واجب اور نفل نمازوں میں بلند آواز سے قرأت کرنا لازم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں سوائے اس عورت کے جو عورتوں کی امامت کر رہی ہو تو وہ اتنی آواز بلند کرے کہ اس کی قرأت سنی جا سکے۔

۸۶۸- اور میں نے ان سے عورتوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان پر نماز کا افتتاح (تکبیرۃ الاحرام) تشہد قنوت اور نماز زوال (ظہر) و نمازِ شب میں وہی کلمات کہنا لازم ہیں جو مرد پر ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۸۶۹- اور میں نے ان سے عورتوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان پر عیدین کی نماز اور تکبیرات ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۸۷۰- اور میں نے ان سے ان عورتوں کے بارے میں پوچھا جو نفل نمازیں نمازِ شب نمازِ زوال اور نمازِ کسوف کی پہچان رکھتی ہوں کیا ان پر وہی کچھ ہے جو مردوں پر ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۸۷۱- اور میں نے ان سے عورتوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان پر عیدین اور جمعہ کی نماز کے وہی احکام ہیں جو مردوں پر ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

TIFTICK HAQ COMMUNITY

۸۷۲-اور میں نے ان سے عورتوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان پر ایامِ تشریق کی تکبیرات ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں لیکن وہ اسے بلند آواز سے نہ کہیں۔

۸۷۳- اور میں نے ان سے عورتوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان پر جمعہ اور عیدین میں خوشبو اور زینت کے وہی احکام ہیں جو مردوں پر ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۸۷۴- اور میں نے ان سے پوچھا کہ اگر عورت سجدہ کرے اور اس کی پیشانی کا کچھ حصہ زمین پر لگے اور کچھ حصہ بالوں سے ڈھکا ہو تو کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں یہاں تک کہ وہ اپنی (پوری) پیشانی زمین پر رکھے۔

۸۷۵- اور میں نے ان سے آزاد عورت کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے قمیص اور دوپٹے میں نماز پڑھنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کے لیے بڑی چادر (ملحفہ) کے بغیر درست نہیں سوائے اس کے کہ اس کے پاس کوئی چارہ نہ ہو۔

۸۷۶- اور میں نے ان سے لونڈی کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے ایک قمیص میں نماز پڑھنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

۸۷۷- اور میں نے ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو فرض نماز پڑھ رہی ہو اور اس کا بچہ اس کے پہلو میں رو رہا ہو اور وہ بیٹھی ہو کیا اس کے لیے درست ہے کہ اسے اٹھا کر گود میں بٹھا لے اسے چپ کرائے اور دودھ پلائے؟ انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

۸۷۸-اور میں نے ان سے خوشبو دار لیپ (نضوح) کے بارے میں پوچھا جس میں نبیذ (شراب کی ایک قسم) ڈالی گئی ہو کیا عورت کے لیے درست ہے کہ وہ اس حال میں نماز پڑھے کہ وہ اس کے سر پر ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں یہاں تک کہ وہ اسے دھو کر غسل کر لے۔

۸۷۹- اور میں نے ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو اپنے ایامِ حیض میں زردی (صفرہ) دیکھے وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے ان ایام کی تعداد کے برابر نماز چھوڑ دے جن میں وہ حیض کی وجہ سے بیٹھا کرتی تھی پھر غسل کرے اور نماز پڑھے پھر اگر غسل کے بعد زردی دیکھے تو اس پر غسل نہیں بلکہ ہر نماز کے لیے وضو کر لینا ہی کافی ہے۔

۸۸۰- اور میں نے ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو حیض کے ایام کے علاوہ خون دیکھے یعنی ایک دن یا دو دن یا ایک گھنٹہ دیکھے اور پھر ویسے ہی غائب ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب اس کی یہ حالت ہو تو وہ نماز چھوڑ دے اور جب خون رک جائے تو غسل کرے۔ میں نے پوچھا وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تک زردی دیکھتی رہے تو اس زردی کی وجہ سے وضو کرے اور نماز پڑھے اور اس زردی پر غسل نہیں ہے جو وہ دیکھے سوائے ایامِ حیض کے پس اگر ایامِ حیض میں زردی دیکھے تو نماز اسی طرح چھوڑ دے جیسے خون کی صورت میں چھوڑتی ہے۔

۸۸۱- اور میں نے ان سے پازیب (خلاخل) کے بارے میں پوچھا کہ کیا عورتوں اور بچوں کے لیے اسے پہننا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ بے آواز ہوں تو کوئی حرج نہیں اور اگر ان میں آواز ہو تو نہیں۔

۸۸۲- اور میں نے ان سے ریشمی کپڑے (دیباج) کے بارے میں پوچھا کہ کیا عورتوں کے لیے اسے پہننا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

TAKIQURDUCOMMUNITY

۸۸۳-اور میں نے ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو اپنے چہرے کے بال صاف کرتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

۸۸۴- اور میں نے ان سے اپنے شوہر کی نافرمانی کرنے والی عورت کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کی نماز قبول ہے اور اس کا کیا حال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ مسلسل نافرمان رہے گی جب تک اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے۔

۸۸۵- اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ شوہر نے اسے اجازت دے رکھی ہو۔

۸۸۶- اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نکل سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

۸۸۷- اور میں نے ان سے عورت کے بارے میں پوچھا کہ کیا کوئی مرد اس کے پچھنے (حجامہ) لگا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

۸۸۸- اور میں نے ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس کی ران یا بازو میں زخم ہو کیا مرد کے لیے اسے دیکھنا اور اس کا علاج کرنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

۸۸۹- اور میں نے ان سے اس مرد کے بارے میں پوچھا جس کی ران کی جڑ یا سرین پر زخم ہو کیا عورت کے لیے اسے دیکھنا یا اس کی دوا کرنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ مقام ستر (عورت) نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں۔

۸۹۰-اور میں نے ان سے پوچھا کہ مرد کے لیے اس عورت کا کتنا حصہ دیکھنا جائز ہے جو اس کے لیے حلال (محرم) نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ چہرہ ہتھیلیاں اور کلائی (جہاں کنگن پہنا جاتا ہے)۔

۸۹۱- اور میں نے اس (امام) سے اس مرد کے بارے میں پوچھا کہ کیا مرد کے لیے مناسب ہے کہ وہ عورت سے پہلے بوسہ لے (یعنی پہل کرے)؟ انہوں نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں''

TIKTOKHAQCOMMUNITY

باب الزکاۃ

۸۹۲-اور میں نے ان سے زکات کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ صرف اہل ولایت (اہلِ ایمان) کے لیے ہے؟ انہوں نے فرمایا: قرآن کے ایک حصے میں یہ تمہارے لیے واضح کر دیا گیا ہے۔

۸۹۳ - اور میں نے ان سے زیورات کی زکات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: تب تو کچھ باقی ہی نہ رہے گا اور زکات دو سو درہم سے کم میں نہیں ہوتی اور سونے میں بیس دینار نصاب ہے پس جو اس سے کم ہو اس پر زکات نہیں۔اور انہوں نے فرمایا کہ غلام پر زکات نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے مالکان اسے اجازت دیں۔اور انہوں نے فرمایا کہ قرض پر زکات نہیں ہے مگر یہ کہ قرض کا مالک خود چاہے کہ اس کی زکات ادا کرے۔

۸۹۴ - اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس پر قرض ہو تو انہوں نے فرمایا: وہ اپنے مال کی زکات دے گا اور اس رقم کی زکات نہیں دے گا جو اس پر قرض ہے کیونکہ زکات تو صرف مال کے مالک پر ہوتی ہے۔

۸۹۵ - اور میں نے ان سے اس قرض کے بارے میں پوچھا جو خوشحال لوگوں کے ذمے ہو اور جب اس کا مالک چاہے اسے وصول کر سکتا ہو تو کیا اس پر زکات ہے؟ انہوں نے فرمایا:
نہیں یہاں تک کہ وہ اسے وصول کر لے اور اس پر ایک سال گزر جائے۔

۸۹۶ - اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو درہم کی زکات میں اس کی قیمت کے برابر دینار دیتا ہے یا دینار کی جگہ درہم دیتا ہے تو کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا:اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۹۷ - اور میں نے ان سے بکریوں کی زکات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری ہے اور سو بکریوں میں بھی ایک ہی ہے اور بکریوں کی تعداد میں اضافی حصوں (کسور) پر زکات نہیں ہے۔

TUKTOKHAQCOMMUNITY

باب الصوم

۸۹۸-عبد اللہ بن الحسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے مرد اور عورت کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان کے لیے یہ درست ہے کہ وہ روزے کی حالت میں دوا استعمال کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۹۹-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس پر ہر مہینے کے تین دنوں کے روزے ہوں اور وہ ان کی قضا ایسے مہینے میں کر رہا ہو جس کے اپنے روزے ابھی اس نے نہیں رکھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۰۰-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ہر مہینے کے تین روزوں میں تاخیر کرے یہاں تک کہ دوسرا مہینہ آ جائے اور اسے بدھ کے ساتھ جمعرات اور جمعہ نہ ملے تو کیا اسے یہ (قضا) کافی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۰۱-اور میں نے ان سے ہر مہینے کے ان تین روزوں کے بارے میں پوچھا جو کسی شخص کے ذمے ہوں کہ کیا وہ انہیں لگاتار رکھے یا ان کے درمیان وقفہ کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ جیسے اسے پسند ہو ویسے ہی کر لے۔

۹۰۲-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو سفر کے دوران ماہِ رمضان پا لے اور کسی جگہ چند دن قیام کرے تو کیا اس پر روزہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں یہاں تک کہ وہ دس دن قیام کا پختہ ارادہ کر لے اور جب وہ دس دن قیام کا ارادہ کر لے تو روزہ بھی رکھے اور نماز بھی پوری پڑھے۔

۹۰۳ - اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے ذمے ماہِ رمضان کے (قضا) روزے ہوں اور وہ مسافر ہو تو کیا وہ کسی جگہ قیام کے دوران انہیں قضا کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں یہاں تک کہ وہ دس دن قیام کا پختہ ارادہ کر لے۔

۹۰۴ - اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اکیلا ماہِ رمضان کا چاند دیکھ لے اور اس کے علاوہ کوئی اور اسے نہ دیکھے تو کیا وہ روزہ رکھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے شک نہ ہو تو روزہ رکھے ورنہ لوگوں کے ساتھ روزہ رکھے۔

۹۰۵ - اور میں نے ان سے ماہِ رمضان کے فطرہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ ہر انسان پر ہے یا صرف اس پر ہے جس نے روزہ رکھا اور نماز کو پہچانا؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ہر اس چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے جس کی کفالت وہ (شخص) کرتا ہے۔

۹۰۶ - اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے ذمے ماہِ رمضان کے دو دن (کی قضا) ہوں وہ انہیں کیسے ادا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کے درمیان ایک دن کا وقفہ کرے اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو انہیں مسلسل قضا کرے۔

۹۰۷-اور میں نے ان سے اس روزے دار کے بارے میں پوچھا جو کھانے یا پینے کی چیز چکھتا ہے اور اس کا ذائقہ اپنے حلق میں محسوس کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔میں نے پوچھا کہ اگر اس نے ایسا کر لیا تو اس پر کیا ہے؟ فرمایا کہ اس پر کچھ (قضا یا کفارہ) نہیں ہے لیکن دوبارہ ایسا نہ کرے

۹۰۸ - اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنے اوپر لازم (نذر) کیا کہ وہ کوفہ یا مدینہ یا مکہ میں ایک مہینہ روزہ رکھے گا پھر اس نے مکہ میں چودہ دن روزے رکھے تو کیا وہ اپنے گھر واپس جا کر بقیہ روزے کوفہ میں رکھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۹۰۹ - اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کسی شخص کے لیے یہ درست ہے کہ وہ ماہِ رمضان کی قضا کرتے ہوئے (اپنی بیوی کا) بوسہ لے یا اسے چھوئے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

۹۱۰ - اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس پر لگاتار دو رمضان گزرے اور وہ ان میں تندرست نہیں تھا (بیمار رہا) پھر اس کے بعد وہ تندرست ہو گیا تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ موجودہ (دوسرے) رمضان کے روزے رکھے اور پہلے رمضان کے بدلے صدقہ دے جو کہ ہر دن کے عوض ایک مسکین کو ایک مد (تقریباً پاؤ بھر) کھانا ہے۔

۹۱۱-اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ماہِ رمضان میں بیمار ہوا اور مسلسل بیمار رہا یہاں تک کہ دوسرا رمضان آ گیا اور وہ اس میں تندرست ہوا تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس رمضان کے روزے رکھے جس میں تندرست ہوا ہے اور پہلے رمضان کے بدلے ہر دن کا ایک مد کھانا صدقہ کرے۔

۹۱۲ - اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ماہِ رمضان میں روزے کی حالت میں اپنی بغل کے بال اکھاڑتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۱۳ - اور میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنے منہ سے پانی (کسی برتن وغیرہ سے لے کر) اس چیز پر ڈالتا ہے جسے وہ اپنے کپڑے سے دھونا چاہتا ہے جبکہ وہ روزے سے ہو تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۱۴-عبد اللہ بن الحسن العلوی اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا ہو کہ وہ کب احرام کھولے گا اور تلبیہ کہنا کب بند کرے گا آپ نے فرمایا کہ وہ عرفہ کے دن زوالِ آفتاب کے وقت تلبیہ کہنا بند کر دے گا اور جب قربانی کر لے گا تو احرام کھول دے گا

۹۱۵-اور میں نے آپ سے رفث فسوق اور جدال کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیا ہیں اور ان کے کرنے والے پر کیا لازم ہے آپ نے فرمایا کہ رفث سے مراد عورتوں سے ہم بستری کرنا ہے فسوق جھوٹ بولنا اور فخر و مباہات کرنا ہے اور جدال آدمی کا لا واللہ (نہیں اللہ کی قسم) اور بلیٰ واللہ (ہاں اللہ کی قسم) کہنا ہے پس جس نے رفث کیا اس پر ایک اونٹ کی قربانی لازم ہے اور اگر وہ اسے نہ پائے تو ایک بکری ذبح کرے اور جدال و فسوق کا کفارہ وہ چیز ہے جسے انسان صدقہ کر دے جب اس نے حالتِ احرام میں یہ کام کیا ہو

۹۱۶-اور میں نے آپ سے خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ ہر حج کرنے والے پر واجب ہے آپ نے فرمایا کہ یہ پہلے حج میں واجب ہے اس کے بعد اگر چاہے تو کرے اور چاہے تو چھوڑ دے

۹۱۷-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حالتِ جنابت میں بیت اللہ کا طواف کرے اور اسے طواف کے دوران یاد آئے کہ کیا وہ اپنا طواف ختم کر دے آپ نے فرمایا کہ وہ اپنا طواف توڑ دے اور اس سے پہلے کیے گئے طواف کا کوئی اعتبار نہیں ہو گا

۹۱۸- اور میں نے آپ سے اہل کوفہ اہل خراسان اور ان کے قریبی علاقوں نیز اہل سند اور اہل مصر کے احرام کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں سے ہے آپ نے فرمایا کہ اہل عراق کا احرام عقیق اور ذوالحلیفہ سے ہے اہل شام کا جحفہ سے ہے اہل یمن کا قرن المنازل سے ہے اور اہل سند کا احرام بصرہ سے یا اہل بصرہ کے ساتھ ہے

۹۱۹- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو یومِ ترویہ سے ایک دن پہلے داخل ہوا اور اس نے یومِ ترویہ کو حج کا احرام باندھنے کا ارادہ کیا لیکن اس سے غلطی ہو گئی اور اس نے عمرہ کا ذکر کر دیا تو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اس پر کچھ لازم نہیں ہے اسے چاہیے کہ وہ دوبارہ حج کا احرام باندھے

۹۲۰- اور میں نے آپ سے اس صاحبِ حیثیت غلام کے بارے میں پوچھا جسے اس کے مالک نے حج کی اجازت دی ہو کہ کیا اس پر قربانی کرنا لازم ہے اور کیا اسے اجر ملے گا آپ نے فرمایا کہ ہاں اور اگر وہ آزاد ہو جائے تو اسے دوبارہ حج کرنا ہو گا

۹۲۱-اور میں نے آپ سے اونٹ کی قربانی کے بارے میں پوچھا کہ اسے کھڑا کر کے نحر کرے یا بٹھا کر آپ نے فرمایا کہ اسے باندھ لے اگر چاہے تو کھڑا کر کے اور اگر چاہے تو بٹھا کر نحر کرے

۹۲۲- اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ جب شوال کے دس دن گزر جائیں تو اپنے بال نہ کٹوائے

۹۲۳- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور اسے یاد آیا کہ وہ باوضو نہیں ہے تو وہ کیا کرے آپ نے فرمایا کہ وہ اپنا طواف توڑ دے اور اس سے پہلے کیے گئے طواف کا کوئی اعتبار نہیں ہو گا اور اس پر وضو کرنا لازم ہے

۹۲۴- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کبوتر کے ایسے انڈے توڑ دے جن میں بچے حرکت کر رہے ہوں تو اس پر کیا لازم ہے آپ نے فرمایا کہ وہ ان میں سے ہر حرکت کرنے والے بچے کے بدلے ایک بکری صدقہ کرے اور اگر وہ احرام میں ہو تو اس کا گوشت صدقہ کر دے اور اگر انڈے میں بچہ حرکت نہ کر رہا ہو تو وہ بچے کی قیمت کے برابر چاندی یا اس جیسی کوئی چیز صدقہ کرے یا اس رقم سے چارہ خرید کر حرم کے کبوتروں کو ڈال دے

۹۲۵-اور میں نے آپ سے اس محرم کے بارے میں پوچھا جسے شتر مرغ کے ایسے انڈے ملے جن میں بچے حرکت کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ وہ ہر بچے کے بدلے ایک اونٹ ذبح کرے جسے نحر کرنے کی جگہ پر نحر کیا جائے گا

۹۲۶- اور میں نے آپ سے محرم کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے عصفر کے رنگ میں رنگا ہوا گہرا سرخ کپڑا پہننا درست ہے آپ نے فرمایا کہ اگر اس میں خوشبو نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے

۹۲۷ اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنے حج کا ایک تہائی حصہ میت کے لیے اور دو تہائی حصہ زندہ شخص کے لیے قرار دیا تو آپ نے فرمایا کہ میت کے لیے تو ٹھیک ہے لیکن جہاں تک زندہ کا تعلق ہے تو ایسا نہیں ہو سکتا

۹۲۸-اور آپ نے فرمایا کہ تمہارے حج میں (غلطی سے) جو بھی زخم لگے یعنی نقص پیدا ہو تو اس کے بدلے تمہیں ایک قربانی کا خون بہانا ہو گا جہاں تم چاہو

۹۲۹- اور میں نے آپ سے پوچھا کہ مکہ کو بکہ کیوں کہا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس لیے کہ وہاں لوگ ایک دوسرے کو ہاتھوں سے دھکا دیتے ہیں اور ایسا صرف مسجد میں کعبہ کے گرد ہوتا ہے

TIKTOKHACCOMMUNITY

۹۳۰-اور میں نے آپ سے حجرِ اسود کا بوسہ لینے اور اسے مس کرنے (استلام) کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیوں کیا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس لیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بندوں سے میثاق (عہد) لیا پھر جنت سے حجرِ اسود کو بلایا اور اسے حکم دیا تو اس نے اس عہد کو اپنے اندر سما لیا پس وہاں کھڑے ہونے والے اپنی بیعت کی گواہی دیتے ہیں

۹۳۱- اور میں نے آپ سے یومِ ترویہ کے بارے میں پوچھا کہ اس کا نام ترویہ کیوں رکھا گیا آپ نے فرمایا کہ اس لیے کہ عرفات میں پانی نہیں ہوتا تھا اور پانی مکہ سے لے جایا جاتا تھا پس یومِ ترویہ کے دن لوگ ایک دوسرے کو پکارتے تھے یہاں تک کہ لوگ اتنا پانی اٹھا لیتے تھے جو انہیں سیراب کر دے اسی وجہ سے اس کا نام ترویہ پڑ گیا

۹۳۲- اور میں نے آپ سے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی سعی کی مناسبت سے مقرر کی گئی ہے

۹۳۳- اور میں نے آپ سے پوچھا کہ تلبیہ کیوں مقرر کیا گیا آپ نے فرمایا کہ اس لیے کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں وہ آپ کے پاس پیدل چل کر آئیں گے تو ابراہیم علیہ السلام نے پکارا اور سب کو سنایا پس ہر طرف سے لوگ تلبیہ کہتے ہوئے متوجہ ہوئے اسی وجہ سے تلبیہ مقرر کیا گیا

۹۳۴-میں نے آپ سے جمرات کی رمی کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیوں مقرر کی گئی آپ نے فرمایا کہ اس لیے کہ ابلیس جمرات کے مقامات پر ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوتا تھا تو ابراہیم علیہ السلام نے اسے کنکریاں ماریں اور یہ سنت جاری ہو گئی

۹۳۵- اور میں نے آپ سے پوچھا کہ مقامِ جیاد کا نام جیاد کیوں رکھا گیا آپ نے فرمایا کہ اس لیے کہ گھوڑے وحشی تھے اور اسماعیل علیہ السلام کو ان کی ضرورت تھی تو انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کی کہ انہیں ان کے لیے مسخر کر دے اللہ نے انہیں حکم دیا تو وہ کوہِ ابو قبیس پر چڑھے پھر آواز دی کہ اے گھوڑو ادھر آؤ پس وہ آئے یہاں تک کہ جیاد کے مقام پر رک گئے تو اسماعیل علیہ السلام نیچے اترے اور انہیں پکڑ لیا اسی وجہ سے اس جگہ کا نام جیاد رکھا گیا

۹۳۶-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے یہ درست ہے کہ وہ قربانی کے دن بال منڈوانے سے پہلے اپنے سر کو خطمی (ایک پودا جس سے بال دھوئے جاتے تھے) سے دھوئے آپ نے فرمایا کہ میرے والد اپنے بیٹوں کو اس سے منع فرمایا کرتے تھے

۹۳۷- اور میں نے آپ سے بچوں کو احرام کے لیے لباس سے الگ کرنے (تجرید) کے بارے میں پوچھا کہ یہ کہاں سے ہے آپ نے فرمایا کہ میرے والد انہیں فخ کے مقام سے لباس چھڑا کر احرام پہناتے تھے

۹۳۸-اور میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا بچوں پر احرام ہے اور کیا وہ ان چیزوں سے پرہیز کریں گے جن سے مرد پرہیز کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ احرام باندھیں گے اور انہیں ان کاموں سے روکا جائے گا جو محرم کے لیے کرنا درست نہیں ہیں لیکن (اگر وہ کر لیں تو) ان پر کوئی کفارہ نہیں ہے

۹۳۹- اور میں نے آپ سے محرم کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ مکھیوں سے بچنے کے لیے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لے اور سو جائے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۹۴۰- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ دو یا تین طواف (اکٹھے) کرے اور ان کے درمیان نماز کے ذریعے فاصلہ نہ کرے پھر ان سب کی نمازیں ایک ساتھ پڑھے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے گا

۹۴۱- اور میں نے آپ سے اس قربانی کے بارے میں پوچھا جسے آدمی خریدے اور وہ کانی ہو اور اسے خریدنے کے بعد اس کا علم ہو تو کیا وہ اسے کافی ہو جائے گی آپ نے فرمایا کہ ہاں مگر یہ کہ وہ ہدی (حج کی قربانی) ہو کیونکہ ہدی میں ایسا جائز نہیں ہے

۹۴۲-اور میں نے آپ سے اس قربانی کے بارے میں پوچھا کہ ذبح کرنے والا غلطی کر جائے اور صاحبِ قربانی کے علاوہ کسی اور کا نام لے لے تو کیا وہ صاحبِ قربانی کی طرف سے کافی ہوگی آپ نے فرمایا کہ ہاں کیونکہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے

۹۴۳- اور میں نے آپ سے قربانی کی کھالوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا قربانی کرنے والے کے لیے درست ہے کہ وہ اسے چمڑے کا تھیلا (جراب) بنا لے آپ نے فرمایا کہ وہ اسے تھیلا نہ بنائے مگر یہ کہ اس کی قیمت صدقہ کر دے

۹۴۴- اور میں نے آپ سے پوچھا کہ حرم میں کون سا گوشت کھایا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ گائے بکری اور مرغی کو حرام نہیں قرار دیتے تھے

۹۴۵-اور میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ منیٰ میں تھا پس وہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے تو وہاں لوگوں کو کھڑا ہوا دیکھا آپ نے اپنے ایک غلام سے جس کا نام سعید تھا فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جعفر بن محمد فرماتے ہیں کہ یہ کھڑے ہونے کی جگہ نہیں ہے پس رمی کرو اور آگے بڑھ جاؤ چنانچہ سعید نے یہ اعلان کر دیا

۹۴۶- اور میں نے آپ سے محرم کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے سینگی لگوانا (حجامہ کرنا) درست ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں لیکن وہ سینگی لگانے کی جگہ سے بال نہ منڈوائے اور نہ کٹوائے

۹۴۷-اور میں نے آپ سے پوچھا کہ منیٰ میں قربانی کے کتنے دن ہیں آپ نے فرمایا کہ چار دن ہیں

۹۴۸- اور میں نے آپ سے منیٰ کے علاوہ دیگر شہروں میں قربانی کے دنوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تین دن ہیں

۹۴۹-اور میں نے آپ سے اس مسافر کے بارے میں پوچھا جو قربانی کے دو دن بعد پہنچا ہو کیا اس کے لیے تیسرے دن قربانی کرنا درست ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں

۹۵۰- اور علی بن جعفر نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ وہ دو اور تین طواف ایک ساتھ ملا کر کرتے تھے مگر وہ مستجار کے مقام پر رک کر ہر طواف میں دعا کرتے تھے اور حجرِ اسود کے پاس آ کر اسے مس کرتے تھے پھر دوبارہ طواف کرتے تھے

۹۵۱- اور میں نے آپ سے رجب کے عمرے کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم رجب میں احرام باندھ لو خواہ وہ رجب کا ایک ہی دن (آخری دن) کیوں نہ ہو تو تم نے رجب کا عمرہ پا لیا اور اگر تم شعبان میں پہنچو تب بھی وہ رجب ہی کا عمرہ ہے کیونکہ تم نے احرام رجب میں باندھا تھا

۹۵۲-اور میں نے آپ سے اس محرم کے بارے میں پوچھا جسے پھنسی ہو جائے اور اسے تکلیف دے کیا اس کے لیے اس کا منہ کاٹنا یا پھوڑنا درست ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۹۵۳- اور آپ نے فرمایا کہ محرم کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنا ازار (تہبند) اپنی گردن پر باندھے بلکہ اسے اپنی گردن پر دہرا کر لے لیکن اس میں گرہ نہ لگائے

۹۵۴- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے رجب میں عمرہ کیا اور اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلا گیا کیا اس کے لیے درست ہے کہ جب وہ حج کرے تو اس عمرے کو حجِ تمتع کے طور پر استعمال کرے آپ نے فرمایا کہ وہ اسے تبدیل نہ کرے (یعنی وہ تمتع نہیں کہلائے گا)

۹۵۵- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے احرام چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ حدودِ حرم تک پہنچ گیا تو وہ کیا کرے آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے شہر والوں کے اس میقات کی طرف واپس جائے جہاں سے وہ احرام باندھتے ہیں اور وہیں سے احرام باندھے

۹۵۶-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے احرام چھوڑ دیا یہاں تک کہ حرم تک پہنچ گیا اور اس میں داخل ہونے سے پہلے احرام باندھ لیا آپ نے فرمایا کہ اگر اس نے یہ کام نادانی میں کیا ہے تو وہ اپنی اسی جگہ سے تلبیہ کہے اور حج پورا کرے ان شاء اللہ یہ اسے کافی ہو جائے گا لیکن اگر وہ اس میقات کی طرف واپس جائے جہاں سے اس کے شہر والے احرام باندھتے ہیں تو وہ زیادہ افضل ہے

۹۵۷- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حجِ تمتع کے لیے آیا پھر (عمرہ کر کے) احرام کھول دیا کیا اسے (مکہ سے) نکلنے کا حق ہے آپ نے فرمایا کہ وہ نہیں نکل سکتا جب تک کہ حج کا احرام نہ باندھ لے اور وہ طائف اور اس جیسی جگہوں سے آگے نہ جائے

۹۵۸- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی آپ نے فرمایا کہ اگر وہ دن کے وقت مکہ آیا اور رات وہیں گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی تو اس پر ایک بکری کی قربانی لازم ہے اور اگر وہ آدھی رات کے بعد منیٰ سے نکلا اور مکہ میں صبح کی تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے

TAKTOAB HAQ COMMUNITY

۹۵۹- اور علی بن جعفر نے کہا کہ میں نے ایک بار اپنے بھائی کو طواف کرتے دیکھا اور ان کے ساتھ بنو عباس کا ایک آدمی تھا پس آپ نے تین طواف ملا کر کیے جن میں آپ رکے نہیں پھر جب آپ تیسرے طواف سے فارغ ہوئے اور وہ عباسی شخص آپ سے جدا ہوا تو آپ کعبہ کے دروازے اور حجرِ اسود کے درمیان تھوڑی دیر کھڑے ہوئے پھر تھوڑا آگے بڑھے اور تھوڑی دیر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپ نے ایسا تین بار کیا

۹۶۰-اور میں نے آپ سے مسجدِ شجرہ کے پاس احرام باندھنے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس شخص کے لیے جائز ہے جو وہاں سے احرام باندھے کہ وہ تلبیہ نہ کہے جب تک کہ وہ پہلے میل کے پاس بیداء کی بلندی پر نہ پہنچ جائے آپ نے فرمایا کہ ہاں لیکن مسجدِ شجرہ کے پاس تلبیہ کہنا واجب نہیں ہے (بیداء تک تاخیر ہو سکتی ہے)

۹۶۱- اور میں نے آپ سے پہلے دن جمرہ عقبہ کی رمی کے بارے میں پوچھا کہ کیا اسے مارنے والا وہاں کھڑا ہو آپ نے فرمایا کہ پہلے دن وہاں نہ کھڑا ہو بلکہ رمی کرے اور واپس چلا جائے

۹۶۲-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مکہ میں تمتع کے لیے آیا اور احرام کھول دیا کیا اسے واپس جانے کا حق ہے آپ نے فرمایا کہ وہ واپس نہ جائے جب تک حج کا احرام نہ باندھ لے اور وہ طائف اور اس جیسی جگہوں سے آگے نہ جائے اس خوف سے کہ کہیں حج نہ چھوٹ جائے پھر اگر وہ مکہ واپس آنا چاہے تو آ جائے اور اگر اسے ڈر ہو کہ حج فوت ہو جائے گا تو وہ سیدھا عرفات کی طرف چلا جائے

۹۶۴- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے طوافِ نساء سے پہلے جان بوجھ کر اپنی بیوی سے ہم بستری کی اس پر کیا لازم ہے آپ نے فرمایا کہ وہ طواف کرے اور اس پر ایک اونٹ کی قربانی لازم ہے

۹۶۴- اور میں نے آپ سے ان محرم عورتوں اور مردوں کے بارے میں پوچھا جنہوں نے ایک ہرن خریدا اور سب نے مل کر اسے کھایا ان پر کیا لازم ہے آپ نے فرمایا کہ ہر اس شخص پر جس نے اس میں سے کھایا شکار کا فدیہ لازم ہے اور ہر انسان پر الگ سے ایک مکمل شکار کا فدیہ ہو گا

۹۶۵-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے حالتِ احرام میں کسی شکار کو تیر مارا جس سے اس کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ گیا پھر وہ شکار آگے نکل گیا اور اس شخص کو معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا کیا بنا آپ نے فرمایا کہ اس پر مکمل فدیہ لازم ہے کیونکہ شکار چلا گیا اور اسے اس کے انجام کا علم نہیں ہوا

۹۶۶- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے حالتِ احرام میں کسی شکار کو مارا اور اس کا ہاتھ یا پاؤں توڑ دیا پھر اسے چرتا ہوا چھوڑ کر آگے بڑھ گیا اس پر کیا لازم ہے آپ نے فرمایا کہ اس پر فدیہ دینا لازم ہے

۹۶۷- اور میں نے آپ سے اہل مکہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان کے لیے حجِ تمتع کرنا جائز ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے ہے کہ "یہ (حجِ تمتع) اس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجدِ حرام کے رہنے والے نہ ہوں"

۹۶۸- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی پرندے کو مکہ سے نکال کر کوفہ لے آیا آپ نے فرمایا کہ وہ اسے مکہ واپس بھیجے اور اگر وہ مر جائے تو اس کی قیمت صدقہ کرے

۹۶۹-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے طوافِ واجب کا کوئی حصہ چھوڑ دیا یا وہ بھول گیا یہاں تک کہ وہ اپنے شہر پہنچ گیا اور اپنی بیوی سے ہم بستری بھی کر لی وہ کیا کرے آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی قربانی (مکہ) بھیجے اگر حج کا طواف چھوڑا تھا تو حج کی نیت سے اونٹ کی قربانی اور اگر عمرہ کا طواف چھوڑا تھا تو عمرہ کی نیت سے اونٹ کی قربانی کرے اور کسی کو وکیل بنائے جو اس کی طرف سے طواف کا وہ حصہ پورا کرے جو اس نے چھوڑا تھا

۹۷۰- اور میں نے آپ سے حجِ تمتع کے بارے میں پوچھا کہ اس کے عمرے کا احرام اور حج کا احرام کہاں سے ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل عراق کے لیے عقیق سے اہل مدینہ اور ان کے قریبی لوگوں کے لیے شجرہ سے اہل شام اور ان کے قریبی لوگوں کے لیے جحفہ سے اہل طائف کے لیے قرن المنازل سے اور اہل یمن کے لیے یلملم سے میقات مقرر فرمائے ہیں پس کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان مقررہ میقاتوں سے تجاوز کر کے کہیں اور سے احرام باندھے

باب الهدی

۹۷۱-عبد اللہ بن الحسن العلوی اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی لونڈی کی قیمت کعبہ کے لیے ہدی (قربانی یا ہدیہ) کے طور پر مقرر کر دی تھی آپ نے فرمایا کہ کسی پکارنے والے کو حکم دو کہ وہ حجرِ اسود کے پاس کھڑا ہو کر آواز لگائے کہ خبردار جس کسی کا خرچہ کم پڑ گیا ہو یا جس کا راستہ کٹ گیا ہو (مسافر ہو) یا جس کا کھانا ختم ہو گیا ہو وہ فلاں بن فلاں کے پاس آ جائے اور آپ نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ ترتیب وار لوگوں کو دینا شروع کرے یہاں تک کہ لونڈی کی قیمت مکمل خرچ ہو جائے

۹۷۲- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو (زبان سے) کہتا ہے کہ وہ فلاں فلاں چیز کی ہدی دے گا (لیکن نذر نہیں مانگی) تو اس پر کیا لازم ہے آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ نذر نہ ہو تب تک اس پر کچھ لازم نہیں ہے

باب ما یجوز من النکاح

۹۷۳-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے دو عورتوں سے زنا کیا کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ ان میں سے کسی ایک سے نکاح کر لے آپ نے فرمایا کہ ہاں کیونکہ حرام کام حلال کو حرام نہیں کرتا

۹۷۴- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے کسی عورت سے زنا کیا کیا اس کے بیٹے کے لیے حلال ہے کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے آپ نے فرمایا کہ نہیں

۹۷۵- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا لیکن ابھی اس سے ہم بستری نہیں کی تھی کہ اس نے زنا کر لیا اس پر کیا سزا ہے آپ نے فرمایا کہ اسے حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے اس کا سر منڈوایا جائے گا اور اسے ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے گا

۹۷۶-اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جسے خبر ملی کہ اس کا شوہر فوت ہو گیا ہے پس اس نے عدت گزاری اور دوسرا نکاح کر لیا پھر اسے بعد میں پتا چلا کہ اس کا (پہلا) شوہر زندہ ہے کیا وہ دوسرے شوہر کے لیے حلال ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں

۹۷۷-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیٹی کا نکاح ایسے لڑکے سے کیا جس کی عادات و اطوار میں نسوانیت ہے جبکہ اس کا باپ ٹھیک ہے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ فحش کام میں ملوث نہ ہو تو اس سے نکاح کر دے یعنی وہ جو خنثیٰ (مخنث) ہو

۹۷۸- اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی عدت ختم ہونے سے پہلے نکاح کر لیا آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کر دی جائے گی اور وہ شخص (عدت کے بعد) دوبارہ نکاح کا پیغام دینے والوں میں سے ایک ہو گا

۹۷۹- اور میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا عورت کا نکاح اس کی پھوپھی یا خالہ کی موجودگی میں (سوکن بنا کر) کیا جا سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۹۸۰- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کی دو بیویاں ہوں کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ ایک کو دوسری پر فضیلت دے آپ نے فرمایا کہ اسے چار تک کی اجازت ہے پس وہ ایک کے لیے ایک رات رکھے اور دوسری کے لیے تین راتیں رکھ سکتا ہے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

۹۸۱-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کی تین بیویاں ہوں کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ ان میں سے کسی ایک کو فضیلت دے آپ نے فرمایا کہ اسے چار عورتوں تک کا حق ہے پس اگر وہ چاہے تو ایک کے لیے دو راتیں رکھے اور باقی دونوں میں سے ہر ایک کے لیے ایک ایک رات رکھے اور لباس و نفقہ میں بھی اسی طرح کرے

۹۸۲- اور میں نے آپ سے اس خصی (نامرد) کے بارے میں پوچھا جس نے اپنا عیب چھپا کر کسی عورت سے نکاح کیا اس پر کیا سزا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی پیٹھ پر ضربیں لگائی جائیں ان کے درمیان جدائی کر دی جائے اور اگر اس نے ہم بستری کی ہو تو اس پر مکمل مہر لازم ہے اور اگر ہم بستری نہ کی ہو تو آدھا مہر لازم ہو گا

۹۸۳- اور میں نے آپ سے اس عنین (مستقل نامرد) کے بارے میں پوچھا جس نے اپنا عیب چھپا کر عورت سے نکاح کیا اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اس پر مہر لازم ہے اور جب یہ معلوم ہو جائے کہ وہ عورتوں کے پاس جانے کے قابل نہیں ہے تو ان کے درمیان جدائی کر دی جائے گی

۹۸۴- اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس نے اپنا عیب چھپا کر مرد سے نکاح کیا جبکہ وہ رتقاء (زنانہ عضو کے بند ہونے کی بیماری) میں مبتلا تھی آپ نے فرمایا کہ ان کے درمیان جدائی کر دی جائے گی اور اس عورت کا کوئی مہر نہیں ہو گا

۹۸۵-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کی چار بیویاں تھیں اور ان میں سے ایک فوت ہو گئی کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ فوت ہونے والی کی عدت ختم ہونے سے پہلے دوسرا نکاح کر لے آپ نے فرمایا کہ جب وہ فوت ہو گئی تو وہ جب چاہے نکاح کر سکتا ہے

۹۸۶- اور میں نے آپ سے اس حاملہ عورت کے بارے میں پوچھا جس کا شوہر فوت ہو گیا اور اس نے بچہ جننے کے بعد چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے ہی نکاح کر لیا اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے (دوسرے) شوہر نے اس سے ہم بستری کر لی ہے تو ان کے درمیان جدائی کر دی جائے گی اور وہ پہلے شوہر کی بچی ہوئی عدت پوری کرے گی پھر دوسرے شوہر کی وجہ سے ایک اور عدت گزارے گی اور پھر وہ (دوسرا شوہر) اس کے لیے کبھی حلال نہیں ہو گا اور اگر اس نے کسی غیر سے نکاح کیا تھا لیکن اس نے ہم بستری نہیں کی تھی تو ان کے درمیان جدائی کر دی جائے گی اور وہ متوفی شوہر کی بچی ہوئی عدت پوری کرے گی اور وہ شخص دوبارہ نکاح کا پیغام دینے والوں میں شامل ہو سکتا ہے

۹۸۷-اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو اسلام لائی اور پھر اس کا شوہر بھی اسلام لے آیا کیا وہ اس کے لیے حلال ہے آپ نے فرمایا کہ وہ شوہر اس کا زیادہ حقدار ہے جب تک کہ اس نے (کسی اور سے) نکاح نہ کیا ہو لیکن اس عورت کو اختیار دیا جائے گا پس وہ جسے چاہے اختیار کر لے

۹۸۸- اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس نے اپنے شوہر سے پہلے اسلام قبول کیا اور پھر کسی اور سے نکاح کر لیا اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ وہ اسی کی بیوی رہے گی جس سے اس نے نکاح کیا ہے اور پہلے شوہر کی طرف واپس نہیں لوٹائی جائے گی

۹۸۹- اور میں نے آپ سے اس مسلمان مرد کے بارے میں پوچھا جس کے نکاح میں یہودی یا نصرانی عورت ہو اور وہ اس پر (بدکاری کی) تہمت لگائے کیا اس پر لعان لازم ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں

۹۹۰-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے دوسرے سے کہا کہ یہ لونڈی تمہاری زندگی تک تمہارے لیے ہے کیا اس کے لیے اس سے ہم بستری حلال ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے لیے اس سے ہم بستری حلال ہے جب تک وہ اسے اس شخص کو واپس نہ کر دے جس نے اسے صدقہ (عطیہ) کیا تھا پس جب وہ اسے واپس کر دے گا تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی

۹۹۱-اور میں نے آپ سے اس لونڈی کے بارے میں پوچھا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک نے اس سے نکاح کر لیا جبکہ دوسرا غائب تھا کیا یہ نکاح جائز ہے آپ نے فرمایا کہ اگر غائب شریک اسے ناپسند کرے تو نکاح جائز نہیں ہو گا

۹۹۲- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بہن یا پھوپھی یا چچا یا بھانجے کی لونڈی سے نکاح کیا اور اس سے بچہ پیدا ہوا تو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اگر اس بچے کی ملکیت میں اس کے مالکوں کی طرف سے کچھ حصہ ہوا تو وہ آزاد ہو جائے گا

۹۹۳- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی لونڈی سے کہا اور وہ اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا کہ میں نے تمہیں آزاد کیا اور تمہاری آزادی کو ہی تمہارا مہر قرار دیا آپ نے فرمایا کہ وہ آزاد ہو گئی اور اسے اختیار ہے اگر وہ چاہے تو اس سے نکاح کرے اور اگر چاہے تو نہ کرے اور اگر وہ اس سے نکاح کرے تو اسے چاہیے کہ اسے (مہر کے طور پر) کچھ دے اور اگر اس نے یہ کہا کہ میں نے تم سے نکاح کیا اور تمہارا مہر تمہاری آزادی کو قرار دیا تو نکاح واجب (منعقد) ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ اسے کچھ عطا کرے

۹۹۴-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ گواہوں کے بغیر کسی عورت سے نکاح متعہ کرے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ دونوں مسلمان اور امانت دار ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۹۹۵- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے کسی عورت سے نکاح متعہ کیا کہ وہ کتنی بار اس نکاح کی تجدید کر سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ جتنا وہ چاہے

۹۹۶- علی بن جعفر کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے نکاح میں متعہ والی عورت ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اس کے ساتھ (مدت) جاری رکھے اور اسے مہر دے تو وہ یہ کام کب کرے مدت ختم ہونے سے پہلے یا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اگر وہ مدت ختم ہونے سے پہلے اس میں اضافہ کرے تو اسے گواہوں کی ضرورت نہیں ہے اور اگر اضافہ مدت ختم ہونے کے بعد ہو تو پھر گواہوں کا ہونا ضروری ہے

۹۹۷- اور علی بن جعفر نے کہا کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ ان کے کسی مال (جائیداد) کی طرف جا رہا تھا اور ہمارے ساتھ ان کے ایک غلام کے علاوہ کوئی نہ تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے غلام تم پرے ہٹ جاؤ کیونکہ میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اس جگہ یا کسی اور جگہ بغیر کسی گواہ اور گواہی کے کسی عورت سے نکاح کر لے میں نے کہا کہ یہ مکروہ (ناپسندیدہ) ہے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ نہیں بلکہ اس جگہ یا کسی اور جگہ گواہوں اور ثبوت کے بغیر اس سے نکاح کر لو (یعنی یہ جائز ہے)

باب الطلاق والمباراة

۹۹۸-عبد اللہ بن الحسن العلوی اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے طلاق اور اس کی حد کے بارے میں پوچھا اور یہ کہ آدمی کو کس طرح طلاق دینی چاہیے آپ نے فرمایا کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ حالتِ طہر میں ایک طلاق دے پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے پس اگر عدت ختم ہونے سے پہلے اس کا رجوع کرنے کا ارادہ ہو جائے تو وہ اس کے رجوع پر گواہ بنا لے اور وہ اس کی بیوی ہی رہے گی اور اگر وہ اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ عدت مکمل ہو جائے تو وہ شخص نکاح کا پیغام دینے والوں میں سے ایک بن جائے گا پھر اگر وہ عورت چاہے تو نکاح کرے اور اگر نہ چاہے تو نہ کرے

۹۹۹- اور میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا طلاق یافتہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ آنکھوں میں سرمہ لگائے اور مہندی لگائے یا رنگین کپڑا پہنے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب وہ یہ کام کسی برے ارادے کے بغیر کرے

۱۰۰۰- اور میں نے آپ سے طلاق یافتہ عورت کے بارے میں پوچھا کہ اس کی عدت کتنی ہے آپ نے فرمایا کہ تین حیض اور وہ پہلی طلاق سے عدت شمار کرنا شروع کرے گی

۱۰۰۱- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ایک یا دو طلاقیں دے اور پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اگر اس نے اسے اس نیت سے چھوڑا تھا کہ وہ اسے نہیں چاہتا تو وہ اس سے جدا ہو گئی اور اب وہ اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کر لے اور اگر اس نے اسے اس نیت سے چھوڑا تھا کہ وہ رجوع کرنا چاہتا ہے اور اسی حالت میں ایک سال گزر گیا تو وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے

۱۰۰۲-اور میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا طلاق یافتہ عورت کا نفقہ اس کے شوہر پر لازم ہے جب تک کہ اس کی عدت ختم نہ ہو جائے آپ نے فرمایا کہ ہاں

۱۰۰۳- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو ہم بستری سے پہلے طلاق دے دی پھر عورت نے دعویٰ کیا کہ وہ حاملہ ہے اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ گواہ قائم کر دے کہ شوہر نے پردہ گرا دیا تھا (خلوتِ صحیحہ ہوئی تھی) پھر شوہر بچے کا انکار کرے تو وہ اس سے لعان کرے گا پھر وہ اس سے جدا ہو جائے گی اور اس پر مکمل مہر لازم ہو گا

۱۰۰۴- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی یا وہ اس سے جدا ہو گئی پھر اس (مرد) نے زنا کیا تو اس پر کیا سزا ہے آپ نے فرمایا کہ رجم (سنگسار کرنا)

۱۰۰۵- اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جسے طلاق ہوئی اور اس نے طلاق کے ایک سال بعد زنا کیا کیا اس پر رجم ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں

۱۰۰۶-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور پھر اسے طلاق دے دی پھر طلاق کے بعد عورت نے اس تہمت کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا کہ اگر وہ مرد اقرار کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر وہ عورت ابھی عدت میں ہو تو وہ اس سے لعان کرے گا

۱۰۰۷- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کی چار بیویاں ہوں اور اس نے ایک کو طلاق دے دی کیا اس کے لیے درست ہے کہ طلاق یافتہ کی عدت ختم ہونے سے پہلے وہ دوسرا نکاح کر لے آپ نے فرمایا کہ اس کے لیے نکاح کرنا درست نہیں جب تک طلاق یافتہ کی عدت ختم نہ ہو جائے

۱۰۰۸- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے جدا ہو جاؤ اور عورت نے کچھ نہ کہا یہاں تک کہ وہ جدا ہو گئے اس پر کیا لازم ہے آپ نے فرمایا کہ اس پر کچھ لازم نہیں اور وہ اس کی بیوی ہی ہے

۱۰۰۹- اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو اس کی عدت کتنی ہے آپ نے فرمایا کہ چار ماہ اور دس دن

TIKTOK FAQ COMMUNITY

۱۰۱۰-اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس نے اپنے شوہر سے اس شرط پر مبارات (ایک طرح کا خلع) کی کہ وہ اپنا حق اسے دے دے گی پھر اسے معلوم ہوا کہ اگر وہ یہ معاملہ حاکم (سلطان) کے پاس لے جائے اور وہ اس (شوہر) کی لاعلمی میں ہو تو حاکم اسے رد کر دے گا اور جو شوہر نے اس سے لیا ہے وہ اسے واپس دلوا دے گا تو شوہر کیا کرے آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی مبارات پر گواہ بنا لے کہ اس نے عورت کا حق اسے دے دیا ہے اور اب اس کا اس پر کوئی مطالبہ باقی نہیں ہے

۱۰۱۱- اور میں نے آپ سے ظہار (بیوی کو ماں کی پشت سے تشبیہ دینا) کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے کفارے میں کسی بچے کو آزاد کرنا جائز ہے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ اسلام میں پیدا ہوا ہو تو اسے کافی ہو جائے گا

۱۰۱۲- میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور چار گواہیاں دیں لیکن پانچویں پر رک گیا آپ نے فرمایا کہ اگر وہ پانچویں پر رک جائے تو وہ اس کی بیوی رہے گی اور اس مرد کو حد کے کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر عورت اس سے رک جائے جبکہ قسم اس پر ہو تو اس پر بھی وہی سزا ہو گی اور فرمایا کہ لعان کرنے والی اور اس جیسے معاملات کھڑے ہو کر (انجام دیے جائیں گے)

۱۰۱۳- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ظہار کا روزہ رکھا اور پھر افطار کر لیا جبکہ اس کے روزوں میں سے دو یا تین دن باقی تھے آپ نے فرمایا کہ جب اس نے ایک مہینہ روزہ رکھا اور دوسرے مہینے میں داخل ہو گیا تو اس کا روزہ کافی ہو جائے گا پس وہ اپنا روزہ مکمل کرے اور اس پر غلام آزاد کرنا لازم نہیں ہو گا

TIKTOKHAQCOMMUNITY

باب الحدود

۱۰۱۴- عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ اس شخص کا کیا حکم ہے جس نے ایک چھوٹی بچی کے ساتھ زنا کیا؟ آپ نے فرمایا: اس پر حد واجب ہے۔

۱۰۱۵- اور میں نے ان سے سوال کیا کہ اس بچے کا کیا حکم ہے جس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا؟ آپ نے فرمایا: اس عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور بچے پر کوئی سزا نہیں ہے۔

۱۰۱۶- آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بیمار عورت اور ایک خارش زدہ بیمار مرد لایا گیا جس کی رانوں کی رگیں ابھری ہوئی تھیں اور اس نے اس عورت کے ساتھ بدکاری کی تھی۔ عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میں اس کے پاس آئی اور اس سے کہا کہ مجھے کھانا کھلاؤ اور پانی پلاؤ کیونکہ میں بھوک و پیاس کی شدت سے نڈھال ہوں تو اس نے کہا کہ میں ایسا نہیں کروں گا جب تک میں تمہارے ساتھ یہ فعل (زنا) نہ کر لوں۔ پس اس نے ایسا ہی کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو بغیر گواہی کے سو شاخوں والے ایک خوشے (جھاڑو نما لکڑیوں) سے ایک ہی بار مارا اور اسے چھوڑ دیا اور اس عورت کو نہیں مارا۔

۱۰۱۷- آپ نے فرمایا کہ زنا کرنے والے کو سخت ترین کوڑے لگائے جائیں گے اور بہتان لگانے والے کو درمیانی نوعیت کے کوڑے لگائے جائیں گے۔

۱۰۱۸-میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر آزاد لوگوں اور غلاموں کے ایک گروہ نے مل کر ایک غلام کو قتل کر دیا ہو تو ان کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: غلاموں میں سے جس نے قتل کیا اسے قتل کیا جائے گا اور آزاد لوگ اس کی دیت (خون بہا) ادا کریں گے۔

۱۰۱۹- میں نے ان سے سوال کیا کہ اس شخص کا کیا حکم ہے جس نے اپنے ساتھی کی طرف نیزہ یا چھری لہرائی؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ کھیل رہا تھا تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۲۰- آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد لوگ آپ کی تلوار کی نیام کی طرف لپکے تو وہاں سے ایک چھوٹا سا صحیفہ (کاغذ) ملا جس میں لکھا تھا: جس نے کسی بدعتی (یا مجرم) کو پناہ دی وہ کافر ہے اور جس نے اپنے حقیقی سرپرستوں کے علاوہ کسی اور کو اپنا سرپرست بنایا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ سرکش وہ ہے جو اپنے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرے یا مارنے والے کے علاوہ کسی اور کو مارے۔

۱۰۲۱-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زنا کرنے والا جس وقت زنا کر رہا ہوتا ہے وہ مومن نہیں رہتا۔

۱۰۲۲- آپ نے فرمایا: اگر کوئی شراب پیے تو اسے کوڑے مارو اگر وہ دوبارہ پیے تو پھر کوڑے مارو اور اگر وہ تیسری بار پیے تو اسے قتل کر دو۔

۱۰۲۳-میں نے ان سے سوال کیا کہ ایک شخص کو پکڑا گیا اور اس پر تین حدود (شراب نوشی زنا اور چوری) لازم تھیں تو کن حدود سے آغاز کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: پہلے شراب کی حد سے پھر چوری کی حد سے اور پھر زنا کی حد سے

۱۰۲۴-میں نے ان سے سوال کیا کہ اس شخص کا کیا حکم ہے جس نے کسی غلام کو قتل کیا؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک گردن (غلام) آزاد کرے گا اور مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے گا اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔

۱۰۲۵-میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر غلاموں کے ایک گروہ نے مل کر ایک آزاد شخص کو قتل کیا تو ان کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ سب اس کے بدلے قتل کیے جائیں گے۔

۱۰۲۶- میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر آزاد لوگوں کے ایک گروہ نے مل کر ایک غلام کو قتل کیا تو ان کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اس کی قیمت ادا کریں گے۔

۱۰۲۷- میں نے ان سے سوال کیا کہ چوری کی وہ حد کیا ہے جس میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دو یا تین درہم کی مالیت کے لوہے کے خود (ٹوپی) کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۰۲۸-میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا کسی شخص کے لیے یہ درست ہے کہ وہ اپنے غلام کو اس کے گناہ پر مارے؟ آپ نے فرمایا: وہ اسے اس کے گناہ کے مطابق مارے اگر اس نے زنا کیا ہے تو اسے حد لگائے اور اگر اس کے علاوہ کوئی گناہ ہے توگناہ کی مناسبت سے ایک یا دو کوڑے یا اس جیسی سزا دے اور سزا میں حد سے تجاوز نہ کرے۔

۱۰۲۹-میں نے ان سے سوال کیا کہ یہودی مجوسی اور نصرانی کی دیت کتنی ہے اور کیا وہ برابر ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان میں سے ہر مرد کی دیت آٹھ سو (درہم) ہے۔

۱۰۳۰- میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر کسی یہودی نصرانی یا مجوسی کو زنا کرتے یا شراب پیتے ہوئے پکڑا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ان پر مسلمانوں والی حدود نافذ ہوں گی اگر وہ مسلمانوں کے کسی شہر میں ایسا کریں یا غیر مسلم علاقوں میں کریں بشرطیکہ وہ (مقدمہ) مسلمانوں کے حکام کے پاس لے جائیں۔

۱۰۳۱- میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا یہ جائز ہے کہ یہودی نصرانی اور مجوسی دار الهجرت (مدینہ) میں سکونت اختیار کریں؟ آپ نے فرمایا: وہاں رہنا (مستقل قیام) تو درست نہیں لیکن وہ دن میں وہاں آ سکتے ہیں اور رات کو وہاں سے نکل جائیں۔

TAKTOKHAQ COMMUNITY

۱۰۳۲-علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے درندوں کی کھالوں پر بیٹھنے، کھڑے ہونے، ان پر سواری کرنے اور ان کی خرید و فروخت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں جب تک ان پر سجدہ نہ کیا جائے۔

۱۰۳۳- میں نے ان سے تیل کے اس مٹکے کے بارے میں سوال کیا جس میں چوہا مر گیا ہو؟ آپ نے فرمایا: اس سے مالش نہ کرو اور نہ ہی اسے کسی مسلمان کے ہاتھ بیچو۔

۱۰۳۴- میں نے سوال کیا کہ اگر چوہا تیل کے مٹکے میں گر جائے لیکن مرنے سے پہلے اسے زندہ نکال لیا جائے تو کیا اسے مسلمان کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اور اس سے مالش بھی کی جا سکتی ہے۔

۱۰۳۵- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص بوریوں یا تھیلوں سمیت سامان وزن کے حساب سے خریدتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بوری کے وزن کے بدلے ایک رطل یا اس سے کم و بیش کی کٹوتی کروں گا، کیا یہ بیع حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر بوری یا تھیلے کا اصل وزن معلوم نہ ہو اور دونوں فریق راضی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۳۶-میں نے سوال کیا کہ ایک شخص کے ذمے دوسرے کے دنانیر (سونے کے سکے) قرض ہیں، تو کیا وہ اسے اس کی قیمت کے برابر چاندی کے سکوں کی صورت میں وصول کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۰۳۷-آپ نے فرمایا: حضرت عباس ع کے پاس بہت مال تھا اور وہ اپنا مال مضاربت (کاروبار) کے لیے دیتے تھے اور یہ شرط لگاتے تھے کہ وہ (تاجر) کسی وادی کے بیچ میں قیام نہیں کریں گے، گیلی کلیجی نہیں خریدیں گے اور پانی پر پانی نہیں بہائیں گے (سمندری سفر نہیں کریں گے)۔ اگر کسی نے ان کی ہدایت کی مخالفت کی تو وہ نقصان کا ضامن ہوگا۔

۱۰۳۸-میں نے سوال کیا کہ چاندی کے برتن، پیالے تلوار پٹی زین اور لگام جس میں چاندی لگی ہو، کیا اسے چاندی کی اصل مقدار سے کم یا زیادہ درہموں کے بدلے بیچنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسی چاندی کو سونے کے سکوں (دنانیر) کے بدلے بیچیں، اور باقی اشیاء کو درہموں کے بدلے۔

۱۰۳۹-میں نے سوال کیا کہ کچھ لوگوں کی ایک نہر تھی جس میں ہر ایک کا پانی لینے کا حصہ معلوم تھا، اب ان میں سے ایک اپنا حصہ درہموں یا کھانے کے بدلے بیچنا چاہے تو کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۴۰-میں نے سوال کیا کہ دو آدمیوں نے بیعِ سلم (پیشگی ادائیگی والی بیع) میں شرکت کی، کیا ان کے لیے جائز ہے کہ سامان ملنے سے پہلے اپنا حصہ تقسیم کر لیں؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۰۴۱- میں نے سوال کیا کہ جانور کے بدلے جانور ادھار پر خریدنا اور ساتھ ایک درہم کا اضافہ دینا، جس میں درہم نقد ہو اور جانور ادھار، اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ آپس میں راضی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۴۲-میں نے قرض میں بیعِ سلم کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: اگر وہ کہے کہ میں نے تم سے فلاں چیز اتنے میں خریدی تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۴۳- میں نے کھجور کے درختوں کی بیع کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ اس وقت حلال ہے جب پھل رنگ بدلنے لگے؟ آپ نے فرمایا: جب کچی کھجور (بسر) اور خراب کھجور (شیص) کا فرق واضح ہو جائے تو اس کی خرید و فروخت حلال ہے۔

۱۰۴۴- میں نے سوال کیا کہ کھجور کے نکلنے (شگوفے بننے) سے پہلے اس میں بیعِ سلم کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: کھجور میں (اس مرحلے پر) بیع سلم درست نہیں۔

۱۰۴۵- میں نے سوال کیا کہ ایک منکر شخص (جو حق مار رہا ہو) کے بارے میں، کیا جائز ہے کہ اس کا اتنا ہی حق مار لیا جائے جتنا اس نے مارا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، لیکن اس سے زیادہ نہیں۔

۱۰۴۶-میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے جنگ کے علاقے (ارضِ شرک) میں ایک مشرک غلام خریدا، غلام نے کہا میں چل نہیں سکتا اور مسلمانوں کو ڈر ہو کہ وہ دشمن سے جا ملے گا، تو کیا اسے قتل کرنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر یہ خوف ہو کہ وہ دشمن سے جا ملے گا تو اسے قتل کرنا جائز ہے۔

۱۰۴۷-میں نے سوال کیا کہ کیا مسلمان کے لیے مشرکوں کی طرف تجارت لے جانا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ اسلحہ لے کر نہیں جا رہے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۴۸-میں نے سوال کیا کہ کیا 'ولاء' (آزاد کردہ غلام کی وراثت کا حق) کو بیچنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

۱۰۴۹: میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے کنیز خریدی اور اس سے ہمبستری کی، کیا اب وہ اسے منافع (مرابحہ) پر بیچ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۰۵۰- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے دوسرے سے ایک 'کر' گندم لینی ہے، کیا وہ اس کے بدلے اسی پیمائش کے برابر جو یا کھجور لے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ راضی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۵۱- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے دوسرے سے کھجور، سرکہ، گندم یا جو لینا ہے، کیا وہ اس کی قیمت درہموں کی صورت میں لے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ درہموں میں قیمت لگائے گا تو یہ معاملہ فاسد ہو جائے گا کیونکہ اس کی اصل قیمت درہم ہی تھی، لہٰذا درہم کے بدلے درہم (کمی بیشی کے ساتھ) درست نہیں۔

۱۰۵۲- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے غلہ خریدا، کیا وہ قبضہ کرنے سے پہلے اسے آگے منتقل (تولیہ) کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر منافع کمانا ہے تو قبضے سے پہلے جائز نہیں، لیکن اگر اصل قیمت پر ہی دے رہا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۵۳- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے گھی خریدا اور کچھ رقم بچ گئی، کیا وہ اس کے بدلے ایک دو رطل زیتون کا تیل لے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب اشیاء مختلف ہوں اور وہ راضی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۵۴- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے دس درہم میں گھر کرائے پر لیا، پھر اس کے پاس درزی یا کوئی اور آیا اور کہا کہ میں یہاں کام کرتا ہوں اور کرایہ ہم آدھا آدھا بانٹ لیں گے اور جو منافع ہوگا وہ بھی میرا اور تمہارا ہوگا اور منافع گھر کے کرائے سے زیادہ ہو گیا کیا یہ حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کوئی حرج نہیں۔

۱۰۵۵- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو سو درہم دیے اس شرط پر کہ وہ اسے پانچ درہم (نفع) دے گا، کم یا زیادہ، اور کہا کہ مجھے شریک کر لو؟ آپ نے فرمایا: یہ خالص سود ہے۔

۱۰۵۶- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا: مجھے اپنا کام سکھاؤ، میں تمہیں چھ درہم دوں گا اور مجھے شریک کر لو؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ راضی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۵۷- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو دس درہم دیے اس شرط پر کہ غلام اسے ہر ماہ دس درہم ادا کرے گا (تاکہ وہ آزادانہ کام کر سکے) کیا یہ حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۰۵۸- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص سامان بیچتا ہے اور یہ شرط رکھتا ہے کہ آدھا حصہ اس کا ہے، پھر اسے منافع پر بیچتا ہے، کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۰۵۹-میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے دو سال کے لیے گھر کرائے پر لیا اس شرط پر کہ اس کے بعد وہ اس کی لپائی کرے گا اور دروازوں کی مرمت کرے گا، کیا یہ حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۰۶۰- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے ادھار پر کوئی چیز بیچی جب وقت پورا ہوا تو سودا خریدار کے پاس ہی تھا، بیچنے والے نے کہا: جو تم نے مجھ سے خریدا ہے وہ مجھے واپس بیچ دو اور قیمت میں سے اتنی کٹوتی کر لو جو میں نے تمہیں دینی ہے کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ راضی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۶۱- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے دوسرے سے دس درہم لینے تھے اس نے کہا: میرے لیے ایک کپڑا خریدو اسے بیچو اور اس کی قیمت وصول کر لو، اور جو نقصان ہو وہ میرے ذمے ہوگا کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ راضی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۶۲- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک کپڑا دس درہم میں ادھار پر بیچا، پھر وہی کپڑا (نقد) پانچ درہم میں خرید لیا، کیا یہ حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر پہلے سے شرط نہ ہو اور دونوں راضی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۶۳- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے ناپ یا وزن کے حساب سے کوئی چیز خریدی، کیا اسے منافع (مرابحہ) پر بیچنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر خریدنے اور بیچنے والے راضی ہوں تو حرج نہیں، لیکن اگر ناپ یا وزن کا ذکر کیا گیا ہے تو ناپنے یا تولنے سے پہلے اسے بیچنا درست نہیں۔

۱۰۶۴-میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے کنیز چوری کی پھر اسے بیچ دیا، کیا اسے خریدنے والے کے لیے اس سے ہمبستری حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر بیچنے والے نے بتا دیا کہ یہ چوری کی ہے تو حلال نہیں، اور اگر خریدار کو علم نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۶۵- میں نے سوال کیا کہ دو نصرانی تھے، ایک نے دوسرے کو خنزیر یا شراب ادھار پر بیچی، رقم وصول کرنے سے پہلے دونوں مسلمان ہو گئے کیا اسلام لانے کے بعد اس کی قیمت لینا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر قیمت اس کا حق تھی تو اسے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۶۶- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص کے پاس بھیڑیں ہیں جن کی چکیاں (دمبے کی چربی والا حصہ) وہ زندگی میں ہی کاٹ لیتا ہے کیا اس کٹے ہوئے حصے کو بیچنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اسے پگھلا کر چراغ جلایا جائے لیکن اسے نہ کھایا جائے اور نہ ہی (کھانے کے لیے) بیچا جائے۔

۱۰۶۷- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص کے مویشی مر گئے، کیا ان کی کھالیں بیچنا، انہیں رنگنا یا پہننا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اور اگر انہیں پہنے تو اس میں نماز نہ پڑھے۔

۱۰۶۸: میں نے سوال کیا کہ ایک شخص اجرت لے کر قرآن لکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

باب اللقطۃ وما یحل منہا

۱۰۶۹۔عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر گری ہوئی چیز (جو کسی کو ملی ہو) ایک کنیز ہو تو کیا اسے پانے والے کے لیے اس سے ہمبستری کرنا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کے لیے صرف یہ حلال ہے کہ اسے اس رقم کے بدلے بیچ دے جو اس نے اس کی پرورش اور اخراجات پر خرچ کی ہے۔

۱۰۷۰۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ جو گری ہوئی چیز کسی شخص کو ملے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک سال تک اس کا اعلان (تشہیر) کرے، اس کے بعد وہ اس کے باقی مال کی طرح (اس کے استعمال میں) ہے۔

اور آپ نے فرمایا کہ امام علی بن حسین (امام سجاد) علیہ السلام اپنے گھر والوں سے فرمایا کرتے تھے: (گری ہوئی چیز کو) ہاتھ نہ لگایا کرو۔

۱۰۷۱۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ گری ہوئی چیز اگر کسی فقیر کو ملے تو کیا وہ اس معاملے میں غنی (مالدار) کی طرح ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۱۰۷۲۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ جس شخص کو گری ہوئی چیز ملے، خواہ وہ درہم ہوں، کپڑا ہو یا کوئی جانور، وہ اس کا کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک سال تک اس کا اعلان کرے، پھر اگر اس کا مالک نہ پہچانا جائے تو اسے اپنے مال کے ساتھ سنبھال کر رکھے یہاں تک کہ اس کا طالب (مالک) آ جائے تو اسے دے دے، اور اگر وہ (پانے والا) مرنے لگے تو اس کی وصیت کر جائے، پس اگر اس چیز کو کوئی نقصان پہنچا تو وہ (پانے والا) ضامن ہوگا۔

۱۰۷۳۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ ایک شخص کو چاندی ملی، اس نے ایک سال تک اعلان کیا پھر اسے صدقہ کر دیا، اب اس کا مالک آ گیا ہے، تو صدقہ کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ اجر کسے ملے گا؟ اور کیا اس پر واجب ہے کہ وہ اصل چیز یا اس کی قیمت مالک کو لوٹائے؟ آپ نے فرمایا: وہ (پانے والا) اس کا ضامن ہے (یعنی مالک کو قیمت ادا کرے گا) اور صدقے کا اجر پانے والے کو ہی ملے گا، سوائے اس کے کہ مالک راضی ہو جائے اور اسے (صدقہ ہی) رہنے دے، تب اجر مالک کو ملے گا۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

۱۰۷۴۔ علی بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوالحسن موسیٰ (کاظم) علیہ السلام کی ایک لونڈی نے بتایا، جو آپ کو وضو کراتی تھی اور وہ ایک سچی خادمہ تھی، اس نے کہا: میں نے مقامِ قدید میں آپ کو وضو کرایا جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، میں آپ پر پانی ڈال رہی تھی کہ پانی مٹی پر بہا تو وہاں سے سونے کی دو بالیاں نکل آئیں جن میں ایسے موتی جڑے تھے کہ میں نے ان سے خوبصورت کبھی نہیں دیکھے تھے۔ آپ نے اپنا سر میری طرف اٹھایا اور پوچھا: کیا تم نے (انہیں) دیکھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: انہیں مٹی میں چھپا دو اور اس کے بارے میں کسی کو نہ بتانا۔خادمہ کہتی ہے: میں نے ایسا ہی کیا اور آپ کی وفات تک کسی کو اس بارے میں نہیں بتایا۔ (اللہ کا درود و سلام اور رحمت و برکات ہوں آپ پر اور آپ کے آباء و اجداد پر)۔

باب ما یحل مما یؤکل ویشرب وینتفع به

۱۰۷۵- علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے لہسن اور پیاز کے بارے میں سوال کیا کہ کیا انہیں پکانے سے پہلے دوا میں ڈالا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۰۷۶- میں نے سوال کیا کہ لہسن اور پیاز کو سرکے کے ساتھ کھانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۰۷۷- میں نے منقہ (بڑی خشک انگور) کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اسے اتنا پکانا درست ہے کہ اس کا ذائقہ پانی میں آ جائے، پھر اس پانی کو اتنا پکایا جائے کہ دو تہائی (2/3) حصہ اڑ جائے اور ایک تہائی (1/3) باقی رہ جائے پھر اسے محفوظ کر لیا جائے اور سال بھر پیا جائے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۰۷۸- میں نے سوال کیا کہ ایک شخص جو بظاہر قبلہ رو ہو کر نماز پڑھتا ہے مگر وہ قابلِ بھروسہ نہیں ہے، وہ کوئی مشروب لائے اور دعویٰ کرے کہ یہ (پکا کر) ایک تہائی رہ گیا ہے، تو کیا اسے پینا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ معرفت رکھنے والا (پکا) مسلمان نہ ہو۔

۱۰۷۹: میں نے سوال کیا کہ وہ بکری جس کے مرنے کے بعد اس کے پیٹ سے بچہ زندہ نکال لیا جائے، کیا اسے کھانا درست ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸۰-میں نے انجیر، کھجور اور دیگر پھلوں کو ملا کر (ایک ساتھ دو دو کر کے) کھانے کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 'اقران' (دو دو پھل ملا کر کھانے) سے منع فرمایا ہے، پس اگر تم اکیلے ہو تو جیسے چاہو کھاؤ، لیکن اگر تم مسلمان قوم کے ساتھ (بیٹھ کر کھا رہے) ہو تو ملا کر نہ کھاؤ۔

۱۰۸۱: میں نے گدھی کے دودھ کے بارے میں سوال کیا کہ اسے بطور دوا پینا یا دوا میں شامل کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸۲- میں نے ایسے برتن (لکڑی کا پیالہ یا بڑا برتن) میں پینے کے بارے میں سوال کیا جس میں شراب پی گئی ہو؟ آپ نے فرمایا: جب اسے دھو لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸۳- میں نے ایسی شراب کے بارے میں سوال کیا جو پہلے شراب تھی پھر (خود بخود) سرکہ بن گئی، کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب اس کا نشہ ختم ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸۴- میں نے شراب کے مٹکے (دَنّ) کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اس میں سرکہ، زیتون یا اس جیسی چیز ڈالی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جب اسے دھو لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸۵- میں نے شراب پینے والے کے بارے میں سوال کیا کہ اگر وہ اس سے نشے کی حالت میں ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص شراب کے نشے میں ہو اور اس کے چالیس دن کے اندر مر جائے، وہ اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے گا جیسے وہ بتوں کا پوجنے والا ہو۔

۱۰۸۶-میں نے سوال کیا کہ ایک شخص کو جنگل (صحرا) میں ایک بکری ملی، کیا وہ اس کے لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: وہ یا تمہاری ہے، یا تمہارے بھائی کی، یا بھیڑیے کی، پس اسے پکڑ لو اور جہاں ملی ہے وہیں اس کا اعلان کرو، اگر (مالک) پہچانا جائے تو اسے لوٹا دو، اور اگر نہ پہچانا جائے تو اسے کھا لو، لیکن تم اس کے ضامن ہو، اگر اس کا مالک قیمت مانگنے آ جائے تو تمہیں وہ قیمت اسے لوٹانی ہوگی۔

۱۰۸۷- میں نے 'نثار' (تقریبات میں لٹائے جانے والے) شکر، بادام وغیرہ کے بارے میں سوال کیا کہ کیا انہیں کھانا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: لوٹ مار کے مال (جس پر چھینا جھپٹی ہو) کو کھانا ناپسندیدہ (مکروہ) ہے۔

۱۰۸۸- میں نے اس کھانے کے بارے میں سوال کیا جو ایسے دسترخوان یا میز پر رکھا جائے جس پر شراب گری ہو، کیا اس پر بیٹھ کر کھایا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر دسترخوان (میز) خشک ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸۹: میں نے سوال کیا کہ اگر چوہا یا کتا روٹی وغیرہ میں سے کچھ کھا لے، تو کیا باقی کو کھانا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: جتنا حصہ انہوں نے کھایا ہے اسے پھینک دیا جائے اور باقی کھا لیا جائے۔

۱۰۹۰- میں نے سوال کیا کہ اگر چوہا یا کتا تیل، گھی یا دودھ میں سے پی لیں تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ (تیل یا گھی) تھوڑا ہو جیسے کسی چھوٹے برتن میں تو اسے نہ کھائے بلکہ اس سے چراغ جلانے جیسے کاموں میں نفع اٹھائے، اور اگر وہ مقدار میں بہت زیادہ ہو تو اسے کھانے میں حرج نہیں سوائے اس کے کہ اس کا مالک مالدار ہو اور اسے بہا دینے کی استطاعت رکھتا ہو، تو پھر اسے کسی کام میں استعمال نہ کرے۔

۱۰۹۱- میں نے سوال کیا کہ کیا مسلمان کے لیے جائز ہے کہ وہ یہودی یا مجوسی کے ساتھ ایک ہی بڑے برتن (کاسہ) میں کھانا کھائے، یا اس کے ساتھ ایک بستر پر بیٹھے، یا مسجد میں (بیٹھے) یا اس کے ساتھ دوستی (ہمسفری) کرے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

TLK HAQ COMMUNITY

۱۰۹۲-اور میں نے ان سے اس مسلمان کے بارے میں سوال کیا جو (حق کو) پہچانتا ہو اور اپنے بھائی کے گھر جائے، پھر وہ اسے نبیذ یا کوئی مشروب پلائے جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو، تو کیا اس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ پوچھے بغیر اسے پی لے؟
انہوں نے فرمایا: اگر وہ حق کو پہچاننے والا مسلمان ہے تو جو کچھ وہ تمہارے پاس لائے اسے پی لو، سوائے اس کے کہ تم اس میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو۔
۱۰۹۳ - اور میں نے ان سے اس آٹے کے بارے میں پوچھا جس میں چوہے کی مینگنیاں گر جائیں، کیا اسے کھانا جائز ہے جب اسے آٹے کے ساتھ گوندھ دیا گیا ہو؟
انہوں نے فرمایا: اگر تم اسے نہ پہچان سکو (یعنی آٹے میں مل کر غائب ہو جائے) تو کوئی حرج نہیں، اور اگر تم اسے پہچان لو تو اسے نکال کر پھینک دو۔
۱۰۹۴ - اور میں نے ان سے یہودیوں اور عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ حلال ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہر وہ چیز جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو (وہ حلال ہے)۔
۱۰۹۵ - اور میں نے ان سے عرب نصاریٰ کے ذبیحوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ اہل کتاب میں سے نہیں ہیں اس لیے ان کے ذبیحے حلال نہیں ہیں۔
۱۰۹۶ - اور میں نے ان سے گھریلو گدھوں کے گوشت کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ کھایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اور آپ نے اس سے صرف اس لیے منع فرمایا تھا کیونکہ لوگ ان پر کام (باربرداری) لیتے تھے تو آپ نے ناپسند فرمایا کہ لوگ انہیں (کھا کر) ختم کر دیں۔

۱۰۹۷-اور میں نے ان سے اس مسلمان مرد کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلانے کے لیے کوئی یہودی یا نصرانی عورت مقرر کرے جبکہ وہ شراب پیتی ہوں؟ انہوں نے فرمایا: جب تک وہ تمہارے لیے دودھ پلاتی رہیں انہیں شراب پینے سے روکو۔

۱۰۹۸ - اور میں نے ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو زنا سے پیدا ہوئی ہو کہ کیا اس کا دودھ پلوانا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، اور نہ ہی اس عورت کا جس کی بیٹی زنا سے پیدا ہوئی ہو۔

TIKTOKHAQCOMMUNITY

باب الصید

۱۰۹۹-عبد اللہ بن الحسن نے اپنے دادا علی بن جعفر سے، انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کی کہ میں نے آپ سے اس ٹڈی کے بارے میں پوچھا جو صحرا یا پانی میں مری ہوئی ملے کہ کیا وہ کھائی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے مت کھاؤ۔

۱۱۰۰- اور میں نے آپ سے اس ٹڈی کے بارے میں پوچھا جسے ہم پکڑیں اور وہ ہمارے پکڑنے کے بعد مر جائے تو کیا وہ کھائی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۱۱۰۱- اور میں نے آپ سے ٹڈی کے بچے (دبا) کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ کھایا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں جب تک کہ وہ اڑنے کے قابل نہ ہو جائے۔

۱۱۰۲- اور میں نے آپ سے اس مچھلی کے بارے میں پوچھا جو نہر سے اچھل کر کنارے پر جا گرے اور مر جائے تو کیا اسے کھانا درست ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر تم نے اسے مرنے سے پہلے پکڑ لیا تو اسے کھا لو اور اگر وہ تمہارے پکڑنے سے پہلے مر گئی تو اسے مت کھاؤ۔

۱۱۰۳- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حدودِ حرم سے باہر حرم کے کبوتر کا شکار کرے پھر اسے ذبح کر کے حرم میں لے جائے اور کھائے تو کیا یہ درست ہے؟ آپ نے فرمایا: حرم کے کبوتر کو کھانا کسی بھی حال میں درست نہیں۔

۱۱۰۴-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے کسی جنگلی گدھے یا ہرن کا پیچھا کیا اور اسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا تو کیا اس کا کھانا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب اس نے بسم اللہ پڑھی ہو۔

۱۱۰۵- اور میں نے آپ سے اس ہرن یا جنگلی گدھے یا پرندے کے بارے میں پوچھا جسے ایک شخص نے گرایا پھر اس کے گرنے کے بعد کسی دوسرے نے اسے تیر مارا؟ آپ نے فرمایا: اسے کھاؤ جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہوا ہو بشرطیکہ بسم اللہ پڑھی ہو اور تیر چلایا ہو۔

۱۱۰۶- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے کسی جنگلی گدھے یا ہرن کا پیچھا کیا اور اسے تلوار مار کر گرا دیا تو کیا وہ کھایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ اسے ذبح کرنے کا وقت پا لے تو کھایا جائے گا اور اگر وہ نظروں سے اوجھل ہونے سے پہلے ہی مر جائے تب بھی اسے کھا لے۔

۱۱۰۷-اور میں نے آپ سے اس سمندری شکار کے بارے میں پوچھا جس سے پانی ہٹ گیا ہو (یعنی پانی خشک ہو گیا ہو) اور وہ مردہ ہو تو کیا اس کا کھانا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے مت کھاؤ۔

۱۱۰۸ - اور میں نے آپ سے کچھوے اور کیکڑے اور مچھلی کی ایک قسم (جری) کے کھانے کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان کا کھانا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: کچھوے اور کیکڑے اور جری مچھلی کا کھانا حلال نہیں۔

۱۱۰۹- اور میں نے آپ سے اس گوشت کے بارے میں پوچھا جو سمندر اور دریائے فرات کے صدفوں (سیپیوں) میں ہوتا ہے کہ کیا وہ کھایا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مینڈکوں کا گوشت ہے پس اس کا کھانا حلال نہیں۔

۱۱۱۰- اور میں نے آپ سے ان انڈوں کے بارے میں پوچھا جو کسی شخص کو جھاڑیوں میں ملے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کس چیز کے انڈے ہیں تو کیا ان کا کھانا درست ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر ان کے دونوں سرے مختلف (ایک طرف سے نوکیلا اور دوسری طرف سے چوڑا) ہوں تو کوئی حرج نہیں اور اگر دونوں سرے برابر ہوں تو اسے کھانا حلال نہیں۔

۱۱۱۱- اور میں نے آپ سے اس شکار کے بارے میں پوچھا جسے شکاری قید کر لے اور وہ اس کے جال یا قید میں مر جائے تو کیا اسے کھانا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: جب وہ (شکاری کے قبضے میں) قید ہو تو کھا لو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۱۲- اور میں نے آپ سے اس مچھلی کے بارے میں پوچھا جسے پکڑا جائے پھر اسے باندھ کر دوبارہ پانی میں چھوڑ دیا جائے تاکہ خریدار کے آنے تک محفوظ رہے پھر ان میں سے کچھ مر جائیں تو کیا ان کا کھانا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں اس لیے کہ وہ اسی (پانی) میں مری ہے جس میں اس کی زندگی تھی۔

باب ما يحل لبسه من الثياب مما تصيبه الجنابة وغيرها

۱۱۱۳- عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے بیت الخلاء کے بارے میں سوال کیا جس میں پانی ڈالا جائے اور وہ اڑ کر کپڑوں پر پڑے تو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ خشک ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۱۴- میں نے آپ سے اس بستر کے بارے میں سوال کیا جس میں بہت زیادہ اون ہو اور اس پر پیشاب گر جائے تو اسے کیسے دھویا جائے گا آپ نے فرمایا کہ اس کا ظاہری حصہ دھویا جائے پھر جس جگہ پیشاب لگا ہو وہاں پانی ڈالا جائے یہاں تک کہ وہ بستر کی دوسری جانب سے نکل جائے۔

۱۱۱۵- میں نے آپ سے اس بستر کے بارے میں سوال کیا جس پر احتلام کی نجاست لگی ہو تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے آپ نے فرمایا کہ اسے دھو لو اور اگر تم اسے نہ دھو سکو تو اس وقت تک اس پر نہ سوؤ جب تک وہ خشک نہ ہو جائے پھر اگر تم اس حال میں اس پر سوئے کہ تمہارا جسم گیلا تھا تو جسم کے اس حصے کو دھو لو جہاں نجاست لگی ہو اور اگر تم اپنے اور اس بستر کے درمیان کوئی دوسرا کپڑا بچھا لو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

TIKTOKHAQCOMMUNITY

۱۱۱۵-میں نے آپ سے اس بستر کے بارے میں سوال کیا جس پر احتلام کی نجاست لگی ہو تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے آپ نے فرمایا کہ اسے دھو لو اور اگر تم اسے نہ دھو سکو تو اس وقت تک اس پر نہ سوؤ جب تک وہ خشک نہ ہو جائے پھر اگر تم اس حال میں اس پر سوئے کہ تمہارا جسم گیلا تھا تو جسم کے اس حصے کو دھو لو جہاں نجاست لگی ہو اور اگر تم اپنے اور اس بستر کے درمیان کوئی دوسرا کپڑا بچھا لو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۱۶- میں نے آپ سے سمور اور سنجاب اور فنک (جنگلی جانوروں کی کھال) پہننے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے نہ پہنا جائے اور نہ ہی اس میں نماز پڑھی جائے سوائے اس کے کہ وہ شرعی طریقے سے ذبح شدہ ہو۔

۱۱۱۷- میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اس کے لیے ایسی چادر پہننا درست ہے جس میں دیباج (ریشم) ہو یا ایسا ٹوپی والا جبہ جس پر ریشم لگا ہو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

۱۱۱۸- میں نے آپ سے یہودیوں اور عیسائیوں کے کپڑوں کے بارے میں سوال کیا کہ کیا مسلمان ان پر سو سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۱۹- میں نے آپ سے اس کپڑے کے بارے میں سوال کیا جو جانوروں کے باندھنے کی جگہ ان کے پیشاب اور لید پر رکھ دیا گیا ہو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے ساتھ کوئی چیز چمٹ جائے تو اسے دھو لو اور اگر اسے لید یا اس کی زردی لگ جائے تو محض زردی کی وجہ سے اسے نہ دھوؤ۔

باب الوصية

۱۱۲۰-عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میری فلاں لونڈی آزاد ہے پھر وہ شخص زندہ رہا یہاں تک کہ لونڈی کے بچے پیدا ہوئے اور پھر وہ شخص مر گیا تو اس لونڈی کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ لونڈی آزاد ہو جائے گی اور اس کے بچے غلام ہی رہیں گے۔

۱۱۲۱- میں نے آپ سے اس مرد یا عورت کے بارے میں سوال کیا جس کی موت کے وقت زبان بند ہو گئی ہو اور اس کے گھر والے اس سے پوچھنا شروع کریں کہ کیا تم نے فلاں اور فلاں کو آزاد کر دیا ہے اور وہ سر کے اشارے سے بعض کے لیے ہاں اور بعض کے لیے نہیں کہے اور صدقہ کے بارے میں بھی اسی طرح اشارہ کرے تو کیا یہ جائز ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں یہ جائز ہے۔

۱۱۲۲-میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس پر ایک غلام آزاد کرنا واجب ہو کہ کیا لنگڑے یا لولے غلام کو آزاد کرنا اسے کفایت کر جائے گا آپ نے فرمایا کہ اگر وہ ان لوگوں میں سے ہے جو بیچے جاتے ہیں تو اسے کفایت کر جائے گا سوائے اس کے کہ اس نے اپنے اوپر کسی خاص صفت کا غلام آزاد کرنا لازم کر لیا ہو تو پھر اس پر وہی لازم ہے جس کا اس نے عہد کیا تھا۔

۱۱۲۳- میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس پر ایک گردن آزاد کرنا واجب ہو کہ بوڑھے شخص کو آزاد کرنا افضل ہے یا مضبوط نوجوان کو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کرو جو اپنا کام خود کر سکے اور کمزور بوڑھا مضبوط نوجوان سے افضل ہے۔

۱۱۲۴- میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کے پاس کسی کی امانت ہو اور اسے اس کی ضرورت پڑ جائے تو کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ مالک کی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ لے لے جبکہ اس کا ارادہ اسے واپس کرنے کا ہو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے پاس اتنی رقم موجود ہو تو لینے اور پھر اسے واپس کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۲۵- میں نے آپ سے یتیم کے بارے میں سوال کیا کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ جب وہ احتلام کی عمر کو پہنچ جائے اور لین دین کے معاملات کی پہچان کر لے۔

باب ما جاء فی الأبوین

۱۱۲۶-عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنے بیٹے کو کچھ صدقہ دیا پھر اس کا خیال بدل گیا کہ اس میں اپنے بیٹے کے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کر لے تو کیا یہ درست ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں والد اپنے بیٹے کے مال کے ساتھ جو چاہے کرے اور بیٹے کی طرف سے (باپ کو) ملنے والا ہدیہ دوسروں کے صدقہ کے برابر ہے۔

۱۱۲۷- میں نے آپ سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنے بیٹے کے مال سے کچھ لے سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر اس کی اجازت سے یا یہ کہ وہ مجبور ہو جائے تو دستور کے مطابق کھا لے یا اس سے قرض لے لے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آسانی ہو تو اسے ادا کر دے اور بیٹے کے لیے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے باپ کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ لے۔

۱۱۲۸-میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کے پاس دو آدمی اپنی بیٹی کا رشتہ مانگنے آئے تو اس نے چاہا کہ ان میں سے ایک سے نکاح کر دے جبکہ اس کے باپ (یعنی لڑکی کے دادا) نے دوسرے کو پسند کیا تو نکاح کرنے کا زیادہ حق کس کا ہے آپ نے فرمایا کہ جسے دادا نے پسند کیا ہے کیونکہ وہ لڑکی اور اس کا باپ دونوں دادا کے اختیار میں ہیں۔

۱۱۲۹-میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اس کے لیے جائز ہے کہ اپنی بعض اولاد کو بعض پر فضیلت دے آپ نے فرمایا کہ میں نے خود فلاں کو اپنے گھر والوں اور اولاد پر فضیلت دی ہے لہذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۳۰- میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جسے اپنے بیٹے کی لونڈی کی ضرورت پڑے اور وہ اس سے ہمبستری کر لے جبکہ بیٹے نے ابھی اس سے ہمبستری نہ کی ہو تو کیا یہ درست ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں وہ اس کے لیے حلال ہے مگر یہ کہ اگر باپ مالدار ہو تو اس لونڈی کی قیمت متعین کرے اور پھر وہ قیمت اپنے بیٹے کو واپس کر دے۔

۱۱۳۱- میں نے آپ سے اس مسلمان شخص کے بارے میں سوال کیا جس کے والدین کافر ہوں کہ کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ نماز میں ان کے لیے مغفرت کی دعا کرے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ ان سے اس وقت جدا ہوا ہو جب وہ چھوٹا تھا اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ اسلام لائے یا نہیں تو کوئی حرج نہیں اور اگر وہ ان کے کفر کو جانتا ہے تو ان کے لیے مغفرت کی دعا نہ کرے اور اگر اسے معلوم نہ ہو تو ان کے لیے دعا کرے۔

۱۱۳۲- میں نے آپ سے اس نصرانی کے بارے میں سوال کیا جس کا بیٹا مر جائے اور وہ مسلمان ہو تو کیا وہ وارث بنے گا آپ نے فرمایا کہ اہل ملت (کافر) وارث نہیں بنتے۔

باب المکاتب

۱۱۳۳-عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے اس مکاتب کے بارے میں سوال کیا جو چند لوگوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے بعض اپنا حصہ آزاد کر دیں پھر اس کے بعد مکاتب باقی رقم ادا کرنے سے عاجز آ جائے تو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ جتنا حصہ آزاد ہو چکا وہ آزاد ہے اور باقی حصے کے لیے اس سے مزدوری کرائی جائے گی۔

۱۱۳۴- میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنے غلام سے مکاتبت کا معاہدہ کیا پھر غلام نے معاہدے کے بعد کہا کہ آپ مجھے کچھ رقم ہبہ کر دیں (بخش دیں) تو میں آپ کی مکاتبت کی رقم جلدی ادا کر دوں گا کیا یہ حلال ہے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ ہبہ کے طور پر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر وہ یوں کہے کہ آپ مجھ سے کچھ رقم کم کر دیں اور میں آپ کو جلدی ادائیگی کر دوں گا تو یہ درست نہیں ہے۔

۱۱۳۵-میں نے آپ سے اس مکاتب کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی مکاتبت کی آدھی یا کچھ رقم ادا کر دی ہو پھر وہ مر جائے اور اپنے پیچھے اولاد اور بہت سا مال چھوڑ جائے تو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ جب اس نے آدھی رقم ادا کر دی تھی تو وہ آزاد ہو گیا اور اس کی باقی رقم اس کے مال سے ادا کی جائے گی اور اس کی وراثت اس کی اولاد کو ملے گی۔

۱۱۳۶-میں نے آپ سے مکاتب کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اس پر رمضان کا فطرانہ واجب ہے یا اس شخص پر جس نے اس سے معاہدہ کیا ہے اور کیا اس کی گواہی جائز ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی گواہی جائز نہیں ہے اور فطرانہ خود اسی پر واجب ہے۔

۱۱۳۷- میں نے آپ سے سوال کیا کہ اگر مکاتب کوئی جرم کر دے تو اس کا تاوان کس پر ہو گا آپ نے فرمایا کہ تاوان مکاتب پر ہی ہو گا۔

۱۱۳۸-میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے صحت کی حالت میں اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کر دیا تو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ آدھا حصہ آزاد ہو جائے گا اور باقی آدھے حصے کے لیے اس سے مزدوری کرائی جائے گی اور اس کی منصفانہ قیمت لگائی جائے گی۔

۱۱۳۹- میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنے غلام سے کسی دوسرے غلام کی فراہمی پر مکاتبت کا معاہدہ کرے یا کوئی دوسرا شخص اس کی ضمانت دے دے تو کیا یہ درست ہے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ کہے کہ پانچ سالہ یا چار سالہ غلام (یا کوئی اور صفت بیان کرے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

باب ما یجوز فی المساجد

۱۱۴۰-عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے مسجد الحرام میں سونے کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۴۱-میں نے آپ سے مسجد رسول (مسجد نبوی) میں سونے کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ یہ درست نہیں ہے۔

۱۱۴۲- میں نے آپ سے اس گھر کے بارے میں سوال کیا جو ایک عرصے تک بیت الخلاء رہا ہو کیا اسے مسجد بنانا درست ہے آپ نے فرمایا کہ جب اسے صاف کر دیا جائے اور اس کی اصلاح کر دی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۴۳-میں نے آپ سے سوال کیا کہ کیا مسجد میں شعر پڑھے جا سکتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۴۴-میں نے آپ سے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۴۵- میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنے گھر یا حویلی کے کسی حصے میں مسجد بنائی ہوئی ہو کیا اسے بیت الخلاء بنانا درست ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۴۶-میں نے آپ سے سوال کیا کہ کیا مسجد میں تلوار لٹکانا درست ہے آپ نے فرمایا کہ قبلہ کی جانب تو نہیں البتہ کسی دوسری جانب لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۴۷- میں نے آپ سے اس چونے کے بارے میں سوال کیا جسے غلاظت (گوبر وغیرہ) سے پکایا گیا ہو کیا اس سے مسجد کی لپائی کرنا درست ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۴۸-میں نے آپ سے مسجد کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اس کے قبلہ کی دیوار پر قرآن یا اللہ کا ذکر لکھا جا سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۴۹-میں نے آپ سے مسجد کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اس کے قبلہ کی دیوار پر چونے یا رنگوں سے نقش و نگار بنائے جا سکتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۵۰- میں نے آپ سے اس جگہ کے بارے میں سوال کیا جہاں غسل جنابت کیا گیا ہو یا پیشاب کیا گیا ہو کیا وہاں بستر بچھانا درست ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں اگر وہ جگہ خشک ہو تو یہ درست ہے۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

باب ما جاء فی الأیمان

TIKTOK HAQ COMMUNITY

۱۱۵۱- عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ قسم صرف اللہ ہی کی کھائی جائے اور جہاں تک کسی شخص کا یہ کہنا ہے کہ "نہیں بلکہ تیرے دشمن کی قسم" تو یہ جاہلیت کے اقوال میں سے ہے اور اگر کوئی اس طرح کی قسم کھائے گا تو وہ اللہ کی قسم کھانا چھوڑ دے گا اور آدمی کا "اے شخص" کہنا نام پکارنے کی ایک صورت ہے اور جہاں تک انسان کا یہ کہنا ہے کہ "اللہ کی عمر کی قسم" یا "اللہ کی قسم" تو یہ اللہ ہی کی قسم شمار ہوتی ہے۔

۱۱۵۲- میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو قسم کھاتا ہے اور اس میں استثنا کرتا ہے (ان شاء اللہ کہتا ہے) تو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اس کا اعتبار اس کی نیت پر ہو گا۔

باب الخواتيم من الفضة وغيرها

۱۱۵۳-عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو دائیں ہاتھ میں پہن لو اور اگر چاہو تو بائیں ہاتھ میں پہن لو۔

۱۱۵۴-میں نے آپ سے سوال کیا کہ کیا مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا درست ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

۱۱۵۵-میں نے آپ سے آئینے کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اسے استعمال کرنا درست ہے اگر اس کا حلقہ (فریم) چاندی کا ہو آپ نے فرمایا کہ ہاں مکروہ تو اس چیز کا استعمال ہے جس میں (چاندی کے برتن کی طرح) پیا جائے۔

۱۱۵۶-میں نے آپ سے ایسی زین اور لگام کے بارے میں سوال کیا جس میں چاندی لگی ہو کہ کیا اس پر سواری کی جا سکتی ہے آپ نے فرمایا کہ اگر اس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا ہو جسے الگ کرنا ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ورنہ اس پر سواری نہ کی جائے۔

۱۱۵۷-میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو ہمبستری کرتا ہے یا بیت الخلاء میں جاتا ہے جبکہ اس نے ایسی انگوٹھی پہنی ہو جس پر اللہ کا ذکر یا قرآن کی کوئی چیز لکھی ہو کیا یہ درست ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

باب ما يجوز من الأشياء

۱۱۵۸-عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے غنا (گانے) کے بارے میں سوال کیا کہ کیا عید الفطر اور عید الاضحی اور خوشی کے موقع پر یہ درست ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک اس کے ذریعے اللہ کی نافرمانی نہ کی جائے۔

۱۱۵۹- میں نے آپ سے نوحہ کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

۱۱۶۰- میں نے آپ سے چیونٹی کو مارنے کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو سوائے اس کے کہ وہ تمہیں تکلیف دے۔

۱۱۶۱-میں نے آپ سے سوال کیا کہ کیا ہدہد کو مارنا درست ہے آپ نے فرمایا کہ اسے تکلیف نہ دو اور نہ اسے قتل کرو اور نہ اسے ذبح کرو کیونکہ یہ بہت اچھا پرندہ ہے۔

۱۱۶۲- میں نے آپ سے جانور کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اس کے چہرے پر مارنا یا اسے آگ سے داغنا درست ہے آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۶۳-میں نے آپ سے بھاگے ہوئے غلام یا گمشدہ چیز پر انعام مقرر کرنے کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۶۴- میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ کیا قرآن مجید کو سرخ روشنائی سے لکھنا درست ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۶۵-میں نے آپ سے مجسموں (کھلونوں) کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان سے کھیلنا درست ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

۱۱۶۶- میں نے آپ سے ایسے کاغذ کے بارے میں سوال کیا جس پر اللہ کا ذکر لکھا ہو کیا اسے آگ میں جلانا درست ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کی بے حرمتی کا ڈر ہو تو اسے جلا دو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۶۷- میں نے آپ سے سرمہ کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اسے نبیذ (جو یا کھجور کے پانی) میں گوندھنا درست ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

۱۱۶۸- میں نے آپ سے مونچھیں ترشوانے کے بارے میں سوال کیا کہ کیا یہ سنت ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۶۹-میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ اپنی داڑھی کے بال کاٹ سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ جہاں تک رخساروں کے بالوں کا تعلق ہے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن سامنے کے بالوں (ٹھوڑی کے بالوں) کو نہ کاٹا جائے۔

باب ما جاء فی العقیقۃ

۱۱۷۰-عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے لڑکے اور لڑکی کے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ دونوں برابر ہیں یعنی ایک ایک مینڈھا ذبح کیا جائے گا اور بچے کا سر مونڈا جائے گا اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کی جائے گی پھر اگر (فوری طور پر صدقہ کرنے کی) استطاعت نہ ہو تو بالوں کو سنبھال کر رکھ لیا جائے اور ان کا وزن معلوم کر لیا جائے تاکہ جب آسانی ہو تو اس کے برابر صدقہ کر دیا جائے۔

TIKTOK FAQ COMMUNITY

ما جاء فی الشهادات

۱۱۷۱-عبداللہ بن حسن اپنے دادا علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے ولد الزنا (ناجائز اولاد) کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اس کی گواہی جائز ہے آپ نے فرمایا کہ نہ اس کی گواہی جائز ہے اور نہ وہ امامت کروا سکتا ہے۔

۱۱۷۲- میں نے آپ سے ہاتھ پھیلا کر مانگنے والے (سائل) کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اس کی گواہی جائز ہے آپ نے فرمایا کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ ہاتھ پھیلا کر مانگنے والے کی گواہی جائز نہیں ہے۔

۱۱۷۳-میں نے اپنے بھائی سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو دعا کر رہا ہو اور اس کے گرد اس کے بھائی موجود ہوں تو کیا ان پر آمین کہنا واجب ہے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ چاہیں تو کہیں اور اگر چاہیں تو خاموش رہیں لیکن اگر وہ دعا کرے اور ان سے کہے کہ آمین کہو تو پھر ان پر ایسا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

۱۱۷۴-راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی ایسے ضرورت مند کی حاجت بادشاہ (حکمران) تک پہنچائے جو خود وہاں تک پہنچنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اللہ عزوجل قیامت کے دن پل صراط پر اس کے قدموں کو ثبات عطا فرمائے گا۔

۱۱۷۵-راوی کہتے ہیں کہ ہم اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ چار عمروں کے لیے نکلے جن میں آپ اپنے اہل و عیال کے ساتھ مکہ تک پیدل چلے ان میں سے ایک سفر چھبیس دن کا تھا دوسرا پچیس دن کا تیسرا چوبیس دن کا اور چوتھا اکیس دن کا تھا۔

۱۱۷۶- راوی کہتے ہیں کہ میرے بھائی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زانی زنا کے وقت مومن نہیں رہتا اور چور چوری کے وقت مومن نہیں رہتا۔

۱۱۷۷- ایک شخص میرے بھائی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ میں قربان جاؤں میں سفر پر نکلنا چاہتا ہوں میرے لیے دعا فرمائیں آپ نے پوچھا کہ کب نکلو گے اس نے کہا پیر کے دن آپ نے فرمایا کہ پیر کے دن کیوں نکلو گے اس نے کہا میں اس میں برکت تلاش کرتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن پیدا ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ بولا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن پیدا ہوئے تھے اور پیر کے دن سے زیادہ منحوس کوئی دن نہیں ہے کیونکہ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور آسمان سے وحی کا سلسلہ کٹ گیا اور اسی دن ہم پر ہمارے حق کے بارے میں ظلم کیا گیا کیا میں تمہیں ایسے دن کے بارے میں نہ بتاؤں جو آسان اور نرم ہے جس میں اللہ تبارک و تعالی نے داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کر دیا تھا اس شخص نے کہا کیوں نہیں میں آپ پر قربان جاؤں آپ نے فرمایا کہ منگل کے دن نکلو۔

۱۱۷۸-ایک اور شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میں قربان جاؤں میرا ارادہ فلاں فلاں جگہ جانے کا ہے مجھے استخارہ سکھا دیں کہ اگر وہ راستہ بہتر ہو تو اللہ میرے لیے آسان کر دے اور اگر برا ہو تو اللہ اسے مجھ سے پھیر دے آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس راستے پر جانا پسند کرتے ہو اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کہ کہو اے اللہ میرے لیے فلاں کام کی تقدیر فرما دے اور اسے میرے لیے بہتر بنا دے کیونکہ تو ہی اس پر قدرت رکھتا ہے۔

۱۱۷۹- راوی کہتے ہیں کہ میرے بھائی علیہ السلام کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت سے تمام نیک کام مکمل ہوتے ہیں۔

۱۱۸۰- آپ قید کیے جانے سے ایک سال پہلے جب آپ کے گھر والے جمع ہوتے تو فرمایا کرتے تھے کہ اللہ نے بندوں پر کسی چیز کی اتنی تاکید نہیں کی جتنی تاکید امامت کے اقرار کی کی ہے اور بندوں نے کسی چیز کا اتنا انکار نہیں کیا جتنا انہوں نے امامت کا انکار کیا ہے۔

۱۱۸۱-عثمان بن عیسی کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے حرمین یعنی مکہ اور مدینہ میں پوری نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پوری نماز پڑھو خواہ ایک ہی نماز ہو۔

۱۱۸۲-یونس بن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ پر قربان جاؤں ایک شخص نے ایسا فالودہ کھایا جس میں زعفران تھا جبکہ وہ جمرہ کی رمی کر چکا تھا لیکن ابھی سر نہیں منڈوایا تھا آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

TEKTOKHAQCOMMUNITY

۱۱۸۳-راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم میں وہ چیزیں حرام ہیں جو اللہ عزوجل کے حرم (مکہ) میں حرام ہیں آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

۱۱۸۴- اسماعیل بن بزیع کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن اول علیہ السلام سے کہا کہ ہماری ایک لڑکی ہے جس کا حیض رک گیا ہے آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کے سر پر مہندی کا خضاب لگاؤ اس کا حیض اپنی پرانی حالت پر لوٹ آئے گا راوی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو حیض پہلے کی طرح دوبارہ شروع ہو گیا۔

۱۱۸۵- حسن بن سالم کہتے ہیں کہ مجھے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام نے اپنی پھوپھی کے پاس بھیجا تاکہ ان سے وہ چیز مانگوں جو محمد بن جعفر کے مہر میں مدد کے لیے ان کے پاس تھی جب انہوں نے خط پڑھا تو مسکرائیں اور مجھ سے کہا کہ ان سے کہہ دو کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ جو چاہیں کریں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ پر فدا ہوں انہوں نے آپ کو کیا لکھا تھا تو انہوں نے بتایا کہ کیا میں تمہیں اس کے بارے میں خبر دوں میں نے کہا جی ہاں انہوں نے مجھے خط دیا تو میں نے اسے پڑھا اس میں لکھا تھا کہ قیامت کے دن اللہ کے عرش کا ایک سایہ ہو گا جس کے نیچے صرف نبی یا نبی کا وصی یا وہ مومن جگہ پائے گا جس نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا ہو یا کسی مومن کا قرض ادا کیا ہو یا کسی غیر شادی شدہ مومن کا گھر بسایا ہو۔

۱۱۸۶- ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ حائضہ عورت خضاب نہ لگائے۔

۱۱۸۷-عبدالرحمن بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے بدھ کے دن پچھنے (حجامہ) لگوائے جبکہ آپ کو بخار تھا مگر بخار نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا پھر آپ نے جمعہ کے دن پچھنے لگوائے تو بخار ختم ہو گیا۔

۱۱۸۸- ابراہیم بن مفضل کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن اول علیہ السلام کو سنا کہ آپ قسم کھا رہے تھے کہ محمد بن عبداللہ الارقط سے کبھی بات نہیں کریں گے میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ تو نیکی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور خود قسم کھا رہے ہیں کہ اپنے چچا زاد بھائی سے کبھی بات نہیں کریں گے آپ نے (میرے دل کی بات جان کر) فرمایا کہ یہ اس کے ساتھ میری نیکی ہی ہے کیونکہ وہ میرا ذکر کیے بغیر اور میری عیب جوئی کیے بغیر صبر نہیں کر سکتا جب لوگوں کو معلوم ہو گا کہ میں اس سے کلام نہیں کرتا تو وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے اور وہ میرا ذکر کرنا چھوڑ دے گا جو اس کے لیے بہتر ہو گا۔

۱۱۸۹- ابوجریر القمی کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو خط لکھا اور پوچھا کہ ایک محرم شخص کو زخم ہو گیا ہے جس میں پیپ ہے اور وہ اسے تکلیف دے رہا ہے اور اس میں جلن محسوس ہوتی ہے آپ نے جواب دیا کہ اسے کھولنے (پیپ نکالنے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۹۰-علی بن رئاب کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب مومن مرتا ہے تو فرشتے اور زمین کے وہ حصے جہاں وہ اللہ کی عبادت کرتا تھا اور آسمان کے وہ دروازے جہاں سے اس کے اعمال اوپر جاتے تھے اس پر روتے ہیں اور اسلام میں ایسا شگاف پڑ جاتا ہے جسے کوئی چیز پر نہیں کر سکتی کیونکہ مومن مسلمانوں کے لیے ایسے ہی قلعہ ہیں جیسے شہر کی فصیل اس کے لیے قلعہ ہوتی ہے۔

۱۱۹۱-علی بن رئاب کہتے ہیں کہ میں موجود تھا جب ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے ایک عورت سے سو دینار مہر پر اس شرط کے ساتھ نکاح کیا کہ وہ اس کے ساتھ اس کے شہر چلے گی اور اگر وہ نہ گئی تو اس کا مہر پچاس دینار ہو گا آپ نے فرمایا کہ اگر وہ اسے دارالشرک (کافر ملک) لے جانا چاہتا ہے تو اس کی کوئی شرط معتبر نہیں اور عورت کو پورے سو دینار ملیں گے لیکن اگر وہ اسے دارالاسلام کے کسی شہر میں لے جانا چاہتا ہے تو پھر وہی شرط مانی جائے گی جو طے ہوئی تھی کیونکہ مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں اور مرد کو یہ حق نہیں کہ وہ اسے اپنے شہر لے جائے جب تک مہر ادا نہ کر دے یا وہ عورت خود راضی نہ ہو جائے۔

۱۱۹۲-عطیہ المدائنی نے ابوالحسن اول علیہ السلام کو لکھا کہ میں نے کہا اگر میں نے دوبارہ نماز پڑھی تو میری بیوی کو سنت کے مطابق طلاق ہے پھر میں نے نماز پڑھی پھر میں نے دوبارہ یہی کہا اور نماز پڑھی پھر میں نے آل محمد کی طلاق اور سنت کی قسم کھائی اور نماز پڑھی جب میں نے اپنی اس لاپروائی کو دیکھا تو میں نے کہا اگر میں نے دوبارہ نماز پڑھی تو میری بیوی مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے (ظہار) اور میں نے ایسا کئی بار کیا اور برسوں سے اپنی بیوی سے الگ ہوں آپ نے فرمایا کہ وہ اس کی بیوی ہی ہے اور اس پر کچھ لازم نہیں آتا یہ اور اس جیسی باتیں شیطان کے وسوسوں میں سے ہیں۔

۱۱۹۳- صالح بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو لکھا اور اپنی ایک ام ولد (بچے والی لونڈی) کے بارے میں پوچھا جس نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے میری ایک اور چھوٹی لونڈی کو دودھ پلایا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی بات قبول نہ کرو اور اس کی تصدیق نہ کرو۔

۱۱۹۴- صالح بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو لکھا کہ حرمین میں نماز قصر پڑھوں یا پوری تو آپ نے لکھا کہ جو بھی کرو گے کوئی حرج نہیں ہے پھر میں نے آپ سے اپنے ایک خصی (نامرد) غلام کے بارے میں پوچھا جو بالغ مرد کی عمر کا ہے کہ کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اسے دیکھے یا اس کے سامنے پردہ نہ کرے آپ نے اس کا جواب نہیں دیا پھر میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے بالمشافہہ یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو ان کے والد نے دیا تھا مگر نماز کے بارے میں فرمایا کہ قصر پڑھو۔

۱۱۹۵-ابراہیم بن ابی البلاد کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن اول علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ پر قربان جاؤں آپ کے چاہنے والوں میں سے ایک شخص کے پاس گانے والی لونڈیاں ہیں جن کی قیمت چودہ ہزار دینار ہے اور اس نے اس کا تہائی حصہ آپ کے لیے مقرر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کتے اور گانے والی کی قیمت حرام ہے۔

۱۱۹۶-حماد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھی پھر جب امام نے سلام پھیرا تو آپ کھڑے ہوئے اور طواف میں داخل ہو گئے آپ نے فجر کے بعد سورج نکلنے سے پہلے دو بار طواف (چودہ چکر) مکمل کیے پھر آپ باب بنی شیبہ سے باہر تشریف لے گئے اور چلے گئے اور (طواف کی) نماز نہیں پڑھی۔

۱۱۹۷- عثمان بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن اول علیہ السلام سے عرض کی کہ حسن بن محمد کے اپنے باپ کی طرف سے کئی بھائی ہیں لیکن ان کی اپنی جو بھی اولاد پیدا ہوتی ہے وہ مر جاتی ہے آپ ان کے لیے اللہ سے دعا فرما دیں آپ نے فرمایا کہ تمہاری حاجت پوری کر دی گئی ہے چنانچہ بعد میں ان کے ہاں دو لڑکے پیدا ہوئے۔

۱۱۹۸- علی بن یقطین نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو لکھا کہ میرا دل اس سلطانی ملازمت سے تنگ آ چکا ہے جس میں میں مصروف ہوں (وہ ہارون الرشید کے وزیر تھے) پس اگر آپ مجھے اجازت دیں میں آپ پر قربان جاؤں تو میں یہاں سے بھاگ جاؤں آپ کا جواب واپس آیا کہ میں تمہیں ان کی ملازمت چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتا اور اللہ سے ڈرتے رہو یا اسی طرح کے الفاظ فرمائے۔

TIKHAQ COMMUNITY

۱۱۹۹-عثمان بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن اول علیہ السلام کو خط لکھ کر اس مسئلے کے بارے میں پوچھا اور میں آپ کی تحریر کو پہچانتا تھا کہ ایک شخص کی ام ولد (بچے والی لونڈی) ہے جو اسے اس کے باپ نے ہبہ کی تھی اور اس سے اس کے بچے بھی ہوئے لیکن اس کے بعد لونڈی نے اس شخص سے کہا کہ تمہارے باپ نے مجھے تمہیں ہبہ کرنے سے پہلے میرے ساتھ ہمبستری کی تھی آپ نے جواب میں لکھا کہ اس لونڈی کی بات کی تصدیق نہ کرو وہ صرف (اپنے مالک کے) برے اخلاق کی وجہ سے فرار ہونا چاہتی ہے۔

۱۲۰۰- یونس بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے ابوالحسن اول علیہ السلام کو منیٰ میں دیکھا کہ آپ اپنے قدم کی پشت پر اوپر سے ٹخنوں تک اور پھر ٹخنوں سے اوپر کی طرف مسح کر رہے تھے۔

۱۲۰۱-محمد بن عیسیٰ کسی ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں جس کا انہوں نے ذکر کیا کہ ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام نے امیر المومنین کی والدہ خیزران کو خط لکھا جس میں انہوں نے ان کے بیٹے موسیٰ (ہادی) کی موت پر تعزیت کی اور ان کے دوسرے بیٹے ہارون (الرشید) کے بادشاہ بننے پر مبارکباد دی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین کی طرف سے امیر المومنین کی والدہ خیزران کے نام ہے

بعد ازاں اللہ آپ کے حال کی اصلاح فرمائے اور آپ کے وجود سے نفع پہنچائے اور آپ کو عزت و حفاظت عطا کرے

اور اپنی رحمت سے دنیا و آخرت میں آپ پر نعمت اور عافیت کی تکمیل فرمائے پھر یہ کہ تمام امور اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہیں وہ انہیں اپنی قدرت اور غلبے کے ساتھ نافذ کرتا اور مقدر فرماتا ہے وہ گزشتہ باتوں کی حفاظت اور باقی ماندہ کی تکمیل کا ذمہ دار ہے پس جس چیز کو اس نے پیچھے کر دیا اسے کوئی آگے نہیں کر سکتا اور جسے اس نے آگے کر دیا اسے کوئی پیچھے نہیں کر سکتا اس نے بقا کو اپنے لیے چن لیا اور اپنی مخلوق کو فنا کے لیے پیدا کیا اس نے انہیں ایسی دنیا میں بسایا جس کا زوال تیز اور بقا کم ہے اور ان کے لیے ایسی جگہ لوٹنا مقرر کیا جسے نہ زوال ہے نہ فنا اور اس نے اپنی تمام مخلوق کے لیے موت لکھ دی ہے اور ان سب کو اس میں برابر کر دیا ہے یہ اس کا عدل اور اس کی زبردست قدرت ہے کسی کے لیے اس سے بچنے یا بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالی اس کے ذریعے اپنی مخلوق کو دار البقا میں جمع کر دے گا اور وہ زمین اور اس پر موجود تمام چیزوں کا وارث ہو گا اور سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے
ہمیں امیر المومنین موسیٰ (ہادی) کی وفات کے بارے میں اللہ کے غالب فیصلے کی خبر ملی ہے اللہ ان پر اپنی رحمتیں اور مغفرت اور خوشنودی نازل فرمائے اور بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ہم ان کی مصیبت کو بڑا اور ان کی جدائی کو عظیم سمجھتے ہیں پھر ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اللہ کے حکم پر صبر کرتے ہوئے اور اس کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے پھر ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اس مصیبت کی وجہ سے جو خاص طور پر ہم پر گراں گزری اور جس نے ہمارے دلوں کو تڑپا دیا اور ہماری جانوں کو بے چین کر دیا

ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ امیر المومنین پر درود بھیجے اور ان پر رحم فرمائے اور انہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے صالح اسلاف کے ساتھ ملحق فرمائے اور جس جہاں کی طرف انہیں منتقل کیا ہے اسے اس دنیا سے بہتر بنائے جہاں سے وہ رخصت ہوئے اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ آپ کے اجر کو عظیم کرے اور آپ کا انجام بخیر کرے اور آپ کو امیر المومنین کی مصیبت کا وہ بہترین بدلہ عطا فرمائے جس کا اس نے صبر کرنے والوں سے اپنی رحمت اور ہدایت کے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ آپ کے دل کو ڈھارس دے اور آپ کو بہترین صبر اور تسلی عطا فرمائے اور آپ کا اچھا خلیفہ (جانشین) بنائے اور اس کے بعد آپ کو اپنی ذات میں یا اپنی کسی نعمت میں کوئی تکلیف نہ دکھائے اور میں اللہ سے سوال کرتے ہوں کہ وہ آپ کو امیر المومنین (ہارون) کی خلافت مبارک کرے اللہ ان سے نفع پہنچائے اور ان کی بقا کو دراز کرے اور ان کی عمر اور زندگی میں برکت دے اور اللہ آپ دونوں کو مکمل نعمت اور بہترین عزت اور طویل عمر اور بہترین کفایت کے ساتھ نوازے اور آپ کو اور ہمیں خاص طور پر اور تمام مسلمانوں کو عام طور پر امیر المومنین کے سائے میں خوش رکھے یہاں تک کہ ہم ان کے ذریعے ان کی اپنی ذات کے لیے اور آپ کی طرف سے اور ہماری طرف سے ان کے لیے بہترین امیدوں تک پہنچ جائیں آپ کے اہل خانہ اور قوم اور قریبی لوگوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے اس مصیبت کو مجھ سے زیادہ بڑا سمجھا ہو اور اس پر غمگیں ہوا ہو اور آپ کے اجر کے لیے دعا کی ہو اور اس نعمت کے لیے جو اللہ نے امیر المومنین (ہارون) کو عطا فرمائی ہے اس کی تمام تر کامرانی اور بقا اور برائیوں سے حفاظت کے لیے مجھ سے زیادہ دعا کرنے والا کوئی نہیں

اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے آپ کی فضیلت اور آپ پر ہونے والی نعمتوں کی پہچان مجھے عطا کی اور میں آپ کے احسانات کا شکر گزار ہوں اور آپ سے بڑی امیدیں رکھتا ہوں اللہ آپ کو سلامت رکھے اور آپ کو بہترین جزا دے اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنی خیریت اور اس عظیم مصیبت کے بعد اپنے صبر اور حال کے بارے میں لکھ بھیجیں کیونکہ میں آپ کی خبر اور حال جاننے کا بہت خواہش مند ہوں اللہ اپنی ان نعمتوں کی تکمیل فرمائے جن کا اس نے آپ کو عادی بنا رکھا ہے اور آپ کو اپنی کرامت سے نوازے اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں

یہ خط ربیع الآخر سن ایک سو ستر ہجری کی سات تاریخ گزرنے کے بعد جمعرات کے دن لکھا گیا

(مترجم نے اس حدیث کے متعلق وضاحت دی)تقیہ اور جان کی حفاظت

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا دور عباسی خلفاء کی طرف سے شدید ترین دباؤ اور ظلم کا دور تھا۔ ہارون الرشید اور اس سے پہلے کے خلفاء ائمہ اہل بیت کو اپنی حکومت کے لیے خطرہ سمجھتے تھے۔ امام نے یہ خط تقیہ کے طور پر لکھا تاکہ عباسیوں کو یہ تاثر دیا جا سکے کہ وہ ان کی حکومت کے لیے مسلح خطرہ نہیں ہیں اور اس طرح اپنے ماننے والوں (شیعوں) کی جانوں کو تحفظ فراہم کیا جا سکے۔

۲۔ خاندان علی بن یقطین اور حکومتی اثر و رسوخ

جیسا کہ آپ نے پچھلی احادیث میں پڑھا کہ علی بن یقطین امام کے خاص صحابی ہونے کے باوجود ہارون الرشید کے وزیر تھے اور امام نے انہیں استعفیٰ دینے سے منع کیا تھا۔ امام کا مقصد یہ تھا کہ حکومت کے اندر ایسے ہمدرد موجود رہیں جو مظلوموں کی مدد کر سکیں۔ ایسا خط لکھنا اس سیاسی اثر و رسوخ کو برقرار رکھنے میں مدد دیتا تھا۔

۳۔ سیاسی نزاکت اور دشمن کو بے بس کرنا

خیزران (ہارون کی والدہ) اس وقت بہت بااثر خاتون تھیں۔ امام نے اخلاقی اور انسانی ہمدردی کے لبادے میں یہ خط لکھ کر عباسی دربار میں موجود ان لوگوں کا منہ بند کر دیا جو مسلسل خلیفہ کو امام کے خلاف اکسا رہے تھے کہ امام بغاوت کرنا چاہتے ہیں۔ جب ایسا خط خلیفہ کی ماں کو ملتا ہے تو دشمن کے پاس کارروائی کا جواز کم ہو جاتا ہے۔

۱۲۰۲ - محمد العرندس کہتے ہیں: میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو رمضان کے مہینے میں مسجد الحرام میں دیکھا۔ ان کے پاس ان کا ایک سیاہ فام غلام آیا جس نے دو سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کے پاس ایک صراحی اور پیالہ تھا۔ جیسے ہی مؤذن نے 'اللہ اکبر' کہا غلام نے (پانی) انڈیلا اور آپ کو پیش کیا تو آپ نے اسے پی لیا۔

۱۲۰۳ - حسین بن ابی العرندس کہتے ہیں: میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو منیٰ میں دیکھا، آپ نے تہبند اور چادر اوڑھ رکھی تھی اور آپ کالے رنگ کی بوریوں پر اپنی دائیں جانب ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس ایک سیاہ فام غلام کھجوروں کا پیالہ لے کر آیا تو آپ اپنے بائیں ہاتھ سے اٹھا کر کھانے لگے جبکہ آپ اپنی دائیں جانب ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے یہ حدیث اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو سنائی تو اس نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے خود انہیں بائیں ہاتھ سے کھاتے ہوئے دیکھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: خدا کی قسم مجھے سلیمان بن خالد نے بتایا کہ انہوں نے ابوعبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ "صاحبِ امر (امام) کے دونوں ہاتھ دائیں ہاتھ (یعنی قوت و برکت میں برابر) ہیں۔

۱۲۰۴ - ابوالحسن اول (امام موسیٰ کاظم) علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں نے آپ کو ایک شخص سے فرماتے ہوئے سنا: اپنی لگام لوگوں کے ہاتھ میں نہ دو کہ ذلیل ہو جاؤ۔

۱۲۰۵-اسماعیل بن جابر کہتے ہیں کہ ابوالحسن اول علیہ السلام نے مجھ سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا: حمام (بڑے تالاب) کا پانی کسی چیز سے نجس نہیں ہوتا۔

۱۲۰۶ - یونس بن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن اول علیہ السلام سے عرض کی: میں نے اپنی قوم کو نماز پڑھائی لیکن (آخر میں) کھڑا ہو گیا اور انہیں سلام نہیں کیا کیونکہ میں بھول گیا تھا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ نے ہمیں سلام نہیں کیا۔ امام نے فرمایا: کیا تم نے بیٹھے ہوئے سلام نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں (نماز والا سلام پڑھا تھا)۔ فرمایا: تو پھر تم پر کوئی حرج نہیں اور اگر تم چاہتے تو جس وقت انہوں نے تم سے یہ بات کہی تھی تم ان کی طرف رخ کر کے 'السلام علیکم' کہہ دیتے۔

۱۲۰۷ - ابراہیم بن ابی البلاد کہتے ہیں: ابوالحسن اول علیہ السلام نے مسجد الحرام میں نمازِ شب پڑھی اور میں آپ کے پیچھے تھا، آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں پھر نمازِ وتر پڑھی پھر (وتر کے بعد کی) دو رکعتیں پڑھیں اور پھر (نمازِ شب کے بعد سنت کے طور پر) لیٹنے کے بجائے ایک سجدہ کیا۔

۱۲۰۸ - ابراہیم بن عبدالحمید کہتے ہیں: میں ابوالحسن اول علیہ السلام کے اس کمرے میں داخل ہوا جہاں آپ نماز پڑھا کرتے تھے تو وہاں میں نے چٹائی، ایک لٹکی ہوئی تلوار اور ایک مصحف (قرآن) کے علاوہ کچھ نہ دیکھا۔

۱۲۰۹-ابراہیم بن عبدالحمید کہتے ہیں: میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حاملہ لونڈی خریدتا ہے کہ کیا وہ اس سے ہمبستری کر سکتا ہے؟
آپ نے فرمایا: وہ اس کے قریب نہ جائے۔
۱۲۱۰ - حماد بن عیسیٰ کہتے ہیں: میں بصرہ میں ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے گھر، بیوی، اولاد، خادم اور ہر سال حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: "اے اللہ! محمد و آلِ محمد پر درود بھیج اور حماد بن عیسیٰ کو گھر، بیوی، اولاد، خادم اور پچاس سال حج کی توفیق عطا فرما"۔
حماد کہتے ہیں: جب آپ نے پچاس سال کی شرط لگائی تو میں سمجھ گیا کہ میں پچاس سے زیادہ حج نہیں کر پاؤں گا۔ حماد نے (بعد میں) بتایا: میں اڑتالیس حج کر چکا ہوں، یہ میرا گھر ہے جو مجھے مل گیا، یہ میری بیوی ہے جو پردے کے پیچھے میری بات سن رہی ہے، یہ میرا بیٹا ہے اور یہ میرا خادم ہے، مجھے یہ سب کچھ مل چکا ہے۔
راوی کہتا ہے: اس واقعے کے بعد انہوں نے دو مزید حج کیے جس سے پچاس مکمل ہو گئے۔ پھر پچاس سال کے بعد وہ حج کے لیے نکلے اور ابوالعباس نوفلی کے ہم سفر بنے۔ جب وہ میقات (احرام باندھنے کی جگہ) پر پہنچے تو غسل کے لیے (وادی میں) داخل ہوئے، اچانک سیلابی ریلہ آیا اور انہیں بہا لے گیا جس سے وہ ڈوب کر انتقال کر گئے (اللہ ان پر اور ہم پر رحم فرمائے)۔ وہ پچاس سے زیادہ حج نہ کر سکے اور ان کی قبر 'سیالہ' کے مقام پر ہے۔

۱۲۱۱-یونس بن یعقوب کہتے ہیں میں نے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا لڑکی اور لڑکے کے لیے یہ برابر ہے آپ نے فرمایا ہاں

۱۲۱۲ - عبداللہ بن جندب کہتے ہیں میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو خط لکھا اور پوچھا کہ ایک شخص اپنی نماز اور نیکی کے اعمال کے تین حصے کرنا چاہتا ہے ایک تہائی اپنے لیے اور دو تہائی اپنے والدین کے لیے یا وہ نفل اعمال میں سے کچھ حصہ خاص طور پر ان کے لیے کرے چاہے ان میں سے ایک زندہ ہو اور دوسرا فوت ہو چکا ہو آپ نے جواب میں لکھا جہاں تک میت کا تعلق ہے تو یہ عمل نیک اور جائز ہے لیکن جو زندہ ہیں ان کے لیے (نماز کا ہدیہ) نہیں بلکہ صرف نیکی اور صلہ رحمی کی جا سکتی ہے

۱۲۱۳ - عبدالرحمن بن حجاج کہتے ہیں میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ اگر مجھے کسی عیسائی طبیب کی ضرورت پڑے تو کیا میں اسے سلام کر سکتا ہوں اور اس کے لیے دعا کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں کیونکہ تمہاری دعا اسے (آخرت میں) کوئی فائدہ نہیں دے گی

۱۲۱۴ - علی بن ابی حمزہ کہتے ہیں میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک حائضہ عورت مریض کے سرہانے بیٹھ سکتی ہے جبکہ وہ نزع کی حالت میں ہو آپ نے فرمایا اس کی تیمار داری کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب اس پر خوف ہو اور موت کا وقت بالکل قریب آ جائے تو عورت اس سے دور ہو جائے اور اس کے قریب رہنے سے پرہیز کرے کیونکہ اس وقت فرشتے اس سے اذیت پاتے ہیں

TIKTOK HAQ COMMUNITY

۱۲۱۵-ابوجریر الرقاشی کہتے ہیں میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ میں نماز کے لیے وضو کیسے کروں آپ نے فرمایا وضو میں (ہاتھ) نہ ڈبوؤ اور نہ ہی اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارو بلکہ اپنے چہرے کو اوپر سے نیچے کی طرف پانی سے دھوتے ہوئے مسح کی طرح ہاتھ پھیرو اور اسی طرح اپنے بازوؤں سر اور پاؤں پر پانی سے مسح کرو

۱۲۱۶ - مفضل بن کاتب کہتے ہیں میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے ہمارے ساتھیوں میں سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو فوت ہو گیا ہو اور اس نے کفن کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو کیا میں زکوٰۃ سے اس کا کفن خرید سکتا ہوں آپ نے فرمایا اس کے گھر والوں کو زکوٰۃ میں سے اتنی رقم دے دو جس سے وہ اس کی تجہیز و تکفین کر سکیں تاکہ وہ خود ہی اس کا انتظام کریں میں نے عرض کی اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور نہ ہی کوئی اس کے کام سنبھالنے والا ہو تو کیا میں خود زکوٰۃ سے اسے تیار کروں آپ نے فرمایا میرے والد رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کی شرمگاہ اور اس کے بدن کی حرمت موت کے بعد بھی ویسی ہی ہے جیسے اس کی زندگی میں تھی لہذا اس کی شرمگاہ اور بدن کو چھپاؤ اسے تیار کرو اسے کفن دو اور خوشبو لگاؤ اور اس کا خرچہ زکوٰۃ میں شمار کر لو میں نے عرض کی کہ اگر اس کے کچھ بھائیوں نے اسے دوسرا کفن ہدیہ کر دیا ہو اور اس پر قرض بھی ہو تو کیا ایک کفن استعمال کر کے دوسرے سے اس کا قرض ادا کیا جا سکتا ہے آپ نے فرمایا یہ وہ وراثت نہیں ہے جو اس نے چھوڑی ہو بلکہ یہ وہ چیز ہے جو اس کی وفات کے بعد ان تک پہنچی ہے لہذا وہ اسے اسی کفن میں دفنائیں جو اسے ہدیہ کیا گیا ہے اور جو رقم زکوٰۃ سے ملی ہے اسے وہ (گھر والے) اپنی اصلاح کے لیے استعمال کریں

۱۲۱۷۔ فضل بن یونس کہتے ہیں میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ اپنی نماز کیسے پڑھے آپ نے فرمایا اگر وہ زوال کے بعد چار قدم (سائے) گزرنے پر پاک ہوئی ہے تو وہ صرف عصر کی نماز پڑھے کیونکہ ظہر کا وقت شروع ہوتے وقت وہ خون کی حالت میں تھی اور وقت نکلتے وقت بھی وہ اسی حالت میں تھی لہذا اس پر ظہر کی نماز واجب نہیں ہے اور جو نمازیں اللہ نے اس سے معاف کر دیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں اور آپ نے فرمایا جب عورت زوال کے بعد چار قدم کا وقت گزرنے سے پہلے (حالت حیض میں) ہو تو وہ نماز سے رکی رہے گی لیکن اگر وہ اس سے پہلے پاک تھی اور پھر (چار قدم سایہ ہونے کے بعد) خون آیا تو وہ ظہر کی قضا کرے گی کیونکہ ظہر کا وقت داخل ہوتے وقت وہ پاک تھی اور ظہر کا وقت نکلتے وقت بھی وہ پاک تھی لہذا اس نے ظہر کی نماز ضائع کر دی تو اس پر قضا واجب ہے

۱۲۱۸ ۔ فضل بن یونس کہتے ہیں میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ میرے پاس مکہ میں لونڈیاں ہیں کیا میں انہیں حکم دوں کہ وہ یومِ ترویہ (۸ ذی الحج) کو حج کا احرام باندھیں اور میں انہیں ساتھ لے کر مناسک حج ادا کروں یا انہیں مکہ میں ہی چھوڑ دوں آپ نے فرمایا اگر تم انہیں ساتھ لے جاؤ تو یہ زیادہ بہتر ہے اور اگر کسی قابل اعتماد شخص کے پاس چھوڑ دو تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ غلام پر حج اور عمرہ اس وقت تک واجب نہیں جب تک وہ آزاد نہ ہو جائے

۱۲۱۹ - بکر بن محمد ازدی کہتے ہیں ابوالحسن اول علیہ السلام یہ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ تو نے میری پیشانی اور میرے دل کو اپنی گرفت میں لے رکھا ہے اور مجھے ان پر کوئی اختیار نہیں دیا پس جب تو نے ان کے ساتھ ایسا کیا ہے تو تو ہی ان کا مالک ہے لہذا انہیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما اے میرے رب اے میرے رب اے میرے رب تو اس بات پر کتنی قدرت رکھتا ہے کہ جس کسی کا بھی مجھ پر کوئی حق ہو تو اس کا بدلہ عطا فرما دے اور مجھے بخش دے کیونکہ تیری مغفرت ظالموں کے لیے ہی ہے

۱۲۲۰-یونس بن یعقوب کہتے ہیں میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے بھیڑ (نر) کو خصی کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۱۲۲۱-السندی بن محمد یونس بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے امام ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کی طرف پیغام بھیجا کہ میرے بھائی نے مدینہ سے کچھ کبوتر خریدے تھے ہم انہیں اپنے ساتھ مکہ لے گئے وہاں ہم نے عمرہ کیا اور قیام کیا پھر ہم ان کبوتروں کو مکہ سے اپنے ساتھ کوفہ لے آئے کیا اس عمل کی وجہ سے ہم پر کوئی جرمانہ یا ذمہ داری ہے؟ امام نے قاصد سے فرمایا میرا خیال ہے کہ وہ کبوتر مکہ کے ہی تھے لہذا اپنے بھائی سے کہو کہ وہ ہر پرندے کے بدلے ایک بکری ذبح کرے۔

۱۲۲۲-ہارون بن مسلم مسعدہ بن زیاد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام کو اپنے والد (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے ابا جان فلاں شخص یمن جا رہا ہے کیا میں اسے کچھ مال دے دوں تاکہ وہ میرے لیے وہاں سے یمن کا مخصوص کپڑا (عصب) خرید لائے؟ امام نے فرمایا اے میرے بیٹے ایسا نہ کرو۔ انہوں نے پوچھا کیوں؟ امام نے فرمایا کیونکہ اگر وہ مال ضائع ہو گیا تو تمہیں اس پر نہ تو اجر ملے گا اور نہ ہی اس کا بدل ملے گا کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے "اور اپنے وہ مال جو اللہ نے تمہارے قیام کا ذریعہ بنائے ہیں بیوقوفوں کے حوالے نہ کرو" اور عورتوں کے بعد شراب پینے والے سے بڑا بیوقوف اور کون ہو سکتا ہے؟ اے میرے بیٹے میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس نے کسی ایسے شخص کو امین بنایا جو امانت دار نہیں ہے تو اللہ پر اس کی کوئی ضمانت نہیں ہے کیونکہ اللہ نے اسے امانت دار بنانے سے منع کیا تھا۔

۱۲۲۳ -محمد بن عیسیٰ اور احمد بن اسحاق دونوں سعدان بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام اپنی کسی ضرورت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو آپ کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جو سردی کے وقت سینگی لگوا رہا تھا امام نے فرمایا سبحان اللہ یہ مناسب نہیں ہے سینگی لگانے والے کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ دن کی تپش اور گرمی کے وقت یہ کام کرے اور اگر گرمیوں کا موسم ہو تو دن کے ٹھنڈے وقت (سحر یا شام) میں یہ کام کرے۔

۱۲۲۴ -محمد بن عیسیٰ اور احمد بن اسحاق دونوں سعدان بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں حمام کے درمیانی کمرے میں تھا کہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام داخل ہوئے اور آپ نے نورہ (بال صفا پاؤڈر) لگایا ہوا تھا راوی کہتا ہے کہ امام نے فرمایا "السلام علیکم" میں نے سلام کا جواب دیا اور پیچھے ہٹ گیا پھر امام اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں حوض تھا میں نے غسل کیا اور باہر نکل آیا۔

۱۲۲۵-محمد بن عیسیٰ اور احمد بن اسحاق دونوں سعدان بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو ایک ایسے شخص کے بارے میں خط لکھا جسے پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری ہے اور اسے اس سے سخت تکلیف پہنچتی ہے اور اسے بار بار تری نظر آتی ہے امام نے جواب میں لکھا وہ وضو کرے اور پھر دن میں ایک بار (کپڑوں پر) پانی چھڑک لیا کرے۔

۱۲۲۶ -محمد بن عیسیٰ اور احمد بن اسحاق دونوں سعدان بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے حجر اسود کا استلام کیا پھر طواف کیا یہاں تک کہ جب ساتواں چکر ہوا تو آپ بیت اللہ کے درمیانی حصے سے چمٹ گئے اور وہ جگہ چھوڑ دی جہاں ہمارے اصحاب چمٹتے ہیں (ملتزم) آپ نے کعبہ پر اپنے ہاتھ پھیلائے اور جتنی دیر اللہ نے چاہا وہاں ٹھہرے رہے پھر حجر اسود کی طرف آئے اس کا استلام کیا اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی پھر دوبارہ حجر اسود کی طرف آئے اس کا استلام کیا اور چلتے رہے یہاں تک کہ جب آخری ساتویں چکر میں ملتزم پر پہنچے تو خانہ کعبہ کے درمیانی حصے سے چمٹ گئے اور ہاتھ پھیلائے پھر حجر اسود کا استلام کیا

اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر حجر اسود کا استلام کیا اور طواف کیا یہاں تک کہ جب آخری چکر ہوا تو خانہ کعبہ کے درمیانی حصے سے چمٹے پھر حجر اسود کا استلام کیا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر حجر اسود کی طرف لوٹے اور حجر اسود سے دروازے تک کے حصے کا استلام کیا اور وہاں جتنا اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے پھر حجر اسود کے پاس آ کر آٹھ رکعت نماز پڑھی اور بیت اللہ کے ساتھ آپ کا آخری عہد میزاب (پرنالے) کے نیچے تھا جہاں آپ نے ہاتھ پھیلا کر دعا کی اور جتنی دیر اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے پھر باب الحناطین سے باہر نکلے یہاں تک کہ ذی طویٰ پہنچ گئے اور آپ کا رخ مدینہ کی طرف تھا۔

۱۲۲۷-الحسن بن ظریف اپنے والد ظریف بن ناصح سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں حسین بن زید اور ان کے بیٹے علی کے ساتھ تھا کہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام ہمارے پاس سے گزرے آپ نے سلام کیا اور آگے بڑھ گئے میں نے (حسین بن زید سے) کہا میں آپ پر قربان جاؤں کیا موسیٰ (کاظم) قائم آل محمد کو پہچانتے ہیں؟ انہوں نے کہا اگر کوئی انہیں پہچانتا ہے تو وہ یہی ہیں پھر انہوں نے کہا وہ کیوں کر نہ پہچانیں گے جبکہ ان کے پاس علی بن ابی طالب علیہ السلام کی تحریر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا املا کرایا ہوا (علم) موجود ہے ان کے بیٹے علی نے پوچھا اے ابا جان یہ چیز میرے دادا زید بن علی کے پاس کیوں نہ تھی؟ انہوں نے کہا اے میرے بیٹے علی بن حسین اور محمد بن علی (امام سجاد اور امام باقر) لوگوں کے سردار اور امام تھے

لہذا اے میرے بیٹے تم اپنے باپ زید کے بھائی (امام باقر) سے وابستہ رہو ان کے ادب سے ادب سیکھو اور ان کی فقہ سے سمجھ بوجھ حاصل کرو راوی کہتا ہے میں نے پوچھا اے ابا جان اگر موسیٰ علیہ السلام کو کوئی حادثہ پیش آ جائے (ان کی وفات ہو جائے) تو کیا وہ اپنے بھائیوں میں سے کسی کو وصیت کریں گے؟ انہوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم وہ صرف اپنے بیٹے کو وصیت کریں گے اے میرے بیٹے کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ خلفاء بھی اپنی خلافت صرف اپنی اولاد میں رکھتے ہیں۔

۱۲۲۸-الحسن بن ظریف معمر سے اور وہ امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا:

ایک دن میں اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس موجود تھا اور میں اس وقت پانچ سال کا بچہ تھا کہ یہودیوں کا ایک گروہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ اس امت کے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فرزند اور زمین والوں پر اللہ کی حجت ہیں؟ امام نے ان سے فرمایا: ہاں۔

انہوں نے کہا: ہم تورات میں یہ پاتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو کتاب، حکمت اور نبوت عطا فرمائی اور ان کے لیے بادشاہت اور امامت قرار دی، اسی طرح ہم نے تمام انبیاء کی ذریت کو پایا کہ نبوت، خلافت اور وصایت ان سے باہر نہیں جاتی، تو پھر تمہارا کیا حال ہے کہ یہ منصب تم سے نکل کر دوسروں میں چلے گئے اور ہم تمہیں کمزور اور مغلوب پاتے ہیں اور تمہارے بارے میں تمہارے نبی کے عہد و پیمان کا بھی لحاظ نہیں رکھا جاتا؟

یہ سن کر امام جعفر صادق علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو آ گئے پھر آپ نے فرمایا: ہاں اللہ کے امانت دار ہمیشہ سے مظلوم، مغلوب اور ناحق قتل کیے جاتے رہے ہیں، ظالم ہمیشہ غالب رہے ہیں اور اللہ کے شکر گزار بندے تھوڑے ہی ہیں۔ انہوں نے کہا: انبیاء اور ان کی اولاد تو بغیر کسی دنیاوی تعلیم کے علم رکھتے تھے اور انہیں الہامی طور پر علم دیا جاتا تھا اور ان کے اماموں، خلیفوں اور وصیوں کے لیے بھی ایسا ہی ہونا چاہیے، تو کیا آپ کو بھی یہ (علم) دیا گیا ہے؟امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ قریب آؤ۔ میں قریب ہوا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر پھیرا اور فرمایا: اے اللہ محمد و آلِ محمد کے صدقے اس کی اپنی نصرت سے تائید فرما۔ پھر ان سے فرمایا: اب اس بچے سے جو چاہو پوچھو۔ انہوں نے کہا: ہم ایک بچے سے کیسے سوال کریں جو ابھی (علم کی) سمجھ نہیں رکھتا؟میں نے کہا: مجھ سے سمجھنے کے لیے سوال کرو اور ضد یا دشمنی کو چھوڑ دو۔انہوں نے کہا: ہمیں ان نو (۹) نشانیوں کے بارے میں بتائیں جو موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو دی گئی تھیں۔میں نے کہا: وہ نشانیاں یہ ہیں: عصا، گریبان سے سفید چمکتا ہوا ہاتھ نکالنا، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک، خون، کوہِ طور کا بلند کیا جانا، من و سلویٰ (جو ایک ہی نشانی شمار ہوتی ہے) اور سمندر کا پھٹنا۔انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا، تو پھر آپ کے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کون سی نشانیاں دی گئی تھیں جنہوں نے ان لوگوں کے دلوں سے شک دور کر دیا جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے؟میں نے کہا: بہت سی نشانیاں ہیں میں ان کو شمار کرتا ہوں ان شاء اللہ، تم سنو، یاد رکھو اور سمجھو۔

پہلی نشانی تو یہ ہے کہ تم خود اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بعثت سے پہلے جنات آسمان سے خبریں چرا لیا کرتے تھے، لیکن آپ کی رسالت کے دور میں انہیں شہابِ ثاقب کے ذریعے روک دیا گیا، ستاروں کا ٹوٹنا شروع ہوا اور کاہنوں و جادوگروں کا کام باطل ہو گیا۔ دوسری نشانی یہ کہ بھیڑیے نے کلام کیا اور آپ کی نبوت کی خبر دی، نیز دوست اور دشمن سب کا آپ کے سچے لہجے، آپ کی امانت داری اور آپ کے بچپن، جوانی اور بڑھاپے میں کسی بھی قسم کی جہالت کے نہ ہونے پر اتفاق ہونا۔ آپ کی کوئی مثال نہیں تھی اور نہ ہی کوئی آپ کے برابر تھا۔ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جب سیف بن ذی یزن نے حبشہ پر فتح حاصل کی تو قریش کا وفد اس کے پاس گیا جس میں عبدالمطلب بھی شامل تھے، اس نے آپ کے بارے میں پوچھا اور آپ کی صفات بیان کیں تو ان سب نے اعتراف کیا کہ یہ صفات محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں موجود ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ ان کی بعثت کا وقت ہے، ان کا ٹھکانہ یثرب (مدینہ) ہوگا اور وہیں ان کی وفات ہوگی۔ ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جب ابرہہ بن یکسوم ہاتھیوں کو لے کر بیت اللہ گرانے آیا (آپ کی بعثت سے پہلے) تو عبدالمطلب نے کہا: اس گھر کا ایک رب ہے جو اس کی حفاظت کرے گا، پھر انہوں نے اہل مکہ کو جمع کر کے دعا کی اور یہ سیف بن ذی یزن کی خبر کے بعد کا واقعہ ہے، پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان پر ابابیل پرندے بھیجے اور انہیں مکہ اور اہل مکہ سے دور کر دیا۔ایک نشانی یہ بھی ہے

کہ ابوجہل (عمرو بن ہشام مخزومی) آپ کے پاس اس وقت آیا جب آپ ایک دیوار کے پیچھے سو رہے تھے، اس کے پاس ایک پتھر تھا جسے وہ آپ پر مارنا چاہتا تھا لیکن وہ پتھر اس کی ہتھیلی سے چپک گیا۔ایک اور نشانی یہ ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے اپنے کچھ اونٹ ابوجہل کو بیچے، ابوجہل نے اس کا حق دینے میں ٹال مٹول کی، وہ اعرابی قریش کے پاس آیا اور کہا: ابوالحکم (ابوجہل) کے خلاف میری مدد کرو اس نے میرا حق دبا لیا ہے، انہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف اشارہ کیا جو کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور کہا: اس آدمی کے پاس جاؤ اور اس سے مدد مانگو، جبکہ وہ اعرابی کا مذاق اڑا رہے تھے۔پس وہ اعرابی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے بندے! عمرو بن ہشام کے خلاف میری مدد کریں کیونکہ اس نے میرا حق مار لیا ہے، آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے، آپ اس کے ساتھ چل پڑے اور ابوجہل کے دروازے پر دستک دی، وہ غصے میں بدلی ہوئی رنگت کے ساتھ باہر نکلا، آپ نے اس سے فرمایا: تمہارا کیا کام ہے؟ اس نے کہا (آپ نے فرمایا): اس اعرابی کا حق ادا کرو، اس نے کہا: جی ہاں (ابھی دیتا ہوں)۔

اعرابی قریش کے پاس واپس آیا اور کہا: اللہ تمہیں جزا دے، جس شخص کا تم نے مجھے بتایا تھا وہ میرے ساتھ گیا اور میرا حق دلوا دیا، پھر ابوجہل آیا تو لوگوں نے اس سے پوچھا: کیا تم نے اعرابی کو اس کا حق دے دیا؟ اس نے کہا: ہاں، انہوں نے کہا: ہم تو صرف تمہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خلاف اکسانا اور اعرابی کا مذاق اڑانا چاہتے تھے، ابوجہل نے کہا: اے لوگو! جب اس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں باہر نکلا تو اس نے مجھ سے کہا کہ اعرابی کا حق دے دو،

اس وقت اس کے سر کے اوپر ایک اونٹ (فحل) کی مانند کوئی چیز تھی جس نے اپنا منہ کھول رکھا تھا گویا وہ مجھے نگل جائے گی، اس نے (محمد نے) کہا اس کا حق دے دو، اگر میں "نہ" کہتا تو وہ میرا سر نگل لیتا، اس لیے میں نے حق ادا کر دیا۔ایک نشانی یہ بھی ہے کہ قریش نے نضر بن حارث اور علقمہ بن ابی معیط کو یثرب کے یہودیوں کے پاس بھیجا اور ان سے کہا کہ جب تم وہاں پہنچو تو ان سے اس (نبی) کے بارے میں سوال کرنا، پس ان دونوں نے یہودیوں سے پوچھا، یہودیوں نے کہا: ہمیں ان کے اوصاف بتاؤ، انہوں نے اوصاف بیان کیے، پھر یہودیوں نے پوچھا کہ تمہارے میں سے کون ان کی پیروی کر رہا ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے معاشرے کے نچلے طبقے کے (کمزور) لوگ، یہ سن کر ان میں سے ایک بڑا عالم (حبر) پکار اٹھا: یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت ہم تورات میں پاتے ہیں اور ہم یہ بھی پاتے ہیں کہ ان کی قوم ان کی سب سے سخت دشمن ہوگی۔ایک نشانی یہ بھی ہے کہ قریش نے سراقہ بن جعشم کو آپ کی تلاش میں بھیجا یہاں تک کہ وہ مدینہ کی طرف نکل کھڑا ہوا اور آپ تک پہنچ گیا، آپ کے ساتھی (ابو بکر) نے کہا: اے اللہ کے نبی یہ سراقہ آ گیا ہے، آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کے شر سے مجھے بچا لے، تو سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے، اس نے پکار کر کہا: اے محمد! مجھے اس مصیبت سے نکال دیں میں آپ سے پکا وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کے سوا کسی کا خیر خواہ نہیں بنوں گا اور جو بھی آپ سے دشمنی کرے گا میں اس سے صلح نہیں کروں گا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ اگر یہ سچا ہے (تو اسے نجات دے)۔

پس سراقہ کا گھوڑا آزاد ہو گیا اور وہ چلا گیا اور اس نے اپنا وعدہ وفا کیا اور اس کے بعد کبھی (دشمنی کی طرف) نہ پلٹا۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ عامر بن طفیل اور اربد بن قیس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے عامر نے اربد سے کہا کہ جب ہم ان کے پاس پہنچیں گے تو میں انہیں باتوں میں الجھاؤں گا اور تم ان پر تلوار سے وار کر دینا جب وہ دونوں آپ کے پاس داخل ہوئے تو عامر نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ سے تنہائی میں بات کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک تم یہ نہ کہو کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں عامر (باتیں کرتے ہوئے) بار بار اربد کی طرف دیکھتا مگر اربد کوئی حرکت نہیں کر رہا تھا۔

جب کافی دیر ہو گئی تو عامر اٹھا اور باہر نکل کر اربد سے کہنے لگا کہ روئے زمین پر مجھے سب سے زیادہ بھروسہ تمہارے وار پر تھا مگر خدا کی قسم آج کے بعد میں تم سے کوئی امید نہیں رکھوں گا اربد نے اس سے کہا جلدی نہ کرو میں نے جب بھی تمہارے حکم کے مطابق وار کرنے کا ارادہ کیا تو میرے اور تمہارے درمیان کچھ مرد حائل ہو گئے یہاں تک کہ مجھے تمہارے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا تو کیا میں وار تم پر کر دیتا؟

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اربد بن قیس اور نضر بن حارث نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ آپ سے غیب کی باتیں پوچھیں گے پس وہ دونوں آپ کے پاس آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اربد کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اربد کیا تمہیں یاد ہے کہ

تم فلاں دن کس مقصد کے لیے آئے تھے اور تمہارے ساتھ عامر بن طفیل بھی تھا؟ پھر آپ نے ان دونوں کے درمیان ہونے والی (خفیہ) بات کی خبر دی یہ سن کر اربد نے کہا اللہ کی قسم اس وقت میرے اور عامر کے پاس کوئی تیسرا موجود نہیں تھا اور آپ کو یہ خبر آسمان سے کسی فرشتے ہی نے دی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ آپ کے پاس آیا اور انہوں نے میرے جد امجد ابوالحسن (امام علی علیہ السلام) سے کہا کہ اپنے ابنِ عم سے ہمارے لیے اجازت طلب کریں تاکہ ہم ان سے کچھ سوال کریں پس حضرت علی علیہ السلام داخل ہوئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مطلع کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ میں تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں اور میں وہی جانتا ہوں جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے پھر (آپ نے انہیں بلا لیا)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کو آنے کی اجازت دے دو پس وہ آپ کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا تم مجھ سے اس بارے میں سوال کرو گے جس کے لیے تم آئے ہو یا میں خود تمہیں بتا دوں؟ انہوں نے کہا آپ ہی بتائیں آپ نے فرمایا تم مجھ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا وہ روم کا ایک نوجوان تھا پھر وہ بادشاہ بنا وہ سورج کے طلوع اور غروب ہونے کی جگہوں تک پہنچا اور پھر وہاں دیوار (سد) تعمیر کی انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ بالکل اسی طرح ہے (جیسے آپ نے فرمایا)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کو آنے کی اجازت دے دو پس وہ آپ کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا تم مجھ سے اس بارے میں سوال کرو گے جس کے لیے تم آئے ہو یا میں خود تمہیں بتا دوں؟ انہوں نے کہا آپ ہی بتائیں آپ نے فرمایا تم مجھ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا وہ روم کا ایک نوجوان تھا پھر وہ بادشاہ بنا وہ سورج کے طلوع اور غروب ہونے کی جگھوں تک پہنچا اور پھر وہاں دیوار (سد) تعمیر کی انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ بالکل اسی طرح ہے (جیسے آپ نے فرمایا)۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وابصہ بن معبد اسدی آپ کے پاس آئے اور (دل میں) کہا کہ میں نیکی اور گناہ کی کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑوں گا جس کے بارے میں آپ سے سوال نہ کر لوں جب وہ آئے تو آپ کے بعض اصحاب نے کہا اے وابصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہٹ جاؤ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے وابصہ قریب آ جاؤ پس میں قریب ہو گیا آپ نے فرمایا کیا تم اس بارے میں سوال کرو گے جس کے لیے آئے ہو یا میں تمہیں خبر دوں؟ انہوں نے کہا آپ خبر دیں آپ نے فرمایا تم نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھنے آئے ہو انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے اپنے ہاتھ سے ان کے سینے پر دستک دی اور فرمایا اے وابصہ نیکی وہ ہے جس پر تمہارا سینہ مطمئن ہو جائے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور دل میں اضطراب پیدا کرے اگرچہ لوگ تمہیں (اس کے جواز کا) فتویٰ ہی کیوں نہ دے دیں۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وفدِ عبد القیس آپ کے پاس آیا اور جب وہ اپنی ضروریات سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا اپنے ساتھ لائے ہوئے اپنے علاقے کی کھجوریں مجھے دکھاؤ پس ہر شخص اپنے ساتھ لائی ہوئی ایک ایک قسم کی کھجور لے کر آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک کھجور کے بارے میں فرمایا اس کا نام یہ ہے اور اس کا نام یہ ہے انہوں نے کہا آپ تو ہماری زمین کی کھجوروں کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں پھر آپ نے ان کے علاقے کی زمین کی خصوصیات بیان کیں انہوں نے پوچھا کیا آپ وہاں گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن میرے لیے زمین سمیٹ دی گئی (یا پردے ہٹا دیے گئے) تو میں نے اسے دیکھ لیا۔ پھر ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول یہ میرا ماموں ہے اور اسے جنون (یا دماغی خلل) کی شکایت ہے آپ نے اس کی چادر پکڑی اور تین بار فرمایا اے اللہ کے دشمن نکل جا پھر اسے چھوڑ دیا تو وہ تندرست ہو گیا پھر وہ لوگ ایک بوڑھی بکری لائے آپ نے اس کے کانوں میں سے ایک کان کو اپنی انگلیوں کے درمیان دبایا تو وہاں (قدرتی طور پر) ایک نشان بن گیا پھر آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اب اس بکری سے قیامت تک جو بھی بچہ پیدا ہوگا اس کے کان پر یہی نشان ہوگا پس وہ بکری بچے دینے لگی اور قیامت تک اس کی نسل کے کانوں میں وہ نشان معروف رہا اور کبھی پوشیدہ نہ رہا۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک سفر میں تھے کہ ایک ایسے اونٹ پر گزر ہوا جسے نظر لگ گئی تھی اور وہ اپنے مالکان کو چھوڑ کر بیٹھ گیا تھا آپ نے پانی منگوایا اس سے ایک برتن میں کلی کی اور وضو کیا اور فرمایا اس کا منہ کھولو پھر وہ پانی اس کے منہ میں ڈال دیا اور وہ پانی اس کے سر اور گردن کے مہروں پر بھی ڈالا پھر آپ نے دعا فرمائی اے اللہ خلاد عامر اور ان کے دونوں ساتھیوں کو (سوار کر کے) لے چل یہ دونوں اس اونٹ کے مالک تھے پس وہ اس پر سوار ہوئے اور وہ اونٹ گھوڑوں سے بھی آگے چھلانگیں مارتا ہوا دوڑنے لگا۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ کے ایک صحابی کی اونٹنی سفر کے دوران کہیں گم ہو گئی تو اس کے مالک نے (اعتراضاً) کہا کہ اگر یہ نبی ہوتے تو انہیں اونٹنی کے حال کا علم ہوتا یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا (مگر اللہ جسے چاہے مطلع کر دے) اے فلاں جاؤ تمہاری اونٹنی فلاں فلاں جگہ پر ہے اس کی نکیل ایک درخت میں الجھ گئی ہے پس اس نے اونٹنی کو بالکل اسی جگہ پایا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ ایک گرے ہوئے اونٹ کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس کے لیے شفقت کا اظہار کیا اور فرمایا یہ اونٹ اپنے مالکوں کے برے سلوک کی شکایت کر رہا ہے اور مجھ سے سوال کر رہا ہے کہ میں اسے ان سے چھڑا لوں آپ نے اس کے مالک کے بارے میں پوچھا تو وہ آ گیا آپ نے فرمایا اسے بیچ دو اور اپنی ملکیت سے نکال دو پس وہ اونٹ بلبلانے لگا

اور پھر اٹھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چل پڑا آپ نے فرمایا یہ مجھ سے سوال کر رہا ہے کہ میں خود اس کے معاملے کا ذمہ دار بنوں چنانچہ آپ نے وہ اونٹ حضرت علی علیہ السلام کو دلوا دیا اور وہ اونٹ جنگ صفین کے دنوں تک ان کے پاس رہا۔ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ اپنی مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک بدکا ہوا اونٹ آیا اور اپنا سر آپ کی گود میں رکھ دیا اور آواز نکالنے لگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ اونٹ کہہ رہا ہے کہ اس کا مالک اسے ایک ولیمے کی دعوت میں ذبح کرنا چاہتا ہے۔یہ اونٹ اپنے مالک کی شکایت کر رہا ہے کہ وہ اسے اپنے بیٹے کے ولیمے میں ذبح کرنا چاہتا ہے اس لیے یہ فریاد لے کر آیا ہے ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول یہ فلاں شخص کا اونٹ ہے اور واقعی اس کا یہی ارادہ تھا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس مالک کی طرف پیغام بھیجا اور اس سے اسے ذبح نہ کرنے کی درخواست کی تو اس نے ویسا ہی کیا (یعنی ذبح کرنے سے رک گیا)۔ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ نے قبیلہ مضر کے لیے بددعا کی اور فرمایا اے اللہ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے اور ان پر یوسف علیہ السلام کے دور جیسے قحط کے سال بھیج پس وہ لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ کی قسم میں آپ کے پاس اس حال میں آیا ہوں کہ نہ تو ہمارا کوئی اونٹ بچا ہے اور نہ ہی کوئی مویشی چرنے کے لیے جا رہا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اے اللہ میں نے تجھ سے دعا کی تو نے قبول فرمائی میں نے تجھ سے سوال کیا تو نے مجھے عطا کیا اے اللہ اب ہمیں ایسی بارش عطا کر

جو فریاد رسی کرنے والی خوشگوار جلد برسنے والی زمین کو ڈھانپ لینے والی موسلا دھار اور نفع بخش ہو جس میں نقصان نہ ہو ابھی آپ اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے کہ ہر چیز (پانی سے) بھر گئی اور ایک ہفتے تک مسلسل بارش ہوتی رہی یہاں تک کہ لوگ دوبارہ آپ کے پاس آئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول ہمارے راستے کٹ گئے اور بازار بند ہو گئے تو آپ نے دعا فرمائی (اے اللہ یہ بارش) ہمارے ارد گرد ہو ہم پر (نقصان دہ) نہ ہو پس بادل مدینہ سے چھٹ گئے اور شہر کے گرد و نواح میں چلے گئے اور وہاں ایک مہینے تک بارش ہوتی رہی۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ اپنی بعثت سے پہلے قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوئے جب آپ بحیرا راہب کے پاس پہنچے تو سب نے اس کی خانقاہ کے صحن میں پڑاؤ ڈالا وہ راہب کتابوں کا عالم تھا اور اس نے تورات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہاں سے گزرنے کے بارے میں پڑھ رکھا تھا اور وہ اس وقت کو پہچانتا تھا اس نے حکم دیا اور سب کو کھانے پر بلایا وہ لوگوں میں آپ کی صفات تلاش کرنے لگا مگر اسے وہ صفات نہ ملیں اس نے پوچھا کیا تمہارے قافلے میں کوئی پیچھے رہ گیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک یتیم لڑکا ہے بحیرا راہب اٹھا اور جھانک کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے تھے اور ایک بادل نے آپ پر سایہ کر رکھا تھا اس نے لوگوں سے کہا اس یتیم کو میرے پاس بلاؤ انہوں نے ایسا ہی کیا بحیرا آپ کو دیکھ رہا تھا کہ آپ چل رہے تھے اور بادل آپ کے ساتھ ساتھ سایہ کیے ہوئے تھا اس نے لوگوں کو آپ کی شان کی خبر دی اور بتایا کہ

یہ تم میں عنقریب رسول بنا کر بھیجے جائیں گے اور ان کا ایسا بلند مرتبہ ہوگا اس واقعے کے بعد وہ لوگ آپ کی ہیبت اور بزرگی کے قائل ہو گئے تھے۔پھر جب وہ لوگ (شام سے مکہ) واپس آئے تو انہوں نے قریش کو اس واقعے کی خبر دی یہ بات خدیجہ بنت خویلد تک پہنچی تو وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے نکاح کی راغب ہوئیں وہ قریش کی عورتوں کی سردار تھیں اور قریش کے ہر بڑے سردار اور رئیس نے انہیں نکاح کا پیغام دیا تھا مگر انہوں نے سب کو انکار کر دیا تھا لیکن بحیرا راہب کی دی ہوئی خبر کی بنا پر انہوں نے خود کو آپ کے نکاح میں دے دیا۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مکہ کے ان دنوں میں جب آپ کی قوم اور قبیلے نے آپ کے خلاف جتھہ بندی کر رکھی تھی آپ نے علی (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ وہ خدیجہ سے کہیں کہ وہ کھانا تیار کریں انہوں نے کھانا تیار کیا پھر آپ نے علی کو حکم دیا کہ وہ بنی عبدالمطلب میں سے اپنے قریبی رشتہ داروں کو بلائیں انہوں نے چالیس آدمیوں کو دعوت دی آپ نے فرمایا اے علی ان کے لیے کھانا لاؤ علی (علیہ السلام) ایک پیالے میں ثرید (شوربے میں بھیگی روٹی) لائے جو صرف تین یا چار آدمیوں کے کھانے کے لیے کافی تھا آپ نے اسے ان کے سامنے رکھا اور فرمایا اللہ کا نام لے کر کھاؤ آپ نے بسم اللہ پڑھی مگر ان لوگوں نے بسم اللہ نہ پڑھی ان سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور سیر ہو کر پیچھے ہٹ گئے۔

یہ دیکھ کر ابوجہل کہنے لگا محمد نے تم پر کتنا زبردست جادو کیا ہے کہ تین آدمیوں کا کھانا چالیس آدمیوں کو کھلا دیا اللہ کی قسم یہ تو وہ جادو ہے جس کی کوئی انتہا نہیں علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پھر کچھ دنوں بعد آپ نے مجھے دوبارہ ویسا ہی حکم دیا تو میں نے ویسا ہی کھانا تیار کیا اور انہیں دوبارہ بلایا۔ایک نشانی یہ بھی ہے کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں بازار گیا اور ایک درہم کا گوشت اور ایک درہم کی جوار (یا غلہ) خریدا اور فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے پاس لے آیا جب وہ روٹی پکانے اور سالن تیار کرنے سے فارغ ہوئیں تو کہنے لگیں کاش آپ میرے والد کو بھی بلا لاتے میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس گیا تو آپ لیٹے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں بھوک کی ہم نشینی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ہمارے پاس کھانا تیار ہے آپ اٹھے اور میرا سہارا لے کر فاطمہ کے گھر کی طرف چل پڑے جب ہم داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا اے فاطمہ اپنا کھانا لاؤ انہوں نے ہانڈی اور روٹیاں پیش کیں آپ نے روٹیوں کو ڈھانپ دیا اور دعا کی اے اللہ ہمارے اس کھانے میں برکت عطا فرما پھر فرمایا عائشہ کے لیے (سالن) نکالو انہوں نے نکال دیا پھر فرمایا ام سلمہ کے لیے نکالو انہوں نے نکال دیا وہ مسلسل سالن نکالتی رہیں یہاں تک کہ آپ کی تمام نو ازواج کے پاس ایک ایک روٹی اور شوربہ بھیج دیا گیا پھر آپ نے فرمایا اب اپنے باپ اور اپنے شوہر کے لیے نکالو پھر فرمایا اب اپنے لیے نکالو اور کھاؤ اور اپنی پڑوسنوں کو بھی ہدیہ بھیجو انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس کے بعد بھی کئی دنوں تک وہ وہی کھانا کھاتے رہے۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن مسلم کی بیوی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس ایک زہر آلود بکری (کا گوشت) لے کر آئی، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بشر بن البراء بن عازب موجود تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستی کا گوشت لیا اور بشر نے پائے (کراع) کی ہڈی والا گوشت لیا، جہاں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق ہے تو آپ نے اسے چبایا اور پھر باہر نکال دیا اور فرمایا: یہ گوشت مجھے خبر دے رہا ہے کہ یہ زہر آلود ہے، لیکن بشر نے لقمہ چبایا اور اسے نگل لیا جس کی وجہ سے وہ وفات پا گئے، آپ نے اس عورت کو بلا بھیجا تو اس نے اعتراف کر لیا، آپ نے پوچھا: تجھے اس کام پر کس چیز نے ابھارا؟ اس نے کہا: آپ نے میرے شوہر اور میری قوم کے معززین کو قتل کیا ہے تو میں نے (دل میں) کہا کہ اگر یہ بادشاہ ہوا تو میں اسے قتل کر دوں گی اور اگر یہ نبی ہوا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اس بات پر مطلع فرما دے گا۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں: میں نے خندق کے دن لوگوں کو دیکھا کہ وہ سخت بھوک کی حالت میں خندق کھود رہے تھے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بھی کھدائی کر رہے تھے اور آپ کا شکم مبارک بھی بھوک سے پچکا ہوا تھا، میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا اور اسے بتایا تو اس نے کہا: ہمارے پاس اس ایک (چھوٹی) بکری اور تھوڑی سی جوار کے سوا کچھ نہیں ہے، جابر نے کہا: تم روٹی پکاؤ، انہوں نے بکری ذبح کی، اس کا آدھا حصہ پکایا اور باقی کو بھونا،

جب کھانا تیار ہو گیا تو جابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے کھانا تیار کیا ہے، آپ تشریف لائیں اور جس کو چاہیں (ساتھ) لے آئیں، آپ نے جابر کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالا اور بلند آواز سے پکارا: لوگو سنو! جابر تمہیں کھانے کی دعوت دے رہا ہے، جابر گھبرائے ہوئے اور شرمندگی کی حالت میں اپنی اہلیہ کے پاس پہنچے اور کہا: یہ تو رسوائی ہو گئی، آپ تمام لوگوں کو ساتھ لے آئے ہیں، اہلیہ نے پوچھا: تم نے انہیں بلایا ہے یا انہوں نے خود بلایا ہے؟ جابر نے کہا: انہوں نے، اہلیہ نے کہا: پھر وہ (رسول اللہ) ان کے بارے میں بہتر جانتے ہیں۔جب آپ نے ہمیں دیکھا تو چمڑے کے دسترخوانوں کا حکم دیا جو گلیوں میں بچھا دیے گئے، اور آپ نے جابر کو حکم دیا کہ لکڑی کے بڑے پیالے اور لگن جمع کریں، پھر پوچھا: تمہارے پاس کتنا کھانا ہے؟ میں نے آپ کو بتا دیا، آپ نے فرمایا: ہانڈی، تنور اور سالن کے برتن کو ڈھانپ دو اور (ڈھانپے ہوئے ہی) سالن نکالو اور روٹیاں اور گوشت باہر نکالو پھر دوبارہ ڈھانپ دو، پس وہ مسلسل سالن اور گوشت نکالتے رہے اور منتقل کرتے رہے اور کھانا ذرا بھی کم ہوتا ہوا نظر نہیں آتا تھا یہاں تک کہ تمام لوگ سیر ہو گئے اور وہ تین ہزار (۳۰۰۰) آدمی تھے، پھر جابر اور ان کے گھر والوں نے خود بھی کھایا اور ہدیہ بھی بھیجا اور کئی دنوں تک ان کے پاس وہ کھانا باقی رہا۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ سعد بن عبادہ انصاری ایک شام آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آئے جبکہ آپ روزے سے تھے انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت دی اور آپ کے ساتھ علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بھی بلایا جب سب کھانا کھا چکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایک نبی اور ایک وصی (نے تمہارا کھانا کھایا ہے)، اے سعد! تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا، تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا اور تم پر فرشتوں نے درود بھیجا"۔ پھر سعد نے آپ کو ایک ایسے گدھے پر سوار کیا جو بہت سست رفتار تھا اور اس پر ایک مخملی کپڑا ڈالا لیکن جب وہ گدھا واپس ہوا تو وہ اتنا تیز رفتار (ہملج) ہو چکا تھا کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ حدیبیہ سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں ایک چشمہ آیا جس سے بہت تھوڑا پانی رس رہا تھا جو بمشکل ایک یا دو سواروں کے لیے کافی تھا آپ نے فرمایا: "جو ہم سے پہلے پانی تک پہنچ جائے وہ اس میں سے پانی نہ نکالے"۔ جب آپ وہاں پہنچے تو ایک پیالہ منگوایا اس میں کلی کی اور وہ پانی اس چشمے میں ڈال دیا پس پانی ابل پڑا اور اتنا زیادہ ہو گیا کہ سب نے خود بھی پیا اپنے برتن اور مشکیزے بھی بھر لیے اور وضو بھی کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم زندہ رہے یا تم میں سے کوئی باقی رہا تو وہ دیکھے گا کہ اس پانی کی کثرت کی وجہ سے یہ پوری وادی سیراب ہو جائے گی" پس لوگوں نے اسے ویسا ہی پایا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔ ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ غیب کی خبریں دیتے تھے کہ کیا ہوا اور کیا ہونے والا ہے اور وہ سب بالکل ویسا ہی پایا جاتا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جس رات آپ کو معراج کرائی گئی اس کی صبح آپ نے اپنے سفر کے مشاہدات بیان کیے تو بعض نے انکار کیا اور بعض نے تصدیق کی آپ نے انہیں راستے میں ملنے والے قافلوں ان کی ہیئت ان کی منزلوں اور ان کے پاس موجود سامان کی خبر دی اور یہ بھی بتایا کہ آپ نے ایک ایسا قافلہ دیکھا ہے جس کے آگے خاکستری رنگ کا اونٹ ہے اور وہ فلاں دن گھاٹی (عقبہ) سے سورج نکلنے کے وقت طلوع ہوگا قریش اس وقت کی تاک میں رہے تاکہ آپ کو جھوٹا ثابت کر سکیں جب وہ وقت آیا اور سورج نکلنے لگا تو ان میں سے بعض نے (جلدی میں) کہا کہ جادو گر نے جھوٹ بولا ہے لیکن دوسروں نے فوراً ہی قافلے کو آتے ہوئے دیکھ لیا جس کے آگے وہی خاکستری اونٹ تھا تب انہوں نے اعتراف کیا کہ آپ نے سچ کہا تھا اور یہ دیکھو مویشیوں کا قافلہ آ گیا ہے۔ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ لوگ پیاس کی شدت سے نڈھال ہو گئے، لوگ تیزی سے آپ کی طرف بڑھے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! پانی، پانی۔ آپ نے ابو ہریرہ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ پانی ہے؟ انہوں نے عرض کی: میرے وضو کے برتن (میضاۃ) میں ایک پیالے کے برابر پانی موجود ہے۔

آپ نے فرمایا: اپنا وہ برتن لاؤ، پھر آپ نے وہ پانی ایک پیالے میں انڈیلا، دعا فرمائی اور اس میں برکت دی، پھر فرمایا: آواز دو کہ جسے پانی چاہیے وہ آ جائے، لوگ یہ کہتے ہوئے آئے: اے اللہ کے رسول! پانی (عطا کریں)۔ پس آپ مسلسل پانی انڈیلتے رہے

اور ابو ہریرہ لوگوں کو پلاتے رہے یہاں تک کہ تمام لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے اپنے پاس موجود تمام برتن بھر لیے۔ پھر آپ نے ابو ہریرہ سے فرمایا: اب تم پیو، انہوں نے عرض کی: (نہیں) بلکہ آپ سب سے آخر میں پیئیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوش فرمایا اور پھر ابو ہریرہ نے بھی پیا۔ایک نشانی یہ بھی ہے کہ خندق کی کھدائی کے دنوں میں عبداللہ بن رواحہ انصاری کی بہن وہاں سے گزریں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے پوچھا: تم کہاں جا رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں عبداللہ کے لیے یہ چند کھجوریں لے کر جا رہی ہوں، آپ نے فرمایا: وہ ادھر لاؤ، انہوں نے وہ کھجوریں آپ کی ہتھیلی پر رکھ دیں، پھر آپ نے چمڑے کے دسترخوان منگوائے، ان پر کھجوریں پھیلا دیں اور انہیں چادروں سے ڈھانپ دیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، (اللہ کی قدرت سے) وہ کھجوریں دسترخوانوں پر اُمڈ آئیں، پھر آپ نے آواز دی: آؤ اور کھاؤ، لوگوں نے کھایا اور سیر ہو گئے اور اپنے ساتھ (راستے کے لیے) اٹھا بھی لیا، اور جو بچ گیا وہ آپ نے اس خاتون کو واپس کر دیا۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ ایک سفر میں تھے اور لوگ بھوک سے نڈھال ہو گئے، آپ نے فرمایا: جس کے پاس جو کچھ بھی زادِ راہ ہے وہ لے آئے، پس چند لوگ تقریباً ایک صاع (ایک پیمانہ) کے برابر کھجوریں لے آئے، آپ نے چادریں اور دسترخوان منگوائے اور ان پر کھجوریں ترتیب سے رکھیں، پھر اپنے رب سے دعا کی، تو اللہ نے ان کھجوروں میں اتنی برکت دی کہ وہ مدینہ پہنچنے تک ان کے لیے کافی ہو گئیں۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے کسی سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ ایک قوم آپ کے پاس آئی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمارا ایک کنواں ہے، جب سخت گرمی کا موسم ہوتا ہے تو ہم سب (پانی کے لیے) اسی پر جمع ہو جاتے ہیں، اور جب سردیاں آتی ہیں تو ہم اپنے ارد گرد موجود دیگر پانیوں پر بکھر جاتے ہیں، لیکن اب ہمارے ارد گرد رہنے والے لوگ ہمارے دشمن ہو چکے ہیں (اس لیے ہم دور نہیں جا سکتے)، پس آپ ہمارے اس کنویں کے لیے اللہ سے دعا فرما دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کنویں میں اپنا لعابِ دہن مبارک ڈالا، تو زمین کے نیچے کا چھپا ہوا پانی ابل پڑا، یہاں تک کہ پانی کی کثرت کی وجہ سے وہ اس کی گہرائی کو دیکھنے کی قدرت نہ رکھتے تھے۔جب یہ خبر مسیلمہ کذاب تک پہنچی تو اس نے بھی ایک ایسے کنویں میں یہی کوشش کی جس میں پانی کم تھا، پس اس بدبخت نے اس میں اپنا لعاب ڈالا تو اس کا بچا ہوا پانی بھی زمین میں دھنس گیا اور وہ کنواں خشک گڑھے کی مانند ہو گیا۔ایک نشانی یہ بھی ہے کہ سراقہ بن جعشم کو جب قریش نے آپ کی تلاش میں بھیجا تھا (اور وہ ایمان لے آیا)، تو آپ نے اسے اپنے ترکش سے ایک تیر دیا اور فرمایا: تمہارا گزر میرے چرواہوں کے پاس سے ہوگا، جب تم ان کے پاس پہنچو تو یہ میری نشانی ہے، ان کے پاس کھانا کھانا اور پانی پینا۔ جب سراقہ ان کے پاس پہنچا تو وہ ایک ایسی بکری لے کر آئے جو بانجھ تھی اور دودھ نہیں دیتی تھی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ (اسی وقت) حاملہ ہو گئی اور اس کے تھن دودھ سے بھر گئے، یہاں تک کہ انہوں نے برتن بھر لیے اور خوب سیر ہو کر پی لیا۔

ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ ام شریک کے ہاں مہمان ٹھہرے، وہ ایک مشکیزہ (کپی) لائیں جس میں تھوڑا سا گھی تھا، آپ نے اور آپ کے اصحاب نے اسے کھایا، پھر آپ نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی، پس وہ مشکیزہ ان کی پوری زندگی گھی ابلتا رہا۔ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ابولہب کی بیوی ام جمیل آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس اس وقت آئی جب سورہ "تبت یدا" نازل ہوئی، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوبکر بن ابی قحافہ موجود تھے، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ ام جمیل غصے کی حالت میں آپ کی تلاش میں آ رہی ہے اور اس کے پاس ایک پتھر ہے جس سے وہ آپ کو مارنا چاہتی ہے، آپ نے فرمایا: وہ مجھے نہیں دیکھ پائے گی، اس عورت نے ابوبکر سے پوچھا: تمہارا ساتھی کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جہاں اللہ نے چاہا (وہیں ہیں)، وہ کہنے لگی: میں ان کے پاس آئی تھی اگر میں انہیں دیکھ لیتی تو ضرور یہ پتھر مارتی کیونکہ انہوں نے میری ہجو (برائی) کی ہے، لات اور عزیٰ کی قسم میں خود ایک شاعرہ ہوں، (جب وہ چلی گئی) تو ابوبکر نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا اس نے آپ کو نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اللہ نے میرے اور اس کے درمیان ایک حجاب (پردہ) حائل کر دیا تھا۔ایک نشانی آپ کی یہ عظیم الشان کتاب (قرآن) ہے جو دیکھنے والوں کی عقلوں پر غالب ہے، ان تمام کمالات اور صفات کے ساتھ جو اگر ہم بیان کریں تو بات بہت طویل ہو جائے گی۔یہ سن کر یہودیوں نے کہا: ہمیں یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ سب ویسا ہی ہے جیسا آپ بیان کر رہے ہیں؟پس امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: ہمیں یہ کیسے معلوم ہو کہ موسیٰ (بن عمران) کی جن نشانیوں کا تم ذکر کرتے ہو

وہ ویسی ہی ہیں جیسی تم بیان کر رہے ہو؟انہوں نے کہا: ہمیں یہ بات سچے اور نیک لوگوں کی نقل (روایات) سے معلوم ہوئی ہے۔
امام نے ان سے فرمایا: تو پھر جو کچھ میں نے تمہیں بتایا ہے اس کی سچائی تم ایک ایسے بچے کی خبر سے جان لو جسے اللہ نے کسی دنیاوی تعلیم کے بغیر اور کسی سے سنے بغیر یہ سب کچھ سکھا دیا ہے۔(یہ سن کر) وہ یہودی پکار اٹھے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور یہ کہ آپ لوگ اللہ کی جانب سے اس کی مخلوق پر امام، قائد اور حجت ہیں۔یہ سن کر امام جعفر صادق علیہ السلام اچھل کر کھڑے ہوئے اور میرے (امام موسیٰ کاظم کے) ماتھے پر بوسہ دیا، پھر فرمایا: میرے بعد قائم (امام) تم ہی ہو، (راوی کہتا ہے) اسی وجہ سے واقفہ فرقہ نے یہ کہا کہ وہ (امام موسیٰ کاظم) زندہ ہیں اور وہی قائم ہیں۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان یہودیوں کو لباس اور تحائف عطا کیے اور وہ مسلمان ہو کر رخصت ہوئے

۱۲۲۹ - احمد بن محمد، ابو قتادہ سے اور وہ ابو خالد زبالی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: امام ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام "زبالہ" (ایک مقام کا نام) تشریف لائے، آپ کے ساتھ مہدی (عباسی خلیفہ) کے کارندوں کی ایک جماعت تھی جسے مہدی نے آپ کو (بغداد) لے جانے کے لیے بھیجا تھا۔ امام نے مجھے اپنے لیے کچھ ضروری چیزیں خریدنے کا حکم دیا۔ آپ نے میری طرف دیکھا تو میں بہت غمگیں تھا، آپ نے فرمایا: "اے ابو خالد، کیا بات ہے میں تمہیں غمزدہ دیکھ رہا ہوں؟میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں، آپ اس سرکش (ظالم خلیفہ) کی طرف جا رہے ہیں اور مجھے آپ کی جان کے بارے میں اس سے امان نظر نہیں آتی۔امام نے فرمایا: "اے ابو خالد، مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ جب فلاں سال کا فلاں مہینہ اور فلاں دن آئے تو تم پہلے میل (نشانِ راہ) کے پاس میرا انتظار کرنا، میں انشاء اللہ وہیں تم سے ملوں گا"۔ابو خالد کہتے ہیں: میرا اب اس کے سوا کوئی کام نہ تھا کہ میں مہینوں اور دنوں کو گنتا رہتا۔ جب وہ دن آیا جس کا امام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، میں صبح سویرے پہلے میل کے پاس پہنچ گیا۔ میں مسلسل آپ کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا اور مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میرے دل میں شک پیدا ہوا اور ایک عظیم اضطراب و پریشانی نے مجھے گھیر لیا۔ اچانک میں نے میل کے قریب دیکھا تو دور سے ایک سیاہی (سوار) بلند ہوتی دکھائی دی۔میں نے انتظار کیا تو دیکھا کہ ابوالحسن علیہ السلام اپنے خچر پر سوار قافلے کے آگے آگے تشریف لا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: "اے ابو خالد!" میں نے عرض کی: لبیک (حاضر ہوں) میں آپ پر قربان جاؤں۔ آپ نے فرمایا: "شک نہ کیا کرو، شیطان تو یہی چاہتا تھا کہ تم شک میں پڑ جاؤ"۔

میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! اے میرے مولا، ایسا ہی ہوا تھا (میں شک میں پڑ گیا تھا)۔ میں آپ کی رہائی پر بہت خوش ہوا اور کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ کو اس سرکش سے نجات عطا فرمائی۔تب امام نے فرمایا: "اے ابو خالد، ان لوگوں کو میری طرف ایک بار پھر لوٹ کر آنا ہے (یعنی وہ مجھے دوبارہ گرفتار کریں گے)، تب میں ان سے نجات نہیں پا سکوں گا"۔

۱۲۳۰ - احمد بن محمد، حسین بن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اور وہ اپنی والدہ (امام کی زوجہ یا ام ولد) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں (ایک رات) چھت پر لیٹے ہوئے امام ابوالحسن (موسیٰ کاظم) علیہ السلام کے پاؤں دبا رہی تھی کہ اچانک آپ گھبرا کر اٹھے اور اپنا تہبند کھینچتے ہوئے تیزی سے چلے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلی، تو دیکھا کہ آپ کے دو غلام آپ کی دو لونڈیوں سے باتیں کر رہے تھے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل تھی (یعنی وہ چھپ کر باتیں کر رہے تھے)۔ امام نے ان کی باتیں سنیں، پھر میری طرف متوجہ ہو کر پوچھا: "تم یہاں کب آئیں؟"میں نے عرض کی: جس وقت آپ نیند سے تیزی سے اٹھے تو میں ڈر گئی اور آپ کے پیچھے آ گئی۔ امام نے فرمایا: "کیا تم نے ان کی باتیں نہیں سنیں؟"میں نے کہا: جی ہاں، سنیں۔ جب صبح ہوئی تو امام نے ان دونوں غلاموں کو ایک شہر بھیج دیا اور دونوں لونڈیوں کو کسی دوسرے شہر بھیج کر انہیں فروخت کر دیا۔

۱۲۳۱ - احمد بن محمد حسن بن علی الوشا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے اپنے ماموں اسماعیل بن الیاس کے زمانے میں حج کیا، تو ہم نے امام ابوالحسن اول (موسیٰ کاظم) علیہ السلام کی طرف خط لکھا۔ میرے ماموں نے لکھا: میری بیٹیاں ہیں لیکن کوئی بیٹا نہیں ہے، اور ہمارے خاندان میں مرد کم رہ گئے ہیں میں اپنی بیوی کو اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ حاملہ ہے پس آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ اسے لڑکا عطا فرمائے اور آپ ہی اس کا نام رکھ دیں۔امام نے خط میں جواب لکھا: "اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہاری حاجت پوری کر دی ہے اس کا نام محمد رکھنا"۔جب ہم کوفہ واپس پہنچے تو پتا چلا کہ کوفہ میں داخل ہونے سے چھ دن پہلے میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے اور ہم اس کی پیدائش کے ساتویں دن گھر داخل ہوئے۔ ابو محمد (راوی) کہتے ہیں: اللہ کی قسم! آج وہ (بچہ) ایک جوان مرد ہے اور اس کے اپنے بچے ہیں۔

۱۲۳۲-محمد بن الحسین علی بن جعفر بن ناجیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک نیلا طرازی لباس (طیلسان) سو درہم میں خریدا اور اسے اپنے ساتھ امام ابوالحسن اول (موسیٰ کاظم) علیہ السلام کے پاس لے گئے اور اس بارے میں کسی کو علم نہ تھا۔ میں عبد الرحمن بن الحجاج کے ساتھ نکلا کرتا تھا جو اس وقت امام کے وکیل (قیم) تھے۔ امام نے ان کی طرف پیغام بھیجا: میرے لیے ایک نیلا طرازی لباس تلاش کرو۔ انہوں نے مدینہ میں اسے تلاش کیا مگر کسی کے پاس نہ ملا۔ میں نے ان سے کہا: وہ میرے پاس موجود ہے اور میں اسے صرف امام ہی کے لیے لایا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے وہ امام کی خدمت میں بھیج دیا اور بتایا کہ یہ ہمیں علی بن جعفر کے پاس سے ملا ہے۔

جب اگلا سال آیا تو میں نے ویسا ہی ایک اور لباس خریدا اور اسے اپنے ساتھ لایا، اس بار بھی کسی کو خبر نہ تھی۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو امام نے ان کی طرف پیغام بھیجا: اسی شخص (علی بن جعفر) کے پاس سے ویسا ہی ایک اور لباس میرے لیے طلب کرو"۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا: وہ میرے پاس موجود ہے چنانچہ انہوں نے وہ امام کی خدمت میں پیش کر دیا۔

۱۲۳۳- محمد بن الحسین، علی بن جعفر بن ناجیہ سے اور وہ عبد الرحمن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے ربیع کے غلام "غالب" سے چھ ہزار درہم قرض لیے تاکہ اپنا تجارتی سامان مکمل کر سکوں۔ اس نے مجھے کچھ رقم دی کہ میں امام ابوالحسن اول علیہ السلام کو دے دوں اور کہا: جب تم ان چھ ہزار درہم سے اپنی ضرورت پوری کر لو تو یہ بھی امام کو دے دینا۔جب میں مدینہ پہنچا تو میں نے وہ رقم جو میرے پاس تھی اور جو غالب کی طرف سے تھی، امام کو بھیج دی۔ امام نے میری طرف پیغام بھیجا: "وہ چھ ہزار درہم کہاں ہیں؟میں نے عرض کی: میں نے وہ اس سے قرض لیے تھے اور اس نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو دے دوں، لہٰذا جب میں اپنا سامانِ تجارت بیچ لوں گا تو وہ رقم آپ کو بھیج دوں گا۔امام نے پیغام بھیجا: "وہ ہمیں جلدی بھیج دو کیونکہ ہمیں ان کی ضرورت ہے"۔ چنانچہ میں نے وہ رقم امام کو بھیج دی۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

۱۲۳۴ - محمد بن الحسین کہتے ہیں کہ مجھ سے علی بن حسان واسطی نے موسیٰ بن بکر کے حوالے سے بیان کیا، انہوں نے کہا: امام ابوالحسن اول علیہ السلام نے مجھے ایک رقعہ (تحریر) دیا جس میں کچھ ضروری کام لکھے ہوئے تھے اور مجھ سے فرمایا: "جو اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرو میں نے وہ رقعہ جا نماز (مصلیٰ) کے نیچے رکھ دیا اور اسے کرنے میں سستی کی۔ پھر میرا گزر ہوا تو دیکھا کہ وہ رقعہ امام کے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے مجھ سے اس رقعہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: وہ تو گھر میں ہے۔ آپ نے فرمایا: "اے موسیٰ! جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اسے کر لیا کرو، ورنہ میں تم پر غصہ ہوں گا"۔ (موسیٰ بن بکر کہتے ہیں) تب میں سمجھ گیا کہ وہ رقعہ جنات کے بچوں میں سے کسی نے اٹھا کر امام کو دے دیا تھا

۱۲۳۵ - محمد بن عیسیٰ، یونس بن عبد الرحمن سے اور وہ علی بن سوید سائی سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوالحسن اول علیہ السلام نے مجھے ایک خط میں لکھا: میں ان راتوں میں سب سے پہلے تمہیں اپنی وفات کی خبر دیتا ہوں، اس حال میں کہ میں نہ تو گھبرایا ہوا ہوں، نہ نادم ہوں اور نہ ہی اللہ کے اس فیصلے اور حتمی قضا میں کسی شک کا شکار ہوں جو ہونے والا ہے۔ پس تم دینِ آلِ محمد (صلوات اللہ علیہم) کے کڑے کو مضبوطی سے تھامے رکھنا، اور وہ مضبوط کڑا (عروۃ الوثقیٰ) ایک وصی کے بعد دوسرا وصی ہے، اور جو کچھ وہ کہیں اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا اور اس پر راضی رہنا"۔

۱۲۳۶- محمد بن عیسیٰ، حسن بن محمد بن یسار سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھ سے "قطیعہ الربیع" کے رہنے والے اہل سنت (عامہ) کے ایک ایسے بزرگ نے بیان کیا جن کی بات مستند مانی جاتی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا: میں نے اہلِ بیت کے ان حضرات میں سے ایک کو دیکھا ہے جن کی فضیلت کے تم لوگ قائل ہو اور میں نے ان جیسا عابد اور بافضیلت انسان کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا: آپ نے انہیں کیسے دیکھا؟ انہوں نے کہا: (خلیفہ ہارون کے دور میں) سندی بن شاہک کے ایام میں ہمیں یعنی شہر کے معززین اور نیک نام لوگوں کو جمع کیا گیا اور ہمیں امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے پاس لے جایا گیا۔ سندی نے ہم سے کہا: "اے لوگو! اس شخص کو دیکھ لو کیا ان کے ساتھ کوئی برا واقعہ (تشدد وغیرہ) پیش آیا ہے؟ کیونکہ لوگ یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان کے ساتھ بدسلوکی کی گئی ہے اور اس بارے میں بہت باتیں ہو رہی ہیں حالانکہ یہ ان کی منزل ہے، ان کا بستر ہے، ان پر کوئی تنگی نہیں کی گئی اور امیر المومنین (ہارون) کا ان کے ساتھ کوئی برا ارادہ نہیں ہے، وہ تو بس ان کے (بغداد) آنے کا انتظار کر رہے ہیں تاکہ ان سے مناظرہ کریں دیکھ لو یہ بالکل صحیح سلامت ہیں اور ہر معاملے میں انہیں آسانی دی گئی ہے، تم خود ان سے پوچھ لو وہ بزرگ کہتے ہیں: ہمارا مقصد صرف ان کی زیارت کرنا اور ان کی فضیلت و وقار کو دیکھنا تھا۔ پس امام نے (سندی کی بات سن کر) فرمایا: "جہاں تک اس آسائش اور وسعت کا تعلق ہے جس کا اس نے ذکر کیا تو وہ ویسا ہی ہے (جیسا دکھایا جا رہا ہے)، مگر اے گروہِ حاضرین! میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ

مجھے سات کھجوروں کے ذریعے زہر دے دیا گیا ہے، کل میرا رنگ سبز ہو جائے گا اور پرسوں میری وفات ہو جائے گی۔ (راوی کہتا ہے کہ) یہ سن کر میں نے سندی بن شاہک کی طرف دیکھا تو وہ کھجور کے پتے کی طرح کانپ رہا تھا اور مضطرب تھا۔ حسن (بن محمد) کہتے ہیں: وہ بزرگ اہل سنت کے نیک لوگوں میں سے تھے سچے معتبر اور لوگوں کے نزدیک انتہائی ثقہ (قابلِ اعتماد) تھے۔

۱۲۳۷۔محمد بن الحسین، صفوان بن یحییٰ سے اور وہ عیسیٰ شلقان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرا ارادہ تھا کہ میں آپ سے ابوالخطاب (ایک منحرف شخص) کے بارے میں سوال کروں۔ میرے بیٹھنے سے پہلے ہی امام نے خود کلام کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:اے عیسیٰ! تمہیں اس بات سے کس نے روکا کہ تم میرے بیٹے (موسیٰ کاظم) سے ملتے اور جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو ان سے پوچھ لیتے؟"عیسیٰ کہتے ہیں: میں "عبدِ صالح" (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کے پاس گیا، آپ اس وقت مکتب (بچپن کے تعلیمی مقام) میں تشریف فرما تھے اور آپ کے لبوں پر سیاہی (مداد) کا اثر تھا۔ آپ نے بھی (میرے سوال سے پہلے ہی) خود کلام شروع کیا اور فرمایا:اے عیسیٰ! اللہ تبارک و تعالیٰ نے انبیاء سے ان کی نبوت پر عہد لیا تو وہ اس سے کبھی نہیں پھرے، اور اوصیاء سے ان کی وصایت پر عہد لیا تو وہ بھی اس سے کبھی نہیں پھرے، لیکن کچھ لوگوں کو اللہ نے ایک وقت کے لیے ایمان عاریتاً (ادھار) دیا اور پھر ان سے چھین لیا، اور بے شک ابوالخطاب ان لوگوں میں سے تھا جنہیں ایمان عاریتاً دیا گیا تھا پھر اللہ نے اس سے وہ سلب کر لیا"۔

(یہ سن کر) میں نے آپ کو گلے لگا لیا اور آپ کے ماتھے پر بوسہ دیا اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، "یہ ایک ایسی ذریت ہے جس میں بعض بعض سے ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے"۔ پھر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو آپ نے مجھ سے پوچھا: "اے عیسیٰ! تم نے کیا کیا؟" میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے میرے پوچھے بغیر ہی مجھے ان تمام باتوں کی خبر دے دی جو میں پوچھنا چاہتا تھا، اللہ کی قسم! اسی وقت مجھے یقین ہو گیا کہ (آپ کے بعد) صاحبِ امر یہی ہیں۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اے عیسیٰ! میرا یہ بیٹا جسے تم نے دیکھا ہے، اگر تم اس سے قرآن کے دو غلافوں کے درمیان موجود (ہر چیز) کے بارے میں پوچھو گے تو وہ تمہیں علم و بصیرت کے ساتھ جواب دے گا"۔ پھر اسی دن امام صادق علیہ السلام نے انہیں مکتب سے نکال لیا (یعنی ان کی ظاہری تعلیم مکمل ہونے کا اعلان کر دیا)، اور میں نے اس دن جان لیا کہ یہی صاحبِ امر ہیں۔

۱۲۳۸ - محمد بن عیسیٰ، ابن فضال سے اور وہ علی بن ابی حمزہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں امام ابوالحسن (موسیٰ کاظم) علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ اسی دوران حبشہ (ایتھوپیا) کے تیس مملوک (غلام) لائے گئے جنہیں آپ کے لیے خریدا گیا تھا۔ امام نے ان میں سے ایک غلام سے بات کی جو حبشیوں میں خوبصورت تھا، آپ نے اس سے کافی دیر تک اسی کی زبان (حبشی) میں بات کی یہاں تک کہ اپنی تمام مراد اس تک پہنچا دی، پھر آپ نے اسے ایک درہم دیا اور فرمایا: "یہ اپنے ان ساتھیوں کو دے دو، اور ان میں سے ہر غلام کو ہر مہینے کے آغاز (ہلال) پر تیس درہم دیا کرو"۔

جب وہ باہر نکل گئے تو میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں، میں نے دیکھا کہ آپ اس غلام سے حبشی زبان میں بات کر رہے تھے، آپ نے اسے کیا حکم دیا؟امام نے فرمایا: "میں نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ خیر و بھلائی کا معاملہ کرے اور انہیں ہر ماہ کے آغاز پر تیس درہم دے۔ یہ اس لیے کہ جب میں نے اس کی طرف دیکھا تو جان لیا کہ یہ ایک عقل مند غلام ہے اور ان کے بادشاہ کے بیٹوں میں سے ہے، چنانچہ میں نے اسے ان تمام باتوں کی وصیت کی جن کی مجھے ضرورت تھی، اس نے میری وصیت قبول کر لی اور وہ ایک سچا غلام ہے"۔پھر امام نے فرمایا: "شاید تمہیں میرے اس سے حبشی زبان میں کلام کرنے پر تعجب ہوا ہے؟ تعجب نہ کرو، کیونکہ امام کے معاملے میں جو کچھ تم سے پوشیدہ ہے وہ اس سے کہیں زیادہ عجیب اور زیادہ ہے۔ امام کے علم کے مقابلے میں یہ (زبان دانی) ایسی ہی ہے جیسے کوئی پرندہ اپنی چونچ سے سمندر میں سے پانی کا ایک قطرہ نکال لے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ اس پرندے نے جو چونچ میں لیا اس سے سمندر میں کچھ کمی ہوئی؟"امام نے فرمایا: "بے شک امام کی مثال سمندر جیسی ہے، اس کے پاس جو (علم) ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور اس کے عجائبات اس سے بھی کہیں زیادہ ہیں۔ اور جس طرح پرندے نے جب چونچ سے سمندر کا قطرہ لیا تو سمندر میں کوئی کمی نہ آئی، اسی طرح عالم (امام) کے علم میں (ایسی باتوں سے) کوئی کمی نہیں آتی اور نہ ہی اس کے عجائبات ختم ہوتے ہیں"۔

۱۲۳۹-احمد بن محمد نے احمد بن ابی محمود الخراسانی اور انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو مکہ اور مدینہ کے درمیان حوضوں میں سے ایک حوض میں دیکھا آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے پانی کے اندر تھے آپ اپنے منہ میں پانی لیتے اور پھر اسے سیٹی جیسی آواز نکالتے ہوئے باہر نکال دیتے میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ اپنی زمانے میں اللہ کی بہترین مخلوق ہیں اور ایسا (بچوں جیسا) کام کر رہے ہیں پھر جب میں مدینہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں ٹھہرے ہو میں نے عرض کیا کہ میں اور میرا ایک ساتھی فلاں کے گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا جلدی کرو ابھی اسی وقت اپنا سامان اٹھاؤ اور وہاں سے نکل جاؤ عثمان کہتے ہیں کہ میں نے جلدی کی اور اپنا سامان لیا اور ہم وہاں سے نکل گئے جیسے ہی ہم گھر سے باہر نکلے وہ مکان گر کر تباہ ہو گیا

۱۲۴۰-موسیٰ بن جعفر البغدادی نے وشا سے اور انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا کی قسم ابوجعفر منصور دوانقی اللہ کے گھر کعبہ کو کبھی نہیں دیکھ پائے گا پھر میں کوفہ آیا اور اپنے ساتھیوں کو یہ بات بتائی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہ (منصور) سفر پر نکلا جب وہ کوفہ پہنچا تو میرے ساتھیوں نے مجھ سے اس پیشین گوئی کے بارے میں پوچھا میں نے پھر کہا کہ خدا کی قسم وہ اللہ کے گھر کو کبھی نہیں دیکھ سکے گا جب وہ مقامِ بستان تک پہنچ گیا تو ساتھی پھر میرے پاس جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ اب تو وہ منزل کے بہت قریب ہے کیا اب بھی کچھ باقی ہے میں نے پھر کہا کہ خدا کی قسم وہ کعبہ کو نہیں دیکھ پائے گا

جب وہ بئرِ میمون تک پہنچ گیا تو میں ابوالحسن امام کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ محراب میں سجدے کی حالت میں ہیں اور آپ نے سجدہ بہت طویل کیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور مجھ سے فرمایا باہر جاؤ اور دیکھو لوگ کیا کہہ رہے ہیں میں باہر نکلا تو میں نے ابوجعفر (منصور) کی موت پر چیخ و پکار کی آوازیں سنیں میں نے واپس آ کر آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر وہ کبھی بیت اللہ نہیں دیکھ سکتا تھا

۱۲۴۱- حسن بن علی بن نعمان نے عثمان بن عیسیٰ سے اور انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ابوالحسن امام کاظم علیہ السلام نے مجھے خط لکھا عثمان کہتے ہیں کہ میں اس وقت مدینہ میں موجود تھا کہ اپنا گھر بدل لو ابراہیم اس بات سے غمزدہ ہوئے کیونکہ ان کا گھر مسجد اور بازار کے عین درمیان میں تھا اس لیے انہوں نے گھر تبدیل نہ کیا آپ کا قاصد دوبارہ آیا کہ اپنا گھر بدل لو لیکن وہ وہیں رہے پھر تیسری بار قاصد آیا کہ اپنا گھر بدل لو تب وہ گھر ڈھونڈنے نکلے عثمان کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا اور ابراہیم عشاء کے وقت مسجد آئے میں نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے روک لیا تھا انہوں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ آج میرے ساتھ کیا ہوا میں نے کہا نہیں انہوں نے بتایا کہ میں وضو کے لیے کنویں سے پانی نکالنے گیا تو ڈول گندگی سے بھرا ہوا نکلا جبکہ ہم اس پانی سے آٹا گوندھ کر روٹیاں بھی پکا چکے تھے چنانچہ ہم نے تمام روٹیاں پھینک دیں اور کپڑے دھوئے اسی وجہ سے مجھے دیر ہوئی اور اب میں نے اپنا سامان کرائے کے گھر میں منتقل کر دیا ہے پرانے گھر میں صرف لونڈی رہ گئی ہے میں ابھی جا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی لے آؤں گا

میں نے کہا اللہ تمہیں برکت دے پھر ہم جدا ہو گئے جب سحر کا وقت ہوا تو ہم مسجد کی طرف نکلے تو ابراہیم آئے اور پوچھا کیا تم نے دیکھا کہ آج رات کیا ہوا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا خدا کی قسم میرا پرانا مکان اوپر اور نیچے سے پورا گر چکا ہے

۱۲۴۲۔حسن بن علی بن نعمان نے عثمان بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن (امام کاظم) علیہ السلام نے ابراہیم بن عبدالحمید سے فرمایا—ان کی ملاقات سحر کے وقت ہوئی جب ابراہیم 'قبا' جا رہے تھے اور امام مدینہ کی طرف آ رہے تھے—آپ نے پکارا: اے ابراہیم! میں نے عرض کیا: لبیک (میں حاضر ہوں)۔ آپ نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: قبا جا رہا ہوں۔ فرمایا: کس کام سے؟ میں نے عرض کیا: ہم ہر سال وہاں سے کھجوریں خریدا کرتے تھے تو میں نے ارادہ کیا کہ انصار کے ایک شخص کے پاس جاؤں اور اس سے پھل خرید لوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم ٹڈی دل کے حملے سے (اپنے مال کے بارے میں) بے خوف ہو گئے ہو؟ پھر آپ مدینہ چلے گئے اور میں آگے بڑھ گیا اور میں نے یہ بات 'ابا العز' کو بتائی تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم میں اس سال کھجور کا ایک درخت بھی نہیں خریدوں گا۔ ابھی پانچ دن بھی نہیں گزرے تھے کہ اللہ نے ٹڈیوں کا لشکر بھیج دیا جس نے کھجور کے درختوں پر موجود تمام پھل کھا لیے۔

۱۲۴۳۔حسن بن علی بن نعمان نے عثمان بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کو ایک لونڈی ہدیہ کی جس سے اس کے بچے بھی پیدا ہوئے۔ کچھ عرصے بعد اس لونڈی نے کہا کہ تمہارے باپ نے تمہیں ہدیہ کرنے سے پہلے میرے ساتھ مباشرت کی تھی

تاکہ وہ اس بیٹے پر حرام ہو جائے۔ جب ابوالحسن امام کاظم علیہ السلام سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ جھوٹ بول رہی ہے اس نے یہ بات صرف اس لیے کہی ہے کیونکہ وہ اپنے مالک کی بداخلاقی سے تنگ آ کر اس سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔ جب یہ بات لونڈی کو بتائی گئی تو اس نے اعتراف کیا: خدا کی قسم آپ نے سچ فرمایا میں صرف اس کی بدسلوکی کی وجہ سے بھاگنا چاہتی تھی اس لیے یہ جھوٹ بولا۔

۱۲۴۴-محمد بن خالد الطیالسی نے علی بن ابی حمزہ سے اور انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں ابوالحسن ماضی (امام کاظم) علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں امام کی پہچان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کچھ مخصوص صفات ہیں، پہلی یہ کہ اس کے بارے میں اس کے والد کی طرف سے نص (حکم) موجود ہو جسے لوگ جانتے ہوں اور اس کے والد نے اسے لوگوں کے لیے ایک نشان کے طور پر مقرر کیا ہو تاکہ وہ ان پر حجت ہو سکے، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو ایک نشان کے طور پر مقرر کیا اور لوگوں کو ان کی معرفت کرائی، اسی طرح تمام ائمہ لوگوں کو اپنے جانشین کی پہچان کرواتے ہیں تاکہ لوگ اسے جان لیں۔ (دوسری نشانی یہ ہے کہ) اس سے جو پوچھا جائے وہ اس کا جواب دے، اور اگر کوئی خاموش رہے تو وہ خود کلام کا آغاز کرے، اور لوگوں کو آنے والے کل کی خبر دے اور ہر زبان میں کلام کرے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابا محمد! تمہارے یہاں سے اٹھنے سے پہلے میں تمہیں ایسی نشانی دکھاؤں گا جس سے تمہیں اطمینان ہو جائے گا۔ خدا کی قسم ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ہمارے پاس خراسان کا ایک آدمی داخل ہوا، اس خراسانی نے عربی میں بات کی تو امام نے اسے فارسی میں جواب دیا۔ خراسانی نے کہا:

اللہ آپ کی اصلاح کرے، مجھے اپنی زبان (فارسی) میں بات کرنے سے صرف اس خیال نے روکا تھا کہ شاید آپ اسے اچھی طرح نہ جانتے ہوں۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! اگر میں تمہیں تمہاری زبان میں جواب نہ دے سکوں تو پھر مجھے تم پر کیا برتری حاصل ہے؟! پھر فرمایا: اے ابا محمد! امام پر کسی بھی انسان کی کلام پوشیدہ نہیں رہتی اور نہ ہی پرندوں، چوپایوں یا کسی بھی روح رکھنے والی چیز کی بولی چھپی رہتی ہے، امام اسی سے پہچانا جاتا ہے اور جس میں یہ صفات نہ ہوں وہ امام نہیں ہوتا۔

۱۲۴۵-احمد بن محمد بن عیسیٰ نے علی بن الحکم سے اور انہوں نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن اول (امام موسیٰ کاظم) علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جو شخص حلال طریقے سے رزق تلاش کرتا ہے تاکہ اسے اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے اور اگر وہ (کوشش کے باوجود) مجبور ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بھروسے پر اتنا قرض لے لینا چاہیے جس سے وہ اپنے اہل و عیال کی خوراک کا بندوبست کر سکے اگر وہ مر جائے اور قرض ادا نہ کر پائے تو امام پر لازم ہے کہ اس کا قرض ادا کرے اور اگر امام نے (بیت المال سے) اسے ادا نہ کیا تو اس کا گناہ امام پر ہوگا بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: "صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں" (سورہ توبہ آیت 60 کے آخر تک جہاں "والغارمین" یعنی قرض داروں کا ذکر ہے) پس ایسا شخص فقیر مسکین اور قرض دار (کی تعریف میں شامل) ہے

۱۲۴۶-ایوب بن نوح نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے سلیمان بن اذینہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کو خط لکھا اور ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ماہِ رمضان میں رات کے ابتدائی حصے میں مجنبی (حالتِ جنابت میں) ہو گیا اور غسل کرنے میں تاخیر کی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی آپ نے اپنے دستِ مبارک سے جسے میں پہچانتا ہوں مصادف کے ہاتھ مجھے جواب لکھا: وہ اپنی جنابت کا غسل کرے اور اپنا روزہ مکمل کرے اس پر کوئی قضا یا کفارہ نہیں ہے

۱۲۴۷-احمد بن محمد بن عیسیٰ نے محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے محمد بن سہل بن الیسع الاشعری سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن اول علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ماہِ رمضان میں سفر کی حالت میں اپنی اہلیہ سے قربت کی آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۱۲۴۸-احمد بن محمد بن عیسیٰ بن عبید نے سعدان بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو خط لکھا کہ میں نے اپنے اوپر یہ لازم کیا تھا (نذر مانی تھی) کہ ایک مہینہ مکہ میں ایک مہینہ مدینہ میں اور ایک مہینہ کوفہ میں روزے رکھوں گا میں نے مدینہ میں اٹھارہ دن روزے رکھے اور اب مجھ پر مکہ کا ایک مہینہ کوفہ کا ایک مہینہ اور مدینہ کے بقیہ دن باقی ہیں آپ نے جواب میں لکھا: تم پر کوئی حرج نہیں ہے اپنے شہر (وطن) میں روزے رکھو یہاں تک کہ اپنی نذر کی گنتی پوری کر لو

باب قرب الإسناد عن الرضا علیہ السلام

۱۲۴۹-ریان بن صلت نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کوئی لشکر روانہ فرماتے اور (اس کے کسی) امیر کی طرف سے مطمئن نہ ہوتے (یا اس کی کارکردگی کی نگرانی چاہتے) تو اپنے بھروسے مند ساتھیوں میں سے کسی کو اس کے ساتھ بھیج دیتے تھے جو آپ ﷺ کو وہاں کی خبریں پہنچاتا رہتا تھا۔

۱۲۵۰-ریان بن صلت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ عباسی نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ نے غنا (گانا بجانا) سننے کی رخصت (اجازت) دی ہے امام نے فرمایا اس زندیق نے جھوٹ بولا ہے ایسا نہیں ہوا تھا بلکہ اس نے مجھ سے غنا سننے کے بارے میں سوال کیا تھا تو میں نے اسے بتایا تھا کہ ایک شخص حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے غنا سننے کے بارے میں سوال کیا امام نے اس سے پوچھا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ حق اور باطل کو ایک جگہ جمع کرے گا تو غنا ان میں سے کس کے ساتھ ہوگا اس شخص نے جواب دیا کہ باطل کے ساتھ تو امام ابو جعفر (باقر) علیہ السلام نے فرمایا تمہارے لیے یہی جواب کافی ہے کیونکہ تم نے خود اپنے خلاف فیصلہ دے دیا ہے (امام رضا علیہ السلام نے فرمایا) میرا اسے یہی جواب تھا۔

۱۲۵۱-ریان بن صلت بیان کرتے ہیں کہ میں خراسان میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے دروازے پر تھا، میں نے (امام کے خادم) معمر سے کہا: "اگر مناسب سمجھو تو میرے آقا سے درخواست کرو کہ وہ مجھے اپنے لباس میں سے ایک لباس عنایت فرمائیں اور ان درہموں میں سے کچھ عطا کریں جو ان کے نام سے منسوب (سکہ بند) ہیں۔" معمر نے مجھے بتایا کہ وہ اسی وقت امام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ معمر کہتے ہیں کہ میرے بات شروع کرنے سے پہلے ہی ابوالحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا: "اے معمر! کیا ریان یہ نہیں چاہتے کہ ہم انہیں اپنا لباس پہنائیں اور اپنے درہموں میں سے کچھ عطا کریں؟"معمر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: "سبحان اللہ! ابھی اسی وقت دروازے پر انہوں نے مجھ سے یہی بات کہی تھی۔" امام مسکرائے اور فرمایا: "مومن (خدا کی طرف سے) صاحبِ توفیق ہوتا ہے، اس سے کہو کہ میرے پاس آئے۔" پھر مجھے امام کے پاس لے جایا گیا، میں نے سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا اور اپنے لباس میں سے دو جوڑے منگوائے اور مجھے عطا کیے۔ جب میں اٹھنے لگا تو آپ نے میرے ہاتھ میں تیس درہم رکھ دیے

۱۲۵۲-ریان کہتے ہیں کہ ایک دن میں 'عباسی' کے پاس گیا اس نے بڑی عجلت میں قلم دوات اور کاغذ طلب کیا۔ میں نے پوچھا: "تمہیں کیا ہوا؟" اس نے کہا: "میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایسی باتیں سنی ہیں جنہیں لکھنے کی ضرورت ہے تاکہ بھول نہ جاؤں۔" اس نے وہ باتیں لکھ لیں۔ اس بات کو ایک جمعہ گزرا تھا کہ وہ مرو کی شدید گرمی میں میرے پاس آیا۔ میں نے پوچھا: "کہاں سے آ رہے ہو؟" اس نے کہا: "اس شخص کے پاس سے۔" میں نے پوچھا: "مامون کے پاس سے؟" اس نے کہا: "نہیں۔" میں نے پوچھا: "فضل بن سہل کے پاس سے؟" اس نے کہا: "نہیں۔ اس شخص (امام) کے پاس سے۔" میں نے پوچھا: "تمہاری مراد کون ہے؟" اس نے کہا: "علی بن موسیٰ۔"

میں نے کہا: "تیرا ناس ہو! تو تو بدل گیا، کیا قصہ ہے؟" اس نے (تنقیص کے طور پر) کہا: "چھوڑو ان باتوں کو، ان کے باپ دادا کب کرسیوں پر بیٹھتے تھے کہ اب یہ ولی عہدی کی بیعت لے رہے ہیں؟" میں نے کہا: "تیرا برا ہو، اپنے رب سے توبہ کر۔" اس نے کہا: "میری فلاں لونڈی ان سے زیادہ جانتی ہے، اگر میں اپنا سر یوں ہلاؤں (اشارہ کروں) تو تمام شیعہ بھی اپنا سر اسی طرح ہلا دیں گے۔" میں نے کہا: "تم مغالطے میں ہو، شیعوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ اگر وہ امام کو رنگین چادر پہنے اور گلے میں گھنٹی لٹکائے لشکر کے گرد چکر لگاتے ہوئے بھی دیکھیں تو یہی کہیں گے کہ اس وقت سے بڑھ کر اللہ کی اطاعت کا کوئی اور وقت نہیں ہو سکتا، کیونکہ امام کے لیے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔" وہ خاموش ہو گیا لیکن گاہے بگاہے میرے پاس امام کا ذکر (برائی سے) کرتا رہا۔ پھر میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: "یہ عباسی آپ کے بارے میں نازیبا باتیں کرتا ہے، وہ اکثر میرے پاس آ کر سوتا اور دوپہر کو آرام کرتا ہے، کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کا گلا دبا کر اسے ختم کر دوں اور کہہ دوں کہ اچانک مر گیا ہے؟" امام نے تین بار اپنے ہاتھ جھاڑے اور فرمایا: "نہ اے ریان! نہ اے ریان! نہ اے ریان!" میں نے عرض کیا: "فضل بن سہل مجھے اپنے کچھ کاموں سے عراق بھیج رہا ہے اور یہ عباسی بھی میرے چند دن بعد عراق روانہ ہوگا، تو کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کے قمی چاہنے والوں (شیعوں) سے کہوں کہ ان کے بیس تیس آدمی ڈاکوؤں یا مسافروں کے بھیس میں نکلیں اور جب یہ وہاں سے گزرے تو اسے قتل کر دیں، تاکہ یہ مشہور ہو جائے کہ اسے لٹیروں نے مار دیا ہے؟" امام خاموش رہے اور مجھے 'ہاں' یا 'ناں' میں کوئی جواب نہیں دیا۔ جب میں (عراق جاتے ہوئے) 'حوان' پہنچا تو میں نے زکریا بن آدم کی طرف ایک سوار بھیجا اور انہیں لکھا: "کچھ ایسے معاملات ہیں جو خط میں نہیں لکھے جا سکتے،

اگر ممکن ہو تو فلاں دن 'مشکوۃ' نامی مقام پر آ جائیں تاکہ میں آپ کو بتا سکوں۔" میں وہاں پہنچا تو وہ پہلے سے موجود تھے، میں نے انہیں پوری کہانی سنائی کہ یہ شخص فلاں دن یہاں سے گزرے گا۔ زکریا بن آدم نے کہا: "اسے مجھ پر چھوڑ دو۔" میں نے انہیں الوداع کہا اور نکل گیا۔ادھر وہ آدمی (عباسی) قم پہنچا جہاں معمر بھی موجود تھا، اس نے امام کی خاموشی کے بارے میں معمر سے مشورہ کیا۔ معمر نے کہا: "تمہیں نہیں معلوم کہ امام کی خاموشی حکم تھی یا ممانعت؟ چونکہ انہوں نے تمہیں کوئی حکم نہیں دیا، اس لیے اس سے تعرض کرنا درست نہیں۔" چنانچہ زکریا بن آدم اس کی طرف نہیں گئے اور عباسی شاہراہ سے سلامتی کے ساتھ گزر گیا

۱۲۵۳- محمد بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں اور یونس بن عبد الرحمن حضرت امام رضا علیہ السلام کے دروازے پر آئے وہاں کچھ لوگ موجود تھے جنہوں نے ہم سے پہلے اندر جانے کی اجازت مانگی تھی ہم نے ان کے بعد اجازت طلب کی اندر سے اجازت آئی تو کہا گیا کہ وہ لوگ داخل ہو جائیں لیکن یونس اور ان کے ساتھ آلِ یقطین کے لوگ ٹھہر جائیں وہ لوگ اندر چلے گئے اور ہم رک گئے تھوڑی ہی دیر میں وہ باہر نکل آئے اور ہمیں اجازت مل گئی ہم داخل ہوئے اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور ہمیں بیٹھنے کا حکم دیا یونس بن عبد الرحمن نے عرض کیا اے میرے آقا کیا آپ مجھے ایک مسئلہ پوچھنے کی اجازت دیں گے؟ آپ نے فرمایا پوچھو یونس نے عرض کیا مجھے اس شخص کے بارے میں بتائیں جو ان (حکمران طبقے) میں سے ہو اور وہ مرتے وقت

یہ وصیت کر جائے کہ اس کے مال سے ایک گھوڑا ایک ہزار درہم اور ایک تلوار اس شخص کو دی جائے جو اس کی طرف سے سرحدوں پر پہرہ دے اور جنگ کرے پھر وصی (جس نے وصیت پوری کرنی تھی) نے وہ تمام چیزیں ہمارے ایک ساتھی (شیعہ) کو دے دیں اور اس نے یہ سوچ کر لے لیں کہ شاید اس کا وقت آ چکا ہے حالانکہ اسے علم نہ تھا کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا اب آپ کیا فرماتے ہیں کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس شخص کی طرف سے سرحدوں پر پہرہ دے یا نہیں؟ امام نے فرمایا اسے چاہیے کہ جو کچھ لیا ہے وہ وصی کو واپس کر دے اور پہرہ نہ دے کیونکہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے یونس نے عرض کیا وہ وصی کو نہیں پہچانتا اور نہ ہی اسے اس کے ٹھکانے کا علم ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اس کے بارے میں تلاش کرے یونس نے عرض کیا اس نے بہت تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا اب وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو وہ سرحد پر پہرہ تو دے لیکن جنگ نہ کرے یونس نے عرض کیا اگر وہ سرحد پر پہرہ دے رہا ہو اور دشمن آ جائے اور اس کے گھر تک پہنچنے لگے تو وہ کیا کرے کیا وہ جنگ کرے یا نہ کرے؟ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب ایسی صورتحال ہو جائے تو وہ ان (ظالموں) کی طرف سے جنگ نہ کرے بلکہ بیضۂ اسلام (اسلام کی مرکزی طاقت اور بقا) کے تحفظ کے لیے جنگ کرے کیونکہ اگر اسلام کی بنیاد چلی گئی تو محمد ﷺ کا ذکر مٹ جائے گا پھر یونس نے عرض کیا اے میرے آقا آپ کے چچا زید نے بصرہ میں خروج کیا ہے اور وہ مجھے ڈھونڈ رہے ہیں مجھے ان سے اپنی جان کا خطرہ ہے آپ کی کیا رائے ہے میں بصرہ جاؤں یا کوفہ نکل جاؤں؟ آپ نے فرمایا بلکہ کوفہ چلے جاؤ اور جب ایسا ہو (فَاِذا) تو بصرہ چلے جانا محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے پاس سے نکل آئے لیکن ہمیں آپ کے لفظ "فَاِذا" (پھر جب) کا مطلب سمجھ نہ آیا

یہاں تک کہ ہم قادسیہ پہنچ گئے وہاں ہم نے دیکھا کہ لوگ شکست کھا کر بھاگ رہے تھے اور ریگستان میں پناہ ڈھونڈ رہے تھے ابو السرایا کو شکست ہو چکی تھی اور وہ کوفہ کے ایک حصے (برقہ) میں داخل ہو چکا تھا قادسیہ میں ہماری ملاقات ساداتِ طالبین کے ایک گروہ سے ہوئی جو حجاز کی طرف جا رہے تھے تب یونس نے مجھ سے کہا کہ امام کے لفظ "فإذا" کا مطلب یہ تھا (یعنی جب کوفہ میں یہ فتنہ اور شکست ہو جائے تو بصرہ چلے جانا) چنانچہ یونس کوفہ سے بصرہ چلے گئے اور انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا

۱۲۵۴-محمد بن ولید بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حماد بن عثمان نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فوت ہو گیا ہو اور وارثوں میں اس کی ماں اور بھائی زندہ ہوں۔

امام نے فرمایا: "اے شیخ! تم کتاب اللہ (قرآن) کے مطابق پوچھ رہے ہو یا سنت کے مطابق؟" حماد کہتے ہیں کہ میں نے سوچا شاید آپ کی مراد عام لوگوں (فقہائے عامہ) کا قول ہے، چنانچہ میں نے عرض کیا: "کتاب اللہ کے مطابق۔" آپ نے فرمایا: "علی علیہ السلام (کتاب اللہ کی روشنی میں) جو سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوتا اسے وارث قرار دیتے تھے (یعنی ماں کی موجودگی میں بھائی کو حصہ نہیں ملتا تھا)۔"

۱۲۵۵-معاویہ بن حکیم نے احمد بن محمد بن ابی نصر (بزنطی) سے روایت کی ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک رات ہم سے 'مسجدِ دارِ معاویہ' میں ملنے کا وعدہ فرمایا، پس آپ تشریف لائے اور سلام کیا۔

پھر آپ نے فرمایا: "لوگوں نے اللہ کے نور کو بجھانے کی پوری کوشش کی جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبض روح فرمایا، لیکن اللہ نے اپنے نور کو پورا کرنے کے سوا ہر بات سے انکار کر دیا۔" پھر فرمایا:

"اسی طرح علی بن ابی حمزہ (واقفی) نے بھی اللہ کے نور کو بجھانے کی کوشش کی جب ابوالحسن اول (امام موسیٰ کاظم) علیہ السلام کی وفات ہوئی، لیکن اللہ نے اپنے نور کو پورا کرنے کے سوا ہر بات سے انکار کر دیا۔ بے شک اللہ نے تمہیں اس امر (امامت) کی ہدایت دی ہے جس سے لوگ جاہل رہے، پس اللہ کی اس نعمت پر حمد کرو جو اس نے تمہیں عطا فرمائی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: (ایمان کی دو قسمیں ہیں) 'مستقر' اور 'مستودع'؛ مستقر وہ ایمان ہے جو ثابت و راسخ ہو، اور مستودع وہ ایمان ہے جو عارضی (ادھار) ہو۔ اللہ نے تمہیں اس چیز کی پہچان کروا دی ہے جس سے دوسرے نابلد رہے، لہٰذا اس احسان پر اللہ کا شکر ادا کرو۔"

۱۲۵۶-معاویہ بن حکیم نے بزنطی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کیا معرفت حاصل کرنے میں لوگوں کا اپنا کوئی عمل دخل ہے امام نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا کیا انہیں اس پر ثواب ملے گا آپ نے فرمایا اللہ ان پر ثواب کے ذریعے ویسے ہی فضل فرماتا ہے جیسے اس نے معرفت عطا کر کے ان پر فضل فرمایا ہے

۱۲۵۷-معاویہ بن حکیم نے احمد بن محمد البزنطی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا لکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم میری مشیت کی وجہ سے تم وہ بنے جو تم چاہتے ہو اور میری نعمت کی وجہ سے تم نے میرے فرائض ادا کیے اور میری عطا کردہ قوت سے تم میری نافرمانی پر طاقتور ہوئے میں نے تمہیں سننے والا اور دیکھنے والا بنایا میں تمہاری نیکیوں کا تم سے زیادہ حقدار ہوں اور تم اپنی برائیوں کے مجھ سے زیادہ ذمہ دار ہو کیونکہ مجھ سے میرے فعل کے بارے میں سوال نہیں کیا جا سکتا جبکہ لوگوں سے سوال کیا جائے گا میں نے تمہارے تمام سوالات کا جواب اس میں پرو دیا ہے

۱۲۵۸-معاویہ بن حکیم نے حسن بن علی ابن بنت الیاس سے اور انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام نے مجھ سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کل رات میرے والد میرے پاس تھے میں نے حیرت سے پوچھا آپ کے والد آپ نے فرمایا ہاں میرے والد میں نے پھر پوچھا آپ کے والد آپ نے فرمایا ہاں میرے والد میں نے تیسری بار پوچھا آپ کے والد آپ نے فرمایا ہاں میرے والد یعنی خواب میں جس طرح امام جعفر صادق میرے والد کے پاس تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے اے میرے بیٹے ایسا کرو اور اے میرے بیٹے ایسا کرو حسن کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں دوبارہ امام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے حسن یاد رکھو ہمارا خواب میں دیکھنا اور بیداری میں دیکھنا ایک برابر ہے

۱۲۵۹-معاویہ بن حکیم نے حسن بن علی ابن بنت الیاس سے روایت کی ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے خراسان میں مجھ سے فرمایا میں نے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور میں ان سے لپٹ گیا

۱۲۶۰-احمد بن محمد بن عیسیٰ نے بزنطی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے امام رضا علیہ السلام کو خط لکھا کہ میں کوفہ کا رہنے والا ہوں اور میں اور میرا خاندان آپ کی اطاعت کے ذریعے اللہ کا دین مانتے ہیں میں آپ سے مل کر اپنے دین کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کچھ لوگ آپ کی طرف ایسی باتیں منسوب کر کے مجھ سے جھگڑتے ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ آپ کے والد ابھی زندہ ہیں اور فوت نہیں ہوئے وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ انہوں نے امام کاظم سے کچھ پوچھا تو انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے خلاف جواب دیا اور تقیہ کی بھی نفی کی پھر صفوان آپ سے ملے تو انہوں نے ان لوگوں کی باتیں بتائیں اور آپ نے ان باتوں کا انکار نہیں کیا لیکن صفوان کو ان باتوں کے خلاف جواب دیا جو آپ کے آباؤ اجداد کا قول ہے میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں تاکہ آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے صفوان کو الگ اور ان لوگوں کو الگ جواب کیوں دیا

کیونکہ اس میں میری اور لوگوں کی زندگی ہے اور اللہ فرماتا ہے جس نے ایک جان کو بچایا گویا اس نے تمام انسانوں کو بچا لیا امام نے جواب میں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم تمہارا خط ملا اور میں تمہاری ملاقات کی خواہش کو سمجھ گیا تم چاہتے ہو کہ میں ان باتوں کی وضاحت کروں جو لوگوں نے میری طرف منسوب کی ہیں اور تم نے یہ گمان کیا کہ میں نے آباؤ اجداد کے خلاف جواب دیا ہے میری جان کی قسم بہروں کو سنایا نہیں جا سکتا اور اندھوں کو اللہ کے سوا کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اللہ جسے ہدایت دینا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے جیسے وہ آسمان کی طرف چڑھ رہا ہو تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے امام باقر نے فرمایا تھا کہ اگر لوگوں میں استطاعت ہوتی تو وہ سب ہمارے شیعہ بن جاتے لیکن اللہ نے ہماری شیعت کا عہد اسی دن لیا تھا جب نبیوں سے عہد لیا گیا تھا امام باقر نے یہ بھی فرمایا کہ ہمارا شیعہ وہی ہے جو ہماری پیروی کرے اور ہماری مخالفت نہ کرے جب ہم خوفزدہ ہوں تو وہ بھی ڈرے اور جب ہم امن میں ہوں تو وہ بھی پرسکون رہے اللہ نے تم پر سوال کرنا اور ہماری طرف رجوع کرنا فرض کیا ہے لیکن ہم پر جواب دینا فرض نہیں کیا اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر وہ تمہاری بات نہ مانیں تو جان لو کہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کے پیچھے چلے یعنی وہ جو امام کے بغیر اپنی رائے کو دین بنا لے بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے دوبارہ لکھا کہ ان لوگوں کی باتوں سے میرے دل میں آپ کے والد کے متعلق شک پیدا ہوتا ہے آپ نے جواب میں لکھا امام باقر نے فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر اس سے بڑھ کر جھوٹا کوئی نہیں جو ہم اہل بیت کی طرف جھوٹی بات منسوب کرے کیونکہ ہماری بات اللہ اور رسول کی بات ہوتی ہے

ایک شخص نے امام باقر سے کہا کہ آپ رحمت کا گھرانہ ہیں تو امام نے فرمایا ہاں ہم ایسے ہی ہیں الحمدللہ ہم نے کسی کو گمراہی میں داخل نہیں کیا اور نہ ہدایت سے نکالا ہے یہ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک اللہ ہم اہل بیت میں سے ایک ایسے شخص کو نہ بھیجے جو کتاب اللہ پر عمل کرے گا اور ہر برائی کو روکے گا بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے پھر خط لکھا میں آپ پر قربان جاؤں مجھے آپ کو تعزیت پیش کرنے سے صرف ان لوگوں کی باتوں کا شک روک رہا تھا اب میں جان گیا ہوں کہ آپ کے والد رحلت فرما چکے ہیں اللہ آپ کو اس عظیم صدمے پر صبر دے اور بہترین جزا عطا کرے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں پھر میں نے اپنے عقیدے کا ذکر کیا امام نے جواب میں لکھا کہ بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ جو حجت اطاعت حلال اور حرام آخری امام کے لیے ہے وہی پہلے امام کے لیے بھی تھی اگرچہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین کو فضیلت حاصل ہے رسول اللہ نے فرمایا جو مر جائے اور اپنے زمانے کے زندہ امام کو نہ پہچانتا ہو وہ جاہلیت کی موت مرا امام باقر نے فرمایا کہ اللہ کی حجت بندوں پر تب ہی قائم ہوتی ہے جب ایک زندہ امام موجود ہو جسے وہ پہچانتے ہوں امام باقر نے یہ بھی فرمایا کہ جسے یہ پسند ہو کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہ رہے وہ آل محمد سے محبت کرے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار کرے اور ان کے امام کی پیروی کرے امام باقر نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کے بارے میں جلد بازی نہ کرو اگر ان کا ایک قدم پھسلتا ہے تو دوسرا جم جاتا ہے جہاں تک ابن ابی حمزہ اور ابن سراج کا تعلق ہے تو ابن سراج نے ہماری مخالفت اس لیے کی کہ اس نے امام کاظم کے مال میں خیانت کی تھی اور وہ مال دبانا چاہتا تھا جبکہ ابن ابی حمزہ نے احادیث کی ایسی غلط تاویل کی جس کا اسے علم نہیں تھا

اسے لگا کہ اگر وہ میری امامت مانے گا تو اس کے اپنے ہی پہلے کیے ہوئے دعوے جھوٹے ہو جائیں گے اس نے سفیانی وغیرہ کے بارے میں اپنے ناقص علم سے فیصلے کیے میری جان کی قسم میرے آباؤ اجداد کی بات غلط نہیں ہوتی لیکن اس کا علم حقیقت تک نہ پہنچ سکا اور وہ فتنے میں پڑ گیا امام باقر نے فرمایا جو یہ سمجھے کہ امر الٰہی ختم ہو گیا اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے تبدیلی کرتا ہے ہم ایک دوسرے کی ذریت ہیں اگر کسی شخص کے بارے میں کوئی پیشین گوئی کی جائے اور وہ اس میں پوری نہ ہو بلکہ اس کی اولاد میں پوری ہو جائے تو وہ بات سچی ہی مانی جاتی ہے جیسا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا تھا کہ اگر کسی کے بارے میں کچھ کہا جائے اور وہ اس میں نہ ہو بلکہ اس کے بیٹے میں ظاہر ہو تو وہ قول درست ہی ہوتا ہے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

۱۲۶۱-احمد بن محمد نے احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے روایت کی ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ امام جب اپنے بعد ہونے والے امام کو کسی چیز کی وصیت کرتا ہے تو کیا وہ اسے اختیار دے دیتا ہے کہ وہ جہاں چاہے اسے رکھے یا یہ معاملہ کیسا ہے امام نے فرمایا وصیت تو صرف اللہ عزوجل کے حکم سے ہوتی ہے سائل نے عرض کیا کہ آپ کے جد امجد سے یہ مروی ہے کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ امامت کا معاملہ ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم جہاں چاہیں اسے قرار دیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہے بلکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ایک عہد ہے جو ایک ایک کر کے نام بنام طے شدہ ہے امام نے فرمایا جو میں نے تم سے کہا ہے وہ اسی بنیاد پر ہے

۱۲۶۲- بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے امام سے درخواست کی کہ وہ میرے خاندان کی ایک خاتون کے لیے دعا فرمائیں جو حاملہ ہے امام نے فرمایا امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دعا اس وقت تک فائدہ مند ہے جب تک چار مہینے پورے نہ ہو جائیں میں نے عرض کیا کہ ان کے حمل کو ابھی چار ماہ سے کم عرصہ ہوا ہے چنانچہ آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی اور پھر فرمایا نطفہ رحم میں تیس دن رہتا ہے پھر تیس دن کے لیے علقہ (خون کا لوتھڑا) بن جاتا ہے پھر تیس دن کے لیے مضغہ (گوشت کا ٹکڑا) بن جاتا ہے اور پھر تیس دن کے لیے مخلقہ (صورت پانے والا) یا غیر مخلقہ رہتا ہے پس جب چار مہینے مکمل ہو جاتے ہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی طرف دو تخلیق کرنے والے فرشتے بھیجتا ہے جو اس کی صورت بناتے ہیں اور اس کا رزق اس کی موت اور اس کا بدبخت یا خوش بخت ہونا لکھ دیتے ہیں

۱۲۶۳-کہا کہ میرے والد ماہ رمضان کے آخری عشرے کی ہر رات میں بیس رکعتوں کا اضافہ کیا کرتے تھے

۱۲۶۴-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام سے القانع اور المعتر کے بارے میں سوال کیا امام نے فرمایا القانع وہ ہے جو تمہارے دیے ہوئے پر قناعت کر لے اور المعتر وہ ہے جو تمہارے پاس کچھ مانگنے کے لیے آئے

۱۲۶۵-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر مروان بن محمد سے صاحب قبر یعنی رسول اللہ کے بارے میں پوچھا جائے تو اس کے پاس اس کا کوئی علم نہیں ہوگا اس شخص نے کہا کہ میری مراد اس سے ابوبکر اور عمر تھے امام نے فرمایا اللہ نے اس بات کو سچی جگہ پر قرار دیا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر مروان بن محمد سے محمد رسول اللہ کے بارے میں پوچھا جاتا تو اس کے پاس کوئی علم نہ ہوتا کیونکہ وہ ان بادشاہوں میں سے نہیں تھا جن کے نام رسول اللہ کو بتائے گئے تھے بلکہ اس کا اقتدار اچانک اور اتفاقی تھا

(مترجم کا اس حدیث میں ابو بکر و عمر کے متعلق وضاحتی قول)جب راوی نے کہا کہ دوسرے شخص نے اس سے مراد ابوبکر اور عمر لیے ہیں تو امام نے فرمایا اللہ نے اسے سچی جگہ پر قرار دیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حق کی معرفت سے دوری اور رسول اللہ کے حقیقی مقام سے ناواقفیت ان لوگوں کا بھی خاصہ تھی جنہوں نے خود کو رسول کا جانشین تو کہا مگر ان کی تعلیمات کی حقیقت سے دور رہے

TIKTOK HAC COMMUNITY

۱۲۶۶-امام جعفر صادق امام محمد باقر امام زین العابدین امام حسین امام حسن اور امام علی بن ابی طالب علیہم السلام نے فرمایا خدا کی قسم اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو ہم تمہیں وہ سب کچھ بتا دیتے جو قیامت قائم ہونے تک ہونے والا ہے اور وہ آیت یہ ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے

۱۲۶۷-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے کچھ ساتھی جبر کے قائل ہیں اور کچھ استطاعت یعنی اختیار کے قائل ہیں امام نے مجھ سے فرمایا لکھو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم میری مشیت سے تم وہ بنے جو تم چاہتے ہو اور میری قوت سے تم نے میرے فرائض ادا کیے اور میری نعمت سے تم میری نافرمانی پر طاقتور ہوئے میں نے تمہیں سننے والا دیکھنے والا اور قوی بنایا تمہیں جو نیکی پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے نفس کی طرف سے ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں تمہاری نیکیوں کا تم سے زیادہ حقدار ہوں اور تم اپنی برائیوں کے مجھ سے زیادہ ذمہ دار ہو کیونکہ مجھ سے میرے فعل کے بارے میں سوال نہیں کیا جا سکتا جبکہ لوگوں سے سوال کیا جائے گا میں نے تمہارے لیے ہر اس چیز کو ترتیب دے دیا ہے جو تم جاننا چاہتے ہو

۱۲۶۸-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایمان کے چار ارکان ہیں اللہ عزوجل پر توکل کرنا اللہ کے فیصلے پر راضی ہونا اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور اپنے معاملات اللہ کے سپرد کرنا جیسا کہ مرد صالح نے کہا تھا کہ میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں پس اللہ نے اسے ان کی ماری ہوئی چالوں کی برائیوں سے بچا لیا

۱۲۶۹-بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایمان کا درجہ اسلام سے بلند ہے اور تقویٰ کا درجہ ایمان سے بلند ہے اور یقین کا درجہ تقویٰ سے بلند ہے اور اولاد آدم کے درمیان یقین سے بہتر کوئی چیز تقسیم نہیں کی گئی

۱۲۷۰-میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی طرف سے لکھی گئی کتاب کی حقیقت کے مطابق قلم خشک ہو چکا ہے کہ جو ایمان لایا اور جس نے تقویٰ اختیار کیا اس کے لیے سعادت اور خوش بختی ہے اور جس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی اس کے لیے اللہ کی طرف سے بد بختی اور شقاوت ہے

۱۲۷۱-راوی کہتا ہے کہ امام نے صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے اچھے سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک شخص اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتا ہے جبکہ اس کی عمر کے صرف تین سال باقی رہ گئے ہوتے ہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی عمر میں تیس سال کا اضافہ فرما دیتا ہے بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور ایک شخص اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرتا ہے جبکہ اس کی عمر تیس سال باقی ہوتی ہے تو اللہ اسے تین سال کر دیتا ہے بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

۱۲۷۲-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو چاہے وہ ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو اور صلہ رحمی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انہیں اپنی طرف سے پہنچنے والی تکلیف سے بچایا جائے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ صلہ رحمی موت کو ٹال دیتی ہے مال میں اضافہ کرتی ہے اور خاندان میں محبت کا باعث بنتی ہے

۱۲۷۳-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو سورہ واللیل اذا یغشی کی تفسیر میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک انصاری شخص کے باغ میں دوسرے شخص کا کھجور کا ایک درخت تھا جس کی وجہ سے وہ اسے تکلیف پہنچاتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ نے اس درخت کے مالک کو بلایا اور فرمایا کہ تم یہ درخت مجھے دے دو اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں ایک درخت دوں گا لیکن اس نے انکار کر دیا یہ بات ایک اور انصاری شخص تک پہنچی جن کی کنیت ابو الدحداح تھی وہ اس درخت والے کے پاس آئے اور کہا کہ اپنا یہ ایک درخت میرے پورے باغ کے بدلے میں مجھے بیچ دو اس نے وہ درخت بیچ دیا پھر ابو الدحداح رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے فلاں شخص کا درخت اپنے باغ کے بدلے خرید لیا ہے رسول اللہ نے فرمایا تو پھر تمہارے لیے اس کے بدلے جنت میں ایک درخت ہے تب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیات نازل فرمائیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا بے شک تمہاری کوششیں مختلف ہیں پس جس نے اللہ کی راہ میں دیا یعنی وہ درخت دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور رسول اللہ کے وعدے یعنی بھلائی کی تصدیق کی تو ہم اسے آسانی کی طرف لے جائیں گے اور جب وہ ہلاکت میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کام نہ آئے گا بے شک ہدایت دینا ہمارے ذمے ہے

۱۲۷۴-بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے امام سے اللہ کے اس قول ان علینا للھدی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا بے شک اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے میں نے عرض کیا اللہ آپ کا بھلا کرے ہمارے ساتھیوں میں سے ایک گروہ کا خیال ہے کہ معرفت انسان کی اپنی کوشش سے حاصل ہوتی ہے اور جب وہ غور و فکر کرتے ہیں تو اسے پا لیتے ہیں امام نے اس بات کا انکار کیا اور فرمایا ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنے لیے خیر حاصل نہیں کر پاتے کیا انسانوں میں سے کوئی ایسا ہے

جو اپنے سے بہتر بننا پسند نہ کرے یہ بنو ہاشم جن کا مقام اور قرابت سب پر واضح ہے اور وہ اس معاملے یعنی امامت کے تم سے زیادہ حقدار ہیں کیا تمہارا خیال ہے کہ انہوں نے اپنے بھلے کے لیے غور و فکر نہیں کیا ہوگا حالانکہ تم نے حق کو پہچان لیا اور وہ نہ پہچان سکے امام باقر نے فرمایا تھا کہ اگر لوگوں کے بس میں ہوتا تو وہ سب ہم سے محبت کرتے

۱۲۷۵-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا سے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں ہمارے کچھ ساتھی کہتے ہیں کہ ہم آپ اور آپ کے آباؤ اجداد کی احادیث سنتے ہیں اور پھر ہم ان پر قیاس کرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں امام نے فرمایا سبحان اللہ خدا کی قسم یہ جعفر صادق کا دین نہیں ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہماری کوئی ضرورت نہیں وہ ہماری اطاعت سے نکل گئے اور ہماری جگہ پر بیٹھ گئے پھر وہ تقلید کہاں گئی جو وہ جعفر اور ابوجعفر کی کیا کرتے تھے امام جعفر صادق نے فرمایا تھا کہ دین کے معاملات کو قیاس پر نہ ڈالو کیونکہ جب قیاس کسی چیز کے برابر لایا جاتا ہے تو قیاس اسے توڑ دیتا ہے میں نے عرض کیا وہ اللہ کی صفات کے بارے میں بھی ایسی باتیں کرتے ہیں امام نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا جب رسول اللہ کو معراج کرائی گئی تو جبرائیل نے آپ کو ایک ایسی جگہ لا کھڑا کیا جہاں پہلے کبھی کوئی نہیں گیا تھا پھر نبی آگے بڑھے اور اللہ نے انہیں اپنی عظمت کا وہ نور دکھایا جو اسے پسند تھا میں نے امام سے تشبیہ یعنی اللہ کو مخلوق جیسا سمجھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ اس بحث کو چھوڑ دو ورنہ تم پر کوئی بڑی مصیبت کھل جائے گی

۱۲۷۶-راوی کہتا ہے کہ امام کے سامنے ان کے خاندان کے کسی فرد کا ذکر ہوا تو میں نے پوچھا کیا آپ کے خاندان کا منکر اور دوسروں کا منکر ایک برابر ہے آپ نے فرمایا نہیں امام زین العابدین فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے نیک عمل کرنے والے کو دوہرا اجر ملے گا اور برائی کرنے والے کو دوہرا گناہ ملے گا

۱۲۷۷-امام نے مجھ سے پوچھا کہ تم کھردرے اور موٹے لباس کے بارے میں کیا کہتے ہو میں نے عرض کیا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ امام حسن ایسا لباس پہنتے تھے اور امام جعفر صادق نیا کپڑا لے کر اسے پانی میں بھگو دیتے تھے امام نے فرمایا تم اچھا لباس پہنو اور بن سنور کر رہو کیونکہ امام زین العابدین پانچ سو درہم کا جبہ اور پچاس دینار کی ریشمی چادر پہنتے تھے وہ سردیوں میں اسے استعمال کرتے اور جب سردی ختم ہو جاتی تو اسے بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دیتے تھے اور آپ یہ آیت تلاوت فرماتے تھے کہ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی ہے اور رزق میں سے پاکیزہ چیزیں کس نے حرام کی ہیں

۱۲۷۸-راوی کہتا ہے کہ امام رضا کے سامنے قاسم بن محمد جو امام کے والد کے ماموں تھے اور سعید بن مسیب کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا وہ دونوں اسی حق کے راستے پر تھے

۱۲۷۹-امام نے فرمایا میرے والد نے قاسم بن محمد سے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگا یعنی امام باقر کے لیے تو قاسم نے امام باقر سے کہا آپ کے لیے یہی مناسب تھا کہ آپ اپنے والد کے پاس جاتے تاکہ وہ آپ کا نکاح کرتے

۱۲۸۰-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا سے اللہ کے قول کہ وہ اپنی کثافتیں دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا اس سے مراد ناخن تراشنا اور بدن کی گندگی دور کرنا اور احرام سے باہر نکلنا ہے اور اس سے مراد بیت اللہ کا طوافِ فریضہ کرنا ہے

۱۲۸۱-امام نے فرمایا امام زین العابدین جب اپنے رب سے مناجات کرتے تھے تو کہتے تھے اے میرے رب میں نے تیری ہی دی ہوئی نعمت سے تیری نافرمانی کرنے کی قوت پائی

(مترجم اس حدیث کی وضاحت میں کہتا ہے کہ اس روایت میں امام زین العابدین علیہ السلام کی ایک مناجات کا ذکر ہے جس میں آپ اللہ سے عرض کرتے ہیں

کہ اے میرے رب میں نے تیری ہی دی ہوئی نعمت کے ذریعے تیری نافرمانی کرنے کی طاقت پائی اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ انسان جب بھی کوئی گناہ یا نافرمانی کرتا ہے تو وہ ان ہی صلاحیتوں اور نعمتوں کو استعمال کرتا ہے جو اللہ نے اسے عطا کی ہوتی ہیں مثلاً اگر کوئی شخص گناہ کی طرف چل کر جاتا ہے تو وہ پاؤں اللہ کی دی ہوئی نعمت ہیں اگر وہ غلط چیز دیکھتا ہے تو آنکھیں اللہ کا عطیہ ہیں اور اگر وہ برائی کا سوچتا ہے تو عقل اور سوچنے کی طاقت بھی اللہ ہی کی دی ہوئی ہے)

۱۲۸۲-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام کو اللہ کے اس قول کی تفسیر میں سنا کہ اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدل لیں اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کوئی ٹال نہیں سکتا امام نے فرمایا قدریہ یعنی تقدیر کے منکر اس آیت کے پہلے حصے سے دلیل لاتے ہیں جبکہ حقیقت وہ نہیں جو وہ کہتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ فرماتا ہے کہ جب اللہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو کوئی اسے پھیر نہیں سکتا اور نوح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر میں تمہیں نصیحت کرنا چاہوں تب بھی میری نصیحت تمہیں فائدہ نہیں دے گی اگر اللہ ہی تمہیں گمراہ کرنا چاہے امام نے فرمایا سارا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے

۱۲۸۳-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا کو فرماتے سنا کہ ابو حنیفہ نے امام جعفر صادق سے کہا کیا آپ ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کر دیتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں رسول اللہ نے اس طرح فیصلہ کیا اور علی علیہ السلام نے تمہارے درمیان ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ فرمایا ابو حنیفہ کو اس پر تعجب ہوا تو امام جعفر صادق نے فرمایا اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ تم لوگ سو گواہوں کے بارے میں صرف

ایک شخص کے کہنے پر فیصلہ کر دیتے ہو ابو حنیفہ نے کہا ایسا نہ کہیں امام نے فرمایا کیوں نہیں تم ایک آدمی کو بھیجتے ہو جو سو گواہوں کے بارے میں پوچھ کر آتا ہے اور تم صرف اس ایک آدمی کے کہنے پر ان سب کی گواہیوں کو جائز قرار دے دیتے ہو حالانکہ وہ صرف ایک ہی آدمی ہوتا ہے پھر ابو حنیفہ نے پوچھا کہ محرم کے لیے سائے اور خیمے کے درمیان کیا فرق ہے امام جعفر صادق نے جواب دیا کہ سنت میں قیاس نہیں کیا جاتا

۱۲۸۴-امام نے جمرات کی رمی یعنی کنکریاں مارنے کے بارے میں فرمایا کہ انہیں وادی کے درمیان سے مارو اور تمام جمرات کو اپنی دائیں جانب رکھو اور جمرہ کے سب سے اوپر والے حصے پر کنکری نہ مارو اور کنکری کا سائز انگلی کے پورے جتنا ہونا چاہیے آپ نے کنکریوں کے بارے میں فرمایا کہ نہ کالی لو نہ سفید اور نہ ہی سرخ بلکہ سرمئی رنگ کی چتکبری کنکریاں لو اور انہیں انگلیوں سے جھٹک کر مارو اس طرح کہ کنکری کو انگوٹھے پر رکھو اور شہادت کی انگلی کی پشت سے اسے دھکیلو آپ نے یہ بھی فرمایا کہ پہلے دو جمروں پر رمی کے بعد دعا کے لیے ٹھہرو لیکن جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرو
۱۲۸۵-راوی کہتا ہے کہ میرے والد علیہ السلام جمعہ کے دن زوال کے وقت غسل فرمایا کرتے تھے
۱۲۸۶-آپ نے جمعہ کے دن کی نوافل کے بارے میں فرمایا کہ چھ رکعتیں صبح کے وقت چھ رکعتیں چاشت کے وقت دو رکعتیں زوال کے وقت اور چھ رکعتیں نماز جمعہ کے بعد پڑھو
۱۲۸۷-آپ نے فرمایا کہ شب جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ اعلیٰ پڑھو اور صبح کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ توحید پڑھو اور نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھو اور پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھو

۱۲۸۸-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام سے اذان اور اقامت کے درمیان بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ان دونوں کے درمیان بیٹھنا اس وقت ہے جب ان کے درمیان کوئی نفل نماز نہ ہو

۱۲۸۹-آپ نے فرمایا کہ تم سوار ہو کر یا بیٹھ کر اذان دے سکتے ہو لیکن اقامت صرف زمین پر کھڑے ہو کر ہی کہو

۱۲۹۰-میں نے امام سے حدود حرم اور اس کے نشانات کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہیں قریب اور کہیں دور کیوں ہیں آپ نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا گیا تو وہ ابو قبیس پہاڑ پر اترے جبکہ تمہارے مخالفین کہتے ہیں کہ وہ ہندوستان میں اترے تھے انہوں نے اپنے رب سے تنہائی کی شکایت کی کہ وہ جنت جیسی آوازیں اور مناظر نہیں دیکھ پا رہے تو اللہ نے ان کے لیے ایک سرخ یاقوت اتارا جو بیت اللہ کی جگہ پر رکھا گیا حضرت آدم اس کے گرد طواف کرتے تھے اور اس سے انسیت پاتے تھے اس یاقوت کی روشنی جہاں تک پہنچتی تھی وہیں حرم کے نشانات لگا دیے گئے اس طرح ان نشانات کا تعین اس روشنی کی بنیاد پر ہوا اور اللہ نے اسے حرم کی حد قرار دے دیا

۱۲۹۱-آپ نے طائف کے بارے میں فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ ان کے اہل خانہ کو ہر طرح کے پھل عطا فرمائے تو اللہ نے ملک اردن کے ایک ٹکڑے کو حکم دیا وہ وہاں سے آیا اور بیت اللہ کے سات طواف کیے پھر اللہ نے اسے اس کی موجودہ جگہ پر ٹھہرا دیا طائف کا نام طائف اسی لیے پڑا کیونکہ اس زمین نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا

۱۲۹۲-آپ نے کنواری لڑکی کے بارے میں فرمایا کہ نکاح کے وقت اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے اور جو عورت پہلے شادی شدہ ہو اس کا معاملہ اس کے اپنے اختیار میں ہے

۱۲۹۳-امام نے فرمایا کہ امام باقر علیہ السلام کے نزدیک نکاح متعہ کی عدت ایک حیض ہے اور اپنے بعض اصحاب سے آپ نے فرمایا کہ یہ عدت پینتالیس دن ہے

۱۲۹۴-آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کسی عورت سے متعہ کرے اور پھر اس کے بعد کوئی دوسرا شخص اس سے نکاح ظاہری کر لے تو ان میں سے کون زیادہ حقدار ہے آپ نے فرمایا پہلا شوہر زیادہ حقدار ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کنواری لڑکی اپنے باپ کی اجازت کے بغیر متعہ نہیں کر سکتی

۱۲۹۵-بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے امام سے نکاح متعہ میں میراث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ نکاح کی دو قسمیں ہیں ایک میراث کے ساتھ اور ایک میراث کے بغیر اگر تم نے نکاح کے وقت میراث کی شرط رکھی تھی تو میراث ہوگی اور اگر شرط نہیں رکھی تھی تو میراث نہیں ہوگی

۱۲۹۶-میں نے امام سے پوچھا کہ کیا متعہ والی عورتیں ان چار بیویوں میں شامل ہیں جن کی اجازت ہے تو آپ نے فرمایا احتیاط کے طور پر انہیں ان چار میں ہی شمار کرو

۱۲۹۷-صفوان نے امام سے پوچھا اور میں وہاں موجود تھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی جبکہ وہ اس سے دور کہیں غائب تھا اور کئی ماہ گزر گئے امام نے فرمایا اگر گواہ قائم ہو جائیں کہ اس نے فلاں وقت طلاق دی تھی اور اس کی عدت گزر چکی ہے تو وہ عورت دوسرے شوہروں کے لیے حلال ہے میں نے عرض کیا کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا یہ طلاق والی کی طرح نہیں ہے اسے اس دن سے عدت منانی ہوگی جس دن اسے موت کی خبر ملے گی کیونکہ اس پر سوگ منانا واجب ہے

۱۲۹۸-صفوان نے امام سے ایلا یعنی بیوی کے قریب نہ جانے کی قسم کھانے کے بارے میں پوچھا جبکہ میں وہاں حاضر تھا آپ نے فرمایا جب عورت شوہر کا معاملہ حاکم کے پاس لے جائے گی تو حاکم اسے چار ماہ کی مہلت دے گا اور پھر کہے گا کہ یا تو طلاق دو یا اسے بیوی بنا کر رکھو

۱۲۹۹- بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص اپنی لونڈی سے ایلا یعنی دوری کی قسم کھا سکتا ہے آپ نے فرمایا نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ لونڈی کے لیے طلاق کا قانون ہی نہیں میں نے عرض کیا کہ کیا اس سے ظہار ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا امام جعفر صادق فرماتے تھے کہ ظہار آزاد عورت اور لونڈی دونوں پر واقع ہو جاتا ہے

۱۳۰۰-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام سے پوچھا کیا کسی مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی سالی یعنی بیوی کی بہن کے بالوں کو دیکھے آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ وہ بوڑھی عورتوں میں سے ہو جائے میں نے عرض کیا کیا سالی اور اجنبی عورت ایک برابر ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا تو پھر میں (اپنی محرم عورتوں میں سے) کیا دیکھ سکتا ہوں آپ نے فرمایا اس کے بال اور بازو آپ نے یہ بھی فرمایا کہ امام باقر علیہ السلام کا گزر ایک ایسی عورت کے پاس سے ہوا جو احرام میں تھی اور اس نے پنکھے سے اپنا چہرہ ڈھانپ رکھا تھا تو آپ نے اپنی لکڑی سے اس کے چہرے سے وہ پنکھا ہٹا دیا

۱۳۰۱-اور میں نے آپ سے سات باغات کے بارے میں سوال کیاانہوں نے فرمایا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی میراث تھی جو وقف تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان سے وہ حصہ لیتے تھے جو آپ کے مہمانوں پر خرچ ہوتا تھا اور وہ ذمہ داریاں پوری کرتے تھے جو آپ پر لازم تھیں پس جب آپ کی وفات ہوئی تو عباس فاطمہ علیہا السلام سے جھگڑا کرنے آئے تو علی علیہ السلام اور دیگر افراد نے گواہی دی کہ وہ وقف ہیں اور وہ یہ ہیں الدلال اور العواف اور الحسنی اور الصافیہ اور مال ام ابراہیم اور المیتب اور البرقہ

۱۳۰۲-اور انہوں نے کہا کہ ابو الحسن علیہ السلام لکھی ہوئی تحریر پر مٹی ڈالا کرتے تھے

۱۳۰۳- اور صفوان نے ان سے سوال کیا اور میں حاضر تھا اس شخص کے بارے میں جو حرم میں اپنے غلام کو ادب سکھاتا ہے

پس انہوں نے فرمایا ابو جعفر علیہ السلام اپنا خیمہ حدود حرم میں لگاتے تھے پھر اس کی کچھ طنابیں حرم میں اور کچھ حل میں ہوتی تھیں پس جب وہ اپنے کسی خادم کو ادب سکھانا چاہتے تو اسے حرم سے باہر نکالتے اور حل میں اسے ادب سکھاتے

۱۳۰۴- اور انہوں نے لونڈی کے بارے میں فرمایا اس کے مالکوں کی اجازت سے اس سے متعہ کیا جائے گا

۱۳۰۵- اور ہم نے رضا علیہ السلام سے سوال کیا کیا آپ کے اصحاب میں سے کوئی اسلحہ بناتا ہے پس میں نے کہا ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص ہے جو زراد یعنی زرہ بنانے والا ہے

انہوں نے فرمایا وہ سراد ہے کیا تم اللہ عزوجل کی کتاب میں داؤد علیہ السلام کے بارے میں اللہ کا یہ قول نہیں پڑھتے کہ تم وسیع زرہیں بناؤ اور کڑیوں کے جوڑنے یعنی سرد میں اندازہ رکھو ایک حلقہ دوسرے حلقے کے بعد

۱۳۰۶-انہوں نے کہا اور میں نے رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا اسحاق میرے پاس آئے اور مجھ سے اس تلوار کے بارے میں پوچھا جسے طوسی نے لیا ہے کہ کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی تلوار ہے پس میں نے ان سے کہا نہیں ہم میں اسلحہ کی مثال بنی اسرائیل کے تابوت جیسی ہے جہاں جہاں اسلحہ جائے گا حکومت وہیں ہو گی

۱۳۰۷- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی زرعی زمین کی طرف جاتا ہے اور وہاں ایک دو یا تین دن قیام کرتا ہے وہ نماز پوری پڑھے یا قصر

انہوں نے فرمایا وہ وہاں پوری پڑھے

۱۳۰۸- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ایک رکعت پڑھی پھر دوسری میں رکوع کی حالت میں اسے یاد آیا کہ اس نے پہلی رکعت میں ایک سجدہ چھوڑ دیا ہے پس انہوں نے فرمایا ابو الحسن علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم نے پہلی رکعت میں سجدہ چھوڑ دیا ہو اور تمہیں معلوم نہ ہو کہ وہ ایک ہے یا دو تو نماز از سر نو پڑھو یہاں تک کہ تمہارے لیے دو سجدے درست ہو جائیں اور جب تیسری اور چوتھی رکعت میں ہو اور تم نے سجدہ چھوڑا ہو اس حال میں کہ تم رکوع اور سجدے کی گنتی یاد رکھ چکے ہو تو سجدہ دوبارہ بجا لاؤ

۱۳۰۹ -اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی سے ہمبستری کے بعد دو عادل گواہوں کی موجودگی میں اسے طلاق دی

انہوں نے فرمایا یہ طلاق نہیں ہے

پس میں نے ان سے کہا پھر سنت کے مطابق طلاق کیسی ہے

انہوں نے فرمایا وہ اسے تب طلاق دے جب وہ حیض سے پاک ہو جائے اس سے پہلے کہ وہ اس سے ہمبستری کرے دو عادل گواہوں کی موجودگی میں پس اگر وہ اس کی مخالفت کرے گا تو اسے اللہ عزوجل کی کتاب کی طرف لوٹایا جائے گا

میں نے کہا اگر اس نے ہمبستری کے بغیر پاکیزگی کی حالت میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی پر طلاق دی

انہوں نے فرمایا طلاق میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں ہے

میں نے کہا اگر اس نے طلاق پر دو ناصبی مردوں کو گواہ بنایا تو کیا وہ طلاق ہو جائے گی

انہوں نے فرمایا ہر وہ شخص جو فطرت پر پیدا ہوا اس کی گواہی جائز ہے بشرطیکہ اس کی اپنی ذات میں نیکی اور صلاح پہچانی جائے

۱۳۱۰ -اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو پاکیزگی کی حالت میں دو گواہوں کی موجودگی میں طلاق دی پھر اس سے رجوع کر لیا اور رجوع کے بعد اس سے ہمبستری نہیں کی یہاں تک کہ وہ دوبارہ حیض سے پاک ہو گئی پھر اسے پاکیزگی کی حالت میں دو گواہوں کے سامنے طلاق دی کیا وہ دوسری طلاق واقع ہو جائے گی جبکہ اس نے رجوع تو کیا تھا مگر ہمبستری نہیں کی تھی

انہوں نے فرمایا ہاں

۱۳۱۱ -اور میں نے آپ سے لوگوں کے بارے میں پوچھا کہ وہ آدم علیہ السلام سے کیسے پیدا ہوئے

انہوں نے فرمایا حوا کے ایک پیٹ سے ہابیل اور ان کی بہن پیدا ہوئے پھر دوسرے پیٹ سے قابیل اور ان کی بہن پیدا ہوئے پس ہابیل کی شادی اس بہن سے ہوئی جو قابیل کے ساتھ تھی اور قابیل کی شادی اس سے ہوئی جو ہابیل کے ساتھ تھی پھر اس کے بعد یہ تحریم نازل ہوئی

۱۳۱۲- اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی عورت سے متعہ کرتا ہے کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی بیٹی سے مستقل نکاح کرے

انہوں نے فرمایا نہیں

۱۳۰۳-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے پاس بیوی موجود ہو کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی بہن سے متعہ کرے انہوں نے فرمایا نہیں پس میں نے کہا کہ زرارہ نے ابو جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ وہ لونڈیوں کی طرح ہیں ان میں سے جتنی چاہے شادی کرے انہوں نے فرمایا وہ چار میں سے ہی ہے

(مترجم نے اس حدیث کی وضاحت میں کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ متعہ کے بعض احکام مختلف ہیں، لیکن محرمات (جن عورتوں سے نکاح حرام ہے) کے معاملے میں متعہ کا قانون وہی ہے جو عام نکاح کا ہے۔ یعنی جس طرح چار بیویوں میں دو بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے، اسی طرح متعہ میں بھی دو بہنوں کو ایک ساتھ جمع نہیں کیا جا سکتا۔)

۱۳۱۴-اور میں نے آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی بیٹی فاطمہ کے بارے میں پوچھا کہ وہ کس جگہ دفن ہوئیں

پس انہوں نے فرمایا ایک شخص نے جعفر علیہ السلام سے یہی مسئلہ پوچھا جبکہ عیسیٰ بن موسیٰ وہاں حاضر تھا پس عیسیٰ نے اس سے کہا وہ بقیع میں دفن ہوئیں

پس اس شخص نے کہا آپ کیا کہتے ہیں

انہوں نے فرمایا اس نے تمہیں کہہ تو دیا ہے

میں نے ان سے کہا اللہ آپ کی اصلاح کرے میرا عیسیٰ بن موسیٰ سے کیا لینا دینا آپ مجھے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے خبر دیں

انہوں نے فرمایا وہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں

۱۳۱۵-اور میں نے آپ سے امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کے بارے میں پوچھا
انہوں نے فرمایا تم نے اپنے بزرگوں سے کیا سنا ہے میں نے ان سے کہا ہمیں صفوان بن مہران نے آپ کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ نجف کوفہ میں دفن ہیں اور ہمارے بعض اصحاب نے یونس بن ظبیان سے بھی اسی طرح روایت کی ہے انہوں نے فرمایا میں نے کسی کو یہ ذکر کرتے سنا ہے کہ وہ تمہاری مسجد کوفہ میں دفن ہیں میں نے ان سے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس میں نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے
انہوں نے فرمایا جعفر علیہ السلام اس کے بارے میں تین بار فرماتے تھے اس قدر فضیلت ہے اور اپنے ہاتھوں سے دائیں بائیں اور سامنے اشارہ کرتے تھے
۱۳۱۶-اور میں نے آپ سے اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں پوچھا کہ اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو اور اسراف نہ کرو اس میں اسراف سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کیا تمہاری طرف کے لوگ اسے اسی طرح پڑھتے ہیں میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا حاء پر زبر کے ساتھ پڑھو (یعنی حَصادہ) میں نے کہا حَصادہ اور میرے والد علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ کٹائی اور کھجوریں توڑنے کے وقت اسراف یہ ہے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو بھر کر صدقہ دے اور میرے والد علیہ السلام جب ان چیزوں کی کٹائی کے وقت موجود ہوتے اور اپنے کسی غلام کو دیکھتے کہ وہ دونوں ہاتھوں سے بھر کر صدقہ دے رہا ہے تو اسے آواز دیتے اور فرماتے ایک ہاتھ سے دو مٹھی مٹھی بھر کر اور خوشہ خوشہ کر کے اور تم اسے انڈر (اناج کا ڈھیر) کہتے ہو
۱۳۱۷ - اور میں نے آپ سے بیری کا درخت کاٹنے کے بارے میں پوچھا پس انہوں نے فرمایا تمہارے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے مجھ سے اس بارے میں پوچھا تھا اور میں نے اسے لکھا تھا کہ ابوالحسن علیہ السلام نے بیری کا ایک درخت کاٹا تھا اور اس کی جگہ انگور لگایا تھا

۱۳۱۸-اور میں نے آپ سے پاؤں کے مسح کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیسے ہے پس آپ نے اپنی ہتھیلی انگلیوں پر رکھی اور ٹخنوں تک مسح کیا میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں اگر کوئی شخص اپنی دو انگلیوں سے اس طرح مسح کرے تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اپنی پوری ہتھیلی سے کرے

۱۳۱۹ - اور غسلِ جنابت کے بارے میں فرمایا تم اپنا دایاں ہاتھ کہنی سے انگلیوں تک دھوؤ پھر اسے برتن میں ڈالو پھر جہاں نجاست لگی ہو اسے دھوؤ پھر اپنے سر اور باقی پورے جسم پر پانی بہاؤ

۱۳۲۰ - اور فرمایا ہر مہینے کے لیے ایک عمرہ ہے

۱۳۲۱ - اور فرمایا فقہ کی علامات میں سے بردباری علم اور خاموشی ہے بے شک خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے خاموشی محبت پیدا کرتی ہے اور ہر خیر کی دلیل ہے اور جعفر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اللہ کی قسم وہ امر (ظہورِ قائم) جس کی طرف تم گردنیں اٹھائے دیکھ رہے ہو اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک تمہارا امتحان اور تمیز نہ کر لی جائے یہاں تک کہ ہر دس میں سے کچھ لوگ چلے جائیں گے اور تم میں سے بہت تھوڑے باقی رہ جائیں گے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو پرکھا نہیں اور نہ ہی صابرین کو جانا ہے

۱۳۲۲ - اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس نے ایک بچی کو دودھ پلایا پھر اس کے ہاں اولاد ہوئی پھر اس نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا کیا اس لڑکے کے لیے اس بچی سے نکاح کرنا حلال ہے جسے (اس سے پہلے) دودھ پلایا گیا تھا
آپ نے فرمایا نہیں وہ اس کی بہن ہے

۱۳۲۳-اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس نے ایک بچی کو دودھ پلایا اور اس کے شوہر کا دوسری بیوی سے ایک بیٹا ہے کیا شوہر کے اس بیٹے کے لیے اس بچی سے نکاح کرنا حلال ہے جسے اس کی (سوتیلی) ماں نے دودھ پلایا ہے آپ نے فرمایا (حرمت والا) دودھ تو مرد کا ہے (لہذا وہ سب آپس میں محرم ہیں)

(مترجم نے اس حدیث کی وضاحت میں کہا کہ چونکہ عورت کو دودھ اس کے شوہر کی وجہ سے ہوا ہے، اس لیے وہ شوہر اس بچی کا "رضاعی باپ" بن گیا جس نے دودھ پیا۔ جب وہ شوہر اس بچی کا رضاعی باپ بن گیا، تو اس شوہر کی تمام اولاد (چاہے وہ اسی عورت سے ہو یا کسی دوسری بیوی سے) اس بچی کے رضاعی بہن بھائی بن گئے۔)

۱۳۲۴-اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی عورت سے نکاح کرے اور (ساتھ ہی) اس کے باپ کی ام ولد (وہ لونڈی جس سے صاحب اولاد ہو) سے بھی نکاح کرے آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے عرض کی ہمیں آپ کے والد سے یہ بات پہنچی ہے کہ علی بن الحسین (امام سجاد) علیہما السلام نے حسن علیہ السلام کی ایک صاحبزادی سے نکاح کیا تھا اور (ساتھ ہی) حسن علیہ السلام کی ایک ام ولد سے بھی نکاح کیا تھا لیکن ہمارے ایک ساتھی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں آپ سے اس بارے میں پوچھوںآپ نے فرمایا بات ایسی نہیں ہے بلکہ علی بن الحسین علیہما السلام نے حسن علیہ السلام کی صاحبزادی سے نکاح کیا تھا اور (دوسرا نکاح) علی بن الحسین (امام سجاد کے بیٹے) کی ام ولد سے کیا تھا جو تمہارے ہاں شہید ہوئے تھے پس اس بات کو عبدالملک بن مروان کی طرف لکھا گیا تاکہ اس کے ذریعے علی بن الحسین علیہما السلام کی عیب جوئی کی جائے جب اس نے وہ خط پڑھا تو کہا علی بن الحسین خود کو تواضع میں رکھتے ہیں جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں بلندی عطا فرماتا ہے

۱۳۲۵-اور میں نے آپ سے صدقہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ بنی ہاشم کے لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن ان کا ایک دوسرے پر کیا ہوا صدقہ ان کے لیے حلال ہے میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں جب میں مکہ جاتا ہوں تو مکہ اور مدینہ کے درمیان راستے میں آنے والے ان پانیوں کا کیا کروں جن میں سے اکثر صدقہ (وقف) ہیں؟ آپ نے فرمایا ان میں سے کچھ پی لیا کرو میں نے کہا ان میں سے ابن بزیع کا چشمہ اور دیگر چشمے بھی ہیں آپ نے فرمایا یہ سب انہی کے لیے ہیں (یعنی ان سے فائدہ اٹھانا جائز ہے)

۱۳۲۶ - اور میں نے آپ سے اس امر (ظہورِ قائم) کے قریب ہونے کے بارے میں پوچھا پس انہوں نے فرمایا ابوعبداللہ (امام صادق) علیہ السلام نے ابوجعفر (امام باقر) علیہ السلام کے حوالے سے فرمایا کہ فرج (کشائش) کی پہلی علامات سنہ ۱۹۵ ہجری ہے اور سنہ ۱۹۶ ہجری میں عرب اپنی لگامیں اتار پھینکیں گے اور سنہ ۱۹۷ ہجری میں فنا (ہلاکتیں) ہوگی اور سنہ ۱۹۸ ہجری میں جلاوطنی (اخراج) ہوگی

پھر فرمایا کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ بنی ہاشم اپنے اہل و عیال اور اولاد سمیت اکھٹر چکے ہیں؟میں نے کہا کیا یہی جلاوطنی ہے؟ فرمایا ہاں اور ان کے علاوہ دیگر بھی اور سنہ ۱۹۹ ہجری میں اللہ بلا کو ٹال دے گا اگر اللہ نے چاہا اور سنہ ۲۰۰ ہجری میں اللہ جو چاہے گا کرے گا ہم نے عرض کی ہم آپ پر فدا ہوں ہمیں بتائیں کہ سنہ ۲۰۰ میں کیا ہوگا

آپ نے فرمایا اگر میں نے کسی کو بتانا ہوتا تو تمہیں ضرور بتاتا حالانکہ تمہاری جگہ (مقام و مرتبہ) کی مجھے خبر ہے میری یہ رائے نہیں تھی کہ یہ بات تم پر ظاہر کروں لیکن جب اللہ تبارک و تعالیٰ حق میں سے کسی چیز کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تو بندے اسے چھپانے پر قدرت نہیں رکھتے میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ نے پہلے سال مجھ سے فرمایا تھا

اور اپنے والد سے حکایت کی تھی کہ فلاں خاندان کی بادشاہت کا خاتمہ فلاں اور فلاں کے سر پر ہوگا اور ان دونوں کے بعد بنی فلاں کی کوئی سلطنت نہیں رہے گی آپ نے فرمایا ہاں میں نے تم سے یہ کہا تھا میں نے کہا اللہ آپ کی اصلاح کرے جب ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی تو کیا قریش میں سے کوئی ایسا حکمران ہوگا جس پر معاملہ درست (مستحکم) ہو جائے؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہی ہوگا جو تم اور تمہارے ساتھی کہتے ہو میں نے کہا کیا آپ کی مراد سفیانی کا خروج ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں میں نے کہا قائم کا قیام؟ فرمایا اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے میں نے کہا کیا وہ آپ ہیں؟ فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ (نیکی کی قوت اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے) اور فرمایا اس امر (ظہور) سے پہلے کچھ علامات ہیں ایک ایسا واقعہ ہوگا جو حرمین (مکہ و مدینہ) کے درمیان پیش آئے گا میں نے کہا وہ واقعہ کیا ہے؟ فرمایا ایک گروہ ہوگا اور فلاں خاندان کا فلاں شخص پندرہ آدمیوں کو قتل کرے گا میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں کوفہ میں میرا قیام مشکل ہو گیا ہے اور وہاں معیشت تنگ ہے ہماری گزر بسر بغداد میں تھی اور اس پہاڑی علاقے (جبل) سے لوگوں کے لیے رزق کا ایک دروازہ کھلا ہے آپ نے فرمایا اگر تم نکلنا چاہتے ہو تو نکل جاؤ کیونکہ یہ ایک اضطراب والا سال ہے اور لوگوں کے لیے اپنی معیشت کے بغیر چارہ نہیں ہے لہذا (رزق کی) طلب کو ترک نہ کرو میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں وہ لوگ (خریدار) مالدار ہیں اور ہم تاخیر برداشت کر سکتے ہیں تو کیا ہم انہیں ایک سال کی ادھار پر مال بیچ دیں؟ آپ نے فرمایا انہیں بیچ دو میں نے کہا دو سال؟ فرمایا انہیں بیچ دو میں نے کہا تین سال؟ آپ نے فرمایا تمہارے لیے تین سال سے زیادہ کی مہلت نہیں ہونی چاہیے

۱۳۲۷-ابن اسباط کہتے ہیں میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی آپ کی کیا رائے ہے میں خشکی کے راستے سفر کروں یا سمندر کے راستے کیونکہ ہمارا راستہ بہت خوفناک اور سخت خطرناک ہے آپ نے فرمایا خشکی کے راستے نکلو پھر فرمایا اور تم پر کچھ حرج نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی مسجد میں آؤ اور غیر فرض وقت میں دو رکعت نماز پڑھو پھر سو مرتبہ اللہ سے خیر طلب کرو پس اگر تمہارے لیے سمندر کا راستہ نکلے تو وہ کہو جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے اس میں سوار ہو جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے بے شک میرا رب بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے پھر اگر سمندر میں تلاطم پیدا ہو تو کہو اللہ کے نام سے سکون پا جا اللہ کی سکینہ کے ساتھ اور ٹھہر جا اللہ کے وقار کے ساتھ اور پرسکون ہو جا اللہ کے اذن سے اور اللہ کے اذن کے بغیر نہ کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہم نے آپ سے عرض کی اللہ آپ کی اصلاح کرے سکینہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ جنت سے نکلنے والی ایک ہوا ہے جس کی صورت انسان کی صورت جیسی ہے اور اس کی خوشبو پاکیزہ ہے اور یہی وہ ہے جو ابراہیم صلوات اللہ علیہ پر نازل ہوئی تھی پس وہ بیت اللہ کے ارکان کے گرد گھومنے لگی اور وہ اس کی بنیادیں رکھتے جاتے تھے ہم نے عرض کی کیا یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا تمہارے رب کی طرف سے سکینہ ہے اور آل موسیٰ و آل ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہیں جنہیں فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا وہ سکینہ تابوت میں تھی اور اس میں ایک طشت تھا جس میں انبیاء کے دل دھوئے جاتے تھے اور وہ تابوت بنی اسرائیل میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ رہتا تھا پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پس تمہارا تابوت کیا ہے ہم نے عرض کی اسلحہ آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا وہی تمہارا تابوت ہے پھر فرمایا پس اگر تم خشکی کے راستے نکلو تو وہ کہو جو اللہ نے فرمایا ہے پاک ہے وہ ذات

جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اسے قابو کرنے والے نہ تھے اور بے شک ہمیں اپنے رب ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے پس جو بندہ بھی سوار ہوتے وقت یہ کہتا ہے وہ اللہ کے اذن سے اونٹ یا سواری سے گر کر کسی نقصان کا شکار نہیں ہوتا

۱۳۲۸-اور فرمایا جب تم اپنے گھر سے نکلو تو کہو اللہ کے نام سے میں اللہ پر ایمان لایا میں نے اللہ پر توکل کیا اللہ کی مدد کے بغیر نہ کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت پس فرشتے شیطانوں کے چہروں پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں اس نے اللہ کا نام لیا اللہ پر ایمان لایا اللہ پر توکل کیا اور کہا کہ اللہ کے بغیر کوئی طاقت و قوت نہیں

۱۳۲۹- میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں ثعلبہ بن میمون نے مجھ سے بیان کیا علی بن مغیرہ سے انہوں نے زید العمی سے انہوں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا ہمارا قائم لوگوں سے ملاقات کے لیے ایک سال قیام کرے گا آپ نے فرمایا کیا قائم بغیر سفیانی کے قیام کرے گا بے شک قائم کا معاملہ اللہ کی طرف سے حتمی ہے اور سفیانی کا معاملہ بھی اللہ کی طرف سے حتمی ہے اور سفیانی کے بغیر کوئی قائم نہیں ہوگا میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں کیا وہ اسی سال ہوگا آپ نے فرمایا جو اللہ چاہے

میں نے کہا کیا اس کے بعد والے سال میں ہوگا

فرمایا اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

TRUE HAQ COMMUNITY

۱۳۳۰-احمد بن محمد بن عیسیٰ نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی کہ میں نے رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا ابن ابی حمزہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ جعفر علیہ السلام کا یہ خیال تھا کہ میرے والد ہی قائم ہیں حالانکہ جعفر نہیں جانتے تھے کہ اللہ کے امر میں سے کیا ہونے والا ہے پس اللہ کی قسم اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبان سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا ہوگا میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور ابو جعفر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے قائم کے قیام سے پہلے چار واقعات ہوں گے جو ان کے خروج پر دلالت کریں گے ان میں سے تین گزر چکے ہیں اور ایک باقی ہے

ہم نے عرض کی ہم آپ پر فدا ہوں وہ کیا ہیں جو گزر چکے ہیں آپ نے فرمایا ایک رجب جس میں صاحب خراسان معزول ہوا اور ایک رجب جس میں ابن زبیدہ پر حملہ ہوا اور ایک رجب جس میں محمد بن ابراہیم نے کوفہ میں خروج کیا ہم نے پوچھا کیا چوتھا رجب اس کے ساتھ ملا ہوا ہے آپ نے فرمایا ابو جعفر نے اسی طرح فرمایا ہے آپ نے فرمایا اور اس خزانے میں جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ ان دونوں کے لیے اس کے نیچے ایک خزانہ تھا سونے کی ایک تختی تھی جس پر لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں مجھے اس شخص پر تعجب ہے جسے موت کا یقین ہے وہ کیسے خوش ہوتا ہے اور مجھے اس پر تعجب ہے جسے تقدیر پر یقین ہے وہ کیسے غمگیں ہوتا ہے اور مجھے اس پر تعجب ہے جو دنیا اور اس کے رہنے والوں کے ساتھ اس کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتا ہے وہ کیسے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور جو اللہ کی طرف سے عقل پا چکا ہو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو اس کے فیصلے میں متہم نہ کرے اور نہ ہی اس کے رزق میں دیر محسوس کرے ہم نے ان سے عرض کی مصر والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا شہر مقدس ہے آپ نے فرمایا

وہ کیسے میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں ان کا دعویٰ ہے کہ ان کے پہاڑ سے ستر ہزار لوگ محشر میں اٹھیں گے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے آپ نے فرمایا نہیں میری زندگی کی قسم ایسا نہیں ہے اور اللہ بنی اسرائیل پر جب بھی ناراض ہوا تو انہیں مصر میں داخل کر دیا اور جب ان سے راضی ہوا تو انہیں وہاں سے نکال کر دوسری جگہ منتقل کر دیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ یوسف کی ہڈیاں وہاں سے نکالیں پس موسیٰ نے اس شخص کو تلاش کیا جو قبر کو جانتا ہو تو انہیں ایک اندھی اور اپاہج بڑھیا کا بتایا گیا موسیٰ نے اس سے کہا کہ وہ انہیں قبر بتائے تو اس نے دو شرائط کے بغیر انکار کر دیا کہ وہ اللہ سے دعا کریں کہ اس کی معذوری ختم ہو جائے اور وہ جنت میں اسی درجے میں ان کے ساتھ ہو جہاں وہ ہوں گے موسیٰ کو یہ بات بڑی لگی تو اللہ نے وحی کی کہ یہ بات آپ کو کیوں بڑی لگی ہے اسے وہ دے دیں جو اس نے مانگا ہے پس انہوں نے ایسا ہی کیا پھر اس عورت نے چاند نکلنے کا وعدہ کیا تو اللہ نے چاند کو روک دیا یہاں تک کہ موسیٰ اپنے وعدے پر پہنچے پس انہوں نے یوسف علیہ السلام کو دریائے نیل سے سنگ مرمر کے تابوت میں نکالا اور موسیٰ انہیں اٹھا کر لے گئے

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ اپنے سروں کو اس کی مٹی سے نہ دھوؤ اور نہ اس کے مٹی کے برتنوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ذلت کا باعث بنتا ہے اور غیرت کو ختم کرتا ہے ہم نے عرض کی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ فرمایا ہے

آپ نے فرمایا ہاں آپ نے فرمایا اور ابو جعفر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کوئی بھی نیک یا بد ایسا نہیں ہے جو عرفات کے پہاڑوں پر ٹھہرے اور اللہ سے دعا کرے مگر یہ کہ اللہ اس کی دعا قبول کرتا ہے جہاں تک نیک کا تعلق ہے تو دنیا اور آخرت کی حاجتوں میں اور جہاں تک بدکار کا تعلق ہے تو دنیا کے معاملے میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا ان کی بادشاہت پانچویں کے بعد باقی نہیں رہے گی آپ نے فرمایا میں نے ایسا نہیں کہا تھا بلکہ ان کی بادشاہت ساتویں کے بعد باقی نہیں رہے گی اور ابھی ہم ساتویں میں نہیں ہیں اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں نبی محمد اور ان کی آل پر اور سلام ہو

۱۳۳۱-اور ان سے روایت ہے احمد بن محمد بن ابی نصر سے انہوں نے کہا میں قادسیہ میں ان (امام رضا علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں اور میں آپ کی بڑی عزت کرتا ہوں اور یہ معاملہ بہت بڑا ہے اور میں صرف اپنی گردن کو آگ سے آزاد کروانا چاہتا ہوں
راوی کہتا ہے کہ انہوں نے مجھے دیکھا جبکہ میری آنکھیں پر نم تھیں پس انہوں نے فرمایا کوئی بھی ایسی چیز جسے تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو اسے پوچھے بغیر نہ چھوڑنا
میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں میں نے آپ کے والد سے سوال کیا تھا جبکہ وہ اسی مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے کہ ان کے بعد ان کا خلیفہ کون ہوگا تو انہوں نے آپ کی طرف میری رہنمائی فرمائی تھی اور میں نے کئی سال پہلے آپ سے بھی سوال کیا تھا جبکہ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی کہ آپ کے بعد امامت کس میں ہوگی تو آپ نے فرمایا تھا میری اولاد میں اور اب اللہ نے آپ کو دو بیٹے عطا فرمائے ہیں پس ان میں سے کون آپ کے نزدیک اس مرتبے پر ہے جو مرتبہ آپ کا اپنے والد کے نزدیک تھا پس انہوں نے مجھ سے فرمایا جس چیز کے بارے میں تم نے سوال کیا ہے یہ اس کا وقت نہیں ہے میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ دیکھ چکے ہیں کہ آپ کے والد کے معاملے میں ہم کس آزمائش (واقفیت کے فتنے) کا شکار ہوئے تھے

اور میں حوادثِ زمانہ سے پر امن نہیں ہوں پس انہوں نے فرمایا ہر گز نہیں ان شاء اللہ اگر وہ بات ہو جس کا تمہیں خوف ہے تو میری طرف سے اس بارے میں ایسی حجت ہوگی جو میں تم پر اور دوسروں پر پیش کروں گا کیا تم نہیں جانتے کہ امام پر اللہ کی طرف سے یہ فرض اور واجب ہے کہ جب اسے اپنی وفات کا خوف ہو تو وہ اپنے بعد والے امام کے بارے میں ایسی حجت پیش کرے جو جانی پہچانی اور واضح ہو بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے جب تک کہ وہ ان کے لیے ان چیزوں کو واضح نہ کر دے جن سے وہ بچیں پس تم خود بھی مطمئن رہو اور اپنے ساتھیوں کے دلوں کو بھی مطمئن رکھو کیونکہ یہ معاملہ ان شاء اللہ ویسا نہیں ہوگا جیسا وہ ڈر رہے ہیں

۱۳۳۲- بزنطی کہتے ہیں اور میں نے رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام جب اپنے رب سے مناجات کرتے تو کہتے اے اللہ اے میرے رب میں نے تیری نعمتوں کے ذریعے ہی تیرے گناہوں پر قوت حاصل کی

۱۳۳۳ -بزنطی کہتے ہیں کہ رضا علیہ السلام نے میرے پاس اپنا ایک گدھا بھیجا پس میں صریا میں ان کے پاس آیا اور میں نے رات کا بڑا حصہ ان کے ساتھ گزارا پھر میرے لیے کھانا لایا گیا پھر آپ نے فرمایا اس کے لیے بستر لگاؤ پھر میرے لیے طبریہ کا تکیہ اور مرداع اور قیصری کمبل اور مرو کا لحاف لایا گیا پس جب میں کھانے سے فارغ ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم سونا چاہتے ہو میں نے کہا جی ہاں میں آپ پر فدا ہوں پس آپ نے مجھ پر لحاف اور کمبل ڈالا پھر فرمایا اللہ تمہیں عافیت میں رکھے اور ہم چھت پر تھے پس جب آپ میرے پاس سے اتر کر چلے گئے تو میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں نے اس شخص سے ایسی عزت پائی ہے جو کسی نے کبھی نہیں پائی ہوگی اتنے میں ایک پکارنے والے نے مجھے پکارا اے احمد اور میں وہ آواز نہ پہچان سکا یہاں تک کہ آپ کا ایک خادم میرے پاس آیا اور کہا میرے مولا کی پکار کا جواب دو (یعنی ان کے پاس چلو) میں نیچے اترا تو دیکھا کہ آپ میری طرف تشریف لا رہے ہیں آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ دو میں نے اپنا ہاتھ آپ کو دیا تو آپ نے اسے دبایا پھر فرمایا بے شک امیر المومنین علیہ السلام صعصعہ بن صوحان کی عیادت کے لیے ان کے پاس آئے تھے پس جب آپ ان کے پاس سے اٹھنے لگے تو فرمایا اے صعصعہ بن صوحان میری اس عیادت پر فخر نہ کرنا اور اپنے نفس کی فکر کرنا کیونکہ گویا یہ معاملہ (موت) تم تک پہنچ چکا ہے اور لمبی امیدیں تمہیں غافل نہ کر دیں میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور تمہیں بہت سلام کہتا ہوں

۱۳۳۴-اور احمد بن محمد بن ابی نصر نے کہا کہ میں رضا علی بن موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھا اور آپ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ میں اس (یعنی ابو جعفر امام جواد) سے گفتگو کرواتا ہوں پس ایک دن میں نے ان (امام جواد) سے پوچھا کہ آپ کے چچاؤں میں سے کون آپ کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہے انہوں نے فرمایا حسین پس ان کے والد (امام رضا) نے فرمایا اللہ کی قسم انہوں نے سچ کہا اللہ کی قسم وہ ان کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرنے والے اور ان کے لیے سب سے بہتر ہیں اللہ کی رحمت ہو ان دونوں پر

۱۳۳۵ -اور انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو سنا جو ابوالحسن رضا علیہ السلام سے سوال کر رہا تھا کہ ایک نصرانی عورت اسلام لاتی ہے اور پھر اس کا شوہر بھی اسلام لے آتا ہے تو کیا وہ اپنے پہلے نکاح پر ہی قائم رہیں گے آپ نے فرمایا وہ نیا نکاح نہیں کریں گے

۱۳۳۶ -محمد بن الحسین بن ابی الخطاب نے کہا کہ ہمیں احمد بن محمد بن ابی نصر نے خبر دی کہ میں نے رضا علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے پاس سامان ہو اور وہ فروخت نہ ہو رہا ہو اور اس کی قیمت اس کے اصل مال سے بھی کم لگ رہی ہو تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اگر وہ سامان اس کے پاس دس سال تک پڑا رہے اور پھر وہ اسے بیچ دے تو وہ کتنے سال کی زکوٰۃ دے گا آپ نے فرمایا صرف ایک سال کی

۱۳۳۷-راوی نے کہا اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو محرم کے مہینے میں عمرہ کرتا ہے وہ تلبیہ کہنا کہاں بند کرے گا آپ نے فرمایا ابوالحسن علیہ السلام جب مکہ کے گھروں کو دیکھ لیتے تھے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے تھے

۱۳۳۸ -اور میں نے آپ سے پوچھا کہ جب میں احرام باندھنا چاہوں تو کیا کروں آپ نے فرمایا فرض نماز کے بعد احرام کی نیت کرو اور جب تم مقام بیداء پر پہنچ جاؤ (تو تلبیہ بلند کرو) میں نے عرض کی آپ کی کیا رائے ہے اگر میں عراق کے راستے سے احرام باندھوں آپ نے فرمایا جب تمہارا اونٹ تمہیں لے کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو لبیک کہو

۱۳۳۹-اور میں نے آپ سے جان بوجھ کر شکار کرنے والے اور جاہل اور غلطی سے شکار کرنے والے کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ سب برابر ہیں آپ نے فرمایا نہیں میں نے ان سے عرض کی کیا جاہل پر کوئی جرمانہ ہے انہوں نے فرمایا ہاں میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں پھر جان بوجھ کر شکار کرنے والے کو جاہل پر کیا برتری (فرق) ہے آپ نے فرمایا گناہ کے اعتبار سے اور یہ کہ وہ اپنے دین کے ساتھ کھیل رہا ہے

۱۳۴۰-اور میں نے ان سے دیدار کے مسئلے کے بارے میں پوچھا تو آپ خاموش رہے پھر فرمایا کہ اگر ہم تمہیں وہ سب دے دیں جو تم چاہتے ہو تو یہ تمہارے لیے برا ہوگا اور اس سے اس امر کے صاحب (امام) کی گردن پکڑ لی جائے گی یعنی ان کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی

۱۳۴۱ -راوی نے کہا اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ عراق میں ان فرعون صفت لوگوں کے اعمال اور انہیں ملنے والی مہلت کو دیکھ رہے ہو پس تم پر اللہ کا تقویٰ لازم ہے اور یہ دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے اور نہ ہی تم اس شخص سے دھوکے میں آنا جسے مہلت ملی ہوئی ہے کیونکہ گویا یہ امر (تمہارا مقصد) تم تک پہنچ چکا ہے

۱۳۴۲ -میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے حلال رزق عطا فرمائے آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو حلال کیا ہے میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں ہمارے نزدیک تو حلال سے مراد پاکیزہ کمائی ہے آپ نے فرمایا علی بن الحسین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حلال تو برگزیدہ لوگوں کی غذا ہے لیکن تم یوں کہو کہ میں تجھ سے تیرے وسیع رزق کا سوال کرتا ہوں

۱۳۴۳-اور میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں ہمارے ساتھیوں نے شہاب کے واسطے سے آپ کے دادا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ کسی کو اتنی مدت کی بادشاہت دے جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو ملی یعنی تئیس سال آپ نے فرمایا اگر ابو عبداللہ علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے تو ویسا ہی ہوگا جیسا انہوں نے فرمایا میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں پس انہوں نے فرمایا صبر اور انتظارِ فرج کتنی اچھی صفت ہے کیا تم نے اس مردِ صالح کا قول نہیں سنا کہ تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں اور تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں پس تم پر صبر لازم ہے کیونکہ کشائش اور کامیابی مایوسی کے وقت ہی آتی ہے اور تم سے پہلے لوگ تم سے زیادہ صابر تھے اور ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا تھا اللہ کی قسم یہ وہی طریقے ہیں جیسے ایک پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے اور جیسے ایک چراغ خانہ دوسرے چراغ خانہ کے برابر ہوتا ہے اور یہ ضروری ہے کہ تم میں بھی وہی کچھ ہو جو تم سے پہلے لوگوں میں ہوا اور اگر تم سب ایک ہی بات پر متفق ہوتے تو تم پہلے لوگوں کی سنت پر نہ ہوتے اور اگر علماء کو ایسے لوگ مل جاتے جن سے وہ بات کر سکیں اور جو ان کے راز کو چھپا سکیں تو وہ ضرور باتیں بتاتے اور حکمت کو واضح کرتے لیکن اللہ عزوجل نے تمہیں راز فاش کرنے کی عادت میں مبتلا کر دیا ہے اور تم ایسی قوم ہو جو اپنے دلوں سے تو ہم سے محبت کرتے ہو لیکن تمہارا فعل اس کے خلاف ہے اللہ کی قسم تمہارے ساتھیوں کا یہ اختلاف برابر نہیں ہے اور اسی وجہ سے تمہارے صاحب (امام) کے معاملے کو چھپایا گیا تاکہ یہ کہا جائے کہ وہ مختلف ہیں تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے نفس پر قابو نہیں رکھتے

اور صبر نہیں کرتے یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ وہ لے آئے جو تم چاہتے ہو بے شک یہ امر لوگوں کی مراد کے مطابق نہیں آتا بلکہ یہ تو اللہ تبارک و تعالیٰ کا امر اور اس کا فیصلہ اور صبر ہے اور جلدی وہ کرتا ہے جسے وقت نکل جانے کا خوف ہو بے شک امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے صعصعہ بن صوحان کی عیادت کی تو ان سے فرمایا اے صعصعہ میری عیادت کی وجہ سے اپنے بھائیوں پر فخر نہ کرنا اور اپنے نفس کی فکر کرنا کیونکہ گویا یہ معاملہ تم تک پہنچ چکا ہے اور لمبی امیدیں تمہیں غافل نہ کر دیں اور تم دیکھ چکے ہو کہ آلِ یقطین کے غلام کے ساتھ کیا ہوا اور فرعون صفت لوگوں کی طرف سے تمہارے معاملے میں کیا کچھ ہوا اور اگر اللہ کا تمہارے صاحب کی طرف سے دفاع اور ان کے لیے اور تمہارے لیے اس کی بہترین تقدیر نہ ہوتی تو اللہ کی قسم یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اس کا اپنے اولیاء سے دفاع ہے کیا تمہارے لیے ابوالحسن (امام کاظم) صلوات اللہ علیہ کے واقعے میں نصیحت نہیں ہے تم ہشام کا حال دیکھو یہ وہی ہے جس نے ابوالحسن علیہ السلام کے ساتھ وہ کیا جو کیا اور ان (دشمنوں) کو بتایا اور خبریں دیں کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ اسے معاف کر دے گا جو اس نے ہمارے ساتھ کیا اور آپ نے فرمایا اگر ہم تمہیں وہ دے دیں جو تم چاہتے ہو تو وہ تمہارے لیے برا ہوتا لیکن عالم اسی کے مطابق عمل کرتا ہے جو وہ جانتا ہے

۱۳۴۴-اور میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں ہم حج کے بارے میں کیا کریں پس انہوں نے فرمایا جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم ایسے تنگ وقت میں نکلتے ہیں جس میں دن (کم) رہ جاتے ہیں پس اس کے لیے حج افراد کرو میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ کی کیا رائے ہے اگر کوئی شخص تمتع (عمرہ اور حج کو ملا کر کرنا) کا ارادہ رکھے تو وہ کیا کرے فرمایا وہ عمرہ کی نیت کرے اور حج کا احرام باندھے اور میں نے ان سے پوچھا کہ فرض نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر درود کیسے بھیجا جائے اور آپ پر سلام کیسے کیا جائے پس علیہ السلام نے فرمایا تم کہو سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلام ہو آپ پر اے محمد بن عبداللہ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے برگزیدہ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے حبیب سلام ہو آپ پر اے اللہ کے پسندیدہ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے امین میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ محمد بن عبداللہ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنی امت کی خیر خواہی کی اور اپنے رب کی راہ میں جہاد کیا اور اس کی عبادت کی یہاں تک کہ آپ کے پاس یقین (موت) آ گیا پس اللہ آپ کو اے اللہ کے رسول وہ بہترین جزا عطا فرمائے جو اس نے کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی اے اللہ محمد اور آل محمد پر اپنی بہترین رحمتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے

۱۳۴۵-اور فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے تمہاری ہدایت کی اور تمہیں نور عطا کیا اور ابو عبداللہ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ایمان کی دو قسمیں ہیں ایک مستقر یعنی مستقل اور دوسری مستودع یعنی عارضی پس مستقر وہ ایمان ہے جو ثابت رہے اور مستودع وہ ہے جو امانت کے طور پر (کچھ وقت کے لیے) دیا گیا ہو کیا تم اسے ہدایت دے سکتے ہو جسے اللہ نے گمراہ کر دیا ہو

۱۳۴۶ -اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس نے ایک بچی کو دودھ پلایا پھر اس کے ہاں اپنی اولاد ہوئی پھر اس نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا کیا اس لڑکے کے لیے اس بچی سے نکاح حلال ہے

آپ نے فرمایا نہیں وہ اس کی بہن ہے

۱۳۴۷ -اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس نے اپنے شوہر کی کسی دوسری بیوی سے ہونے والی بچی کو دودھ پلایا کیا اس شوہر کے بیٹے کے لیے اس بچی سے نکاح حلال ہے جسے اس کی (سوتیلی) ماں نے دودھ پلایا ہے

پس فرمایا دودھ مرد کا ہے یعنی سب آپس میں محرم ہیں

۱۳۴۸ -اور لکھی ہوئی تحریر پر مٹی ڈالنے کے بارے میں فرمایا کہ ابوالحسن علیہ السلام تحریر پر مٹی ڈالا کرتے تھے

۱۳۴۹ -راوی نے کہا اور میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی زرعی زمینوں کی طرف سفر کرنا چاہتا ہو وہ کتنی مسافت پر نماز قصر کرے

پس فرمایا تین میل پر

۱۳۵۰ -اور میں نے آپ سے پوچھا کہ مکہ میں قیام کرنے والے کے لیے طواف کرنا زیادہ افضل ہے یا نماز پڑھنا آپ نے فرمایا نماز پڑھنا

۱۳۵۱-اور میں نے ان سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں پوچھا اور جان لو کہ تم جو کچھ بھی غنیمت پاؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے لیے ہے پس ان سے عرض کی گئی کہ اگر آپ دیکھیں کہ ان میں سے کوئی ایک گروہ تعداد میں زیادہ ہو اور دوسرا کم تو ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا

آپ نے فرمایا یہ امام کے سپرد ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کیسے کیا تھا کیا وہ ویسا ہی نہیں کرتے تھے جیسا وہ بہتر سمجھتے تھے اور اسی طرح امام بھی کرے گا

۱۳۵۲ -اور ان کے سامنے خراج اور اہل بیت کی سیرت کا ذکر کیا گیا

پس فرمایا اسلام لانے والے کی زمین اگر اس کے ہاتھ میں رہنے دی جائے تو اس پر عشر یا نصف عشر ہے جو اس نے آباد کیا اور جو زمین آباد نہ ہو اسے حاکم وقت لے لے گا اور اسے اس شخص کو دے گا جو اسے آباد کرے اور یہ مسلمانوں کا حق ہے اور پانچ وسق سے کم پر کچھ نہیں ہے اور جو زمین تلوار کے زور پر لی گئی ہو وہ امام کی ہے وہ اسے جس طرح چاہے دے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے خیبر میں کیا آپ نے وہاں کی زمین اور کھجوریں ٹھیکے پر دیں جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر خالی زمین درختوں سے زیادہ ہو تو ٹھیکہ صحیح نہیں ہوتا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے خیبر کو ٹھیکے پر دیا اور ان کے حصے پر عشر یا نصف عشر مقرر کیا

۱۳۵۳ -اور فرمایا اس امر (ظہور) سے پہلے بیوح قتل ہوگا

میں نے پوچھا بیوح کیا ہے

آپ نے فرمایا وہ قتل جو مسلسل ہو اور رکے نہیں

۱۳۵۴ -راوی نے کہا اور میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ طائف والے اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے انہیں آزاد کر دیا اور ان پر عشر اور نصف عشر مقرر کیا اور مکہ والے قیدی تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے انہیں آزاد کر دیا اور فرمایا تم سب آزاد ہو

۱۳۵۵-اور عورت اپنے سر کو لڑکے سے نہیں چھپائے گی جب تک وہ لڑکا بالغ نہ ہو جائے

۱۳۵۶ -اور میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جسے دائی نے جنایا اور لڑکا پیدا ہوا کیا اس لڑکے کے لیے حلال ہے کہ وہ اپنی ماں کی دائی سے نکاح کرے

آپ نے فرمایا سبحان اللہ اس میں کیا چیز حرام ہے (یعنی یہ جائز ہے)

۱۳۵۷ -راوی نے کہا اور میں نے آپ سے چمڑے کے موزوں کے بارے میں پوچھا کہ ایک شخص بازار سے موزے خریدے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ حلال طریقے سے ذبح کیے گئے جانور کے ہیں یا نہیں تو ایسی حالت میں ان موزوں میں نماز پڑھنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں خود بازار سے موزے خریدتا ہوں اور ان میں نماز پڑھتا ہوں اور تمہارے ذمے اس بارے میں سوال کرنا نہیں ہے

۱۳۵۸ -اور میں نے آپ سے کھال کے بنے جبہ کے بارے میں پوچھا کہ ایک شخص مسلمانوں کے بازاروں میں سے کسی بازار میں آئے اور جبہ خریدے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ حلال ذبیحہ ہے یا نہیں کیا وہ اس میں نماز پڑھ لے آپ نے فرمایا ہاں بے شک ابو جعفر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ خوارج نے اپنی جہالت کی وجہ سے اپنے اوپر تنگی کر لی ہے بے شک دین اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے بے شک علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے شیعہ آسمان سے زمین تک کی وسعت میں ہیں تم سب کی مغفرت کر دی گئی ہے اور ابو جعفر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے شیعوں پر (فیصلہ کرنے میں) جلدی نہ کرو اگر ان کا ایک قدم لڑکھڑائے گا تو دوسرا قدم جم جائے گا پس تم خوش ہو جاؤ کیونکہ کشائش قریب ہے اور تم پر سایہ فگن ہو چکی ہے میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں میں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے ایک حاجت اتنے اتنے سال سے مانگی ہے اور اس کی تاخیر کی وجہ سے میرے دل میں کچھ (بے چینی) پیدا ہو گئی ہے

آپ نے فرمایا اے احمد شیطان سے بچو کہ وہ تم پر غلبہ نہ پالے یہاں تک کہ تمہیں مایوس کر دے بے شک ابو جعفر صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مومن اللہ سے حاجت مانگتا ہے تو اللہ اس کی حاجت کی تکمیل میں تاخیر کرتا ہے کیونکہ اللہ کو اس کی آواز اور اس کا گریہ و زاری کرنا پسند ہے

پھر فرمایا اللہ کی قسم مومنوں کے لیے اس دنیا کی مانگی ہوئی چیزوں میں تاخیر کرنا اس سے بہتر ہے جو انہیں جلدی دے دیا جائے اور یہ دنیا ہے ہی کیا بے شک ابو جعفر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے مومن کے لیے ضروری ہے کہ خوشحالی کے وقت اس کی دعا ویسی ہی ہو جیسی سختی کے وقت ہوتی ہے ایسا نہ ہو کہ جب آزمائش میں پڑے تو سست ہو جائے پس دعا سے کبھی نہ تھکو کیونکہ اللہ کے نزدیک دعا کا بڑا مقام ہے اور تم پر سچائی اور حلال کی طلب اور صلہ رحمی لازم ہے اور لوگوں کے ساتھ جھگڑوں سے بچو ہم ایسے اہل بیت ہیں کہ جو ہم سے کٹتا ہے ہم اس سے جڑتے ہیں اور جو ہمارے ساتھ برائی کرتا ہے ہم اس سے بھلائی کرتے ہیں پس اللہ کی قسم ہم اس کا انجام دنیا ہی میں اچھا دیکھتے ہیں دنیا میں نعمتوں والا شخص جب کچھ مانگتا ہے اور اسے اس کے مانگے ہوئے کے علاوہ کچھ دیا جاتا ہے تو اس کی نظر میں وہ نعمت چھوٹی ہو جاتی ہے پس جو کچھ دیا جائے اسے لینے سے انکار نہ کرو اور جب نعمتیں زیادہ ہو جائیں تو مسلمان پر حقوق اور واجبات کے معاملے میں خطرہ بڑھ جاتا ہے اور اسے فتنے کا خوف ہوتا ہے پھر مجھ سے فرمایا مجھے اپنے بارے میں بتاؤ کہ اگر میں کوئی بات کہوں تو کیا تم مجھ پر بھروسہ کرو گے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اگر میں آپ کی بات پر بھروسہ نہیں کروں گا تو پھر کس پر کروں گا جبکہ آپ اپنی مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں آپ نے فرمایا پس اللہ پر اس سے بھی زیادہ بھروسہ کرو کیونکہ تمہارے لیے اللہ کا وعدہ ہے کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نہیں فرماتا کہ

جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں قریب ہوں پکارنے والے کی پکار کا
جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے
اور فرمایا اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اور فرمایا اللہ تم سے اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا
ہے پس تم اللہ عزوجل پر دوسروں کی نسبت زیادہ بھروسہ رکھو اور اپنے دلوں میں خیر کے سوا
کچھ نہ رکھو کیونکہ تم سب کی مغفرت کر دی گئی ہے

۱۳۵۹-اور میں نے ان سے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں جب ہم منیٰ سے کوچ کر کے آئے
تو ہم نے کچھ دن قیام کیا پھر میں نے راحت کی خاطر اپنا سر منڈوا لیا تو میرے دل میں اس
بارے میں کچھ شک پیدا ہوا پس انہوں نے فرمایا ابوالحسن علیہ السلام جب مکہ سے نکلتے اور اپنے
(عام) کپڑے منگواتے تو اپنا سر منڈوا لیتے تھے اور فرمایا اللہ کی قسم اللہ نے مومن سے اس دنیا
کی جو چیز روک کر رکھی ہے وہ اس کے لیے اس چیز سے بہتر ہے جو اسے جلدی دے دی جائے
پھر آپ نے میرے سامنے دنیا کو بہت حقیر کر کے بیان کیا اور فرمایا یہ ہے ہی کیا
پھر فرمایا نعمتوں والا شخص خطرے میں ہے کیونکہ اس پر اس نعمت میں اللہ کے حقوق واجب
ہوتے ہیں اللہ کی قسم مجھ پر جب اللہ کی نعمتیں ہوتی ہیں تو میں ہمیشہ اس سے ڈرتا رہتا ہوں اور
اپنے ہاتھوں کو حرکت دی یہاں تک کہ میں ان حقوق سے نکل جاؤں جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے
مجھ پر ان میں واجب کیے ہیں میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ اپنے اتنے بلند مرتبے
کے باوجود اس بات سے ڈرتے ہیں
فرمایا ہاں اے احمد

۱۳۶۰-راوی نے کہا میں نے مدینہ والوں کے ساتھ مسجد میں نمازِ مغرب پڑھی پس جب امام نے سلام پھیرا تو میں کھڑا ہوا اور میں نے چار رکعتیں (نفل) پڑھیں پھر میں نے دو رکعتیں عشاء (عتمہ) پڑھیں پھر میں ابوالحسن علیہ السلام کی طرف چل دیا اور جب عشاء کا وقت ہو چکا تھا میں ان کے پاس داخل ہوا انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے عشاء پڑھ لی ہے میں نے عرض کی جی ہاں فرمایا کب پڑھی میں نے کہا میں نے مغرب پڑھی اور ان کے ساتھ نماز میں شریک ہوا پھر جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے کھڑا ہو کر چار رکعتیں پڑھیں پھر میں نے دو رکعتیں عشاء پڑھیں اور پھر آپ کے پاس آ گیا پس آپ نے کسی اور بات کا ذکر شروع کر دیا اور مجھے جواب نہ دیا میں نے عرض کی میں نے یہ کام اس لیے کیا کیونکہ میرے نزدیک یہ جائز تھا اگر یہ جائز نہیں ہے تو میں ابھی کھڑا ہو کر دوبارہ پڑھوں گا تو آپ نے پھر کسی اور بات کا ذکر کیا اور مجھے جواب نہیں دیا

۱۳۶۱-راوی نے کہا اور میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو خط لکھا اور ان سے ایک ایسے خواجہ سرا (مخصی) کے بارے میں پوچھا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر اس کے ساتھ ہمبستری کرنے کے بعد اسے طلاق دے دی اور وہ دونوں مسلمان ہیں پس سوال یہ ہے کہ کیا شوہر کو حق ہے کہ وہ مہر میں سے کچھ واپس لے اور کیا اس عورت پر عدت ہے پس ہمارے پاس اس بارے میں کوئی علم نہ تھا میں آپ کی رائے چاہتا ہوں میری جان آپ پر فدا ہو پس آپ نے لکھ کر جواب دیا یہ (نکاح) صحیح نہیں ہے

۱۳۶۲ -اور ایک شخص نے اپنی قرابت داروں کے لیے ایک ہزار درہم کی وصیت کی اور اس کے رشتہ دار باپ کی طرف سے بھی ہیں اور ماں کی طرف سے بھی قرابت کی حد کیا ہے کیا ہر اس شخص کو دیا جائے گا جس کا اس سے رشتہ ہے یا اس کی کوئی حد ہے جہاں وہ ختم ہو جائے میری جان آپ پر فدا ہو اپنی رائے بتائیں پس آپ نے لکھا اگر اس نے نام نہیں لیا تو اس کے گھر والے رشتہ داروں کو دیا جائے گا

۱۳۶۳-اور میں نے لکھا کہ آپ کا فلاں غلام فوت ہو گیا ہے اور اس نے اپنے بھائی کا بیٹا (بھتیجا) چھوڑا ہے اور اپنی ایک ام ولد (لونڈی) چھوڑی ہے جس سے اس کی کوئی اولاد نہیں تھی پس اس نے اس لونڈی کے لیے دو ہزار درہم کی وصیت کی ہے کیا یہ وصیت جائز ہے اور کیا وہ اس سے آزاد ہو جائے گی اور اس کا حال کیا ہوگا میری جان آپ پر فدا ہو اپنی رائے بتائیں پس آپ نے لکھا وہ تہائی مال (ثلث) سے آزاد ہو جائے گی اور اس کے لیے وصیت بھی (جائز) ہے

۱۳۶۴ -اور میں نے آپ سے اس متمتع (حجِ تمتع کرنے والے) کے بارے میں پوچھا جس کے پاس ضرورت سے زائد کچھ کپڑے ہوں جن کی قیمت سو درہم بنتی ہو کیا وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جو حج کی قربانی کے لیے مال رکھتے ہیں پس فرمایا سواری کے کرائے اور خرچے کا ہونا ضروری ہے میں نے عرض کی اس کے پاس کرایہ اور خرچہ بھی ہے اور یہ ضرورت سے زائد کپڑے بھی ہیں فرمایا سو درہم کے کپڑے کیا حیثیت رکھتے ہیں یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تبارک و تعالٰی نے فرمایا کہ جو (قربانی) نہ پائے وہ تین دن حج میں روزے رکھے اور سات جب تم واپس لوٹ جاؤ

۱۳۶۵ -احمد نے کہا اور میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک شخص مر گیا اور اس نے پوتی اور نواسہ چھوڑا آپ نے فرمایا علی علیہ السلام قریبی رشتہ دار کو اس کے بعد والے پر ترجیح دیتے تھے (یعنی جو زیادہ قریب ہو اسے وراثت ملتی ہے)
میں نے کہا ان دونوں میں سے کون زیادہ قریب ہے فرمایا پوتی (ابنة الابن)

۱۳۶۶-محمد بن عبدالحمید نے حسن بن علی بن فضال سے روایت کی کہ میں نے رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا جس کی بھی دو آنکھیں چھین لی گئیں اللہ نے اسے اس کے بدلے جنت عطا فرمائی

۱۳۶۷ -راوی نے کہا اور حسین بن اسباط نے آپ سے سوال کیا جبکہ میں سن رہا تھا کہ ذبیح (جس کی قربانی پیش کی گئی) اسماعیل تھے یا اسحاق پس آپ نے فرمایا اسماعیل کیا تم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا کہ اور ہم نے اسے اسحاق کی بشارت دی

۱۳۶۸-اور میں نے ان سے پوچھا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ پر اس جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے سلام کرتے ہیں جہاں ہم قبر کے سامنے کھڑے ہو کر سلام کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم وہیں سے سلام کرو جہاں سے سب کرتے ہیں پھر ابو عبداللہ علیہ السلام نے مرجئہ کے ایک شخص کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ کی قسم میں اسے ضرور گمراہ پاؤں گا پھر تقدیر کا ذکر کیا اور فرمایا یہ زندیق ہونے کی طرف بلاتا ہے حسن بن جہم نے پوچھا پھر جبر کے ماننے والوں کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا وہ کیا کہتے ہیں اس نے کہا ان کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے بندوں کو اس چیز کا مکلف بنایا جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے آپ نے فرمایا پھر تم کیا کہتے ہو اس نے کہا ہم کہتے ہیں کہ اللہ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بناتا اور ہم اہل قدر کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہوتا مگر اللہ کے اذن سے آپ نے فرمایا جس نے سچ کہا اور ایمان لایا اس کے لیے حقیقت ایمان کے ساتھ قلم خشک ہو گیا اور جس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی اس کے لیے حقیقت کفر کے ساتھ قلم خشک ہو گیا

۱۳۶۹ میں نے ان سے عرض کی کہ فضیل بن یسار نے ہمیں آپ کے حوالے سے بتایا کہ آپ نے انہیں معرس کی طرف لوٹنے کا حکم دیا تھا جبکہ ہم نے وہاں قیام نہیں کیا تھا تو ہم بھی لوٹے اور وہاں قیام کیا آپ نے فرمایا ہاں علی نے پوچھا اب ہمیں کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا نماز پڑھو اور لیٹ جاؤ ابوالحسن علیہ السلام نے عشاء کی نماز پڑھ لی تھی تو محمد بن علی بن فضال نے ان سے پوچھا اگر میں کسی اور وقت میں وہاں سے گزروں آپ نے فرمایا عصر کے بعد ابوالحسن علیہ السلام سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اس کی اجازت صرف طواف فریضہ کے لیے دی گئی ہے کیونکہ حسن بن علی علیہما السلام نے ایسا کیا تھا فرمایا تم ٹھہرے رہو یہاں تک کہ نماز کا وقت داخل ہو جائے حسن بن علی بن فضال نے پوچھا اگر میں وہاں سے رات یا دن میں گزروں تو کیا وہاں قیام کروں جبکہ رات کو قیام سے روکا گیا ہے آپ نے فرمایا چاہے رات ہو یا دن وہاں قیام کرو

۱۳۷۰-اسی اسناد سے مروی ہے کہ رضا علیہ السلام فرماتے تھے ابن ابی حمزہ کا خیال ہے کہ میرے والد ہی قائم ہیں حالانکہ اسے اللہ کے امر کی خبر نہیں اللہ کی قسم اللہ نے اپنے رسول کی زبان سے فرمایا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا میں تو صرف وحی کی پیروی کرتا ہوں اور ابو جعفر علیہ السلام فرماتے تھے قائم کے قیام سے پہلے چار واقعات ہوں گے جو ان کے خروج کی علامت ہیں جن میں سے تین گزر چکے ہیں اور ایک باقی ہے ہم نے پوچھا وہ کیا ہیں جو گزر چکے ہیں فرمایا ایک رجب جس میں صاحب خراسان معزول ہوا اور ایک رجب جس میں ابن زبیدہ پر حملہ ہوا اور ایک رجب جس میں محمد بن ابراہیم نے کوفہ میں خروج کیا ہم نے پوچھا کیا چوتھا رجب اس کے ساتھ ملا ہوا ہے فرمایا ابو جعفر نے ایسا ہی فرمایا ہے

۱۳۷۱ حسن بن جہم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے چالیس سال اللہ کی عبادت کی مگر وہ قبول نہ ہوئی اس نے اپنے نفس سے کہا یہ سب تیری وجہ سے ہے اور گناہ تیرا ہی ہے تو اللہ نے اسے وحی کی کہ تیرا اپنے نفس کی ملامت کرنا چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے

۱۳۷۲-امام نے ایمان کے مستقر اور مستودع ہونے کا ذکر کیا مستقر وہ ہے جو ثابت رہے اور مستودع وہ ہے جو عارضی ہو

۱۳۷۳ -ابو جعفر اور ابو عبداللہ علیہا السلام اس وقت تک جائیداد نہیں خریدتے تھے جب تک پورے سال کا اناج جمع نہ کر لیں اور فرمایا جب انسان سال بھر کا اناج جمع کر لیتا ہے تو اس کی کمر ہلکی ہو جاتی ہے اور اسے سکون ملتا ہے

۱۳۷۴ -ابن جہم کہتے ہیں میں نے امام کو فرماتے سنا کہ صحن مسجد سے متصل ستون والی جگہ فاطمہ علیہا السلام کی مسجد ہے

۱۳۷۵ -حسن بن جہم سے مروی ہے کہ امام نے مکہ سے واپسی پر صفر کے مہینے میں مجھے خط لکھا کہ تمہاری طرف چار مہینوں کے اندر ایک واقعہ ہوگا پھر محمد بن ابراہیم کا معاملہ اور بغداد والوں کا معاملہ ہوا اور زہیر کے ساتھیوں کا قتل اور ان کی شکست ہوئی

۱۳۷۶ -ابراہیم بن ابی اسرائیل کہتے ہیں کہ ابوالحسن علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہا گیا تمہارے ہاں چالیس سال کی عمر تک اولاد نہیں ہوگی اور جب تم چالیس سال سے بڑھ جاؤ گے تو تمہارے ہاں ایک ایسی عورت سے اولاد ہوگی جس کا رنگ مختلف ہوگا اور قیمت کم ہوگی

۱۳۷۷ -فضل واسطی کہتے ہیں میں نے امام کو لکھا کہ سورج اور چاند کو گرہن لگا جبکہ میں سواری پر تھا آپ نے مجھے لکھ کر بھیجا کہ اپنی اسی سواری پر نماز پڑھ لو

۱۳۷۸-اور فرمایا جب کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور وہ باوضو نہ ہو تو اس طواف کا اعتبار نہیں ہوگا وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے طواف کیا ہی نہیں

۱۳۷۹ -اور فرمایا کہ جمرات کی رمی صرف باوضو حالت میں کرو

۱۳۸۰ -اور جو شخص مشعر میں سورج نکلنے سے پہلے لوگوں کے پاس پہنچا اس کا حج فوت ہو گیا اور یہ عمرہ مفردہ ہے وہ چاہے تو قیام کرے چاہے لوٹ جائے اور اگلے سال اس پر حج واجب ہے

۱۳۸۱ -اور فرمایا کہ متمتع اگر دو دن روزے رکھے اور تیسرے دن مسلسل نہ رکھے تو اس کے حج کے تین روزے فوت ہو گئے اب وہ مکہ میں تین مسلسل روزے رکھے اگر طاقت نہ ہو یا سواری نہ ٹھہرے تو راستے میں تین روزے رکھے اور جب گھر پہنچے تو دس مسلسل روزے اس پر واجب ہیں

۱۳۸۲ -علی بن فضل سے مروی ہے فرمایا نہیں یہاں تک کہ اسے احتلام ہو جائے

۱۳۸۳ -میں نے لکھا کہ بلوغ کی حد کیا ہے فرمایا وہ حد جس پر مومنوں پر حدود واجب ہو جاتی ہیں

۱۳۸۴ - حسین بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے داؤد بن کثیر رقی کے نام امام کا خط پڑھا وہ قید میں تھے اور انہوں نے دعا کے لیے لکھا تھا تو امام نے لکھا اللہ ہمیں اور تمہیں دنیا اور آخرت میں اپنی رحمت سے بہترین عافیت عطا فرمائے تمہارا خط مجھے ملا اور تمہاری ضرورت کے لیے میں نے وہ کام کیا کہ اگر تم خود ہوتے تو شاید نہ کر پاتے پس اس اللہ پر بھروسہ کرو جس پر بھروسہ کیا جاتا ہے اور اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں ہم اللہ کے فضل سے دعا کرتے ہیں وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ لا الہ الا اللہ کے حق میں مجھ پر رحم فرما

۱۳۸۵- محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ صفوان بن یحییٰ نے امام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے کسی کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس لڑکی کے باپ کی ایک بیوی اور ایک ام ولد بھی ہے اگر لڑکی کا باپ مر جائے تو کیا اس شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے سسر کی بیوی یا اس کی ام ولد سے نکاح کر لے آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں

۱۳۸۶ - محمد بن فضیل نے پوچھا کہ میں قرآن پڑھ رہا ہوں اور مجھے پیشاب آ جائے تو میں اٹھ کر پیشاب کروں اور استنجاء کر کے ہاتھ دھو کر دوبارہ قرآن پڑھوں فرمایا نہیں جب تک تم نماز والا وضو نہ کر لو

۱۳۸۷ -میں نے عرض کی کہ بیوی یا لونڈی میرے پیچھے لیٹتی ہے جبکہ میں پہلو کے بل ٹیک لگائے ہوتا ہوں یہاں تک کہ وہ میری پیٹھ پر حرکت کرتی ہے اور اسے شہوت آتی ہے اور پانی خارج ہو جاتا ہے کیا اس پر غسل واجب ہے فرمایا ہاں جب شہوت آئے اور پانی خارج ہو جائے تو غسل واجب ہے

TIKTOK HAQ COMMUNITY